

OUP-790-28-4-81-1-1, 00

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۲۹۷۱۷.

Accession No.

Author م-۵۱۷
صوفیاء کبر

Title

This book should be returned on or before the date last marked below

الحمد لله والصلاة على نبيه ككتاب آية

الموضوعات کیلئے مشہور ہے

موضوعات کبیر

از تصنیف

مِلَّةٌ عَلَى قَارِي

حق

مَنْ حَرَّمَ الْفُحْشَ

بایستام شیخ محی الدین تاجرت مطبع صند لاهور مطبع

فہرست مطالب کتاب موضوعات کبیر مترجمہ

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۳۴	چھوٹی حدیث بیان کر نیوالا اور نہی	۲۷	اہل اولیاء میں اس میں شکیبائی نہایت	۳۱	قول پچھرن سید کا سوطا امام مالک میں ہے
۵	یہ بات صحیح حدیثوں سے ثابت ہے	۲۸	ایک بال برابر ہے اور دوسرا اوکی جگہ پر	۳۲	طلب فقر کی کر دستانہ صدقوں کی یاد کر نے
۶	قصہ بیان کر نیوالے حدیث کا صحت	۲۹	ہو جاتا ہے یہ حدیث من ہے	۳۳	قرض کے یہ حدیث نہیں دیکھی
۷	سقم نہیں بیان کرتے	۳۰	ہمت کی جگہ پر جو حضرت عمر کے قول کے معنی ہیں	۳۴	روٹی کی تعلیم کر داسکے سب طرق ضعیف ہیں
۸	سجاری نے کہا ہے کہ جو شخص کے کوش	۳۱	خضر الیاس علیہ السلام حج میں ہر سال	۳۵	گواہوں کی تعلیم کر دے حدیث موصومہ ہے
۹	میں آیا ہے کہ ایمان نہ کم ہو تا ہی اور نہ	۳۲	جمع ہوتے ہیں یہ حدیث ثابت نہیں	۳۶	شی کہا ناحرام ہے یہ حدیث صحیح نہیں
۱۰	زیادہ اسکے لئے سخت مارا اور نبی قید	۳۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مان پانچ	۳۷	ہر سہرہ کہانے کی حدیث موصوع ہے
۱۱	فغان شخص ضعیف اور فغان قوی فغان	۳۴	زندہ ہونے کی حدیث موصوع ہے	۳۸	نیت صاف کر کے جنگل میں سوئے یا پتھر پر
۱۲	سے حدیث کو اور فغان نہ کو غیبت نہیں	۳۵	سیری اُست کا اختلاف رحمت ہر بہت امن	۳۹	خود یا رکی مدد کر واس حدیث کان غلطوں
۱۳	زندہ ہونے نے بارہ ہزار حدیث چھوٹی بنائی	۳۶	نے کہا ہے کہ اس حدیث کا کچھ اصل نہیں	۴۰	کے ساتھ کچھ اصل نہیں
۱۴	ایک مذہب نے چاند پر حدیث بنائی تھی	۳۷	خندہ پر شیدہ کر د اور کجی کو شہرہ کر واس	۴۱	جو عبادت بہتر اور بہاری ہو وہ بہتر ہے
۱۵	او سکور شیدہ نے قتل کا حکم دیا تھا	۳۸	حدیث کا کچھ اصل نہیں	۴۲	اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
۱۶	عبدالرحمن امہلی نے حضرت علی کی غیبت	۳۹	جہاد قتالے دنیا کے آسمان کی طرف متوجہ	۴۳	جنت میں اکثر بہو لوگ جاگیر کے حدیث ضعیف
۱۷	میں ستر حدیثیں بنائی ہیں	۴۰	ارادہ کرتا ہے تو اپنے عرش پر نواز اترتا	۴۴	اپنے وضو کی تعلیم کر دے حدیث موصومہ ہے
۱۸	قصہ خوان اور دماغ تغیر اور روایت اوکی	۴۱	ہے اسکے بیان کر نیوالے دجال ہیں	۴۵	زمانہ نین خلقت کی خدا کے کلمہ میں اس
۱۹	سے اور حدیث اور او سکے مراتب جو بال ہوتی	۴۲	جب محبت صادق ہو جاو تو مشرطین کو	۴۶	حدیث کا کچھ اصل نہیں
۲۰	قدح خوان کے دماغ سننے سے لوگ بے وقوف ہو جاتے	۴۳	کی گرجاتی ہیں یہ حدیث نہیں ہے	۴۷	حج اس کو بوسہ لے کر گوشت جو عام لوگ نہیں
۲۱	دماغ میں چوٹی بائیں بیان کرنا اپنے آپ	۴۴	جب سایہ ڈیرہ گز سے دوڑ نہک ہوت	۴۸	اوم صل علی نبی قبلک اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
۲۲	کو زجر کرتا ہے	۴۵	ظہر کی نماز پڑھو یہ حدیث باطل ہے	۴۹	بچے آدمی کو دلوں کی تغیش کا حکم نہیں
۲۳	قصہ خوان اللہ تعالیٰ کے مذاہب کی نظاریت	۴۶	چار چیز ہیں انہیں سیر مرقی میں چار چیز	۵۰	ہو اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
۲۴	کئی حدیث باعبار لفظ کے موصومہ ہے اور	۴۷	بانی س اور عورت سر کو اور اکہہ نظر کے	۵۱	ہو کہو کہانے کے وقت چوٹا ٹھوڑا لے کر آؤ
۲۵	باعبار سے کچھ اور کتاب اور سنت کے	۴۸	محکم علم سے یہ حدیث موصوع ہے	۵۲	بار کی کہ یکا حکم ہو اپنی حدیث صحیح نہیں
۲۶	موافق ہوتی ہے	۴۹	سزا سب طعام کو گوشت پر پیر چاول	۵۳	میں ظلم کا مدینہ ہوں اور علی دروازہ
۲۷	ابی حنیفہ میری امت کا چار نام ہے (دریختہ)	۵۰	سات زمین ہیں اور ہر زمین سچی ہے	۵۴	او سکا ہے یہ حدیث منکر ہے
۲۸	اتفاق محدثین موصومہ ہے	۵۱	حدیث مردود ہے	۵۵	میں اٹھ مرقی اور مرقی میں چار چیز
۲۹	اس امت میں تیس بادل ہیں ہر ایک	۵۲	زمین مقدس کسی کو پاک نہیں کرتی	۵۶	بلان دان میں شین کی جگہ میں کہتے ہیں
۳۰	اباہم نبیل اللہ کی یہ حدیث موصوع ہے	۵۳	نہیں آدمی کو او سکے کل پاک کرتے ہیں	۵۷	یہ حدیث حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۳۴	جب عالم اور تارک دو دونوں ایک گاؤں پر گذرے تو اللہ تعالیٰ اُس گاؤں کے قبر والوں پر چاٹا روزنک عذاب لگا دیتا ہے۔	۵۱	برکت چھوٹھی رسولی میں اور دینی سی میں اور چھوٹی نہر میں ہے یہ حدیث باطل ہے	۵۸	سواک آدمی کی فصاحت کو زیادہ کرتی ہے یہ حدیث موصوعہ ہے
۳۵	چوٹی عورت کبھی لہنا چھتی ہے یہ حدیث نہیں ہے۔	۵۲	جزیرہ دار و سک فضا میں جہتیں لائی ہیں ہر نہر کی انگوٹھی ہنویہ حدیث صحیحہ نہیں ہوئی	۵۹	عورتوں سے مشورہ کرو اور آدمی مخالفت کرو یہ حدیث اس بنا سے صحیح نہیں۔
۳۶	پشت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت ابا بکر صدیق کی ڈاٹھری ہوگی یہ حدیث صحیحہ نہیں	۵۳	میری امت ستر فزون پر متفرق ہوگی جنت میں جائیگے گزندین جنت میں جائیگے	۶۰	صاحب جنت کا اندھا ہونا بڑا سجدہ کی بنا ہے مومن کو الصلوٰۃ میں منہ نہ مڑ سکے یہ کہنا حدیث وہتر کہا دوسرے صحیح نہیں بلکہ کہ ایک کا قول ہے روٹی چوٹی کرو اور آدمی نقد دہت کو اسیر
۳۷	اللہ تعالیٰ غنہ کی لذت غیر روک طعام میں کی ہو یہ حدیث موصوعہ ہے	۵۴	ہندو فزون کی حدیث صحیحہ ہے جو شخص سو سو چالیس سال کو اور سو سال کو نہیں رس کیا اوسے نافرمانی کی حدیث کا پیرائے	۶۱	برکت دی جائیگی اسناد اسکی وہی ہے ایک نماز عالم کے چھ پر ہنوی چار ہزار بار سو چالیس دنوں کے برابر ہے یہ حدیث باطل ہے
۳۸	چھ سالہ آدمی ہر سال میں چھ کر اگر ان سے کچھ کم لوگ ہونگے تو فرشتوں سے پورے ہونگے	۵۵	یہ حدیث نہیں پائی گئی عالم کی مجلس میں حاضر ہو یا نہ ہو رکعت نماز سے افضل ہے یہ حدیث موصوعہ ہے	۶۲	جب دعا مانگو تو پہلے حضرت علیؓ کو کہو پھر دعا مانگو یہ حدیث صحیحہ نہیں ہے
۳۹	اس حدیث کا کچھ اصل نہیں۔	۵۶	اللہ تعالیٰ آدمی سے کار کو برسانا جو جنت نہیں سیت پڑھیں سات دن تک دیکھو کہ کتنی	۶۳	کریم دوست اللہ کا ہے اگر چہ فاسق ہو اور خلیل دشمن اللہ کا ہے اگر چہ بڑا سجدہ ہو کچھ اصل نہیں
۴۰	یہ حدیث موصوعہ ہے	۵۷	یہ حدیث موصوعہ ہے	۶۴	ہر دعوت گمراہی ہے گرد بدعت عبادت میں اس حدیث کی سند میں ایک کذاب ہے
۴۱	ایمان عقدا کا کتبہ اور بالسان اور عمل بالکار کا نام ہے یہ حدیث موصوعہ ہے۔	۵۸	پاک زمین کی خشک ہونا اوسکا ہے رحمت کریم اللہ سے سبھی خضر پر اگر نہ زندہ میری یار ت کرنا یہ حدیث مرفوعہ طور پر نہیں	۶۵	پہننا خرقہ صوفیہ کا اور حسن بصری کا علی یہ حدیث باطل ہے۔
۴۲	نہیں یہ حدیث موصوعہ ہے	۵۹	رحمت کریم اللہ اوس شخص پر جو سیرت بنا کر کرے اور کسی دشمنی کے بال و سکہ تہ میں ہوں	۶۶	زبان اہل جنت کی عربی فارسی ہر جی ہے یہ حدیث موصوعہ ہے۔
۴۳	بجیل میری امت کے درزی ہیں اس حدیث کا کچھ اصل نہیں۔	۶۰	بے خوف کو کہے جہ جنت کے ہیں کہا عقلانی میں اس پر واقع نہیں ہوا	۶۷	سوا کیلے حق پر اگر چہ ہوں تو اگرچہ اللہ کا کچھ اصل نہیں اگر نہ ہو تا تو میں مسلمانوں کو پیدا نہ کرتا
۴۴	بجیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عالم اس حدیث کا کچھ اصل نہیں	۶۱	سلام نبی علیہ السلام پر قنودہ میں کہا یہ حدیث موصوعہ ہے	۶۸	یہ حدیث موصوعہ ہے

[illegible]

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۱۲۰	جو شخص غزین الم شرج اور الم ترکیف پڑھے اسکی انگلیں سیر نہیں ہر تین جو کوئی آخر جبرہ رضائن بن فراسین قصار کرے تو ستر برس کی عمر تک اسکی نوازا کا بدلہ ہو جاتا ہے یہ قطعا باطل ہے	۱۵۱	حدیث کا کچھ اصل نہیں - میرا وحی اور میرے پسیدگی جگہ اور اہل سین میرا خلیفہ اور بہتر اوس سے جسکو میں خلیفہ اپنے پیچھے بناؤں علی بن ابی طالب ہے یہ حدیث موضوع ہے -	۱۵۸	حدیث موضوع ہے -
۱۲۱	جو شخص رات کے وقت بہت نماز پڑھے دیکے وقت اوسکا مژدہ روشن ہوتا ہے اسکا کچھ اصل نہیں -	۱۵۹	سید پیول میرے پسینے سے پیدا ہوا ہے الخیز حدیث موضوع ہے -	۱۵۸	اسے علی کا غزوہ اور زوات اللہ یہ حدیث موضوع ہے -
۱۲۲	جو شخص شطرنج سے کھیلے وہ ملعون کہنا دوس نے یہ صحیح نہیں بلکہ کذب	۱۵۹	حدیث ضعیف ہے -	۱۵۹	قوم کی اہمیت وہ کہہ کر اسے جبریت خوب شکل ہو یہ حدیث موضوع ہے -
۱۲۳	جو شخص قبل ظہر کے چار رکعت پیشگی نہ کرے اسکو میری شفاعت نہ پہونچے گی یہ حدیث موضوع ہے -	۱۶۰	یہ حدیث باطل ہے	۱۶۰	بدہ کا دن ہمیشہ نحس ہے اس کا کچھ اصل نہیں
۱۲۴	جس کے پاس صدقہ نہ ہو وہ یہود پر لعنت کرے یہ حدیث صحیح نہیں -	۱۶۱	میں بادشاہ عادل کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں یہ حدیث باطل ہے	۱۶۱	دن تہارسی روزی کا غر کا دن ہے
۱۲۵	جو شخص اپنے غیاں پر عاشرہ کے دن فرائی کرے گا اللہ تعالیٰ اوس پر تمام برکتیں فرائی کرے گا یہ حدیث صحیح نہیں -	۱۶۲	گر ہے کے پیشاب سے کچھ خوف نہیں یہ حدیث باطل ہے -	۱۶۲	جو شخص صحن کی اتنی اتنی رکعتیں پڑھے شتر مینوں کے برابر ثواب پاتا ہے
۱۲۶	مومن مرد پیلے مرنے سے یہ حدیث ثابت نہیں	۱۶۳	مشرقی کے پاس مژدہ پکھنے میں کچھ خوف نہیں یہ حدیث باطل ہے	۱۶۳	دن پیدا کیا ہے یہ حدیث موضوع ہے
۱۲۷	میر کا کلام ہے -	۱۶۴	نذو کچھ اوسکی طرف جسنے کہا ہے اور دیکھو کچھ اوسنے کہا ہے یہ حضرت علی کا قول ہے -	۱۶۴	طعام کہا کر بیت پھرنے کیلئے پانی نہ پو الخیز حدیث موضوع ہے -
۱۲۸	آدمی بادشاہوں کے دین پر ہیں کہا	۱۶۵	فاسق کی غیبت نہیں یہ حدیث باطل	۱۶۵	اپنے دستہ خوان پر ساگ رکھوا سیکے کہ یہ شیطانوں کو ہانکتا ہے
۱۲۹	سنا دوس نے میں اسکو حدیث نہیں مانتا	۱۶۶	ہنین کوئی جوان مگر علی اور بنین تو ان کو تموار زو لغفار اس حدیث کا کچھ اصل نہیں -	۱۶۶	روغن بنفشہ تمام روغنوں پر فضیلت رکھتا ہے -
۱۳۰	آدمی سوئی ہوئی میں جب مرنے میں ہوں	۱۶۷	دوس درم سے کم ہر نہیں اسکی سند میں بشعر میں جیسے اور وہ کہ اب ہے دلہ از تاجت میں داخل نہ ہو گا یہ	۱۶۷	کھنہ اور کرفس الیاس دلیج کا طعام ہے موضوع ہے -
۱۳۱	ہو جلتے ہیں یہ حضرت علی کا قول ہے	۱۶۸	میں بشعر میں جیسے اور وہ کہ اب ہے	۱۶۸	ہمیشہ لائے پڑھو کہانا انکو کا ساتھ نہ دے کے موضوع ہے -
۱۳۲	مشت زنی کرنے والا ملعون ہے اس	۱۶۹	دلہ از تاجت میں داخل نہ ہو گا یہ	۱۶۹	کے موضوع ہے -

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۱۸۰	لازم کچھ ورنہ کو اس لئے کہ اس میں ستر درودوں سے شغاف ہے۔	۱۸۱	جو شخص سفید مرغ خریدے شیطان اور سحر او کے نزدیک نہیں ہوتا موصوفہ	۱۸۲	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے بچاؤ کہ اگر اوکس لڑکا پیدا ہو تو نام اور کلمہ لکھو گا ائمہ یہ حدیث موصوفہ ہے۔
۱۸۳	جب فلان سال ہو گا تو اس میں یہ کچھ فلان مہینہ ہو گا تو اس میں یہ کچھ فلان کی سب حدیثیں چھوٹی اور فقرہ میں اس پر یہ حدیثیں دیتا ہے صحیح نہیں۔	۱۸۴	چھلی کا کھانا تیزی اور کڑواہٹ میں نہیں کھینے غصہ کی اولاد کا شکوہ کیا تو اس کا انداز و پیرا دکھانے کا امر کیا صحیح نہیں۔	۱۸۵	مومن شہاس کو دوست رکھتا ہے صحیح نہیں ہے۔
۱۸۶	اپنی عورتوں کو نفاس کی وقت کچھ نہ کھلاؤ صحیح نہیں ہے۔	۱۸۷	عوج بن علق کہتا تھا کہ میں تین سو تیس گز کا ہوتا ہوں موصوفہ ہے۔	۱۸۸	کیشنبہ کے دن اور رات کی نماز اور دو کے دن اور رات کی نماز آخر ہفتہ تک سب حدیثیں چھوٹی ہیں۔
۱۸۹	جو شخص ایک دن رجب کا روزہ رکھنے اور رکعت نماز پڑھے الحاح صحیح نہیں ہے۔	۱۹۰	شعبان کی نصف رات میں نماز پڑھنی صحیح نہیں ہے۔	۱۹۱	اسے علی جو کوی شعبان کی رات میں
۱۹۲	سورکعت نماز پڑھنے سے ہر رکعت میں قتل ہوا خدا کا عذاب حدیث موصوفہ ہے۔	۱۹۳	شعبان کی نصف رات میں نماز پڑھنی کی حدیث موصوفہ ہے۔	۱۹۴	چار چیزوں کا چار چیزوں کی حدیث موصوفہ ہے۔
۱۹۵	چار چیزوں کا چار چیزوں کی حدیث موصوفہ ہے۔	۱۹۶	بہر تہورت کا مرد سے زمین کا بائزر سے ائمہ یہ حدیث بعض کے نزدیک ضعیف ہے اور سفین کے نزدیک موصوفہ ہے۔	۱۹۷	حدیث جو لہے اور سوچی اور کھار اور کسی مباح صفت کی سب آنحضرت پر کذب ہے۔
۱۹۸	گہو تر کہنے کے بیان نہیں۔	۱۹۹	سرخ ریکھنے کی کوئی حدیث صحیح نہیں۔	۲۰۰	اولاد کی مذمت کی حدیثیں سب کذب ہیں۔
۲۰۱	عاشورہ کے دن سر نہ لگانا اور زینت کرنا ائمہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔	۲۰۲	قرآن کی سورتوں کی فضیلت کے بیان میں جو غرضی اور سفیان وغیرہ سے آئے ہیں وہ سب زندقہ کی بناوٹ ہیں۔	۲۰۳	حضرت ابو بکر کی فضیلت کو باب بیچ موصوفہ حدیثیں میں اونکا بیان۔
۲۰۴	رافضیوں کی حضرت علی اور اہل بیت کی فضیلت میں تین لاکھ حدیث ناجائز ہے۔	۲۰۵	معاویہ کی فضیلت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی روایت ثابت نہیں۔	۲۰۶	ابو جہل اور شافعی کا نام لے کر کذابوں کو نیکے متاب بائزر ہیں۔
۲۰۷	یہ دیا اور دنیا اور دین بن العکرم کی موت				

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي أنزل القرآن العظيم
 القديم - وبينه بالاحاديث الثابتة
 على النبي الكريم - بنقل الصحابة
 والتابعين واتباعهم من أئمة الدين
 المجتهدين الطائفة القويمة - صل
 الله وسلم عليه وشرافه وكرمه وكرمه
 وعظم من انتسب اليه **اما**
بعد فيقول خادم الكلام
 القديم - ولازم الحمد بينا القويمة
 على بن سلطان محمدا لقار
 الراجي عفوره البادية -
 ان كلام الله محفوظ بفضل وكرمه

سب محمد وعلو الله کے جس نازل کیا تو آن بزرگ
 قدیم کو۔ اور بیان کیا اس کو ساتھ احادیث نمک کے اور
 بنی بزرگ کے۔ ساتھ نقل صحابہ اور تابعین اور
 تبع تابعین کے امامان دین مجتہدین بیچ رہے
 سید سحر کے رحمت ہوا اللہ کی اور سلام اوپر
 اور شرافت اور شرفش نزدیک اس کے اور عزت
 ہے اس شخص کی جو منسوب ہو اس کی طرف
 بعد حمد اور صلوة کے پس کہتا ہے خادم کلام
 قدیم کا اور ملازمت کرنی الاحادیث محکم کا علی بن سلطان
 محمد قاری امیر دارالخوشش ب اپنے پیدا
 کرنے والے کی کا۔ کہ کلام اللہ تعالیٰ کی محفوظ
 ہے ساتھ اس کے فصل اور کرم کے

الاوسط عن ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہ مرفوعاً
 (من کذب علی متعمداً ادرم شیئاً احرث به فلیتبعوا بیئانی
 لجہنم) ولاحد وابی یعلی عن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعاً (من
 کذب علی فہو فی النار) ولاحد والبراء وابی یعلی والدار
 والحاکم فی المدخل عن عثمان رضی اللہ عنہ انہ کان یقول ما
 یتبعہ ان احسن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا کون
 اوعی اصحابہ عنہ وکفی استہد لسمعتہ یقول (من قال
 علی کذباً فلیتبعوا بیئانی النار) ولابی یعلی والطبرانی طبعہ
 ابن عیاد اللہ مرفوعاً (من کذب علی متعمداً فلیتبعوا مقعد
 من النار) وللبراء وابی یعلی والدارقطنی والحاکم
 فی المدخل عن سعید زید بن عمرو بن نفیل انہ علیہ السلام
 قال ان کذباً علی لیس لکذب علی احد من کذب علی
 سہم فلیتبعوا مقعداً من النار) ولاحد وھنا دبر الیسر
 فی التہذیب والبراء والطبرانی والحاکم فی المدخل عن ابرہم
 مرفوعاً (ان الذی یکن بعلی بنی لہ بیت فی النار) و
 لاحد والحادث بن ابی سامة فی مسندہ والطبرانی عن
 معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما مرفوعاً (من کذب
 علی فلیتبعوا مقعداً من النار) ولاحد والبراء وابی یعلی
 والطبرانی عن خالد بن عرفطہ مرفوعاً (من کذب علی متعمداً
 ولفظ الدارقطنی من قال علی ما لم یقل فلیتبعوا مقعداً
 من النار) ولاحد والحادث بن ابی سامة والبراء والطبرانی
 والحاکم فی المدخل عن یحیی بن میمون الحضرمی انہ
 الفاقھی سمع عقبہ بن عامر الجہنی یحدث علی المنبر
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث فقال
 ابو موسیٰ ان صاحبکم ھذا لحاظ او ھا لک ان علیہ السلام

اور میں ابی بکر صدیق سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھ پر جھوٹا
 جوہر بکریا کرے وہی مجھ پر کڑا کہ جس کا منہ ہوں اس پر چپکا کر
 میں بنا کر اور احمد ابی یعلیٰ میں عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت
 ہے جو کوئی مجھ پر کذب علی وہ آگ میں ہو۔ اور احمد و ابی یعلیٰ میں
 وحاکم سے مدخل میں عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کرتے تھے مجھ پر
 حدیث بیان کرتے یہ بات سن نہیں کرے کہ اوسکے صحابوں یا دیگران سے والا
 لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو کبھی نہ جھوٹا شخص
 جھوٹا کہو وہ اپنا گھر آگ میں بنا۔ اور ابی یعلیٰ و الطبرانی میں طبع
 عبد اللہ سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھ پر جان بوجہ کر جھوٹ بولے
 وہ اپنی جگہ آگ میں بنا۔ اور بزار و ابی یعلیٰ اور دارقطنی و حاکم فی مثل
 میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے
 فرمایا ہے جو جھوٹ بولنا ہے اور جو جھوٹ بولنے کی طرح نہیں کہی مجھ پر جھوٹ
 بولی اس سے ہونی چاہیے کہ میں بنا اور احمد و ہناد بن اسیر نے زمین
 اور بزار و الطبرانی و حاکم فی مدخل میں ابن عمر سے مرفوع روایت کی ہے جو
 جو کوئی مجھ پر جھوٹ بولنا ہے اوسکا گھر آگ میں بنا یا جائے اور احمد و
 حارث بن ابی سامة اپنی سند میں مدخل میں و الطبرانی و ہناد بن ابی
 سفیان سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنی
 جگہ آگ میں بنا۔ اور احمد و بزار اور ابی یعلیٰ و الطبرانی میں خالد
 بن عرفطہ سے مرفوع روایت ہے جو شخص مجھ پر جان بوجہ کر جھوٹ
 بولی اور دارقطنی کے لفظ میں جو شخص مجھ پر جھوٹ نہیں کہا پس ہے
 جگہ آگ میں بنا۔ اور احمد و حارث بن ابی سامة و بزار و الطبرانی و حاکم
 نے مدخل میں یحییٰ بن میمون حضرمی کہا اوسکے ابو موسیٰ قاضی نجاشی
 عقبہ بن عامر جہنی کو حدیث کرتے منبر پر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ابو موسیٰ نے تحقیق صاحب
 تمہارا یہ حافظ ہے یا مالک ہے تحقیق -

۲
 نسخہ درج
 فی کتاب
 تاریخ

والطبرانی الأوسط عن معاذ بن جبل رضي الله عنه مرفوعاً
 عن كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار) والطبرانی
 بن مرة الجعفی بهذا اللفظ وكذا الطبرانی الصغير عن أبي
 بن شيبة وكذا الطبرانی عن معاذ بن يasar وكذا له عن عمر بن
 عبسة وكذا له عن عمر بن حريث وكذا له ولداً عن
 ابن عباس وكذا له عن عتبة بن غزوان وكذا له وأبو
 عن العرش بن عمرة وكذا له ولداً عن علي بن مرة
 كذا له ولداً عن أبي مالك الأشجعي عن أبيه واسمه
 بن اشهم وله وأبو نعیم والاسمعیلی فی جمعه عن سلمان
 بن خالد الخزازی مرفوعاً بلفظ من كذب علي متعمداً
 فليتبوأ مقعده من النار) والطبرانی عن عمر بن دينار بنی
 سهيب قال الصهيب يا ابا احصاب النبی يحدثون
 عن ابا نعم فقال سمعت النبی صلى الله عليه وسلم يقول
 (من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار) والطبرانی
 بهذا اللفظ عن السائب بن يزيد وله عن ابي ماله
 بلفظ من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار
 وله عن ابي قريصة انه عليه السلام قال حدثنا عنی
 بما سمعنا ولا یجل لرجل ان یکذب علی نعم کذب
 علی اذ قال علی غیر ما قلت بنی له بیت جهم یوقع فیہ
 له عن رافع بن خدیج مرفوعاً لا تکن بوا علی فانه لیس
 کذب علی کذب علی احد له عن اوس بن اوس
 مرفوعاً عن کذب علی نبیه او علی عینیہ او علی
 له یخرج رایحة الحنة وله فی الاوسط عن حذیفة
 بن ایمان لا تکن بوا علی ان الذی یکذب علی لجرى وله
 فی الاوسط عن ابي خذله قال سمعت میمون الکردی

اور طبرانی الأوسط میں معاذ بن جبل سے مرفوع روایت ہے کہ کوئی مجبوراً
 جو کہ کذب بولی وہ اپنا مکان آگ میں بنا لے اور اپنی لفظیں طبرانی میں
 صحیح ہے۔ اور اسکا طبرانی میں صحیح ترین روایت بن تو یطی۔ اور ابی
 طبرانی میں معاذ بن یاسر سے۔ اور ایسا ہی سمیع بن عمر بن عبسہ۔ اور ایسا ہی عمر
 بن حریث سے۔ اور ایسا ہی درود ابن عباس سے۔ اور ایسا ہی عتبہ
 بن غزوان سے۔ اور ایسا ہی اس میں اور ابن عذین عرش بن عمر
 سے اور ایسا ہی اسمین اور دارمی میں سلمی بن حمزة اور ایسا ہی
 میں بن زرارہ میں ابی مالک اشجعی اپنی روایت کرتا ہے اور نام و کاف
 بن عمر سے اور اسمین اور ابی نعیم میں واسمعیلی صحیح میں سلمان بن
 خذلی سے ان لفظوں سے مرفوع روایت ابو کوئی جو حد بولی جو چنان
 جو کہ کردہ اپنا گھر آگ میں بنا اور طبرانی میں عمر بن زید سے کہ سمیت
 بیون بنی اپنی روایت ہے کہ ابی ماله اشجعی نے علیؑ علیہ السلام کے یہ باور
 حدیث میں بیان کرتے ہیں (جو کہ صحیح بیان نہیں کرتے) اوس نے جو ان کا
 میں سے روایت ہے صحیح ہے جو شخص جان جو کہ مجبور ہو کہ اپنا مکان آگ میں
 بنا لے۔ اور وہیں الفاظ طبرانی میں سائب بن زید سے اور اسمین کے اسماء
 سے ان لفظوں کو کوئی نہیں بیان جو کہ کذب بولی کوئی مجبور ہے وہ کہے بنا
 واسمیں کہ قرصانہ سے کہنا یا علیہ السلام جو مجبور ہوتے ہو بیان کر دے کوئی
 کو حد ان میں کہ جو حد بولیں کوئی مجبور ہو بولی یا جو کہ کہیں اس کو حد
 کہ وہ کہنے یا کہنا جائے وہ اسمین والا جائے اور اسمین ان میں صحیح ہے مرفوعاً
 صحیح ہے جو حد بولے جو حد بولے اور وہ جو حد بولے یا کہ حد نہیں
 اور اسمین اوس بن اوس نے کسی سے مرفوع روایت ہے جس نے حد بولا
 اپنی نبی پر یا اپنی آگ ہو نہیں یا اسے ابابہ پر جنت کی بوز سو کہہ گا
 اور اس سے اوسط میں خدیج بن یان جو مجبور ہو حد بولے جو حد بولے
 بولنے والا بڑا ہے دلیہ ہے۔۔۔۔۔ اور اس سے
 اوسط میں ابی خذله سے ہے اوس نے کہا نہایت میمون کردی سے

صحیح

صحیح
صحیح
صحیح

بسم الله الرحمن الرحيم

وهو عند مالك بن دينار قال له مالك بن دينار ما
 الشيم لا يجتد عن ابيه فان بالآدر للنبی علیه السلام
 وسمع منه فقال كان ابی لا يجتد شاعنه علیه السلام
 ان يزيد او ينقص فی الکلام وقال سمعته علیه السلام
 يقول (من کذب علی متعمدا فلیتوبوا مقعدا من النار)
 وله عن سعد بن المدخاش عنه علیه السلام (من علم
 شيئا فلا يکتمه ومن کذب علی فلیتوبوا بیتا فی جهنم)
 ولابی محمد الراهمزی فی کتاب التحدیث الفاضل عن
 مالک بن عثامیه انه علیه السلام عهد لی فی حجة
 الوداع فقال (علیکم بالقرآن وستر جمعونی الی قوام
 یجد ثون عتی فمن عقل شيئا فلیکتم به ومن قال علی ما
 لم یقل فلیتوبوا بیتا فی جهنم) وللطبرانی الراهمزی عن
 رافع بن خدیج قال مر علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم
 یوما ونحن نحدث فقال ما تحدث ثون فقلنا ما معنا
 یارسول الله قال (تحدثوا و لیستوا من کذب علی متعمدا
 مقعدا من جهنم) ولابن سعد والطبرانی عن المقنع التميمی
 انیت النبی صلی الله علیه وسلم یصد ابلتاهما فها فقبضنا
 فقلنا فیها ناقین هذین تلک فامر بعدنا الی الهدیة
 من الصدة نکنت ایامنا حاضرا لانا من علیه السلام بعث
 خالد بن الولید الی رقیق مخدر لصد قتم فقلت لله
 عند اهلنا من مال فانیته علیه السلام فقلنا ان الناس
 فی کذا فرفع النبی علیه السلام یدیه حتی نظرت الی یمین
 ابطیه وقال اللهم لا اهل لهم ان یکذبوا علی قال المقنع
 احمد بن محمد بن علیه السلام الاحادیث فقلت بکتاب
 جرت به سنة یکذب علیه فحیثا فیکف بعد ما کذب

جسوت و ده لک بن نیکارک بایق مالک بن نینانی او کما یسما شمس کو
 کرده حدیث ابو بایق بیان نہیں کرتا لاکہ تیری بایق نبی صلی الله علیه وسلم
 کو دیکھا ہے اور اس سے سنا ہے جواب دے کہ میرا لباس حدیث بیان کرتا
 تھا کہ شاید کوئی غلط کلام میں یاد دہے جو باک اور اس سے کہنا ہے کہ میرا رسول کریم
 سنا ہے جو کوئی جو بڑھ بولی مجھ پر جان بوجھ کر وہ بڑھ بولے گین بناؤ۔ اور اس سے
 بن مدغاش رسول اللہ روایت کرتا ہے جو کوئی کچھ علم جانتا ہو وہ سکون نہ چکا
 اور جو مجھ پر جو بڑھ بولے وہ با نا کہ روز نم میں تیرے۔ اور ابی محمد راہمزی کہ کتاب
 محدث فاضل میں مالک بن عثامیہ سے کہ رسول کریم نے حجة الوداع میں یہاں کھڑے
 ہو کر کیا ہوا روز نماز کے لئے کہم کہ قرآن کو اور ثانی تم لہو کو ہنوی طرف سے جو کہ جو
 مجھ سے حدیث کہتے ہیں جو کوئی یقینا حدیث جانتا ہو سو وہ بیان کرے
 اور جو کوئی کہے مجھ پر جو چیز کہ میں نے نہیں کہی پس وہ اپنا کہ روز میں نیکار
 اور طبرانی اور راہمزی میں منع بن حذیفہ کہ کہا اس سے ہم ایک بن باقر
 کہ رہی تھے کہ رسول کریم ہم پر گزریں پس نہ لایا کیا باتیں کرتے ہو ہم پر غر
 لی کہ جو کچھ آپ سنا ہے فرمایا حدیثیں بیان کرو اور جو کوئی مجھ پر حدیث دے
 جو بڑھ بولے گا وہ اپنی جگہ روز میں بناؤ۔ اور ابن سعد اور طبرانی
 میں منع تمیمی سے کہ میں نبی صلی الله علیه وسلم کے پاس اپنے وقت
 کے اونٹ لایا رسول اللہ حکم دیا تو قبض کر گئے پہرینے عرض کے
 کہ اس میں دلوں لپکے وہ سطر یہ میں رسول اللہ صلی الله علیه وسلم فی اونٹ
 علیہم کہ نیک حکم کیا ہے میرے کشت خون کھم اور آدمی باتیں کرتی کہ رسول اللہ
 صلی الله علیه وسلم فی خالد بن ولید کو مضمر کے غلام کو طرف سے لے کر گیا ہے جیسے
 کہ قسم اللہ جو ہمارے پاس اتنا ہوا ہے میں رسول اللہ کے پاس لایا ہوں پہرینے
 کی خدمت میں عرض کے کہ آدمی باتیں کرتی میں رسول اللہ صلی الله علیه وسلم
 دیکھتا ہوں کہ ہاں تک کہ میں نے سید عبداللہ بن ابی اسود کو لایا کہ میں نے رسول اللہ
 نہیں کہ وہ مجھ پر جو بڑھ بولیں کہ میں نے کھم کو کہ رسول اللہ کے پاس لایا ہوں کہ وہ
 جس کتاب سے ملے ہوا ہے اس سے رسول اللہ کے پاس لایا ہوں کہ میں نے رسول اللہ

بسم الله الرحمن الرحيم

للد رقتی عن افع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الله عليه وسلم فجا رجل فقال يا رسول الله ان للناس
 بعد ثون عمتك كذا وكذا قال ما قلت ما اقول الا ان
 من السماء ويحك لا تكذبوا على فانه ليس كذب على
 كذب على غيره للبخاري عن ابن عمر مرفوعا (من اقوى
 الفري لم ترو من اقوى الفري من قال على ما اقل) و
 للعقيل في كتاب الصنفاء عن ابوكثبة الاما رليفظ
 (من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار) و
 عن غزوان بهذا اللفظ وله والطبراني الاذاد عن
 رافع (من كذب على فليتبوا مقعده من جهنم) و
 في تاريخه عن اثلة بن اسقع سمعت رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يقول ان من اكبا ان يقول الرجل على ما لم
 له من عدا ولا كما في المدخل من طريق اخر عن اثلة
 الاسقع مرفوعا (ان اقوى الفري من قولني ما لم اقله او
 اري عينه في المنام) و
 بن بشير ولفظه من كذب على فليتبوا مقعده من النار
 ولطبراني عن اسامة بن زيد بلفظ (من قال على ما لم اقل
 فليتبوا مقعده من النار) ولما كما في المدخل عن جابر
 بن عبد الله (اشد غضب الله على من كذب على متعمدا
 ولما كما في المدخل عن بهيز بن حكيم عن ابيه عن جده
 مرفوعا (من كذب على متعمدا فعليه لعنة الله الملائكة
 والناس اجمعين لا يقبل من حسره ولا عدله ولما كما في
 المدخل عن حذيفة (من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده
 من النار) ولما كما في المدخل عن عبد الله بن الزبير
 من حذيفة كذا فليتبوا مقعده من النار ولطبراني

ورقتی میں افع بن خدیج سے ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
 ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے رسول خدا مجھے آدمی ایسی ہی حدیثیں بیان
 میں فرمائیے نہیں کہا میں نہیں کہتا اگر وہ جو اس کا نازل معلوم ہو
 جو تو بول چکر کہوں کہ مجھے جو بھڑ بولنا اور بڑھ چڑ بولنے کی طرح نہیں اور ہمار
 میں بن عمری مرفوع روایت ہے کہ بڑا افسری اور جبر کا بیان کرتا ہے کہ
 ترقی نہیں کیا اور بڑی سے بڑا مقصدہ شخص ہے کہ جو مجھے جو نہیں کیا۔
 وعتیلی کی کتاب الصنفاء میں کہ کثرتا راسی ان لفظوں سے جو کوئی مجھے
 جو بولے یا پنا کا ناگ کیا۔ اور عتیلی میں دانت اور میں الفاظ سے اور
 سمیرن طبرانی کی افراد میں افع سے ہے جو کوئی مجھے کہے کہ وہ اپنا ناگ
 میں ناگ۔ اور بن عساکر کی تاریخ میں ان بن اسقع سے کہنا کہ فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کوئی آدمی مجھے کہے کہ میں نے
 کہی اور بن عساکر کی مدخل میں دوسرے طریق سے اور ان بن اسقع
 مرفوع روایت ہے کہ بڑا افسری و نسی سے کہنا مجھے جو میں نہیں کہا اور کہنا
 اپنی اکھوں کو وہ خواب جو لئے نہیں کہی اور طیب کی تاریخ میں
 بن شہیر ان لفظوں سے جس شخص نے مجھے کہہ لیا وہ اپنی جگہ
 میں بنا۔ اور طبرانی میں اسامہ بن زید بن اسامہ سے کہنا کہ جو کوئی مجھے
 میں نہیں کہا وہ پنا کا ناگ میں بنا۔ اور حاکم کے مدخل میں
 بن عبد اللہ سے ہے سخت ہی غضب مند کا اس شخص پر جو مجھے جو
 بولی۔ اور حاکم کے مدخل میں بہیز بن حکیم اپنے باپ سے کہہ پنا کا
 سے مرفوع روایت کرتا ہے جو شخص جو بڑ بولی جان بوجہ کہ مجھے یہ
 اوپر اللہ تعالیٰ اور فرشتہ ان اور آدمیوں سے لعنت ہو نہ اور
 سے ال قبول ہو گا اور نہ ہلا اور حاکم سے مدخل میں حذیفہ
 سے کہ جو شخص مجھے کہے کہ بولی وہ اپنی جگہ آگ میں بنا۔
 اور حاکم کے مدخل میں عبد اللہ بن زید سے ان الفاظ سے جو کوئی
 مجھے جو بھڑی حدیث بیان کرے وہ اپنی جگہ آگ میں بنا۔

۲
 بن شہیر
 بن عساکر

وہاں سے کہ عن ابی ہریرۃ مرفوعاً قال لا یحبون من
 الجملۃ رجل ادعی الی غیر ابیہ وجعل کذب علی نبیہ
 رجل کذب علی عیینہ او احد ہناء والمحاکم فی
 عن ابی ہریرۃ یقول علی ما قل فلیقبوا مقعدہ
 من النار) وہی لفظہ بینا فی ہم ولا بن صاعد فی
 الطرق ہذا الخ عن سعد بن ابی قاص لفظہ عن
 قال علی ما قل فلیقبوا مقعدہ من النار) واللحظیب
 التاریخ عن ابی عیینہ بن الجراح لفظہ (من کذب علی
 مقعدہ فلیقبوا مقعدہ من النار) ولا بن عبد غنی
 لفظہ من کذب علی کلمت یوم القیمۃ ان یقعد من
 شعبہ بنین فذلک الذی ینعنی من الخبث وکذا للذ
 فی لا زاد واللحظیب التاریخ عن سلمان النخعی فذلک
 الجور والمحاظ یوسف خلیل الدمشقی فی جمیع
 ہذا الخ عن ابی ذر وکذا بن سعد شعبہ بن جندب
 بن سیدہ لابن سعد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ (من
 احدث حدیثاً او اوی محلاً فاعلیہ لعنہ اللہ وللعنکم
 النار) احمد بن علی بن کذب علی سیدنا) ولا بن قاص
 فی صحیحہ عن اسامۃ بن زید عن یقول علی ما قل
 مقعدہ من النار) وذلک ملعبش رجلاً فی حاجۃ فکذا
 علی بن ہریرۃ عن عبد بن عجل الخ مشکوٰۃ وکذا
 الارض لفظہ فی الجور عن عبد اللہ بن الزبیر
 کذب علی ما قل فلیقبوا مقعدہ من النار) ولا بن الجور
 بن جابر عن عبد اللہ بن الزبیر الخ لا صحابہ
 الذین من النار) وذلک الخ عن کذب علی مقعدہ
 فلیقبوا مقعدہ من النار) وجعل عشق امرأۃ

بہرین
 بن جندب
 بن سیدہ
 بن جندب
 بن سیدہ

ابو داؤد
 ابو داؤد
 ابو داؤد
 ابو داؤد

اور ابن عدی بن ابی ہریرۃ مرفوعاً قال لا یحبون من
 الجملۃ رجل ادعی الی غیر ابیہ وجعل کذب علی نبیہ
 رجل کذب علی عیینہ او احد ہناء والمحاکم فی
 عن ابی ہریرۃ یقول علی ما قل فلیقبوا مقعدہ
 من النار) وہی لفظہ بینا فی ہم ولا بن صاعد فی
 الطرق ہذا الخ عن سعد بن ابی قاص لفظہ عن
 قال علی ما قل فلیقبوا مقعدہ من النار) واللحظیب
 التاریخ عن ابی عیینہ بن الجراح لفظہ (من کذب علی
 مقعدہ فلیقبوا مقعدہ من النار) ولا بن عبد غنی
 لفظہ من کذب علی کلمت یوم القیمۃ ان یقعد من
 شعبہ بنین فذلک الذی ینعنی من الخبث وکذا للذ
 فی لا زاد واللحظیب التاریخ عن سلمان النخعی فذلک
 الجور والمحاظ یوسف خلیل الدمشقی فی جمیع
 ہذا الخ عن ابی ذر وکذا بن سعد شعبہ بن جندب
 بن سیدہ لابن سعد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ (من
 احدث حدیثاً او اوی محلاً فاعلیہ لعنہ اللہ وللعنکم
 النار) احمد بن علی بن کذب علی سیدنا) ولا بن قاص
 فی صحیحہ عن اسامۃ بن زید عن یقول علی ما قل
 مقعدہ من النار) وذلک ملعبش رجلاً فی حاجۃ فکذا
 علی بن ہریرۃ عن عبد بن عجل الخ مشکوٰۃ وکذا
 الارض لفظہ فی الجور عن عبد اللہ بن الزبیر
 کذب علی ما قل فلیقبوا مقعدہ من النار) ولا بن الجور
 بن جابر عن عبد اللہ بن الزبیر الخ لا صحابہ
 الذین من النار) وذلک الخ عن کذب علی مقعدہ
 فلیقبوا مقعدہ من النار) وجعل عشق امرأۃ

بہرین
 بن جندب
 بن سیدہ
 بن جندب
 بن سیدہ

ابو داؤد
 ابو داؤد
 ابو داؤد
 ابو داؤد

لی اہل اسلام فقال انی رسول رسولہ بنی علیکم السلام
 فی امیہ کہ شدت کان ینظر یو السلسا فاتی رجل منہ بنی
 علیہ السلام فقال ان فلانا انا نایع ناک امره ان یمنی
 ای بیوتنا سنا فقال لکذب یا فلان اطلق معہ فاب
 سکت لک الله منه فاضرب عنقه و احرقه و الذار
 اول الالات کفیتہ انجاء و السماء فصب فخرج لیس
 فلم یعدہ انہی فمات فاما یغ ذلت النبی علیہ السلام قال
 (هو فی النار) و لابن قانع فی مجمع الصحابة و ابن الجوزی عن
 عبد الله بن ابی ذبی بلفظ (من کذب علی متعمدا فلیتو
 مقعدا من النار) و کذا لهما عن زید بن اسد و کذا لهما
 عن عوف بن حریق المجذبی و ابن الجوزی عن علی بن
 ولفظ (من تقول علی مالہ اقل فلیتو امین عینی جہنم
 و لابن جلد عن غیرہ عن عائشہ بلفظ (من قال علی الاقل
 فلیتو مقعدا من النار) و لکن و لکن و ابن الجوزی
 عن ام امین و لفظهما (من کذب علی متعمدا فلیتو مقعدا
 من النار) و لابن الجوزی عن علی و لفظہ من کذب
 علی رسولہ فاما ید مت جلیسہ من النار) و لابن
 الجوزی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال العباس بن رسول
 اللہ لو اخذناک عربیا نکلم الناس فوقہ و یمہون
 فقال (لا ازل هکذا یصیبہ عبادہم و یطؤون عقبہ
 حتی یرجعنی الله منهم من کذب علی فمعد النار) و
 عنک من شعبہ (من کذب علی متعمدا فلیتو مقعدا
 من النار) و کذا لابن خلیل عن زید بن ثابت کذا لکن
 عنک بلفظہ و کذا لکن عن الداء الشجر و کذا لکن
 هذا و لابی نعیم عن عبد الله بن عبد الله بن نعیم عن جابر

الاحکام وما لاحکم فیہ کا ترجمہ ہے الزہد فی الامور
وغیر ذلک من انواع الکلام فکلہ حرام من الکبر الکی
واقیم القیامہ باجماع المسلمین الذین یحسد بہم
الاجماع الی ان قال وقد اجمع اهل الحق والعقل علی
تحریم الکذب علی احاد الناس فکیف من قولہ شیخ
وکلامہ وحی وان کذب علیہ کذب علیہ تعالیٰ عز
(وما یظن عن الحق ان هو الا وحی یوحی) قال الشیخ
جلال الدین السیوطی اطلق علماء الحد علی نہاجل
روایۃ الموضوع فی معنی کان لا مقرون بالبیان وضع
بخلاف الضعیف فانہ یحییٰ روایتہ فی غیر الاحکام
العقائد قال وخرجہ ببدل النور و ابن جماعہ و
الطبیعی والبلقینی والعراقی قلت وقد صدق فی
عصرہ العسقلانی فی شرح غنۃ وقال لا یظنی
توعد علیہ السلام بالنار من کذب علیہ بعد ما
بالتبلیغ عنہ ففی ذلک دلیل علی انما امر ان یبلغ
الصحیح دون السقیم والحق دون الباطل لان یبلغ
عنہ جمیع ما روئے لانه قال علیہ السلام (کن بالحق
ان یحد بکل ما سمع) اخرجه مسلم من حدیث ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہ ثم من وحی عن النبی علیہ السلام
حدیثا وہو شاک فیہ صحیح او غیر صحیح یتوکل کا حد
الکاذبین لقولہ علیہ السلام من یحد عنی حدیثا وہو
یری لہ کذب حیث لم یقل ہو یتیقن ان کذب
للمتر عن مثل ذلک کما الخلفاء الراشدون والصفا
المتقیون یتقون کثرة الحد عنہ علیہ السلام وکان
ابو بکر و عمر یطالبا من روی لہما حدیثا عن علی

احکام میں ہر ایسی چیز احکام میں (مثل تعزیر تریب و عذر وغیرہ) احکام میں
کیچرفی نہیں ہے پیش سب جو حد میں لڑی گئی ہو مگر اور بی قیم چیزوں کا
اجماع اور مسلمانوں کے جگہ اعتبار اجماع میں ہر یہاں تک کہ کہا نام نہ ہو
علماء اہل حق اور عقلا جمع کیا ہو کسی آدمی پر کہ لڑے لانا جائز نہیں ہے
جائز نہ کہ جس کے کلام شرع ہو اور کلام اوسکی آدمی ہو اور یہ کہ لڑے لانا
پر کذب بولنا ہو اور اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہو اور نہیں بولنا یہ غیر الی غیر
سے نہیں کلام اوسکی گروہی طرح کی طرحی ہو اور حافظ عبداللہ
سیوطی نے فرمایا کہ علماء ائمہ نے کہا کہ انہیں دلیل بیان کرنا واجب
ہو موضوع کا جس معنی میں ہو مگر ہر طرح کہ اوسکا موضوع ہو یا بھی بیان
کے برخلاف مثلاً ضعیف کہ روایت احکام اور غیر عقائد میں جائز ہے
کہا کہ جو شخص قصور سے کہ اوپر خیرم کیا ہو یہ میں نام نووی وابن جماعہ
طیبی و البقینی و العراقی میں کہتا ہوں حافظ عسقلانی شرح بخیر میں
ساتھ تصریح کرے اور امام دارقطنی نے فرمایا کہ اگر انہیں حدیث بخیر یا اگر
اوس شخص کے جو بیوی آپ پر حد تک کہ انہیں تبلیغ احادیث کا
اوسکو واسمیں دلیل ہے شبہ کہ انہیں صحیح حدیث میں بخیر یا اگر
ضعیفوں کے اقوال پر بخیر یا اگر بطل کے زیر کہ جمیع احادیث بخیر یا اگر
اسلمیہ کہ انہیں فرمایا ہو کافی ہے کہ انہا کیلئے یہ حدیث کہ انہا
کر ہی جو ادنی شاہی مسلم فی ابی ہریرۃ روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص
روایت بیان کرے جس میں اسکو خود شک ہو یا حدیث صحیح کہ نووی نے
وہ کا روایت ہی اسلمیہ کہ انہیں فرمایا ہے بخیر یا اگر حدیث صحیح کہ
بیان کرے مالا کہ وہ اس کے کذب ظن کرنا ہو لہذا بخیر یا اگر حدیث صحیح کہ
کذب نہیں فرمایا ہی یقین کرنا ہو کہ نہ کہ اوس پر حدیث کہ انہا فرمایا
اور صحابی بزرگ زید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بہت حدیث میں بیان
کرنے سے بخیر تھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر گواہ طلب
کرتے تھے اس شخص سے جو ایسے حدیث بیان کرے انہیں

لم یسمعاه عنه باقامة البينة عليه انه في ذلك و
كان على يستحلفه عليه كان بعض المحتاطين من
المحدثين من الصحابة والتابعين كان يقول قويا
من هذا او نحو هذا او شبهه هذا كل ذلك خوفا من
الزيادة والنقصان او السهو والسيما وكان من جملة
في هذا الامر والشان ابو خيفة النعمان وقتل عليه
السلام بما يقع في آخر الزمان في امته من الويات
الكاذبة والاحاديث الباطلة فخرهم عن ذلك
خوفا ان يقع هالك هالك فقلنا (سيكون في آخر
الزمان اناس من امتي يحذونكم بما لم تسمعوا
ولا آباؤكم فاياكم واياهم) اخبرني مسلم من تخذ
البحر روية رضى الله عنه وهذا في الاسناد من الدين
لانه عليه مدار المجتهدين **فصل** قال الحافظ
الدين العراقي في كتابه المسبح بالباغت على الخلاص
من حوادث القصاص ثم انهم يعني القصاص منقول
حديثه عليه السلام من غير معرفة بالصحيح
السليم قالوا انفق انه نقل حديثا صحيحا
آخاف ذلك لانه ينقل ما لا علم له به وان صاد
الواقع كان اثما باطلا على ما لا يعلم قال وايضا
قال شيخنا لا حد من هو بهذا الوصفان ينقل حاشا
من الكتب بل ولو من الصحيحين ما لم يقره على من
يعلم ذلك من اهل الحديث وقد حكى الحافظ ابو
بن خبير اتفق العلماء على انه لا يصح لمسلم ان يقول
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كذا حتى يكون عند
ذلك القول صرويا ول

جو انہوں نے نہ سنی ہو اور اس پر اور کو خوف ولاق ہی اور حضرت علیؑ
پر قسم لیتی تھی اور بعض جیسا طو والی محدثین صحابہ اور تابعین میں جس جہت میں
بیان کرتے یہ لفظ فراموشی قریباً من ہذا و نحو ہذا او شبهہ ایضاً وہاں غلط
تقریباً ہی نہیں اسکی یا کہی مشابہ اور یہ بات اس خوف سے کہی گئی کہ
میں نے اپنی اور نقصان یا سہو و سیما ہو اور جو شخص اس امر اور شاکہ
میں جیسا طو کرتی تھی او لیس نام ابو خیفہ بن نعمان تھی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خبر دوسری ہے کہ آخر زمان میں میری امت
میں احادیث کا ذیہ اور روایات باطلہ پہل جائیں اور آنحضرتؐ
ڈرا یا کہت کوئی ایسے امر میں ہلاک ہو جاوے جس نے یا آخر زمان
میں میری امت کو ایسی آدمی ہوگی کہ حدیثیں بیان کرینگے جو میں نے
سنی ہوگی اور نہ تھا میری پاؤں سنیں یا سنیں امام مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت
کی ہے اور اس میں علم کہا گیا ہے کہ سنار ویت ہے اس کے کہ ہر دماغ
مجتہدین کا ہے **فصل** اور حافظ زین الدین عراقی نے اپنی کتاب
میں جبکہ نام باغت علی الخلاص من حوادث القصاص میں فرمایا ہے
یہ وہ قطعہ بیان کرنے والی حدیث بغیر علیہ السلام کے سوا ہی موصوفت
سقم او صحت کے بیان کر دیتے ہیں کہ حافظ زین الدین عراقی نے جمع
حدیث بھی سن کر نقل کر دی تو اس میں بھی کچھ گارہہ گارہہ گارہہ گارہہ
نقل کیا اوجہ کہ جبکہ باننا تھا اگرچہ واقع کے مطابق ہے ہو گیا
تو بھی کچھ گارہہ گارہہ گارہہ گارہہ گارہہ گارہہ گارہہ گارہہ گارہہ گارہہ
حافظ نے جو شخص کہ ایسا ہو او کو حدیث بیان کرنی کتابوں سے
بھی جائز نہیں بلکہ اگرچہ معین ہوں جب تک اہل حدیث سے
جو یہ جانتے ہوں پڑھ نہ لے اور حافظ ابو کر بن زینر نے نکاح
کی ہے کہ عمار نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ کسی مسلمان
کو یہ کہنا درست نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یوں فرمایا ہے جب تک اس کے پاس کوئی روایت موجود نہ ہو کہ

فان توهم متوهم ان المتكلم فمیں یہی حدیث
 مردود اغیبة له يقال له نيس هذا كما توهمت ذلك
 ان اجماع اهل العلم على ان هذا واجب يانه للدين و
 المسلمين وقد حدثنا القاضي احمد بن كامل حدثنا
 ابو سعيد الطوسي حدثنا ابو بكر بن خلاد قال قلت
 ليعلى بن سعيد القطن اما تلتفتن ان يكون هؤلاء
 الذين تركت حديثهم خصماء لك عند الله تعالى
 فقال لا ان يكون هؤلاء خصماء احبالي من ان يكونوا
 عليهما السلام خصمي فبقول لم تنذربا لکن رب عن حد
 قال واذا كان الشاهد بالزور في حقیب یوسف ورافہ
 حقیقہ جب کشف حالہ فالکاذب علی رسول اللہ
 الحق واولی لان الشاهد اذا کذب شہادۃ کفر بعد
 کذبہ المشہود علیہ الکاذب علی رسول اللہ جمل
 الحرام ویحرم الحلال وینبوا مقعد من النار کیف
 لا یجوز الوقیعة فمیں قد تبوا مقعد من النار کذب
 علی النبی المختار وروی عن سفیان الثوری انه
 کان یقول فلان ضعیف وفلان قوی فلان خذل
 عنه وکان لا یری ذلك غیبة قال وسئل مالک
 سعد وابن عیینة عن الرجل لا یرى یدالک فی
 الحد فقالوا حیما بین امره قال وقیل لشعبة هذا
 لذلک تعلم فی الناس لیس هو غیبة فقال یا احمق
 هذا دین ترکہ محاباة قال وقد قال محمد بن بند
 بحر جانی لاحد بن حنبل انه لیشدد علی ان قولہ فلا
 ضعیف وفلان کذاب فقال احمد اذا سکت انت
 انتی تعرف الجاهل الصبیح من السقیم وکرکان
 اگر کوئی شخص یہ شک کرے کہ جو شخص حدیث مردود بیان کرے اختیار
 کلام کرے غیبت ہے تو اسکو یوں جواب دینا چاہیے کہ یہ نیک ناطق ہے بلکہ
 اہل علم نے یہ بات پر اجماع کیا ہے کہ یہ کام رعایت دین و خیر خواہی مسلمانوں
 کیلئے واجب اور تحقیق حدیث ہے بلکہ قاضی احمد بن کامل نے اسکو ابو سعید
 نے اسکو ابو بکر بن خلاد نے کہا ابو بکر بن خلاد نے عیسیٰ بن سیدہ دہقان
 سے کہا کیا تو خوف نہیں کرتا اوں شخصوں سے جنکی توحیدیت چھوڑ
 دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری فحاصم ہو گیا کہ اسکو کا حکم
 ہو نامیرزا دیکھتا ہے اسی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فحاصم ہوں اور کہیں کہ میری حدیث تو نے کذب کیوں دور کیا کہ
 اسکو اور جب تہوڑی شے بی قدر چھوٹی گواہ ہوں تو اسکا حال ظاہر کرنا
 وجبت ہے جس شخص رسول اللہ پر چڑھ بولیکا تو اسکا کشف حال بلکہ
 اولی وجبت گا کیونکہ گواہ جب ہو گا وہی میں جہر بولے گا تو اسکا کذب کرنا
 سے بجا و زمین کرنا اور کاذب رسول اللہ پر نہ ہونا حال کو حرام اور حرام
 کو حلال کر دیتا ہے اور اپنی جگہ آگ میں بناتا ہے پس کیونکر ایسے شخص کا
 حال جو اپنی جگہ آگ میں اسبب کذب لے کر کہ نبی علیہ السلام پر بایکا
 ہو ظاہر کرنا ناجائز ہوگا۔ پر سفیان ثوری سے مروی ہے کہ وہ کہا کرتے
 تھے فلان شخص ضعیف ہے اور فلان قوی اور فلان حدیث لو اور
 نزلو اسکو غیبت دینا جاتا تھا۔ کہا اسکو امام مالک اور سعد اور ابن
 سے ایک آدمی کا سوال ہوا جو حدیث میں قوت نہ تھا تھا پس نے
 سائل سے کہا کہ اسکا احوال بیان کر کہ اسکو اس شخص سے پہچان لیا
 کہ جو تو کو کون میں کلام کرتا ہے کیا یہ غیبت نہیں پس کہا اسکو احمق
 یہ دین اور چوڑا موجب خوف کلمہ ہے۔ کہا اسنی محمد بن بندہ بحر
 نے احمد بن حنبل سے کہا میں اپنے نفس پر یہ بات کہنی سخت دشوار جانتا
 ہوں کہ فلان ضعیف ہے اور فلان چوتھا پس امام احمد نے کہا جب تو کہتا
 تو جاہل کیونکر مقیم کو مصیہ سے پہچانے گا۔ اور روایت کی کہ نبی

الثوری مہرجل فقال کذاب والله لولا انه لا یجوز
لی ان اسکت لسکت وعن الشافعی اذا علم الرجل من
الکذب لم یسبعه السکوت علیہ لا یكون ذلک غیبه
فان مثل العلماء کالنقاد فلا یسبغ الناقذ فی دینه ان
لا ینزل الزیوف من غیره وكان شعبه بن الجراح یقول
نعالوا فاعتاب دین الله وکذا روی عن ابن عیینہ فی
المیزان قال ابن حباص سمعت جعفر بن ابان الصکری
یحدثنا محمد بن ریح حدثنا اللیث عن نافع
عن ابن عمر مرفوعا من سر المؤمن فقد سر من
سرته فقد سر الله الحکمیت ویدینا دیم القیمۃ ابن
الله فیقوم سئل المساجد فقلت یا شیخ اتق الله و
لا تکذب علی رسول الله فقال لست سنی فی حل انتم
تخسرون ولا ساد فلم اذ ان له حق حلف ان لا یخسروا
اجلان خوفاً بالسلطان مع جماعة فقص علی
انه صلی احمد بن حنبل ویحیی بن معین فی مسجد
الوصاف فقام بین ایدیهم قاص فقال حدثنا احمد بن
حنبل ویحیی بن معین قال حدثنا عبد الله بن اوفی عن
عزرة عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم
قال لا اله الا الله خلق الله الخ من کل کلمة من اطاع الله
من حب دینہ من مرجان واخذ فی قصه نحو اس
عشرین رقة فجعل احمد بن حنبل ینظر الی یحیی فیلطم
ینظر الی احمد فقال له انت حدثت بهذا فقال والله
سمعت بهذا الا السماعه فلما فرغ من قصه اخذ
القطعتا ثم تعد ینظر بقیتهما قال لم یحیی بن معین
بید تعالی فحاجستوهما لنوال فقال له یحیی بن حنبل

الثوری ایک آدمی پر گزند ہی میں فرمایا قسم اللہ کی یہ کذاب ہر اگرچہ
کہ ناسخ نہ ہوتا تو میں سب کر تا۔ اور امام شافعی سے وجہ کوئی شخص کے
مشہدین جہودہ معلوم کر کر تو اسکو لایسہ چپ کرنا جائز نہیں اور یہ غیبت ہو
اسلئے کہ علماء پر انہی والی کے طرح میں ہیں تو شخص اپنے دین میں پرکھ کر والا
اسکو گنجائش نہیں کہ روی کو کہہ سے بیان نہ کرے۔ اور شعبہ بن جراح
کہتے تھے آؤ دین اللہ میں غیبت کریں اور ایسا ہی ابن عیینہ سے مروی
اور میزان میں ہے کہ ابن حباص شیعہ جعفر بن ابان مصری کو کہیں
یہ پڑھتے سنا حدیث کی ہکو محمد بن ریح فی اوسن کہا حدیث کی ہکو
فی نافع سے اوسن ابن عمر سے مرفوع بیان کی ہکو جسے مومن کو تو
ایسا اوسن چھو خوش کیا اور سنی چھو خوش کیا اوسن اللہ کا خوش کیا اور اللہ
اور سنی سنی کہتا تھا قیامت کے دن وارہ لیا جائیگا کہ ان میں سے کس کو شہر کیا
سوا مسجد کی گھر کی ہو شیعہ کہا شیخ احمد راور رسول اللہ چھو شہر
اوسنی کہا نہیں تو مجھے یقین تم میرا بنا دیکھتے میرا صد کرتی ہو شیعہ
سماعت ذکی یہاں تک کہ اوسنی قسم کی کہ میں کہ میں یقین بیان کرے گا
بکہ میں اوکو اوکو ساتھ لیا دیکھا کہ خوف والا یا فصل روایت گئی
کہ امام احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے مسجد میں نماز پڑھی ایک سال تک
بیان کرنا لاکھ بار اور کہا حدیث کے ہکو سب حنبل اور یحیی بن معین ان وقت
عبدالرزاق بن عمر اور اوسن قنادہ اور ابن اسس کہا اس نے فرمایا ہر کلمہ
صنعت اللہ علیہ وسلم جو شخص کہے لا الہ الا اللہ تو اللہ کا اوکے ہر ایک کلمہ ہوا
بید کرتا ہے جو چہ اوکی ہے اور اوٹری اوکی گائی ہے الخ تو اوٹری قصہ کی قریب
میں تو ان کے بیان کے پس امام احمد بن حنبل جو کلمہ دیکھنے لگا اور کہا تو نے
اوکو یہ شہر کیا کہ کہا اوسنی قسم اللہ کی میں نہیں یہ حدیث کراساعت میں
وہ اپنے قد سے فراع ہوا اور پیسے لیلے اور بیٹھ کر باقی بیسوں کی انتظار
کرے لگا تو یحیی بن معین نے ہاتھ سے اسکو دبا یادہ بحث شرک
کمان کر کے آیا یحیی نے کہا تجھ کو یہ حدیث کس نے بیان کی

هذا الحد فقا ل احمد بن حنبل و يحيى بن معين فقال
 انا يحيى بن معين وهذا احمد بن حنبل ما سمعنا هذا
 قط في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فان كان
 لا بد من الكذب فعلى غيرنا فقال له انت يحيى بن معين
 نعم قال لم ازل اسمع ان يحيى بن معين احق بما
 الا الساعة فقال له يحيى كيف علمت انى احق قال
 ليس الدنيا يحيى بن معين احمد بن حنبل غيركم
 كتبت عن سبعه عشر احمد بن حنبل و يحيى بن معين
 فوضع احمد مكه على وجهه وقال دعاه فيقوم فقام
 كالسهم فزى بهما وعن الطرطوشى لما دخل سليمان بن
 مهران الاعمش البصرة نظرا الى قاص يقص في المسجد
 حدثنا الاعمش عن ابى اسحق عن ابى وائل فقص
 الاعمش الحلقة وجعل يثقف شعرا به فقال القاص
 يا شيخنا لا تستحي نحن في علمه وانت تفعل مثل هذا فقال
 الاعمش الذى انا خير من الذى انت فيه قال كيف
 قال لاني زينة وانت في كذب انا الاعمش لم احدثك
 مما تقول شيئا وقال الذهبي في الميزان قال جعفر بن
 العجاج الموصلى قدم علينا محمد بن عبد الله السمرقندي
 بموصل وحدثنا باحاديث مناكير فاجتمع جماعة من
 الشيوخ وصرونا اليه لنذكر عليه فاذا هو في خلق من
 العامة فلما ابصرهم انزع بعيد علم انا جئت لنذكر
 فقال حدثنا قتيبة عن ابن بطيعة عن ابى الزبير
 عن جابر انه عليه السلام قال القرآن كلام الله غير
 مخلوق فلم يخبر ان تقدم عليه خوفا من العامة
 رجعا وعن الشعبي دخلت في مسجد اصيلي فاذا الى

کہا اوستے محمد بن حنبل و یحیی بن معین کہا یحیی بن حنبل
 میں معین اور یہ احمد بن حنبل مہنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 حدیثوں میں یہ حدیث کہیں نہیں سنی اگر تو نے ضرور چورہ میں سے
 تو ہمارے غیر پر بولنا پھر اوستہ کہا تو یحیی بن معین کہا اوستہ ان پر کہا
 اوستہ میں ہمیشہ سنت سنا تھا کہ یحیی بن معین احق ہے لیکن اب
 یقین ہو گیا پس یحیی اوستہ کہا تو نے کس طرح معلوم کیا کہ میں احق ہوں
 اوستہ کہا دنیا میں جو آدم دو ٹوٹی اور کئی نام ہیں میں احمد
 حنبل نہیں شیخ یہ حدیث سترہ احمد بن حنبل و یحیی بن معین کہی ہے
 یہ امام احمدی آئین اپنی منہ پر لکھی اور کہا یحیی کہ چھوٹا سکوا جائی اور کون
 ہٹھا کرتی تھی مٹا اور ترطوشی سے جب میدان ابن مہران اعمرش
 البصرہ میں داخل ہوا تو اوستہ دیکھا کہ ایک شخص محمد بن قسید بیان کر رہا
 کہ کہا اوستہ حدیث کی ہکوا عشرتے الی اسحق سے اوستہ ابی وائل سے لہ
 پس عشرتے ہج خلق کی میٹر کہ بغلو کے بال او کہیر نے شروع کی کتب قصہ
 حوائج عشرتے کہا شیخ کیا تو شرم نہیں کرتا کہ ہم علم کی باتیں کر رہے
 ہیں اور تو ایسا کرتا ہر عشرتے کہا حکام میں میں غفل ہو کر ہر کوس
 کہ جہین تو اس کوس کہا کس طرح کہا عشرتے اسلے کہ میں سنت میں غفل
 ہوا تو چھوڑ میں کیونکہ میں عشرتے ہوا شیخ تیر پاس کہ یہ شیخ بیان
 نہیں کرے اور امام ذہبی میزان میں لکھتے ہیں جعفر بن عجاج کہتے ہیں کہ ہمارے
 محمد بن احمد ستر قندوسل میں یا اور ذکر یہ شیخ بیان کرنا کہ ایک جامع
 کی جمع ہو اور ہم سب ملکر اوستہ طرف چلی کہ اوپر اوستہ حدیثوں کا انکار کریں
 و کہا تو عام آدمیوں میں میں جیسو سچو کہا و دوسرا آئی کہا تو معلوم کر گیا کہ
 پرانکار کر نیکی لہم امی میں تب اوستہ یہ حدیث شروع کی حدیث کی کو تو کہتے ہیں
 ابن ابی اسحق اوستہ ابی الزبیر اوستہ جابر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی قرآن
 کی کلام مخلوق نہیں ہیں ہم اوستہ کے پاس لے گئے اللہ تعالیٰ فرمائی قرآن اور
 واپس چلے گئے اوستہ سے سب کہ میں ایک مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اوستہ

قصہ اعمرش البصرہ

محمد بن احمد ستر قندوسل

ابن ابی اسحق

فترفع في نفسك ثم تقص فترفع في نفسك حتى
تخيل لك انك فوقهم بمنزلة التي يا فضعك الله
تحت قدمهم يوم القيمة بقدر ذلك وروي الطبري
بسنده جيد عن عمرو بن دينار ان عمي الداري
استاذن عمر في القصص فابى ان ياذن له ثم استاذ
فقال ان شئت واسأربك الذبح قال العرق فافطر
فوقف عرفي اذ نه في حق رجل من الصحابة الذين
كل واحد منهم عدل لمؤمن واين مثل قتيبي
التابعين ومن بعدهم واخرج ابن عساكر عن
ان عمي الداري استاذن عمر في القصص فقال له عمر
انك تروى لنا الذبح ما يؤمنك ان ترفع نفسك
تبلغ السماء ثم يضعك الله واخرج ابن عساكر عن
بن عبد الرحمن ان عمي الداري استاذن عمر في القصص
سنين فابى ان ياذن له فاستاذنه في يوم واحد فلما
اكثر عليه قال له ما تقول قال فقرأ عليهم القرآن آمهم
بالخير وانها هم عن الشرف العز ذلك الذبح ثم قال
عظ قبل ان اخرج في الجمعة فكان يفعل ذلك يوم
واحد في الجمعة واخرج ابن عساكر عن اوس بن
عن ابيه عن عمه الدار انه استاذن عمر في القصص
فاذن له ثم مر عليه بعد فضربه بالدهة قلت ولعله
علي جلوسه المرة وروي ابن ماجه بسنده حسن عن
عمر قال لو يكن القصص في زمن رسول الله عليه السلام
ولا زمن ابى بكر ولا زمن عمر ولا ذواه احمد الطبراني
السائب بن يزيد وروي الطبراني من طريق مجاهد
برو هذا عن العبادلة اي عبد الله بن عمرو عبد الله

بترافض لبند ہو گا پھر قصہ کہ کیا یہ بلند ہو گا یا نہ ہو گا تو خیال کر کیا کہیں
شرایک طرح انکو اور یہوں پس اللہ تعالیٰ تجھ کو اس قدر کبر و فخر عطا فرمائے
روزانہ کی قدر تو کو بھیجے کہ کیا ہو گا اور طبرانی نے باسند جید عمرو بن
روایت کی ہے کہ تیسم داری حضرت عمر سے وعظ کی بابت اذن کا اذکار
فی اذن دیا پھر اذن مانگا کہا عمر نے اگر تو ذبح ہو جا یا سنا ہو تو خیر اذکار
سے کرو گے طرف اشارہ کیا عراقی کہتا ہے خیال کر کہ حضرت عمرؓ نے
مرکز وعظ کا اذن دیا مالاگو ہر ایک صحابی کو جسے عادل درایت اور
کہتا ہے کوئی مثل تیسم البعین میں دلو کو بھیجے ولون میں۔ اور ابن عساکر
کیر سے روایت ہے کہ تیسم داری حضرت عمرؓ نے وعظ کیلئے حکم لگا دیا
حضرت عمرؓ نے کہا کیا تو ارادہ ذبح ہو گا کہتا ہے تیسری نفس کا بلند ہو جائے
بے غم نہیں کرنا کہ تو اسان کہہ دیجئے پھر تجھ اندیشہ لگا دیا اور ابن عساکر
نے جید بن عبد الرحمن روایت کی ہے کہ تیسم داری حضرت عمرؓ نے کئی
سال تک وعظ کی بابت اذن مانگا رہا اور وہ انکار کرتی ہے تاکہ ایک
روز اوس اذن مانگا جب اس وقت فخر کہا تو حضرت عمرؓ نے کہا تو کیا
کہتا ہے کہا اوس نے میں نے وہ قرآن پڑھ لیا اور لو کہیں کسی کا حکم کر دیا اور
کا موٹو سن کر دیکھا کہ عمرؓ نے ذبح ہونا پھر وعظ کر جمع کی روز پھر
پس جمع کی روز کیا کرتا تھا اور ابن عساکر ابی سہل بن ابی اسہد وہ اپنے
باپ سمجھتا ہے تیسم داری سے روایت کی ہے کہ تیسم داری حضرت عمرؓ
وعظ کی بابت حکم لگا دیا اور حکم دیا پھر ایک ذرا پس کڑی قمی اور حکم
ورق مارا میں کہتا ہوں شاید اوس مجلس مقرر ہو یا تو فی
اور ابن ماجہ نے سند حسن سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کہیں
تھے وہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور وہ لو کہیں کے
میں اور وہ عمرؓ کے زمانہ میں اور ایسے ہی احمد اور طبرانی
سائب بن یزید سے روایت کی ہے۔ اور طبرانی نے عبد اللہ
سے یعنی عبد الصمد بن عمر اور عبد اللہ بن

عباس بن عبد اللہ بن الزبیر و عبد اللہ بن عمرہ قالوا قال
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (القاص فی نظر المقت)
فہذا اخبار عن الغیب فیعد من المعجزات وخرق العادات
واخرج احمد الزہدی عن ابی الیمیم قال ذکرہ فی بعض
فقال لا یحظی القاص ثلاثا ما ان یمس قولہ بما
ہو لہ دینہ واما التخصیص بنفسہ واما ان یاہر بما
لا ینہ عمل فہذا قالہ علیہ السلام (القاص فی نظر المقت)
ثم من جملة الافادت فی تفسیر القاص ما اخرج اللوزی
ابی کہ اسہ اعلم و ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ولادہ قال
ما استل علم الا القاص سنۃ فلا یتعلق منہ
بشیء و اخرہ ابو نعیم عن سعید بن عاصم قال کان
قاص یجلس قریا من مسجد احمد بن الواسع فقہ
یوما وھو یخرج جاسا لہ مالی اری القاص یخرج
وصالی راکیعون لا ینزع وصالی اری العبد لا یتنعم
وقال الصدوق اسع یا عبد اللہ ما اری القاص یقول
من قلبک ای ان کو اذا اخرج من القلب وقع علیہ
القلب اخرج الروزی فی کتاب العلم و ابو نعیم عن
الاعمش قال سمعت ابراہیم النخعی یقول ما احد
یتنعم بکلمۃ وجہ اللہ عزرا ابراہیم و لو دلت
انقلب منہ کفانا علیہ و لا ھ و اخرج ابو نعیم عن
ابراہیم النخعی قال من جلس لعباس ابیہ فلا یتنعم
الیہ و اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن الزہدی قال
طال المجلس کان للشیطان فیہ نصیب و اخرہ ابن
البارک عن عقبۃ بن المسلم قال لحدثت مع الجبل
والرجلین والثلاثۃ والاربعۃ و اذا عظمۃ من الخلق

عباس بن عبد اللہ بن الزبیر و عبد اللہ بن عمرہ و کہا انہوں نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قصہ خوان اسکی عذاب کی انتظاری
کرنا ہے) یہ خبری غیب سے نقل کرتا ہے کہا اس کی عادت کا خرق
احمد زہدی میں ابی الیمیم سے نقل کرتا ہے کہا اس کی ہرگز قصہ خوان
کو قصہ خوان تین باتوں کا نہیں کرنا تو اپنی بات کو فرما کر اس پر
دین پر چڑھا کر تا ہے یا پھر نفس پسند کر تا ہے یا اس کی زبان پر
اسی لہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قصہ خوان کو قصہ
انتظار کرنا ہے) پھر ان آفتوں سے قصہ خوان کو کھانا میں ہرگز
سہہ حکم و کتاب العلم میں اور ابو نعیم طبرستان نے قلابہ کو روایت کی ہے کہ
اوس نے نہیں فی علم کو مگر قصہ خوان اگر کوئی شخص قصہ خوان کہ
سال تک محبت کرے تو کچھ شراعت حاصل کرے گا ابونعیم نے حدیث
سے نقل کیا ہے کہ ایک اعظمی مسجد محمدیہ کی قریب بیٹھا تھا ایک
تغیر کر کے ابونعیم نے کہ اس کا کیا ہوا خبر کہ یہ دیکھتا ہوں
دو کوئی دوسرے نہیں آتے ہیں تو انہیں پڑھنا دیکھنا نہیں کرتے ہیں
میں میں اس نے کہا ابی عبد اللہ سے تم نے کوئی کلمہ پڑھا ہے یا نہیں
یہی نصیحت کرتی رہی کہ اگر کوئی پڑھتا ہے اور روزی کتاب اللہ
ابن ابی نعیم نے اس سے نقل کیا ہے کہ اوس نے کہا ابیہم النخعی
کہ اگر کوئی شخص کلمہ ابراہیم کہے تو اس کی عتقہ منہ سے نکلتی ہے
کہا یوجہ دیکھیں اوس نے کہا کہ اس کا کلمہ کون سا ہے میں نے کہا
کہ اوپر لکھا ہے و اسکو تو سنو ابراہیم کہے تو اس کی عتقہ منہ سے نکلتی ہے
شخص نے کہا کہ اس کی عتقہ منہ سے نکلتی ہے کہ اس کو کلمہ ابراہیم کہے
اور ابو نعیم نے طبرستان سے نقل کیا ہے کہ اوس نے
سب مجلس میں موقوف اور میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے
اور ابن مبارک عقبہ بن مسلم سے نقل کرتا ہے کہ ایک
آدمی یاد دہا تا رہا کہ میں نے کلمہ ابراہیم کہے تو اس کی عتقہ منہ سے نکلتی ہے

ولما رأيت جماعة من الحفاظ للسنة جمعوا الأحاديث
 المشتهرة على السنة وبنوا الصحيح والحسن
 الضعيف وميز القوت والرفع والموضع بالقفا
 المحسنة سم بالبال لفات اختصار تلك الدفاتر
 بالاختصار على ما قيل في إسناده الأصل له وهو موضوع بالصله
 ليكون مبنا للضبط على أحسن مصنوع وفي فضله أن
 الأحاديث الثابتة لا تختل ولا تخص ولا يمكن أن
 جمعها يستقصى ثم ما اختلفوا في أن موضوع تركت
 ذكره المحذور من الخط احتمال أن يكون موضوعا
 طريق وصحيحا من وجه آخر فإن هذا كله بحسب
 يظهر للمحدثين من حيث نظرهم إلى الإسناد ولا
 فلا قطع للقطع في مقام الإسناد لتجوز العقل أن
 يكون الصحيح في نفس الأمر ضعيفا وموضوعا
 الموضوع صحيحا مرفوعا لا الخلل السواء فإنه إذا
 العلم اليقيني يكون مقطوعا ولذا قال الزركشي
 قولنا لم يصح وقولنا موضوع بون بين فإن الوضع
 إثبات الكذب قولنا لم يصح إنما هو اخبار عن علم
 الشبوت ولا يلزم منه إثبات العدم والله سبحانه
 أعلم ثم أعلم أنه قد يكون الحديث موضوعا
 المبني وإن كان صحيحا مطابقا للكتاب والسنة
 المعنى وأسأل الله التوفيق على دالة التعقيد وهو
 الهادي إلى سواء الطريق وهذا إذا ذكرنا الأحاديث
 على ترتيب حروف الهجاء من الأفعال والمعروف
 الأسماء حروف الهجزة - حاديث آخر الطبر
 الكي كلام وليس بحديث قاله ابن الديبع الجاني

۱۰۳

فصل جیب می جماعت ما فغان سنت کو دیکھا کہ انہوں نے شیخین کے نام پر
 شہر تو میں جہم کی مین اور انہوں نے بیان کر دیا صحیح اور حسن جو ضعیف کہ
 اور علیہ کرا یہ سو قوت اور مرفوع اور موضوع کی جی طرح سے تو میر سٹل
 میں گذرا کہ ان وقت کو مختصر کردن سطر جسے کہ جو لوگوں نے اونکے
 حق میں کہا ہی وہی لفظ کہوں جسے اسکا کہہ اصل نہیں یا اصل
 اسکا موضوع ہے تاکہ ایسی طرح سے اپنے فضل میں سبب انکی ضبط کا
 ہو کیونکہ احادیث ثابتہ اتنی ہیں کہ اوکا شمار نہیں ہو سکتا اور اوکا جمع کرنا
 ممکن معلوم نہیں ہوتا یہ جس حدیث کی موضوع ہے انہیں اختلاف ہو سکتا
 میں ترک کر دیا اس خوف سے کہ شاید ایک طریقہ سے موضوع ہو اور دوسرے
 طریقہ سے صحیح ہو کیونکہ یہ کل بات مخدین کو کہ اسناد میں نظر کر نیے چاہیے
 ہے اور اگر بنا و کی طرف خیال کیا جائے تو کوئی شے ہناد کی مقام میں
 کا فائدہ نہیں دے گی کہ عقل جائز کہتا ہے کہ جو حدیث نفس الامر میں
 صحیح ہو ضعیف اور موضوع ہو جاو اور موضوع مرفوع صحیح ہو جاو
 مگر حدیث متواتر کہ یہ یقینی علم کے فائدہ میں یقینی ہے اسی سطر کے
 نے کہا ہے کہ ہماری ان دو قولوں میں منسرق ظاہر ہے یہ حدیث
 صحیح نہیں ہو اور یہ حدیث موضوع ہے کہ کیونکہ موضوع میں کذب
 ثابت کر دیا ہے اور عدم صحت میں اس کے ثبوت ہونی نہیں ضروری ہے
 اور اس اثبات عدم کا لازم نہیں آتا اور اسد لکھا بہت جانور الہ ہے
 جانا چاہیے کہ کبھی ثبوت باعتبار بننے کی موضوع ہوتی ہے اور باعتبار
 کے صحیح اور موافق و اس طرح کتاب و سنت کے اور میں احادیث توفیق کامل
 کرتا ہوں کہ مجھے تحقیق پر دلالت کر دی ہو ایت کر نیلا ہو سکتا
 ہے کہ طرف اور میں حدیثوں کو ترتیب حروف ہجاء
 ذکر تا ہوں خواہ افعال ہوں یا حروف یا اسماء حروف
 الطمزه - حدیث آخر طبر کا واقع لگا نام ہے
 یہ کلام سے حدیث نہیں ہے یہ ابن و مع میرا ہے

تلمیذ السنخاوی فی مختصر مقاصد و المشہور کہا قال
العسقلانی فی امثله العرب خالدا واء الکی **تحد**
آیہ من کتاب اللہ خیر من محمد و آلہ قال العسقلانی
لواقفت علیہ **حدیث** الانبیاء قاده و الفقہاء سیاذ
و مجالسہم زیادۃ موضوع علاہ فی الخلاق **تحد**
ابو حنیفہ سر لہ متی موضوع بافتاق الحدیثین +
تحد ابی اللہ ان یصح کتابہ قال السنخاوی لا ادرہ
حدیث الابدال من لا یدلہ طریق علیہ
مرفوعا بالفاظ مختلفہ لکلمہ ضعیفہ ذکرہ ابن الدبیج
عن ابن الصلاح اخوی مارونانی لا یدل قولہ علی
بالشام یکون الابدال و اما الادباء و النجباء فقد ذکر
بعض مشائخ الطریقہ و لا یثبت ذلک قلت قال
الزم کشی فی سند احمد سند حدیث عبادہ بن الصامت
مرفوعا الابدال فی ہذا الامۃ ثلاثون مثل ابراہیم
خلیل الرحمن کلما مات اجل یدل اللہ مکانہ رجلا و هو
حسن لہ شاہد من حدیث ابن مسعود عنی الخلیفۃ قال
السیوطی لہ مشولہ کثیرۃ ینتہا فی التعقبات علی
الموضوعات ثم افرحتہا بتأیید مستقل **تحد**
اتخذ واعمال الفقراء ایدی فان لہم د ولہ یوم القیمۃ
فاذا کان یوم القیمۃ نادى مناد سیر والی الفقراء
فیعتد رالیم کما یعتد راحد کما الی احیہ فی الدنیا
قال العسقلانی لا اصل لہ وقال السنخاوی بعد ايراد
احادیث بمعنہ وکل ہذا باطل و سبق المحکم بن
الذہبی وابن تیمیہ وغیرہما ذکرہ ابن الدبیج
قال شیخ مشائخنا الحافظ جلال الدین السیوطی

شاکر بخاری اپنے مختصر مقاصد میں کہا ہے اور مشہور ہے کہ
عسقلانی کہا ہے عرب کی مثال ہے تخریرو کا داغ ہے حدیث
ایسی آیت کلام اللہ بہتر ہے محمد سے اور اسکی آل سے کہا عسقلانی
میں اس پر واقف نہیں ہوا حدیث انبیاء کی پیچھے والی میں واقف
سرار میں اور اسکی مجلس علم زیادہ کرتی ہے خلاصہ میں ہے کہ یہ
موضوع ہے حدیث ابو حنیفہ سر است کا چرغ ہے بافتاق حدیث
موضوع ہے حدیث انکار اللہ اگر اپنی کتاب کو صحیح کہہ گا کہا
فی من اسکو نہیں پہچانتا حدیث ابدال دلیا و سن میں بہت طرق
انس سے مرفوعا و سی اس کے سب ضعیف میں اسکو ابن مسعود کا
ہے اور ابن صلاح سے ہے تو نیز طریقوں سے جواب ال کی باب میں بیان
میں علی کا قول ہے کہ شام میں ابدال سمجھتے ہیں و لکن ابو حنیفہ نے
بعض مشائخ فی انہو کہ طرق بیان میں اور اسنو ثابت کوئی نہیں نہیں
کہتا ہوں نہ کسی نے کہا ہی کہ نہ امام احمد میں عبادہ بن صامت سے مرفوعا
روایت ہے اس است میں تیس ابدال میں ہر ایک شہل ابراہیم خلیل
کہ جب ایک آدمی مرے تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ پر دوسرے کو کر دیتا ہے یہ
حدیث حسن ابن مسعود حدیث جو حدیث میں اسکی شاہد امام مسعود
فی کہا ہے اسکی بہت شاہد ہیں منہ تعقبات علی الموضوعات میں بیان
ہیں یہ مثنیٰ ایک سال اس باب میں مستقل کہلے حدیث
کہ روزم فقیر و کے نزدیک نہیں کیونکہ اسکی لئے قیامت دن کی ہی
ہیں جب قیامت آوے ہوگا و انہ کریمہ الا انہ کریمہ فقیر و کی طرف مائل
ہر ایک آدمی کی طرف عذر کرے گا جیساکہ ہر ایک تم سچ دیا میں ابو حنیفہ کی طرف
کہتا ہے کہ عسقلانی اسکا کہہ اصل نہیں سنخاوی نے پھر لانی اون مادہ کی
جو اس کے سنہ میں ہیں کہلے ہے سب باطل میں ابن مسعود کا کہ ہے
زہبی ابن تیمیہ اس باب میں اسکا حکم کر فی من سبقت لہ گئے ہیں
میں کہتا ہوں کہ شامی شیخ حافظ جلال الدین السیوطی فی فرمایا

ابو حنیفہ سر است کا چرغ ہے

روی ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی موسیٰ صدیق الخداری
 وهو یأخذ ولعند الفقراء ایدی فان لهم دولة
 یوم القیمۃ حدیث اتقوا البر وفانہ قتل اذاکم
 ابالدواء قال السخاوی لا اصل له فان کان واردا
 فیصاح الی تاویل فان ابالدواء عاش بعد علیہ
 السلام دھرا قال السنونی ویمکن تاویله فانہ علیہ السلام
 عبر عن المضارع بالماضی لتحقق وقوعہ باخبار الصحابہ
 حدیث اتقوا العاصات قال السخاوی لو اختلف علیہ
 بهذا للفظ حدیث اتقوا مواضع التعمیم ہو معنی
 قولہ عمر من سالت مسالت التعمیم اھم رواہ البخاری
 فی مکارم الاخلاق عن عمرو موقوف باللفظ من اقام نفسه
 مقام التعمیم فلا یلزم من اساء الظن بحدیث
 اتقوا شر من احسن الیہ قال السخاوی لا اعرفہ ویشہر
 ان یکون من کلام بعض السلف و فی الجمالۃ للامام
 عن علی رضی اللہ عنہ موقوفاً بالکرم یلین اذا استعمل
 للنعم ینفسوا اذا لطف یحذو احد و اصغر الوجہ فان
 ان لم یکن من علی و سہر فانہ من علی فی قلوبہم
 اور مدہ الدلیلی فی مسندہ عن ابن عباس قال العسقلانی
 لما قتلہ علی اصل وان ذکرہ ابن القیم فی الطب التبری
 لہ فذلک بخیر سند حدیث اجتماع الخضر الیہ
 علیہما السلام فی الموسم کل عام قال الحافظ العسقلانی
 لا ینبت فیہ شیء اقول لعلہ ارادہ عدم الصفة و
 الا فقل خرج العقیل والد رططنی فی الافراد و ابن
 عساکر عن ابن عباس عن النبی علیہ السلام قال یلتقی
 الخضر والیاس کل عام فی الموسم فیخلق کل واحدہما

ابتداء اس حدیث کا ابو نعیم فی حلیۃ میں ابو موسیٰ اس طرح بیان کیا کہ
 اور ان لوگوں نے فقیر و کمزور پائس نہیں کیوں کہ ان کا غلبہ ہے
 قیامت کے روز حدیث پر سرسبز کیونکہ اس نے شہر کہا ابالدواء
 کو قتل کیا ہے کہا سخاوی اسکا کچھ اصل نہیں اگر یہ آنحضرت کی ثابت ہوئی
 تو تب ہی تاویل کے حاجت تھی کیونکہ ابالدواء آنحضرت کے بعد بیت
 زندہ رہا سنو فی کہا ہی اسکی تاویل اس طرح ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ ماضی کو مضارع بیان کیا ہے کیونکہ انخبار آنحضرت و قوما
 ہوا یعنی الثبوت حدیث پر آفتونہ کہا سخاوی میں ان لفظوں کو
 اس پر واقف نہیں ہوا حدیث تہمت کی جگہ ہے یہ جو حضرت عمر کے
 قول کی معنی ہیں یہ ہے جو شخص تہمت کی رہتو پھر جلیک مہتمم ہو گا نہ الظم
 اس کا م الاخلاق میں عمری موقوف ان لفظوں کو ساتھ قرار کیا ہے جو شخص
 اپنے نفس کو مقام تہمت میں لے کر اپنا پیش تہمت کرے اس کو جس اور کسی کو
 میں اظن کیا ہے حدیث پر اس کے شر سے جسکی طرف تنبی کی گئی ہے کہا تھا
 فی میں اس کو نہیں پہچانتا اور بعض سلف کی کلام شاہد ہوا و مجاہد السدی
 میں حضرت علی رضی اللہ عنہ متعلقہ ہو موقوف وایت ہو کر ہم ہوتا ہے جب
 اسکی طرف کوئی تنبی کرے اور بغیل سخت ہوتا ہے جب تنبی کی حدیث زندہ
 والو خوف کرے کیونکہ زور و بیداری اور پاکیزہ نہیں بلکہ اس کے کہ وہ
 سدا تو کفر و زینت بنا کر دلیلی اس کو پسند میں بن عباس لایا کہا تھا
 نے میں اسکی اصل پر غور نہیں ہوا اگرچہ ابن قیوم فی اسکو طب نبوی میں لکھ
 کیا ہے وہ ہی ہوا سند حدیث خضر اور الیاس علیہم السلام جمع میں ہر
 سال جمع ہوتے ہیں حافظ عسقلانی کہا ہے اس میں کوئی شہر ثابت نہیں ہے
 میں کہتا ہوں شاید اس کا اصل سے عدم صحت کا ارادہ ہو گا یعنی اس
 باب میں کوئی صحیح حدیث نہیں) و اگر عقیلہ اور رططنی نے افراد
 میں ہوا میں عساکر فی ابن عباس اسکی بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 روایت ہے کہ طے میں خضر اور الیاس ہر سال جمع میں ہر ایک

القاسم بن محمد قال کان اختلاف اصحاب محمد ^{رحمہ}
 للناس قلت ومفہومہ ان اختلاف غیر ہذا لانه
 زحمة ونقمة وما یؤید معنی وان اختلفت مبنی تعد
 لا یجتمع امتی علی ضلالة رواہ ابن ابی عاصم فی السنن
 من حدیث انس واه الترمذی من تعد ابن عوف
 لا یجمع اللہ ہذا الامۃ علی ضلالة ابدا فی مستدرک
 الحاكم عن ابن عباس رفعہ لا یجمع اللہ ہذا الامۃ
 علی ضلالة ویدلہ مع الجماعة در واه احمد مسند
 والطبرانی فی الكبير عن ابی نصر الغفاری مرفوعا فی
 حدیثہ سالت ربی ان لا یجتمع امتی علی ضلالة فان
 حدیث لغزوہ من من حیث آخرہن اللہ یعنی
 الفساد فی الہدایۃ حدیث مشہور قال ابن اللہام لا
 رفعہ ضلالۃ عن شہرتہ والیصلح ما نہ موقوف علی
 ابن مسعود **تعد** اخفوا الخطان واعلموا النکاح
 قال السیادی لا اصل للاول وقد وردت احادیث
 تعدد للاعلان بالختان حدیث اذا اردت
 ان
 اخرجہ لدنیاء بدلت بیتی فخرتہ ثم اخرجہ لدنیاء
 العراق فی غزوة الاحیاء لا اصل لہ حدیث اذا
 اذہ ان ینزل الی سماء الدنیاء عن عرشہ بذا
 تعدد وجال حدیث اذا اکلتمہ فاعضلوا ترجمہ
 السخاوی ولو یتکلم علیہ قال ابن الدبیع وسای غویہ
 من شربہ علیہ السلام الفضل من اللبن وکذا سلت
 القصصہ فی الصمیم یردہ قلت لکن یوافیہ تعدد
 لا خیر فی طعام ولا شراب لعلہ سؤر و**تعد** اذا شرب
 فاستقروا ذکرہا عیاض بن ابن الاثیر الثانی والیجمع بانہ

قاسم بن محمد ذکر کیا ہے کہ کہا اسکی اختلاف اصحاب محمد کا اور یہ
 کے لئے رحمت تھیں میں کہتا ہوں مفہوم اسکا یہ ہے کہ اختلاف غیر اس
 امت کا نہ تھا بلکہ موجب ابی اور اسکی یہ حدیث باعتبار معنی کے
 تائید کرتی ہے اگرچہ مبنی میں مختلف ہے میرا است گمراہی پر جمع نہ ہو
 ابن ابی عاصم فی سنت میں انس سے روایت کی ہے اور ترمذی انس
 سے ان لفظوں کے لایا ہے نہ جمع کر گیا اللہ تعالیٰ گمراہی پر جمعیت اور ہر ایک
 حاکم میں ابن عباس سے مرفوع روایت ہے نہ جمع کر گیا اللہ تعالیٰ اس
 گمراہی پر اور ہر ایک جماعت کے ساتھ روایت کیا احمد مستدرک
 اور طبرانی الكبير میں ابی نصر غفاری مرفوعاً ہی حدیث میں لایا ہے
 سوال کیا میں نے سنا ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہ ہو بلکہ
 میرا سوال قبول کیا ہے حدیث پیچیدہ کر دے تو کون کونسا ہے
 او کونسا پیچیدہ کیا ہے یا یہ میں نے کہ یہ حدیث مشہور ہے کہا ابن اللہام
 اسکا مرفوع ہونا ہی ثابت نہیں ہے چنانچہ کہ مشہور ہو چکا ہے کہ
 مسود پر موقوف ہے حدیث ختمہ پوشند کرد اور نکاح کو مشہور کرد
 کہا سخاوی نے پہلے کا کچھ اصل نہیں ہے بلکہ بعض اسی میں جو تعدد کی
 کے شام میں حدیث جب میں راوہ کرتا ہوں کہ دنیا کو خراب کر دے
 تو اپنے گھر کو شرم ہوتا ہوں پس خراب کرتا ہوں چہ خراب کرتا ہوں
 دنیا کو کہا عراقی نے تخریج الامیاء میں اسکا کچھ اصل نہیں حدیث
 جب اللہ تعالیٰ آسمان نیکی طرف نزول کا ارادہ کرے تو اپنے عرش سے
 بلند تاراج کرے بیان نیو کمال میں حدیث ہے جب ہم کہاں کو ہر ضلال
 سخاوی نے سکویاں کیا اور اس پر کچھ کلام لکھا کہ ابن مسعود نے جو عجمی
 میں آنحضرت کا دودھ کا پس لڈہ پینا اور پیا کہ دنیا کا پھانسا ثبوت ہے اسکا
 رو کرنا ہر میں کہتا ہوں مگر یہ حدیث اسکی موافقت کرتی ہے
 لیکہ اوس طعام اور پانی میں جسکا جو نہاں دودھ شامی سے موافق ہے
 پانی میں جو تھوہا ہے وہ عیاض کے اوسکو ذکر کیا ہے کہ اسکی روایت

در بیان اصحاب

بخیر استنقاؤہ والا فضل ایقاؤہ بقدر ما یتفع بہ
 غایہ والا فضل انقاؤہ کما یقال بقوا و انقوا
حدیث اذا اجت یا معاذا یرض الخصب یعنی
 من العین فہرہ فان فیہا الحور العین قال السخا
 لا اعرفہ وقال السنونی بل الحکم علیہ بالوضع ظاہر
حدیث اذا جلسنا لمستلم بین یدک العالم فہم
 علیہ سبعین بابا من الرحمة ولا یقوم من عنده
 الا کرم ولدته امہ واعطاه اللہ بكل حرف ثواب
 شہیدا وکتب اللہ بكل حشد عبادۃ سنۃ موضوع
حدیث اذا حضر العشاء والعشاء
 فابدا بالشاء قال العراقی لا اصل له وکتب الحدیث
 بهذا اللفظ واصل الحدیث فی التفق علیہ بالفظ اذا
 وضع العشاء واقیم الصلوۃ فابدأ بالعشاء وحقا
 السیوطی وہم من عزاء المصنف ابن ابی شیبہ و
 سبق بہ العسقا فی فی فہم البادی حیث قال لفظ
 ابی شیبہ وحقن الصلوۃ کما اخرجہ فی مسندہ لا
 نہ فی المصنف بل فظ حضر العشاء کما توہم تحد
 اذا ذکر الصالحون فہم لا یجوز ذکرہ علی الاکمال
 من قول ابن مسعود وکذا القرطبی وابن الاثیر وظا
 کلام العراقی فی الذخیرۃ فی باب الاذان انہ حدیث
 فاعلمہ اراد بہ حدیثا موضوعا **حدیث** اذا
 لیت القاری یلوذ بالسلطان فاعلمہ انہ اصل اذا
 لیتہ یلوذ بالاعنیاء فاعلمہ انہ مرء وایا کانت
 ویقال برہ مظلۃ ویدفع عن مظلوم فان ہذا
 حدیث عنہ نہیں لکن ہذا الصراہ سلما من قول الثور

مطابقت ہو سکتی ہے برتن کا صاف کرنا جائز ہے اور کچھ باقی چھوٹا توکل
 ہے اور سن کہ اوس دوسرا دوسری نفع اٹھا دے مگر نا فضل شکارنا ہی جیسا کہ
 گیا باقی چھوٹا یا تھا کہ حدیث ایسا وجہ بیس زمین شکر یہ کو آخر
 تو ملے گی کیونکہ کھینچ کرین کشادہ چشم والی مین کہا سنا دوسری مین اوس
 پہچاننا اور کہا سنونی فی وضع کا اوسہ علم کرنا تھا ہر حدیث جب
 اوستا کی رو پر مٹھا ہی تو اوستا کا دوسرا شتر درازی حمت کی کہو
 ہے اور جیسا کہ کھڑا ہوتا ہی تو ایسا ہوتا ہی جیسا اوسکو بائیں آج خاں
 اللہ علی اوسکو ہر ایک حرف کی کچھ ساٹھ شہید کا ثواب تیار اور ہر ایک
 حدیث کے مبی ایک برس کی عبادت کا ثواب کہہ دیتا ہے یہ حدیث موضوع
 جیسا کہ ذیل میں حدیث جب نازعشا اور کہا نا حاضر ہو جائون
 پہلے کہا نا کہا نا کہا عرقی فی کتبہ مین ان لفظوں سے اسکا اصل
 ہے اور بخاری سلم مین اسکا اصل ان لفظوں سے ہے کہ نا کہا نا اور
 کہی ہو جاو تو پہلے کہا نا کہا نا کہہا بیوی نے جس شخص سے اسکو
 ابن ابی شیبہ کے طرف منسوب کیا ہے وہم کیا ہے اور عقدا نے اسکا
 سبقت کی ہے جیسا کہ فہم الباری مین اوس کہا ہے لفظ ابن ابی شیبہ
 یہ مین اور حاضر ہونا جیسا کہ اوس ایسی مین نقل کیا ہے الفاظ اور
 مین نہیں حاضر ہو کہا نا جیسا کہ بعض نے تو ہم کیا ہے حدیث ثبت
 ہو کر کیا باوی نوع کی طرف آئے اوسکا ذکر بھی ہے عیاض کمال میں
 قول ابن مسعود کا بیان کیا ہے اور ایسا ہی قرطبی اور ابن الاثیر نے بیان کیا
 اور ظہر کلام اقی کی ذخیرہ مین باب الاذان یہ کہ حدیث شہادہ اسکا
 حدیث سے حدیث معروف کا ارادہ ہوگا حدیث جب قاری کو
 دیکھے کہ وہ سلطان بنامہ پڑتا ہے اور پس جان کہ وہ چہو اور چہو کر غلطی
 سے پس جان کہ وہ ریاکار ہے اور سچ فریب کہا نیسے اور کہا جا
 ہے کہ ظلم کو روکنا ہے اور مظلوم سے دفع کرنا ہے پس مختصر
 و شیطان کا فریب اسکو قاری نے شیخی بنی بالیا ہی پر قول ثور

یہ سب باتیں
میں نے
نہایت
زیادہ

وَكُنَّا أَقْوَمَ لَقِيَ الرَّجُلَ ابْنُصْنَهَ فَيَقُولُ كَيْفَ
 اصْبَحْتَ فَيُلَاحِظُ لَهُ قَلْبِي فَكَيْفَ بَيْنَ أَكْلِ ثَرِيدِهِمْ قَدْ
 بِسَاهُمْ وَمِنْ شَعْدَدِ اللّٰهِ لَأَتَجَلَّ الْعَاجِرُ عِنْدَ نَعْتِهِ
 بِرِعَاةِ قَلْبِي وَقِيلَ مَا أَقْبَمَ أَنْ يَطْلُبَ الْعَالِمُ فَيَقَالَ هُوَ
 الْأَمِيرُ وَقُلْتُ لِقِيلَ بَشَرٍ الْفَقِيرُ عَلَى يَابِ الْأَمِيرِ وَنَعْمَ مِير
 بِيَابِ الْفَقِيرِ **حَدِيثُ** شَا ذَا مَتَدَّ الْحَبَّةُ سَقَطَتْ
 شَرُوطُ الْأَدَبِ لَا يَنْبَغُ لِمَنْ يَسْمَعُ حَدِيثَ قُلْتِ بَلْ هُوَ
 مِنْ كَلَامِ الْبَحِيدِ كَمَا فِي الرِّسَالَةِ الْمُشْتَبِهَةِ بِلَفْظِ سَقَطَتْ
 شَرُوطُ أَدَبِهَا وَيُقَالُ سَقَطَ الْأَدَبُ **حَدِيثُ** أَذَا
 حَلَيْتُمْ عَلَى ضَمِّهِ أَيْ دَخَلُوا الْأَنْبِيَاءُ مَعِيَ رَأَى دُفْعًا
 قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمَّا أَقْبَعَ عَلَيْهِ هَذَا اللَّفْظَ **حَدِيثُ**
 أَذَا كَانَ الْفِي ذِرَاعٍ وَنُصِفَ إِلَى ذِرَاعَيْنِ فَصَلُّوا عَلَيْهِمْ
 بِأَطْلِ **حَدِيثُ** أَذْكَبُ وَلَدَكَ وَلَعَنَهُ لَيْزٌ هَذَا
 اللَّفْظُ وَهُوَ مَعْنَى تَحَدَّى أَوْ رَحَّ الطَّبْرَ فِي الْأَوْسَطِ وَنَزَلَ
 وَالذَّرْطُ مَرْفُوعًا وَالْوَلَدُ سَبْعُ سَنِينَ سَيِّدٌ مُبِيرٌ
 سَبْعُ سَنِينَ أَوْ وَزِيرٌ فَازْرُوعِيَّتْ مَكَانَهُ وَلَا فَاضِلٌ
 عَلَى حَبْنِهِ فَقَدْ عَذَّرْتُ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ وَسَدَّ
حَدِيثُ أَذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَكْتُبُ عَلَيْهِ فَا
 اسْمَ شَيْطَانٍ لَّكِنْ يَكْتُبُ عَلَيْهِ اللَّهُ مَوْضِعَ كَمَا فِي الْأَلْفَا
حَدِيثُ أَذَا كُنْتَ عَلَى الْمَاءِ فَلَا تَجْعَلْ بِالْمَاءِ قَالَ الشَّافِعِيُّ
 لَمَّا أَقْبَعَ حَلِي **حَدِيثُ** أَذَا وَقَعَ لَذَابُ الْجَدِّ أَنْ لَا يَحْدُ
 فَا مَقْلُوعٌ صَحِيحٌ وَأَمَّا فَا مَقْلُوعٌ فَتَدَا مَقْلُوعٌ فَصْنَعُ مَوْضِعٍ
 حَلِي مَا فِي الْخَرْبِ **حَدِيثُ** أَرِيعَ لَا يَشْبَعُ مِنْ
 أَرِيعَ أَرْضٍ مِنْ مَطَرٍ وَاقْتِمْ ذِكْرَ وَعَيْنٍ مِنْ نَظَرٍ
 عَالَمٍ مِنْ عِلْمٍ مَوْضِعٍ كَمَا ذَكَرَ ابْنُ الْجَوَازِيِّ قَالَ السَّخَاوِيُّ

اور یہاں ہی یہ قول اور کامین اس پر آدمی کو مٹا ہوں جسکو میں نے
 جانا ہوں پس میرا کہتا ہے کہ طرح تو فی صبح کی تو میرا دل ترم ہوا کہ
 پس طرح حال پر ہوس شخص کو جو اونکا شریک کہا ہے اور اکی بچاؤ پیش
 اس پر اس پر بات وار ہوئی ہے یا نہ نہ کہ فرما کر کیلئے سیر پاس نہمت کر
 رعایت کر کر و سکی دل سیر او کہا گیا ہے کیسی ہے قییم بات ہے کہ طلب کیا
 عالم کو اور نہ کہیر وازہ پر او کہا گیا ہے اس پر فقیر وازہ پر اس پر لویا ہے
 اور اس پر فقیر پر حدیث جب محبت صادق ہوگا جو فقیرین کے کہ کر
 میں کہا ابن ہیر فی یہ حدیث میں من کہا ہوں کہ یہ حدیث کا نام ہے کہ
 سال فقیر میں ان لفظوں کے اور کہ لو کہ شرطین جاتی ہیں کہا جاتا
 کہ جاتا ہے حدیث جب تجریر پر ہو پس عام کو فقیر و سیر کیا کہ
 سیر آل اور اصحا کو سیر ساتھ میں مل کر کہ کہا سخاوی میں ان لفظوں
 ساتھ اس پر حدیث میں حدیث جیسا کہ ذکر ہے کہ تھو کہ تھو کہ تھو کہ
 پر ہو اطل ہے حدیث جب اس پر حدیث اس پر اس کو سیر کیا بنا۔ ان لفظوں
 میں اس کی جگہ سے لوس کے میں جی طرانی اوسط میں لا ہو اور اس پر
 دار فطنی مرفوعہ میں اس کا سا برس کر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر
 اور اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر
 اس کے طرانی پر اس کی عذر کو جو در تری اور اس کے پر اس پر اس پر اس پر
 جب کہ کوئی تم میں تو اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر
 لیکن اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر
 جب جانی پر ہو تو پانی کے ساتھ جمل مت کر کہ کہا سخاوی میں اس
 وقف نہیں ہوا حدیث جب کہ کسی کے برتن میں اس
 تو اس کو غوطہ دو۔ صحیح ہے لیکن غوطہ دو پیر کا لویہ الفاظ مرفوعہ
 میں جیسا کہ مغرب میں ہے حدیث چار چیزیں نہیں
 ہو تیں چار چیزیں پانی سے اور عورت سر و اور ان کے نظر سے اور اس
 علم سے موصوع ہے۔ جیسا کہ ابن جوینی نے ذکر کیا ہے کہ اس سخاوی

وذكره الحاكم في تاريخه نيسابور و ابو نعيم في الحلي
من تحت سليمان التيمي عن محمد بن الفضل بن عبيدة
انهم بالوضع والكذب قالوا لركشي و رواه ابو عبد الله
من حديث عائشة و قال منكر و قال المنوق ^{الاشبه}
سافي المشهور انه كلام الحكماء **حديث** الارز
ليس ثابت ذكره ابن الديبع قلت قد خرج ابو نعيم
في الطب النبوي عن علي مرفوعا سيد طهام الدنيا
للم ثم الارز و كذا رواه الديلمي **حديث**
الارض في البحر كالاصطبل في البر لم يوجد له اصل
حديث الارضون سبع في كل ارض بنى كعبك
برو عن ابن عباس قال ابن كثير بعد عزوه لا ينجر
وهو معمولان صحه نقله ابي عن ابن عباس رضي الله
عنه انه اخذ من الاسرائيليا و ذلك مما لا اذا
لم يصح سنه الى مصوم فهو مرد و علي قاله تحت
الارض المقدسة لا تقدر احد اغا يقدر انسان
عمله او مرد و ما الملك في الموطن يحيى بن سعيدان
بالدعاء و كتب على سلمان ان هلم الى الارض المقدسة
فكتب اليه سلمان ان الارض الحرة و ذكره وهو مع كونه
موقفا منقطع وقد ذكر ابن الملك في شرح خطبة
لشارق كان والدي يقول حاكيها عن مشايخه ان
من دفن بمكة ولم يكن لا يقابها ينقله الملك
لكني لم اجد فيه رواية **حديث** استفحو بالاعداد
و بقضاء الدين يد على الاسنة و لم اجد هذا
لفظ ذكره ابن الديبع **حديث** اسمجد للقرن
مانه رواه ابو نعيم في الحلي عن طاوس قال كان

حاكم في تاريخه نيسابور و ابو نعيم في الحلي
من تحت سليمان التيمي عن محمد بن الفضل بن عبيدة
انهم بالوضع والكذب قالوا لركشي و رواه ابو عبد الله
من حديث عائشة و قال منكر و قال المنوق ^{الاشبه}
سافي المشهور انه كلام الحكماء **حديث** الارز
ليس ثابت ذكره ابن الديبع قلت قد خرج ابو نعيم
في الطب النبوي عن علي مرفوعا سيد طهام الدنيا
للم ثم الارز و كذا رواه الديلمي **حديث**
الارض في البحر كالاصطبل في البر لم يوجد له اصل
حديث الارضون سبع في كل ارض بنى كعبك
برو عن ابن عباس قال ابن كثير بعد عزوه لا ينجر
وهو معمولان صحه نقله ابي عن ابن عباس رضي الله
عنه انه اخذ من الاسرائيليا و ذلك مما لا اذا
لم يصح سنه الى مصوم فهو مرد و علي قاله تحت
الارض المقدسة لا تقدر احد اغا يقدر انسان
عمله او مرد و ما الملك في الموطن يحيى بن سعيدان
بالدعاء و كتب على سلمان ان هلم الى الارض المقدسة
فكتب اليه سلمان ان الارض الحرة و ذكره وهو مع كونه
موقفا منقطع وقد ذكر ابن الملك في شرح خطبة
لشارق كان والدي يقول حاكيها عن مشايخه ان
من دفن بمكة ولم يكن لا يقابها ينقله الملك
لكني لم اجد فيه رواية **حديث** استفحو بالاعداد
و بقضاء الدين يد على الاسنة و لم اجد هذا
لفظ ذكره ابن الديبع **حديث** اسمجد للقرن
مانه رواه ابو نعيم في الحلي عن طاوس قال كان

حديث في الارض بنى كعبك

یقال فقد کرہ انتھ و ردہ السیوط **حدیث** اسمع

یا جارة قالہ الحجاج لانس حین شکامہ انما شملہ
بمثلک کمثل الذی قال یا ک اعنی واسمعی یا جارة

حدیث اشہد انی رسول اللہ قالہ الرافعی التعلیل

انہ کان یقول فی شہد اشہد انی رسول اللہ قالہ

العسقلانی فی تخلص غریبہ ولا اصل لذالک بل

الفاظ الشہد متواترۃ عنہ فانہ کان یقول الشہد

ان محمدا رسول اللہ وان محمدا عنہ و رسولہ لما

فی غیر الشہد فقد ورد فی حدیث سلمۃ بن اکوع

لما خفت زواد القوم فذکر الحدیث ثم قال الشہد

ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ و کذا حین بشرہ

جابر بوفاء دین ابیہ و بالفضل لبرکۃ دعائہ قالہ

اشہد انی رسول اللہ **شہد** اکرام المیت دفنہ قالہ

السخاوی وواقف علیہ مرفوعا و افا اخرجه ابن

ابی الدنیا من جہۃ ابوب السخجیۃ قال کان یقال

کرامۃ المیت علی اہلہ تعجیلہ الی قبرہ و یشہد لہ

شہدا ثم عوا بالجنارۃ قالہ وقد عدا لہ یحییٰ بابا

الاسخجیۃ تعجیل یحییٰ یزالیۃ اذا بان موتہ و اوردہ

سارواہ الطبرانی بسندہ مرفوعا لا ینبغی لجمیعۃ مسلم

ان تعبس بہن فہم فی اہلہ الحدیث و للطبرانی

من حدیث ابن عمر مرفوعا اذا مات احدکم فلا

تعبسوا و اسرعوا الی قبرہ و فی لفظ من مات فی

بکرة فلا یقیلن الا فی قبرہ و من مات عشیۃ فلا

یدقن الا فی قبرہ ثم قال السخاوی اہل مکۃ فی

عن هذا فانہم غالباً یجیشون بعیتہم بعیداً لظہ

کہا جاتا تھا پس اسی کو ذکر کیا اسی کو سید علی ایات حدیث

سن تون ابو ہبہ سائو والی حاج فی انس کہ ہر جب اس کے پاس سے

شکایت کی میرے مثال دیتی مثال اس شخص کی طرح کہ کہا اس کے

مرد کہتا ہوں اس تو ہی ہے اس کا حدیث میں ابی تیاہون کہ میں سول

کا ہوں کہ رافعی نے منقول کیا کہ آنحضرت اپنی شہادت کہتے تھے میں کو اس

و تیاہون کہ میں سول کہتا ہوں کہ اے عسقلانی شخص میں سکا کلمہ اصل نہیں

الفاظ شہد کی آنحضرت بطور تواتر کی ثابت میں ہیں حضرت کہتے تھے

گو اس و تیاہون کہ محمد رسول اللہ کا ہوا تحقیق محمد اس کا بندہ اور

اس کا ہر لیکن غیر شہد میں حدیث سلمۃ بن اکوع میں کہ وہ اس کا جب

قوم کو خبر دیا کہ محمد نے عبد بنہ حدیث کی بیان کیا میں کہ ابی

ہون کہ سوا اس کے کوئی الہی عبادت کی انیت اور میں سول اللہ کا

اور ایسا ہی جب ابی آنحضرت کو بشارت دے گئے میں الہی عالمی برکت

باکے قضا و کیا ہر وسو ق آنحضرت کو فرمایا میں کہ ہے دیتا ہوں کہ میں

اس کا ہوں حدیث میں کہ تغلیط کا دفن کیا ہے کہا سخاوی نے

اس کے مرفوع ہو پورہ انف نہیں لیکن اس کا اس کے الدنیا فی ابی

سے نقل کیا ہے کہ کہا اس کے کہا جاتا تھا تغلیط میں اس کے الہی ہر

یجا میں اس کو اس کی قبر کی طرف و یہ حدیث بعد کہ اس نے غبار کے اس کی

کہا اس کو یہی ہے میں ایک شہد کیا ہے جس کی ہر شہادت قبر میں

تجہر اس کی بعد کہ فی مسجد اور میں مرفوعاً جو طبرانی سند مرفوعاً ہے

کی ہے میں ابی اس کو مسلمان کہ فیہ کہ اس کو اس کے میں و طبرانی میں

سے مرفوعاً ہے جب کوئی تم میں سے مرے اور کو قید نہ اور جلدی اچھا و

قبر کی طرف و اس کے طرح ہر شخص جس کو مری پس قبول کرے کہ

قبر میں و ہر شخص کی وقت سر میں رات گذارے مگر اپنی قبر میں

کہا سخاوی نے اور اہل مکہ کے اس سے غافل ہیں کیونکہ وہ ان

لا سے میں اپنے میثون کو بعد ظہر کے

او وقت التسميم في السحر وقد يكون مات قبل التوبين
 بكثر فيصنعونه عند الكعبة حتى يصل الصبح للصبر
 ثم يصلي عليه قال الخطابي ولقد صدق رحمه الله
 انك اذ لك وقد كان ينكر ذلك عليهم شيئا فاما
 بالله محمد بن عراق قلت وقد يعتقد لاهل مكة في
 تأخيرهم انه لاجل اجتماع المسلمين في الصلوة وتبني
 الجنازة لاسيما في الازمنة الحارة والله اعلم الصبر
 الحسن والبعد المستحسن وقد صرح عن ابن
 مرفوعا وموقوف اماره الله الامون حسنا فهو عند
 حسن حديث اكرموا الخبز له طرق ^{مضطر} كلفا
 وبعضها استدل في الضعف من بعض قال السخاوي
 ولا يتهيأ عليه الحكم بالوضع لاسيما في الاستدلال
 للحاكم عن عائشة رضي الله عنها ان النبي عليه السلام
 قال اكرموا الخبز وقال المسقلاني فهذا شاهد صالح
 قلت فكذا خرج البغوي في مجملة الصحابة زيادة
 الله انزله من بركات السماء حديث الكومراني
 فان الله يستخرج بهم المحقوق ويدفعهم الظلم قال
 العقيقي انه غير محفوظ بل صرح الصحابة منه
 ولم يستدل ذلك لعرق وقال السيوطي رواه الترمذي
 عن ابن عباس قلت قد قال الحاكم صحيح لاسناد ذكره
 عنه الترمذي في تحريم احاديث الاحياء والسيوطي
 الاحاديث التي رد على ابن الجوزي في الموضوعات قال
 وسكت عنه الذهبي لم يتعقبه على الحاكم
 حديث اكل الطين حرام على كل مسلم قال البيهقي
 ردوني تحريمه لاحاديث لا يصح منها شيء

اور وقت صبر کی حال اگر وہ دیر پہلے اس طرح تاجی اور گو گنہگار
 کہ بہت بولتی ہیں صبح اور عصر کی نماز پڑھ کر پیر اور سن جنازہ پڑھتے ہیں
 کہا خطابی فی جو سخاوی اہل مکہ پر انکار کیا ہے چکر کیا ہو اور وہ پیر
 شیخ عارف باندہ محمد بن عراق اسپر انکار کرتا تھا اور کہی اہل مکہ
 کے تاخیر سے یہ عذر کرتا تھا کہ مسلمان نماز میں بہت جمع ہوتی ہیں
 اور شہر ہو جائے جنازہ خاص کر گری کے دفون میں اور اندیشہ
 جانشہ الہی اچھی مقصود نکلوں راچی بدعتوں کو اور ابن عباس سے مرفوع
 اور موقوف روایت قرأت ہو چکا ہے کہ جو مسلمان نیک سمجھیں
 اس کی نزدیک نیک حدیث روٹی کی تعظیم کرو۔ اس کے بہت
 طرق ہیں جس کے سبب غلطی اور مضطرب ہیں اور بعض بعض سے زیادہ
 ضعیف ہیں کہا سخاوی اسپر حکم وضع کیا کہ نہیں باسکا کیونکہ
 مستدرک عالم میں ثالث سوری کہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 اکی تعظیم کرو اور کہا اعتقادی فی میر شاہ صالح ہے میں کہتا ہوں
 اسکو بغوی نے صحیح صحابہ میں اس زیادتی سے نکالا ہے کیونکہ
 نے اسکو آسمان کی برکتوں سے نازل کیا ہے حدیث
 گو ابوہن کی تعظیم کرو کیونکہ اسد کتب اسبب حقوق کو نکالتا ہے
 اور سبب انکی ظلم کو دفع کرتا ہے۔ کہا عقیلی نے یہ غیر محفوظ ہے
 بلکہ صفائی تصریح کی ہے کہ یہ موضوع ہے اور عراقی نے اسکو
 نہیں پایا کہا سبب طہی نے اسکو ویلے فی ابن عباس سے روایت
 کے زمین کہتا ہوں ماکہ فی اسکو معیم الاستدلال کیا ہے اس سے حرام
 نے تحريم احاديث الاحياء میں درمی طہی نے اون حادیت میں جو
 ابن جوزی پر موضوعات میں رد کیا ہے ذکر کیا ہے اور کہا
 اس سے ذہبی چپہ ہست مجھے ماکہ پر کچھ تعقب نہیں کیا
 حدیث مٹی کا کہنا حرام ہے ہر مسلمان پر کہا جیسی ہے
 ایسے بہت حدیثیں مردے ہیں لیکن صحیح السنہ کوئی نہیں

حدیث متعدد وکن افاد شیخنا البیدر اللسان فی بعض جماعیہ عن الجمال الکازرونی انه لما اتی علیہ السلام بین المهاجرین والانصار بالمدینۃ فغیبت انس بن مالک وبقدم عثمان لذلیک کان صدق مکشفا فتاخرت الملتکہ حیاء فامرہ علیہ السلام بتعطیۃ صدقہ فعدا والی مکانهم فالتهم علیہ السلام عز سبب تاخرهم فقالوا لیس عثمان حدیث اکثر اهل الجنة البله رواه البزار مضعفا والقرطبی کذل فی المقاصد مروی زیادة وعلیون لذوی البلاء وهی ابلس لها اصل کما قاله العراقی بل هی مدحیة کلام احمد بن ابی الحوار قال العراقی اخرجه البزار مضعفا وصححه القرطبی فی التذکرۃ ولس کذلک فقد قال ابن عدنانہ منکر ثم قبل المراد الابلہ فی دنیاہ واما فی دین مولاہ عکس ارباب الدنیا یعلمون ظاهرا من الحیوة الدنیا وهم عن الآخرة هم غافلون) و سهل التستری بانہم الذین فہت قلوبہم ثم شغلہ بالبلہ انتہی لا یخفی انہ لا یناسب الا کثیریۃ والاطهر ما قال بعضهم من ان البلہ کالعیازر والبلہ وامثالہم ممن صلبوا فی جنہم وبتوا ولم ینزلوا علی قلوبہم قال بعض المحققین من الصوفیۃ ہم الذین قعدوا بالجنة و ما فیہا من الجور والعقور و انواع السور والحبو عن اللقاء فی مقام الشاہدۃ والحضور فی المنانۃ ان البلہ جمیع الابلہ وهو الغافل عن الشر الطبیع علی الخیر وقیل ہم الذین غلبت علیہم سلامۃ الصلۃ وحسن الظن بالناس لا فہم عفلوا امر دنیاہم

حدیث سہتر و اذقت نہیں ہو یا الیک شیخنا البیدر اللسان فی بعض تصانیف میں جمال کازرونی سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی درمیان انصار اور مهاجرین کے مدینہ میں آئے اور انس بن مالک غائب ہوئے وقت کو رسول حضرت عثمان پیش ہوئے تو انکا سہ مبارک پہنایا تو شتر حیا کی ماری پیچھے ہٹ گئی اسوقت آنحضرت نے انکو سیدنا کا حکم کیا تب فرشتے اپنی مکان کی طرف لوٹ آئے آنحضرت نے انکو پیچھے ہٹنے کا سبب پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم کو عثمان حیا آیا حدیث اکثر اہل جنت کی ہے لوگ میں اسکو بڑا شرف مضعف بتاتے اور طبعی صحیح سند اور ایسا ہی مقاصد میں اس کی مدح مروی اور علیون صاحب الدنیا کیلئے میں بلکہ ایک اصل نہیں جیسا کہ عراقی کہا ہے بلکہ یا خیر ابی الحوار کی کلام درج کی ہوئے ہے کہا ہے کہ اسکو بڑا شرف خارج کیا ہے اور مضعف کیا ہے اور در طبعی تذکرہ میں صحیح کیا ہے اور لا کلام طرح نہیں کیونکہ ابن عدنانی اسکو منکر کہا ہے بعضوں نے کہا ہے مراد ابلہ ہے وہ لوگ جن دنیا میں جیسا کہ ہوئے اور انکو دین میں در فقیہوں نے کہ وہ لوگ انکے عکس نظر کیا جاتی دنیا کہ جاتی ہیں اور نہ عزت و غافل ہیں) اور سهل التستری نے انکو تفسیر کر کے کہ وہ لوگ جن کے دل دنیا پر باز رہے انکو سہاہ شغول ہے میں انتہی پر ہستہ نہیں کہنے اکثریت کی سانس نہیں میں اور ظہور ہے جو بعضوں نے کہا ہے کہ وہ لوگ جن جو شل جبکی متحکم ہوں اور بلا اور اشارہ اوکو اور ان لوگوں میں جو اپنی دین میں متحکم اور مضبوط ہوں اور اپنی نفس سے اور بعض محققین صوفیہ نے کہا ہے وہ لوگ جن جنوں کے دیر الہ کی کشا اور حضور کے راضی کو جنت اور جو اہمیت اور اصل ارفیقین خوشی اور توبہ کی بوسے ساتھ قیامت کی اور نہایت میں ہر صبح ابلہ کے ہو اور انکے سینے میں جو غافل ہو شتر سے اور نیکی پر بالطبع مائل ہو اور کہا گیا ہے وہ لوگ جن جن پر سہیہ کا سلامت رہنا اور حسن ظن لوگوں سے غالب ہو کیونکہ وہ دنیا کے کاموں سے ۔ ۔ ۔

یفہلوا حدق التصوف فیہا واقبلوا علی الخیر ثم
 فثعلوا انفسہم بہا فاستحق ان یكون اکثر اهل
 الجنة واما الابلہ وهو الذی لا عقل لہ فمیر مرد
 الحدیث حدیث اکرموا طہودکم قال ابن
 موضوع فی الذیل ہو کما قال حدیث
 الخلی اقدم الحق لا اصل لہ کما ذکرہ بن الدیج
 حدیث اللہم اصل الراعی والرعیۃ قال العراقی لا اصل
 لہ حدیث اللہم ایدلہ اسلام باحد القون
 لا اصل لہ بهذا اللفظ والعراۃ تغلیب عمر علی عمر بن
 ہشام الملقب بالجاهلیۃ بانی الحکمہ فغیرہ النبی علیہ
 السلام بانی جملہ ومعنی الحدیث صحیح ثابت فقد
 رواہ الامام احمد الترمذی فی جامعہ وغیرہما
 عن ابن عمر مرفوعا بلفظ اللہم ایدلہ اسلام باحد
 ہذین الرجلین الیک بانی جملہ وبعبر عن الخطاب
 فی بعض الروایات اللہم اعز الاسلام بعمر فی رواۃ
 زیادۃ خاصۃ فجمع بین اللفظین انہ دعا بالاولی
 فلما اوحی اللہ ان اباجہل بن یسلم خص عمر بدعا
 فاجیب حدیث اللہم صل علی بنی قبلک یقولہ
 العامة عند تقبیل الحجر الاسود فلا اصل لہ ولا یصو
 ان یكون اصل بهذا اللفظ والبی فانہ کفر بحسب العصب
 وقد صنف العلامة عبد اللہ بنی العزبی عالم الشام
 زمانہ تصنیفا فی ذلک وکفر قالہ قلت واصل
 هذا الخط اماننا من العوام حیث انہم معولون
 بعض الاعلام اللہم صل علی بنی قبلہ وهو صحیح
 بعضهم صلی اللہ علی بنی قبلک وهو صحیح ایضا

عادل بن اوتیری تصرف دینامین جیوڑوئی اور خشتی کی طرف مشغول
 ہوئے اور اپنے نفس کو اسی طرف مشغول کیا پس لائق ہوئی کہ اکثر اہل جنت
 کے ہر جائن لیکن ابوجسکو عقل نہ ہو اسکی حدیث میں مراد نہیں ہے
 حدیث ابن و منوکی تعظیم کرو کہا ابن تیمیہ فی موضع اور ذیل
 بیچ گیا اور سن کہا حدیث زبانین خلعت کی خدا کی قلمین
 (زبان خلق کو تقارہ خدا سمجھو) اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ ابن تیم
 نے ذکر کیا ہے حدیث یا اللہ نیک کر چانی والی اور عیسیٰ کہا
 عراقی نے اسکا کچھ اصل نہیں حدیث یا اللہ مکر سلام کو ایک
 ساتھ دو عورتیں ان لفظوں اسکا کچھ اصل نہیں اور عمران تغلیب
 کے ہر عمر بن ہشام پر جبکہ جاہلیت میں ابی الحکم لقیثا اور رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فی ابوجہل تغیر کیا اور معنی حدیث کی صحیح ثابت ہیں اسکو امام
 احمد اور ترمذی نے اپنی جامع میں اور فیہ قرآن ابن عمر بن لفظوں سے
 مرفوع بیان کیا ہے اللہ مکر سلام کو ساتھ دو عورتیں شران و مرد و کچھ
 بیرونی ابوجہل یا عمر بن خطاب اور بعض دیگر نہیں ہیں یا اللہ غالب السلام
 عمری اور ایکے ایت میں یا دق خاص عمری کہ ہے پس تطہیر اور نوین
 طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوجہل کی دعا کی جب تک ثانی وحی اس
 کہ ابوجہل سلام نہیں لایگا تب حضرت عمر کیلئے دعا کی تو انکے حق میں
 قبول ہو حدیث یا اللہ رحمت بہم اوس بنی پر جو پہلے تیری پر عام کر
 اسکو حجر اسود پر نہ کر وقت کہ تیر میں اسکا کچھ اصل نہیں رقیاس بن ہشام نے
 کہ اسکان لفظوں میں ہے کچھ اصل ہو کر نہ باقی ہے کہ کفر اور علامہ ابن تیمیہ
 سفری جوینہ زمانہ میں نام کا عالم ہے اس مسئلہ میں تصنیف کی ہے اور
 اسکے قائل کو کفر کی طرف مسمو کیا ہے میں تیار ہوں اصل خطہ علوم الناس
 پیدا ہوئے جیسا وہنوں فی بعض علوم کچھ سنا یا اللہ رحمت
 بہم اوس بنی پر جو پہلے اس بنی کے ہر اور صحیح ہے اور ہمنوع
 رحمت ہو اسکی اوس بنی پر جو پہلے اس بنی کے ہر اور یہ صحیح ہے

فخطوا الکلمتین وجمعوا العبارتین فحصل من اللہ
 هذا الفساد واللہ رؤف بالعباد وینبغي ان یحتمل
 الالفاظ عند من قال به علی حسن الظن بالمتکلم
 لا یرید به ما یتبادر الی الفہم فانہ صریح فیتبعوا قبلہ
 جملة مستانفة نحو قوله علیہ السلام فی خطبة حجة
 الوداع هل بلغت قالوا نعم قال اللهم فاشهد فان
 عنہم فی اثناء کلامہ وتوجہ الی اللہ لتمام مرادہ ولا
 یحصل صفة تبی لما قبل من ان شرط الالفاظ ان
 المتحدث عنہ احد فامل فاند موضع ذلک والظہر
 فی دفع الخلل ان یقد رمضان قال قبل بنیک +
 حد امان العبد ما قال بنی للمہام لا یعرف لہ اصل
 حدیث امرت ان احکم بالظاہر واللہ یتولی السرائر
 اشتهر بین الامولیین الفقہاء الاکابر بل وقع فی شرح
 مسلم للنووی قوله علیہ السلام انی لہ اوہر از انقب
 عن قلوب الناس الخ حدیث ای فتنش ولا وجود لہ ولیک
 الحدیث المشہورہ ولا الاجزاء المنشورہ وجزم العراقی
 بانہ لا اصل لہ وکذا انکرہ المزنی وغیرہ وعن انکرہ الحافظ
 ابن الملتن فی تحریجہم البیضاوی قال الزرکشی لا یعرف
 بهذا اللفظ وقال السیوطی ہذا من کلام الشافعی فی الہدایہ
 وقال الحافظ عماد الدین بن کثیر فی تحریجہ احادیث الخ
 لہ اقلہ علی سند حدیث امرنا بتضعیف اللقب
 فی الاکل وتدقیق المصنع قال النووی لا یصح حد
 امیر الغل علی لاصل لہ ذکرہ ابن الدبیع وفیہ ان
 الدیلمی رواہ عن الحسن بن علی قال علی رضی اللہ عنہ
 یعشوا المؤمنین ورفعه الی النبی علیہ السلام انہ قالہ

یس وینون فی وودو کلہم لادری اور وودو عباد الرحمن کو جمع کر دیا تو اس
 تراخل سے یہ فساد حاصل ہوا اور اسے کلام بنی اسرائیل نے جو نہ دیکھا اور
 شخص کے نزدیک اسکو کہتا ہے التفات چل کر اچانک سبب من ظن کے
 ساتھ مسلمان کیونکہ وہ چہ بتباد الفہم ہی نہیں اسلئے کہ وہ کفر
 صریح ہے پس ہم لفظ قبلہ کے جملہ مستانفہ کرتے ہیں جیسا کہ تو انھیں
 کا خطبہ حجة الوداع میں تحقیق میں پہنچا یا کہا لوگوں کو ان فرمایا ان
 حضرت یا اعدائے لوگو! رہ سجدہ انھیں کلام میں التفات کر کے
 اسے کلام کی طرف توجہ کیا وہ سطر تمام کرتے تھے وہی اور صفت نبی کی ہم
 کرتے کیونکہ شرط التفات یہ ہے کہ سبکی بات کجا ہو وہ ہو گیا وہ نہ ہو گیا
 کیونکہ یہ کان میں نہ آتا اور نہ ظہر نہ غل میں نہ آتا کہ مستانفہ کر اچانک کہا
 پہلے نبی کی حدیث امانت بنکر امانت ہو گیا ابن ہاشم کا اصل
 معلوم ہوا حدیث ہے کہ حکم ہوا کہ کلام قول لیس لکم حکم کو انھیں
 والی پرانوں کا کتب فقہوں اصولیوں میں مشہور ہو گیا شرع علم تو میں
 انھیں کی نقل میں واقع ہوا ہے جو اسیوں کے دلوں کے تھیں کلام
 نہیں ہوا حدیث مشہورہ کتب حدیث میں وایز انھیں مشہور میں اسکا
 وجود نہیں ہے اور عراقی بن یعقوب کیا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور اسکا
 مزنی وغیرہ فی اسکا انکار کیا ہے اور جہنم بن انکار کیا ہے اسکی ایک حافظ
 ابن الملتن تحریجہم بیضاوی میں کہتا ہے اور کہا زکشی فی ان لفظ
 معلوم نہیں ہے اور کہا سیوطی فی یہ کلام شافعی کی ہر رسالت میں اور
 کہا حافظ عماد الدین بن کثیر نے تحریجہ احادیث الخ تصحیف میں اسکی
 پر واقع نہیں ہے حدیث ہلکوں کی کیوقت جھوٹا لفظ کا
 اور چاکر باریک کہ کیا حکم ہوا ہے کہ انودو جو صحیح نہیں ہے حدیث
 کہیوں کا اسیر علی بن یحییٰ بن زکریا کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور
 فی حسن بن علی سے روایت کی ہے کہ کہا علی بن مین سردار مومنوں ہوں
 اور اسکو انھیں کی منسوب کیا ہے انھیں صمد علیہ وسلم فی

یا علی ذات السید المسلمین یسویا المؤمنین و
 یعتبروا میر الخلی علی صافی القاموس و مراد الطبرانی
 من تہذیبی ذر ذکرہ الزمر کتبی و مراد ابن عساکر
 حدیث سلمان قالہ السیوطی **حد** انا افصح
 نطق بالصاد صحیح و لکن لا اصل له فیہ
 کما قالہ ابن کثیر و قالہ ابن الجوزی فی نضہ و الحدیث
 المشہور علی اللسان انا افصح من نطق بالصاد
 لا اصل له ولا یصح قلت العجب من الجلال الخلی
 جلالہ جعلہ ذکرہ فی شرح جمع الجوامع من غیر
 و کذا ذکرہ الشیم و کربانی شرح المقدمة الجوزیہ
حدیث انا افصح العرب بیدائی من قریس
 السیوطی و مراد اصحاب الغرائب لا یعلم من خرجہ ولا
 اسنادہ **حد** انا عند المنکسر قلوبہم من احب
 السیوطی و ذکرہ الغزالی فی البدایہ انتہی و لا یغنی ان الکلام
 فی هذا المقام لم یبلغ الی غایۃ قلت و قامہ انا عند
 المسند رستہ قبورہم لاجلہ و لا اصل لہما فی الرفوع **حد**
 انا مدینۃ العلم و علی یا بہار و الی الترمذی فی جامعہ
 قالہ منکر و کذا قال السیوطی و قالہ لیس فیہ وجہ
 و قالہ ابن معین نہ کذب اصلہ و کذا قال ابو حاتم
 یحیی بن سعید و امرہ ابن الجوزی فی الموضوعات و
 اوفقہ الدجی و غیرہ علی التام و قالہ دقیق الیل
 هذا الحدیث لم یثبتہ و قبل اند باطل و قالہ الدرقطنی
 غیر ثابت و سئل عنہ الحافظ العسقلانی فاجابہ
 حسن لا صحیح کما قالہ الحاکم و لا موضع کما قالہ ابن الجوزی
 ذکرہ السیوطی و قال الحافظ ابو سعید العسقلانی الصواب

ابو علی و مراد المسلمون کما ہر او یسویا مؤمنون کما ہر او قاسوس میں ہر
 کما یسویا کے معنی امیر کو ہونگے ہیں اور زکشی فی ذکر کیا کہ اسکو طبرانی نے
 ابو ذری روایت کی ہے اور سیوطی نے کہا ہے ابن عساکر نے اسکو سلمان سے
 روایت کی ہے حدیث میں زیادہ فصیح ہوں اور سیوطی جو حدیث بولتے ہیں۔
 اسکو صحیح میں لیکن جس چیز پر اسکی بنا ہے اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ
 ابن کثیر نے کہا ہے۔ اور کہا ابن جوزی نے یہ حدیث جو ناوین شہوت پر مراد
 فصیح ہوں اور سیوطی بولتے ہیں اسکا کچھ اصل نہیں اور نہیں صحیح
 ہو سکتی اور بدل الدین محلی ہی باوجودیکہ ہر امر تہذیب الہیہ تعجب کہ اسکو
 اس حدیث کو شرح جمع الجوامع میں سکا تبیین کی (کہ کیسی ہے) انہر کیا
 اور ایسا ہی شیخ زکریا فی شرح المعرۃ الجزائیہ میں ذکر کیا ہے حدیث
 میں زیادہ فصیح ہوں عربی بعد اسکے کہ میں قریش سے ہوں۔ کہا ہے
 نے اسکو صحاح غرائب میں اسکی سند اور اسکا مخرج معلوم نہیں حدیث
 میں انکی پاس نور و چنگول میری نحو ٹوٹی ہیں کہا سخاوتی اسکو غرائب
 نے ہر بار میں ذکر کیا ہے اتہو اور پوشیدہ نہیں کہ کلام اس مقام میں نہایت
 کو نہیں پہنچی اور تمام سکایا ہے میں انکی پاس میں جنکی قبر میں میر
 نے کہتے ہوئے ہیں ان دو کو کا اصل مرفوع نہیں مٹا حدیث
 میں علم کا مدینہ ہوں اور علی دروازہ اسکا ہے ترجمہ جامع میں
 روایت کی ہے اور کہا کہ منکر ہے اور ایسا ہی سخاوتی کہا ہے اور کہا کہ
 اسکے دیکھو کوئی وجہ نہیں ہے اور کہا ابن عساکر نے کذب ہے اسکا کچھ اصل
 اور ایسا ابو حاتم و یحیی بن سعید کہا ہے اور ابن زہر اسکو مؤمنین کے پاس اور
 زہری غیر فی ہی یہ موقوف کیا ہے اور کہا ابن دقیق العین اس حدیث کو محمد بن
 علی ثابت نہیں کیا اور کہا یحیی بن سعید کہ اصل ہے اور کہا دقطنی ثابت نہیں ہے حافظ
 عسقلانی سوال ہوا جواب یا کہ حسن ہے صحیح نہیں جیسا کہ حاکم نے کہا
 ہے اور موصنی عجب نہیں جیسا کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہے
 اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہے اور کہا حافظ ابوسعید عسقلانی نے صواب

انہ حسن باعتبار طرقہ لا صحیح ولا ضعیف فضلا عن
ان تكون موضوعا علی ما ذکرہ الذکر کثیری حدیث
انما من الله والمؤمنون موقالہ استقلالہ انہ کذب
مختلف فیہ وقال الزرکشی لا یعرف قال ابو نوبختہ
موضوع وقال السخاوی هو عند الدیلمی بلائست
عن عبد الله بن جراد مرفوعا انما من الله والمؤمنون
من اذی مؤمناف قد اذانی حدیث انصیف
بالحق من اعترف قال السیماوی لا عرفہ حدیث
انفق ما فی الجحیم یا نیک ما فی العینک اصل لبناء ولكن
یمع معناه لقوله تعالی (وما انفقتم من شیء فهو خسر)
والعقد النفع علیہ انفق علیک اما قولهم انفق
ابو بکر رضی اللہ عنہ ما معہ حتی یقتل بالعباء فلیسر
المرفوع لکن معناه صحیح حدیث ان لا ارض النجس
من بولہ لا یبرأ بعین یوما فیہ داود الوضاع حدیث
ان بلا لکان یبک الشیخ الاذان سینا قال الزرنی
فیما نقلہ عنہ البرهان السفاقی انہ اشتہر علی
السنة العوام ولم نہ فی شی من الکتاب حدیث
ان التمرح علی علی بن ابی طالب لا اصل
وادعی ابن الجوزی انہ موضوع لکن قال الشیخ اخرجه
مسندہ وابن شاہین ابن مردویہ وصحیہ الطحاوی و
القاضی عیاض قولہ ولعل المنفی ردہا بامر علی الثبت
بدعاء النبی علیہ السلام وتفضیلہ فی السیر حدیث
ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم فضاقلوا
مجاریہ بالجموع ذکرہ فی الاحیاء قال العراقی متفق علیہ
من حدیث صفیہ دون قولہ فضیقوا مجاریہ

یہ کہ مسیح باعتبار کثرت طرق کی صحیح و ضعیف ہو جاوے کہ موضوع
ہو عینا ذکر کثیری فی ذکر کیا ہو حدیث میں مدسکون اور بدوشت
ہیں کہا عسقلانی نے کذب سے مختلف فیہ ہو اور کہا ذکر کثیری نے یہ حکوم
ہوئی اور کہا ابو تمیمہ فی ضعیف ہو وہ دلیلی کے پاس بلا سند ہو عبد اللہ
بن جراد سے مرفوع میں سند ہوں اور مومن مجسم میں جس مومن کو ایذا
دئی اوس نے مجھ کو ایذا دی حدیث منصف ساتھ ہی کی ہے جو
اقرار کرے کہا سند اسی میں اسکو نہیں جانتا حدیث خرم کہ اپنی
جیب دیکھا مجھ کو غیب سے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن میں نے اسکی صحیح
ہیں عینا کہ اسد تعالیٰ فی خرم یا ہے (اور جو تم خرم کو کوسے پڑے میں نے
اسکو کچھ اور حدیث متفق علیہ میں ہے خرم کہ میں تجھ پر خرم کروں گا لیکن
کو کون کا یہ قول کہ ابو بکر نے حسن کیا جو کچھ اس کے پاس تھا تاکہ
اوس کے گوشت کی کوٹھا لگا دیا یہ مرفوع نہیں ہے لیکن معنی اسکی
ہیں حدیث زمین اونٹ کی ہول سے چالیس دن تک
بید رہتی ہو اسکی سند میں داود جو وضاع ہے حدیث
بطلان دان میں شین کیجا کہیں کہتا تھا بہر ان عفاقی مرنی نے کثیری
کی حدیث عوام الناس کی زبانوں پر مشہور ہو اور کتب حدیث میں بھی
اسکو کہیں نہیں دیکھا حدیث سورج حضرت علی پر دو کیا گیا تھا
کہا امام احمد نے اسکا کچھ اصل نہیں اور ابن جوزی نے دعویٰ کیا کہ یہ
موضوع ہے لکن سیوطی نے کہا ہے کہ ابن مندہ اور ابن شاہین و
ابن مردویہ اسکو اپنی کتاب میں لای ہیں اور طحاوی اور قاضی عیاض
نے اسکی تفسیر کی ہے اور شاید امام احمد وغیرہ نے نفی امر علی کی کے
ہوا اور ثبت حضرت کی دعا سے اسکی تفضیل کتب سیر میں ہے حدیث
شیطن کی دم کی خون کی جگہ میں کہیں تاہم اس کے کہنے کیجا ہو کہ ہے
تنگ کرو یہ حدیث جہا میں مذکور ہے کہا عراقی نے یہ حدیث صفیہ
کی روایت متفق علیہ ہے سوا اس قول کی اسکی جگہ پر کہ ہے

بالجوع یعنی مانہ مندرج من کلام بعض الضم
حدیث ان شیطانا بین السماء والأرض قال
 له الوہان معه ثمانية أمثال ولد آدم من
 الجنود وله خليفة يقال له حزب قال ابن الجوزی
 موضوع **حدیث** ان العالم والمتعلم اذ لم
 على قربه فان الله تعالى يرفع العذاب عن مقبر
 تلك القرية اربعين يوما فقال الحافظ للجلائر
 لا اصل له **حدیث** ان العبد لينشر له من
 التناء بين المشرق والمغرب ما يرن عند الله خات
 بعوضة كذا في الأحياء وقال العراقي لم اجده هكذا
 وفي الصحيحين من تحذابي هريرة رضي الله عنه انه
 ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيمة لا يز عند
 الله جناح بعوضة **حدیث** ان القصير قد
 تطيل امي تكد ولدا طويلا ذكره الجوهری فی
 صحاحه وقال صاحب القاموس انه مثل وليس
 بحدیث كما وهم فيه الجوهر **حدیث**
 ان ابراهيم الخليل ولاي بكر الصديق لحيته
 في الجنة لم يصم ولا عرف ذلك في شي من كتب
 الحديث المشهورة ولا الاجزاء المنشورة قال
 العسقلاني قال شيخنا وكذا ما ورد في الطب
 من ان اهل الجنة جرد هود الامومي عليه السلام
 فويله لحيته تضرب الى سرقه وكذا ما ذكره
 القرطبي ان ذلك ورد في حق هرون اخيه و
 رويت بخط بعض اهل العلم انه ورد في حق آدم
 ولا اعلم شيئا من ذلك ثابت **حدیث**

یعنی یہ صوفیہ کی کلام ہے حدیث شیطان آسمان اور
 زمین کے درمیان ہے نام اس کا دلہان ہے آٹھ قسم کے آدمی
 اس کے ساتھ اس کا لشکر میں اور ایک اس کا خلیفہ ہے جبکہ نام
 حزب کہا ابن جوزی فی موضوع ہے حدیث جب عالم
 اور شاگرد دونوں ایک دن پگھڑیں تو اللہ تعالیٰ اوس کا وزن کے
 قبروں سے چالیس روز تک عذاب رو کر دیتا ہے۔ کہا حافظ جلائر
 نے اس کا کچھ اصل نہیں ہے حدیث قیامت کی روز بعض
 آدمیوں کی ثنا مشرق اور مغرب کے درمیان منتشر کے جائیگے
 مالا مال اللہ کی نزدیک چھ کعبہ ہوں نہیں ہوگی۔ ایسا احیائے
 کہا عراقی نے میں نے اسکو سطر جنہیں پایا اور صحیحین میں ابوہریرہ
 سے ہر البتہ لایا جائیگا ایک آدمی ہڑامو قیامت کی روز اللہ کے
 پاس پر چھبر کے پڑا ہوا اس کا قدر ہوگا حدیث چوٹی
 کیسے لہنا بچھتے ہے جوہری نے صحاح میں ذکر کیا ہے اور
 کہا صاحب قاموس نے یہ مثال ہے حدیث نہیں جیسا کہ
 جوہری نے فہم کیا ہے حدیث جنت میں ابراہیم
 خلیل اللہ کے اور ابوبکر صدیق کے داہری ہوگی صحیحین میں
 ہوئی اور کتب مشہورہ حدیث میں اور اجزاء منشورہ میں
 اسکو نہیں پہچانا کہا عسقلانی کہا ہدی شیخ نے جو طرانی میں
 ہے کہ (اہل جنت بی ریشی ہونگے مگر سوسے علیہ السلام
 اونکے لئے داہری ہوگی ناف تک) ایسے ہے ہے اور
 ایسا ہی ہے جو قرطبے نے ذکر کیا ہے کہ یہ مارون
 علیہ السلام کے حق میں وارد ہوئی ہے اور میں نے
 بعض عالموں کے خط کا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ یہ حدیث
 آدم علیہ السلام کے حق میں وارد ہوئی ہے اور
 کوئے نے اس سے ثابت نہیں حدیث

ان الله لما خلق العقل قال له اقبل فاقتل ثم قال له
ادبر فادبر فقال وعزته وجلالي ما خلقت خلقا
استوف منك فلأخذ وبك اعطى قال ان تيمية
وتبعه غيره انه كذب موضوع بافتراق كذا في
المقاصد لكن ذكره في الاحياء قال العراقي اخرجه
الطبراني الكبير والاسوسط وابو نعيم باسنادين
حديث ان الله لا يقبل دعاء ملحوظا انت و
التقى السبكي والاطهر ان المراد بالملحوظ الخطأ في
الاعراب البناء وقيل المراد به الدعاء بغير حق
تحد ان الله جعل لذة الاغناء في طعام نفقار
حكمه على العقلاني بالوضع وذكر الحلال السيطوني
آخر كتاب الموضوعات انه سئل عن تحد ان الله نقل
لذة طعام الاغناء الى طعام الفقراء فاجابته
حديث ان الله تعالى اخذ الميثاق على كل مؤمن
ان يبغض كل منافق وعلى كل منافق ان يبغض كل
مؤمن لم يوجد **حديث** ان الله تعالى وعد
هذا الميثاق ان يحجه في كل سنة سقانة الفان
نقص كلهم لله بالمملكة وان الكعبة تحتها العود
المرفوعة كل من حجهها يتعلق باسنادها يسوعون
حق تدخل الجنة فيد خلوا ما كان في الاحياء و
قال العراقي لما اجله اصلا **حديث** ان الله
يحب الرجل الشعر ويكره المرأة الشعرانية قال عبد
الغافر القادسي في مجمع العرائب في الحديث ان الله
يحب الرجل الا زب يبغض المرأة الا ذبا والاذ
الخير الشعر كره السيطو وسكت عليه **حديث**

ان الله تعالى لما خلق العقل کو پیدا کیا کہا اوسکو منکر ہیں اوسے
سہ کیا پیر کہا اوسکو پیشہ کریں اوسنے پیشہ کے کہا اسد تعالیٰ
نے قسم ہے جھو میری عزت اور بزرگی کی مینے کوئی پیشہ
نہجے اشرف پیدا نہیں کی تیری سب سے عذاب کردن کا اور
سبک بخشش کرونگا۔ کہا ابن تیمیہ وغیرہ نے یا اتفاقا کذب
موضوع ہے ایسا ہی مقام میں ہے لیکن اسکو احیاء میں ذکر
کیا ہے کہا عراقی طبرانی کبیر ووسطین و ابونعیم و اسناد
سے لای ہیں **حدیث** اسد تھا نہیں قبول کرادعا جو لجن سے ہو
ثابت کیا اور دیکھا اسکو اتقی اسبکے نے اور انہر ہے کہ لجنوں
خطا عراب اور نامراد ہو اور کہا گیا ہے کہ مراد اس دعا ہو جو ناحی
ہو **حدیث** اسد تھا فی غنیوں کذلت فقیروں کی طعام کی ہے
عقلانی سپر وضع کا حکم کیا ہے اور جمال الدین سیوطی نے امر کیا
موضوعات میں ذکر کیا ہے کہ مجھے اس حدیث کی بابت سوال ہوا
کی اسد تھا کذلت طعام غنیاء کی فقیروں کی طعام کی طرف ایمنہ جواب
کہ یہ موضوع ہے **حدیث** اسد تعالیٰ نے فرشتوں سے عہد کیا ہے کہ ہر منافق کو
دشمن کہے اور ہر منافق سے عہد کیا ہے کہ ہر مؤمن کو دشمن نہ کہے۔ نہیں ٹائی گئے
حدیث اسد تھا فی غنیہ و عد کیا ہے کہ اسکا چہلا کہ آدمی سال میں
سج کریں اگر اسے کوئی کم ہوگا تو اسد تعالیٰ فرشتوں پر راکھ اور قند
کعبہ شریف کو لہن لٹائی دہائی گا جس شخص اسکا حج کیا ہوگا اسکا
بڑوسہ متعلق ہوگا اوسکے گرد و فرشتے وہ جنت میں اٹل ہوگا اسکا
وہ لوگ یعنی اعلیٰ ہوگا ایسا ہی احیاء میں کہا ہے فی میں اسکا اصل
پایا **حدیث** اسد تھا مردیت بال الی کو و کتابتہا ہے اور عزت
بال کو بر اجا تابی کہا عبد الغافر کسی مجمع العرائب میں ہے کہ
ہے اسد تعالیٰ مرد کثیر الشعر کو دوست کہتا ہے اور عورت کثیر الشعر کو
دشمن کہتا ہے اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہے اور یہ ہے **حدیث**

ان الله يكره الرجل البطال قال الزركشي لم اجد
 قال السيوطي ومندابي عبد من تحت ابن عمر بن عبد
 متروك ان الله يحب المؤمن المحترف وللدلي من
 تحت علي ان الله يحب بيري عبد عتباتي طلب الحلال
 انتهى ولا يخفى ان هذا اخذ من مفهوم المعنى الصريح
 السني ولا اظن ان احدا يقوله من المحدثين لان
 يقال مراد السيوطي انه صحيح معناه واقرى في صحة
 صباه ما في سنن سعيد بن منصور عن ابن مسعود
 سؤوفاني لا كرهه ان اري الرجل فارغا لا في عمل الدنيا
 ولا في عمل الآخرة **حديث** ان الله يكره الرجل
 قال السخاوي لا اعرفه كذلك لكن ثبت تحت بعض
 الحلال الى الله الطلاق وحديث لا احب الذواقين
 والذواقات **حديث** ان الله يكره العبد المقتدر
 على اخيه قال ابن الدبيح لا اعرفه قلت في جزء تحت
 العقل الشريفة لا في اليمن ابن عساكر مر في النسخ
 عليه السلام قال وذكر قصة ان الله يكره من عبد
 ان يراه متبرزا على اصحابه **تحت** ان الله يكره
 تنقل بالامور قال السخاوي اصله وقد تقدم
 عن عبد الملك مثله **حديث** ان الله يكره
 ما بين تنفري عينيه مسيرة خمسمائة عام لم
 يوجده اصل **حديث** انكم في زمان المهتم
 فيه العمل وسيأتي قوم يلهو بالجدل ذكر في الامم
 وقال اخر لم اجد **حديث** ان من اقل ما
 اوتيتم اليقين وعزيمة الصبر ومن اعطى حظه
 منها لم يميل سافاة من قيام الليل وصيام النهار

ان الله يكره الرجل البطال قال الزركشي لم اجد
 اور کہا سیوطی فی ابن عمر حدیث میں ہے کہ جو شخص جہنم کے راہ
 متروک کر لایا ہو اللہ تعالیٰ دوست کہتا ہے جس صاحب کو اور دلیلی میں
 ہے ہر تعالیٰ دوست کہتا ہے کہ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ کی سختی میں ہے
 اور پوشیدہ نہیں کرے اسے بسبب صفت کی سختی کی جزا اور یہ ہے
 ظن کرنا کہ کوئی محدث ہے اس کا قائل ہو کر کہا جائے مراد سیوطی کی یہ کہ جس
 سے صحیح میں اور کسی کتاب کی صحت کیلئے وہ روایت جو حسن عید
 بن منصور میں ابن مسعود موقوف ہے برہمی قوی میں کر وہ جانا
 کہ مراد کو فارغ دیکھو دنیا کی کام میں ہوا در آخرت کی کام میں حدیث
 اللہ تعالیٰ کر وہ جانا ہے روایت کی یہ کہ کہا سخاوی میں اسکو طر
 نہیں جاتا لیکن یہ حدیث ثابت ہے غصہ لانی والی سلال سرون سے
 اللہ تعالیٰ کو طلاق اور یہ حدیث میں نہیں دست کہ نام مذکور کی روایت
 کو اور عورت لذت پر لڑائی کو حدیث اللہ تعالیٰ کر وہ جانا ہے
 آدمی کو جو اپنے میں متمیز ہو کہا بن دبیح فی میں اسکو نہیں قنایں کہتا
 ہوں اور جزو مثال العقل الشریف میں ہے جوابی الیمن ابن عساکر
 سے روایت ہے علی بن ابی سلم فی کہا راوی نے اس حدیث کی فقہ بیان
 فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو کر وہ جانا ہے جو دوسرے کے متمیز ہو
 اللہ تعالیٰ کی فرشتی میں مراد کو نقل فی میں کہا سخاوی کا کچھ اصل میں
 عبد الملك سے اسکی مثل گزیر چکا **حديث** اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے
 جسکے دونوں کانوں میں فرق پانچ سو برس کے فاصلے پر ہے اسکا ہاتھ
 پانچا **حديث** تم ایسے زمانہ میں ہو کہ تمہارے عمل الہام کیا گیا
 اور آجی قوم جو تمہارے الہام کی جائیگی۔ احیاء میں کہتے ہیں
 عراقی نے میں اسکو نہیں پایا **حديث** کہ جو قوم دلی سے ہو ہیں
 اور صبر محکم اور جو شخص کچھ حصہ اس کے دیا گیا نہ کہ اس
 چیز کی جواد اسکو قیام رات سے اور صوم دن سے فوت ہوئی ہے

کذا فی الاحیاء وقال العزائم افقت له علی اصل درو عبثاً
من تحت معاذ ما انزل الله شیئاً اقل من البقیع قلت
وهو مستفاد من قوله تعالیٰ (وما اوتیتم من العلم الا
قلیلاً) واما عزیمۃ الصبر فی العمل فکذا اقلیل کما
قال الله تعالیٰ (ان الذین آمنوا وعلوا الصالحات وقلیل
ما هم) **تحد** ان من الذنوب نوباً لا یکفرها الا
الوقوف بعرفة ذکره فی الاحیاء وقال اسند جعفر بن
محمد ابی رسول الله علیہ السلام وقال العزائم اجد له
تحد ان من العصمة ان لا یقتل من کلام الصوفیة
وهی من جملة ما اعجابنا فی من کلماتهم عن عبد
ابن احمد فی زوائد الزهد عن عوف بن عبد الله
کان یقول ان من العصمة ان تطلب الشی من الدنیا
فلا تجد ذکره السیوطی **حدیث** ان المسافر ما
له علی قلته یقع القاف واللام والثلاث انفوقته
هلاک قال النوفی قد زیده لیس هالخبر عن رسول
الله صلی الله علیه وسلم واما هو من کلام بعض السلف
فقیل انه عن علی کرم الله وجهه و ذکر ابن السکیت
الجوهری انه عن بعض الاعراب انتمی وقد ورنو
علم الناس رحمة بالمسافر لا یعلم الناس هم علی سفر
ای المسافر ورحله علی قلته الاما فی الله واهل البیت
عن ابی هريرة مرفوعاً بالاسند وکذا ابن الاثیر فی
النهاية وهو ضعیف وللدیلمی بسند عن ابی هريرة
یرفعه لوعلم الناس بالمسافر لا یصبحوا هم علی
سفران لله بالمسافر لرحیم وهو ضعیف ایضاً فی
النجاة ثابت غیری موضوع **حدیث** ان من

ایسا ہی اجائیں گے اور کہا سر اقی بن کاصل پر وہ نہیں ہو اور عبد البر نے
معاذ روایت کی ہے کہ تعالیٰ نے کسی شے کو یقیناً کم نہیں نازل کیا میں نے
ہو نہ یہ قول اللہ تعالیٰ پر مستغایہ نہیں یا کیا تم کو علم قلیل لیکن
صبر عزم علی میں ہے بھی کم ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے (جو لوگ ایمان لائے
اور نیک عمل کرو اور وہ کم ہیں **حدیث** بعض گناہ ایسی ہیں کہ
اذا کفارہ سو اذوق عرفی اور چیز کوئی نہیں اجائیں بلکہ رہے
اور کہا اسکو جعفر بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مسند کیا ہے
اور کہا عراقی نے میں اسکا اصل نہیں پایا **حدیث** پاکی سے کہے
(آدمی کسی چیز پر) قاف و لام۔ صوفیہ کے کلام سے ہے یہ ان حملوں سے ہے
جن سے شافعی متبع ابی عبد اللہ بن احمد کی کتاب وائد الزہد میں ہے
بن عبد اللہ نے کہنا تھا تیری پاکی سے ہو کہ تو جس چیز دنیا کو طلب کریں
پہلے سکون پاؤ۔ اسکو بیٹے نے ذکر کیا ہے **حدیث** تحقیق مسافر کو
اوسکا مال ہلاکت پر ہے کہا تو سنی تہذیب لاسامین کے یہ خبر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں ہے لیکن بعض سلف کی کلام ہے
بعضوں نے کہا کہ علی کرم اللہ وجہہ سے اور ابن السکیت اور
جوہری نے ذکر کیا ہے کہ یہ بعض اعراب سے ہے انتھے
اور وار دہو ہے اگر جان لین آدمی اللہ کی رحمت جو من
پر ہے تو سب آدمی سفر پر ہی صبح کریں جیسے مسافر اور اسکا
باب ہلاکت پر ہے مگر جو کہ اللہ گاہ رکھے وہ یلمی نے ابوہریرہ
سے مرفوع بلا سند روایت کی ہے اور ایسا ہی ابن الاثیر
نہایہ میں اور وہ ضعیف ہے ورنہ دیلمی میں ابوہریرہ سے
مرفوع سند ہی ہے اگر معلوم کریں آدمی جو مسافر کے
لئے ہی البتہ صبح کریں حالانکہ وہ مسافر نہ ہوں اللہ تعالیٰ سامان
کے ساتھ رحیم ہے اور یہ بے ضعیف ہی الحال کہ یہ حدیث
ثابت ہے موضوع نہیں **حدیث** آدمی کے تمام

ایمان العبدان یشتقی فی کل حدیث منکر **حدیث**
 ان المیت یرک الناس بیتہ سبعة ايام قال البیهقی
 فی مناقب احمد سئل عنہ احمد فقال باطل لا اصل
 له قال السخاوی وینظر معناه قال النووی فی منہ
 مظلم وواضعہ مجرم قیمہ اللہ من وضعہ ولا برز
حدیث ان نسبة الفائدة إلى مفیدہا من
 الصدق فی العلم وشکرہ ان السکوت عن ذلك من
 الکنب العلم وکفرہ من کلام سفیان الثوری کہا
 ذکرہ ابن جماعة من منکرہ الکبیر قلت من الفائدة
 فی الامتداد الی صفا الفائدة من زیادة العائد ما
 قبل علما خیر من علم واحد مع ما فی الاضافة
 براءة من المخافة **حدیث** ان الورد خلق من
 عرف النبی علیہ السلام اوس عرف البراق قال الثوری
 لا یصح وقال العقلاء موضوع وسبقہ لذلك
 ذکرہ السخاوی قال الزمر کشی له طرق فی مسند
 الفردوس کتاب الریحا لابن فارس **حدیث**
 ان کان الکلام من فضة فالصمت من ذهب من
 قول سلیمان ولیمان لابنہ کما ذکرہ ابن الدبیع قال الثوری
 وهذا محمول علی ما لیس فیہ فائدة شرعیة والافتد
 یکون النطق فی بعض المواضع واجبا فی بعضہا نذا
 اقول فیعمل حدیث من صمت عجا علی الاول کما
 بشیر الیہ قدس سرہ کان یؤمن بالله والیوم الآخر
 فلیقل خیرا اولی صمت فیہ تنبیہ نبیہ علی ان کلام
 الخیر خیر من السکوت عن الشرفان نفع الاول
 متعدد الثاني فاصبر کما فی النبی عن المنکر **حدیث**

ایمان سی یہی کہ اپنی سب کلاموں میں استغاری شکر ہے **حدیث**
 میت اپنی گہرین ساتوں تک دویوں کو دیکھتی ہے کہا سبقتی ہے
 امام احمد کی مناقب میں انہی اس حدیث کی بابت سوال ہوا جواب کیا کہ
 ہے اسکا کچھ اصل نہیں کہا سخاوی اسکے معنی دیکھ جاتی ہیں کہا نووی
 اسکے متن میں بڑی کلام اسکا واضع مجرم قیمہ کر کے اسکا کے واضع کو اور
 اسکی خواگاہ کو سر نہ کرے **حدیث** فائدہ کو مستکرنا اس شخص کے
 طرف جس فائدہ یاہی آدمی کی صدق اور شکر پر دلالت ہے یعنی نسبت کرنا
 صادق اور شکر پر اور اس کے چپ نہ او سکے کذب اور ناشکری پر دلالت ہے
 یہ کاؤنکے ناشکر ہے سفیان ثوری کہا ہر جیساکہن جماعت اسکے شکر
 سے بیان کیا ہیں میں کہتا ہوں فائدہ کو صفا فائدہ کی طرف نسبت کر میں ان
 علم کا فائدہ ہر جیساکہ کہا گیا ہے دو علم بہترین ایک علم یا وجود کی نسبت
 میں خون پر رات ہے **حدیث** کلاب حضرت کی پسینہ سے بہتا ہے
 یا براق کی پسینہ سے کہا نووی فی حقیقی اور کہا عقلائی موضوع
 ہے اور اس میں ابی عسا کہ سبقت لی گیا ہے اسکا سخاوی ذکر کیا
 ہے اور کہا زکشی نے مسند فردوس میں اور کتاب الریحا ابن
 فارس میں اسکے بہت طرق ہیں **حدیث** اگر بولنا چاندی
 جیسے ہے توجب کرنا سونی جیسا ہی یہ کلام سلیمان کی ایتقان کے
 اپنے بیٹے کو ہے جیسا کہ ابن ربیع فی ذکر کیا ہے کہا خطابی نے
 یہ بہر محمول ہے جس میں فائدہ شرعی نہ ہو ورنہ بولنا بعض جگہ میں
 کہیے واجب تلے ہے اور کہی مستحب میں کہتا ہوں یہ حدیث جبر
 چپ کی اوس نے نجات پائی اسکو پہلی بات پر عمل کرنا چاہیے
 جیسا کہ اسکے طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے جو شخص اسد اور خرت
 کے ساتھ ایمان رکھتا ہے چاہئے کہ نیک بات کری یا جب ہے اور اس
 میں تنبیہ ہے کلام خیر شر کے سکوت سے بہتر ہے کیونکہ پہلی بات
 متعدی ہے اور دوسرا قاصر ہے جیسا کہ ابن ربیع نے ذکر کیا ہے **حدیث**

ان لم یکن العلماء اولیاء اللہ فلیس ولی قالہ ابو حنیفہ
والشافعی وقد قیل من اطلق لسانہ فی العلماء بالتلک العی
وقال بعضهم غیبة العلماء کبیرة وقیل لہم العلماء
خ قد فی لاجد نفس الرحمة من قبل الین اومن
الین قال العرفہ امجدہ صلاح **حدیث** اول ما
الله العقل تقدم فی ان الله لما خلق العقل الحدیث
ابن داود المحبر قال السیوطی بن المحبر کذا با وقد
شیخنا یعنہ العسقلانی والوارد فی اول ما خلق الله
وهو اثبت من حدیث العقل **حدیث** ایاکم و
الدم من اخرجه الدار قطنی فی الافراد والعسکری
حد الراقد وقال الدار قطنی لا یصح من ذکر ابن الدبیج
قال السیور واه الدیلمی عن ابوسعید قلت فلا یكون
موضوعا لیسوا یكون موقوف او مرفوع او ذکره ضالحق
العروس عن عمر موقوف او لفظه ایاکم وخصم الد
فانها تلک مثل اصلها وعلیکم بذات الاعراق
فانها تلک مثل ایها وعمها واخیها ثم الدس بفتح و
جمع دمنه بکسر الدال الموحدة وهی البعریة شہد اللة
الحسنة الفاسدة بالکتابات ینبت علی البعری الموشح
انحیت فان ظہرہ حسن باطنہ فاسد الاعراق
جمع عروق والمراد به **الاسل** **حد** ایاک والسمیع یا
ابن داود کذا فی الاحیاء قال العراقی لمجدہ هکذا
و فی کتاب لریاضة الدین السنی و ابی نعیم فی الحلیة من
حد عائشة فاسناد صحیح انها قالت للک ایاک
السمیع فان النبی علیہ السلام واصحابہ کانوا لا یسمعون
ولا ین حیث واجتنب السمع فی التجرار کخوه من قولہ

اگر علماء اولیاء اللہ نہیں ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی نہیں ہے۔
اسکو امام ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا ہے اور کہا گیا ہے جس نے علماء کی صحبت میں
کی زبان کہولی اوس کو اللہ تعالیٰ نے دل کی موت آزمایا
کہا ہے اور بعضوں نے کہا ہے علماء کی غیبت گناہ کبیرہ ہے اور کہا گیا ہے علماء کا
گوشت زہر قاتل ہے **حدیث** میں رحمت کو بین طرف سے پاتا ہوں
کہا ہے اگرچہ میں نے اسکا اصل نہیں پایا **حدیث** پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل
کو پیدا کیا۔ اسکا حال اس حدیث (ان الله لما خلق العقل) میں پکا
ہے کہ ابن داود المحبر روایت کیا ہے کہا ہے اسکا اصل نہیں ہے اور
کہا ہے شیخ عسقلانی اس حدیث کی کجی حدیث زیادہ ثابت ہے پہلے سے
اس حدیث کو پیدا کیا اور حدیث عقل زیادہ ثابت ہے حدیث جو ترمذی
حسین بن ابی ہاشم نے اسکو اور افراد میں پایا ہے اور کئی ایک حدیث اسکو اور
فی کئی جہ سے صحیح نہیں اس کو ابن داود نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے اسکو دلیلی
ابوسعید روایت کی ہے میں کہتا ہوں جو موضوع نہیں ہو سکتے خواہ موقوف
ہو یا مرفوع اور صاحبہ العروس نے عری موقوف روایت کی ہے اوسکی الفاظ
میں جو ترمذی عری بن حسین بن ابی ہاشم نے کیونکہ وہ اپنی اصل کی مثل ضعیف
لازم کو روایت نہیں کرتے تو ان کو کیونکہ وہ اپنی باپ چچا اور بھائیوں کی صحبت میں
رہے بغیر وال کے بغیر الہم ومنہ بکمال کی ہر سنی اسکو کہیں کہیں حدیث
کو انکو سنی تشدید کی گئی ہے جو غیبت جلوت پیدا ہوا اسلئے کہ ظاہر اسکا
اپنا ہے اور باطن اسکا فاسد اور عراق جمع عروق کی معنی اسلئے اصل کے
میں **حدیث** امی ابن داود کی صحیح ہے۔ ایسا ہے احیاء میں اور
میں اسکو اس طرح نہیں پایا اور ابن السنی کی کتاب الریاضة
میں اور ابو نعیم کے طریق میں عائشہ صحیح ہوا دوسے روایت ہے
اوس نے کہا سائب کہ کونج تو سب سے صحیح ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور اس کے اصحاب سب نہیں بولتے تھے اور ابن جابر
میں ہے پر ہمیشہ سب سے اور حسناری میں ہے

بعض الحفاظ انه من صنع الزنادقة وقال الزركشي
وقد يلحق به العوام حتى سمعت قائلًا منهم يقول هو
اصح من تحفة ماء زمزم لما شرب له وهذا خطأ
فقيم وكل ما روى فيه باطل قال السيوطي ولم اقف
على اسناد الا في تاريخ بلخ وهو موضوع وفي الفتاوى
الحديثية له ان هذا القائل محض اشتد الخطأ
فان خلد الباذنجان كذب باطل موضوع باجماع
الحديث عليه على ذلك ابن الجوزي في الموضوعات
الذاهبي في الميزان وغيرهما وحديث ماء زمزم
مختلف فيه فيقول صحيح فيل حسن فيل ضعيف لم يعقل
احدا انه موضوع حديث باعد ابن نفاس
الرجال والنساء غير ثابت وانما ذكره ابن الحاج المذحلج
في صلوة العیدین ذکره ابن جماعة في منكره في طو
وله غرض ويرد عن النبي عليه السلام باعد وابن النضر
الرجال والنساء حديث الباقلا ليس له اصل
ابن الدبيع وقال الزركشي احاديث الباقلا والعدس
باطلة حديث باكر وابالصدق لان البلالا
يخطاها قال ابن الجوزي هو موضوع وقال العتقا
لكن لا يثبت ان ذلك وقال السيوطي رواه الطبراني
الاوسط من تحفة علي وابو الشيخ من حديث ابن
حديث بخلافه امتي الحياطون قال السخاوي لم
اعرفه قال ابن الدج بل اصله فان حديث عمل الابرار
من الرجال الحياطة وعمل الابرار من النساء الغزل
لذي يرواه تمام في فوائد وغيره عن سهل بن سعد
تحديث البخيل عند الله ولو كان راهبا لا اصل له

اور بعض حفاظوں نے کہا یہ بعض زندقوں نے بنائی ہے اور کہا زکشی نے
یہ عوام الناس کے آواز ہی تاکہ میں ایک قائل کہ یہ کتب صحیحہ کی اس حدیث
سے صحیح ہے (بانی زمرہ کا اسنی اسنی ہے جس کے لئے پیا جائی) اور
سخت خطا ہے اور جو اس باب میں روایت ہے وہ باطل ہے اور کہا سیوطی
فی میں اسکے اسناد پر وقت نہیں ہوا مگر تاریخ میں نہیں اور وہ ہی
موضوع ہے اور فتاویٰ حدیثیہ میں ہے کہ اس قائل کی بہت سخت خطا ہے
کیونکہ حدیث بخیل کذب باطل موضوع اجماع اہل حدیث ہے یہ
ابن جوزی فی موضوعات میں اور ذہبی میزان میں اور غیر
نے لکھا ہے اور حدیث پانی زمرہ مختلف ہے بعضوں نے کہا ہے صحیح
اور بعضوں نے حسن اور بعضوں نے ضعیف زکشی فی موضوع نہیں
حدیث عورتوں اور مردوں کے بیچ فرق کرنا ثابت نہیں ہے
اسکو ابن حجاج فی مدخل میں صلوة العیدین میں ذکر کیا ہے اور ابن
نضر میں طواف النساء میں ذکر کیا ہے اور الفاظ مسکینین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ہے آدمیوں میں یعنی عورتوں اور
مردوں میں فرق کر دو حدیث لوبیا اسکا کچھ اصل نہیں اسکا
ابن دبیع ذکر کیا ہے اور کہا زکشی نے حدیث لوبیا اور مسکین باطل
میں حدیث صبح کے وقت صدقہ دے اسلئے کہ سکوا بارو
نہیں۔ کہا ابن جوزی نے موضوع ہے کہا عتقا نے صحیح معلوم
نہیں ہوا اور کہا سیوطی طبرانی فی الاوسط میں علی سر روایت کی
اور ابوالشیخ فی الترمذی حدیث بخیل میری اس کے درزی میں
کہا سخاوی میں اس پر واقع نہیں ہوا کہا ابن ربیع فی کتب
اصل کچھ نہیں کیونکہ یہ حدیث مسکورہ کی ہے عمل نیک مرد
کا سینا ہی اور عمل نیک عورتوں کا کتاب ہے روایت کے
اسکو تمام نے فوائد میں اور غیر میں بیسہل بن سعد
حدیث بخیل دشمن اند کا ہے اگرچہ اسکا کچھ اصل نہیں

وكذا لفظ البخیل لا یدخل الجنة ولو كان عبداً
 السخی لا یدخل النار ولو كان فاسقاً **حدیث**
 البرود عدوالدین لیحدیث بل هو من كلام سید
 عبد العزیز الدمشقی الامام الکبیر **حدیث** البر
 باهله من كلام العامة واهله ما خوصم تقدیر علی
 البحر فی قوله (هو الذی یسیر کم فی البر والبحر) و
 من قوله سبحاً و تعالی (الم یجعل الارض کفافاً) و
 وامواتاً) ای منامة کضم لام اولادها کما یثبوت علیها
 قوله تعالی (منها خلقناکم) **حدیث** البرکة
 فی البنات قال السخاوی عن ابن عباس ان رجلاً دعا
 علی بناته بالموت فقال علی السلام لا تدع فان البرکة
 فی البنات وفسد من انهم بالوضع وهو لا ینافی
 ان موالیتنا من المکرمات فان الحالات تختلف
 المقامات فقدر فی الطبرانی الکبیر والاصسط و
 غیرهما عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی
 اللہ علیہ و آله وسلم لما عزی بانبیة رقیة قال الحمد لله دفن البنات
 المکرمات فی رواية البراد من البنات هو غریب
 لابن ابی الدنیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ماتت له ابنة فاقاه الناس بعزونه فقال لهم عوف
 سترها الله ومؤنة کفها الله واجرساقه الله و
 اجتهد المتأخرون ان یزیدوا فیها حرافة فافاد
 کذا فی المقاصد و قوله یمکن ان یقال ان المراد
 امرضاه الله لاحواله لاقوة الابان **حدیث**
 البرکة فی صفر القمر و طول الرشاء و صفر الجدد
 نظر لاء ذکره السخاوی فی المقاصد فی حدیثه

اور ایسا ہی اسکا بھی کچھ اصل نہیں بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا اگر عابد
 ہو اور سخی آگ میں داخل ہوگا اگر فاسق ہو ترجمہ پہلے جز کا (بخیل) اور
 بودا بدعجو برہمنی بنائے حکم خبر **حدیث** سرور دین کے تیسرے
 یہ حدیثیں ہیں کہ امام کبیر سعید بن عبد العزیز دمشقی کی کلام **حدیث**
 خشکے انوار کے بہت لائق ہے عوام الناس کے کلام شاید اس سے
 مانور ہو جیسا کہ لفظ بحر پر مقدم (امام علی ایسا ہی جو بخشکے اور دین
 سیر کرتا ہے) اور اس سے (کیا نہیں کیا ہے) و مطہر مہاکب عیاش کا رتہ
 اور مرہ یعنی ملائی و امیسا کہ مان اپنی اولاد کو ملائی ہو جیسا کہ قول آمد
 کا اسکی طرف اشارہ کرتا ہے (اس سے منکر ہو گیا) **حدیث**
 بیٹوں میں برکت ہے کہ اسکا خوشی ابن عباس کے کہ ایک می فی اپنے
 بیٹوں پر موت کی دعا کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دعائے
 کیونکہ برکت بیٹوں کی اسکی سند میں ایک شخص سے جسکو وضع کی تہمت
 اور یہ روایت اسکا نہیں ہے بیٹوں کی موت بزرگیوں کی کیونکہ حالات
 تفاوت مقامات کی مختلف ہوتی ہیں طبری فی کبیر اور اوسط میں
 اسکو نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی کہ جیسا آنحضرت فی اپنی بیٹی رقیہ کو فرما
 کیا فرمایا الحمد للہ کی بیٹیوں کا دفن کو ظفر لگیوں کی اور بزرگیوں کی روایت
 و دفن کیجئے موت کا لفظ ہے اور یہ روایت غریب اور ابن ابی شیبہ
 ابن عباس رضی اللہ عنہما کی آنحضرت کی فوت ہوئی اور آدمی ماتم سے
 کیلئے آئی فرمایا آنحضرت فی او کو یہ عورت ہے اللہ تعالیٰ فی اسکو ڈالے
 لیا اور تکلیف ہے اللہ تعالیٰ اسکو کافی ہو اور اجر ہے چلایا اسکو آمد اور
 ستارہ میں بہات میں کشش کے کہ ہمیں کوئی لفظ زیادہ کریں لیکن وہ قاف
 نہ ہو ایسا ہی مقاصد میں میں کہتا ہوں شاید یہ جسد امر سے
 ہدف فی اسکو پڑا کیا نہیں فتنہ بنی کی گناہ کی اور نہیں فوت بنی کے مگر
 توفیق اللہ **حدیث** برکت چھوٹی روٹی میں ہے اور بڑی میں ہے چھوٹی
 نہر میں نہ خواجی مقاصد میں اسکو ذکر کیا اور ایک میں ہے چھوٹا کر

الخبر وقال انه باطل وكأنه تبع النسائي فيما نقل عنه
انه كذب قلت الاخذ بديث البركة قد ذكره السيوطي
في جامع الصغير عن ابی السيم في الثواب عن ابن
عباس رضي الله عنه والسلف في الطيور ياعن ابن
واما تحت صفروا فسيأتي عليه الكلام في محله
تحديث برمه الشرك لا تفور ليس بحدیث كحافا
ابن الدبیع **حدیث** البشارة خير من القر
ای المضافة قال السخا ولا اعرفه **حدیث**
القائل بانقل قال السخا ولا اصل له **حدیث**
البطيخ وفضائله صنف فيه ابو عمر التوفاني جزء
احاديثه باطله ذكره ابن الدبیع وكذا قال الزركلي
قلت ما فضائله فكذلك واما ما ورد فيه انه عليه
السلام اكله فتات لا سيما مع الرطب في شمال
الترمذ وغيره **تحديث** البطنة تد هب الفطنة
ليس له اصل في مبناه وهو عن عمر بن العاص وغيره
الصحابه فمن بعد بمعناه **تحديث** بنی الدين النظار
ذكره في الاحياء وقاله في جرد احمد ذكره ابن الدبیع
قلت لفظه لم اجد هكذا وفي الضعفاء لابن جابر
من حديث عائشة تنظفون ان الاسلام نظيف و
للطبراني بسند ضعيف جدا من حديث ابن مسعود في
نحوه على الايمان انتم قاله السيوطي واقر بما اخرج الترمذ
عن سعد بن ابی قاصم هو فوعان الله نظيف يحسن
ففظفوا فانيتم انتم رواه الترمذ من تحت سعد بن
وقاصم الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة
كریم يحب الكرم جواد يحب الجود ففظفوا قالوا فانيتم

رويون كواور کہا کہ یہ باطل ہے گویا کہ نہ ساجی کا تابع ہو ساجی اس
سے منقول ہے کہ یہ کذب ہے میں کہتا ہوں منبرت کی حدیث کو سیوطی
فی جامع صغیر میں ابی السخا سے ثواب میں ابن عباس سے ذکر کیا ہے
اور سلفی فی طویوریات میں ابن عمر سے لیکن اس حدیث (صفروا)
میں اسکی جگہ پر کلام ہوگی حدیث مشرک کی ہانڈی جوش
نہیں ہوتی۔ ابن بیع فی کہا کہ یہ حدیث نہیں ہے **حدیث**
بشارت جہر کی اچھی مضاف ہے کہا سخا و ساجی میں اسکو نہیں جانتا
حدیث قائل کو قتل کے خوشخبری دی۔ کہا سخا و ساجی اسکا اصل
نہیں ہے **حدیث** تربوز کی اسکے فضائل میں ابو عمر توفانی ایک
کتاب تصنیف کی ہے ابن بیع فی ذکر کیا ہے کہ اسکی تمام حدیثیں
باطل ہیں اور ایسا ہی کہا زکشی فی۔ میں کہتا ہوں فضائل کے
اور لیکر بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اسکو کہا یا ہے
ثابت ہی بلکہ بعد بخور ترکے جیسا کہ شامل ترمذی وغیرہ میں ہے
حدیث زیادہ گفتگو عقل کو لے جاتی ہے۔ اسکا اصل ثابت
نہیں اور عمر بن عاص وغیرہ صحابہ سے اسکے معنی ثابت
حدیث دین پاک پر بنا کیا گیا ہے۔ احیاء میں مذکور ہے کہ
کہا کہ میں سے مخرج نہیں پایا اسکو ابن بیع فی ذکر کیا ہے
میں کہتا ہوں اس طرح تو معلوم نہیں ہو لیکن ضعف ابن جابر
میں عائشہ کی طرح مروی ہے پاک کر دینا کہ اسلام پاک ہے
بہر میں بہت ضعیف سند ابن مسعود کی پاک یاں کی طرف
ہے۔ اتنی کہا سیوطی فی جرد ترمذی حدیث ابی قاصم مرفوعہ روایت ہے
وہ ذکر زیادہ قریب اللہ پاک ہے پاک کر دینا کہ تم سے پاک کرنا
ایک کہتا ہے اور ترمذی سعد بن قاصم روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ صفائی
روست کہتا ہے صفائی کو پاک کر دینا کہ پاک کر دینا کہ پاک کر دینا کہ
کوئی جو دینا کہ جو خداوند کو پسند آئے وہ پاک کر دینا کہ جو خداوند کو پسند آئے وہ پاک کر دینا کہ

وقی روایت اخبیتکم ولا تشبهوا بالیہود وذلک لعلکم
 فی شرح اسماء الحسنیۃ اللہ رواہ البزار فی مسندہ ولعمرو
 الراضی یسنده عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ تظنوا کل
 ما استطعتم فان اللہ بنی الاسلام علی النظائر ولن
 یدخل الجنة الا نظیف **حدیث** البلاء موکل
 بالقول اور وہ ابن الجوزی فی المصنوعات من حدیث
 ابی الدرداء وابن مسعود قال الربیع وهو عند النضیب
 تاریخہ عن ابن مسعود بلفظ البلاء موکل بالنطق فلو
 رجلا غیر رجلا برضاء کتبت لرمعہا قال السخاوی
 وهو ضعیف قلت لفظ الزکشی بالنطق وقال
 رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق من تخاریر عیسیٰ
 والدیلی من حدیث ابی الدیاء قال السیوطی والدی
 ایضا من حدیث ابن مسعود مر فوجا واما احمد الزہری
 موقوفوا بن السخاوی تاریخہ من تخاریر علی بن
حدیث بیت القدس طشت من ذهب ملو
 عقارب لیس یخمد بل هو مما یشک التوراة **حرف**
التاء المثناة من فوق حدیث
 تحیة البیت الطواف قال السخاوی لکما راہ بهذا اللفظ قلت
 المراد بالبت هو الکعبة وهو بیت الحرام ومعنا
 صحیح کما فی الصحیح عن عائشة اول شئی بدأ به النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم مکة انه توأما ثم طاف
 التحد وذلک لان کل من یدخل المسجد الحرام یسأل
 ان یبدأ بالطواف واولا یأتی بصلوة تحیة
 المسجد الا ان لم یکن فی نیتہ ان یتطوفا بعد او
 لغیرہ ولیس معناه ان تحیة المسجد ساقطة عن
 هذا

اور ایک روایت میں ابن جیمون کو اور شاہت یہودی سر کر واد
 قرطبی نے شرح اسماء الحسنیۃ من ذکر کیا ہے کہ اسکو بڑا اپنی مسند
 روایت کیا ہے اور رافعی فی ابوابہ سے اسناد کی ساتھ بیان کیا ہے پانی کر واد
 کی جس قدر تم طاعت کرے گی وہ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسلام کی پاکی پر نبال ہے
 اور زوہل سے کاجت میں کر پاکی آدمی حدیث باقول کیا ہے
 سیر کی گئی ہے۔ ابن جوہر اسکو موضوعات میں ابی الدرداء اور ابن مسعود
 لایا ہے کہا ہے فی تاریخ خطیب بن ابن مسعود ان لفظون سے
 کی ہے بلا کلام کی سیر کی گئی ہے اگر کوئی آدمی کسی کو کہے کہ دوہو پیر
 عیب لگا کا البتہ وہ بھی ضرور پی کا۔ کہا سنا دینی یہ ضعیف ہے۔ میں
 کہتا ہوں کہ کئی کے لفظ یہ ہیں کلام مجاہد لفظ ہے جسکے معنی بولنا ہے
 کہا کہ اسکو ابن لال فی مکارم الاخلاق میں ابن مسعود اور دیلمی نے روایت
 سے روایت کی ہے کہا سیر کی دیلمی سے ابن مسعود مرفوع روایت
 احمد زہری میں اوسکی موقوف روایت نقل کی ہے اور ابن مسعود نے تاریخ
 میں علی سے مرفوع روایت کی ہے حدیث بیت القدس موقوف روایت
 ہے بچھون سے پر ہی۔ یہ حدیث نہیں بلکہ یہ کلام توریت کی روایت
حرف تاء۔ حدیث گھر کا تحفہ طواف
 اس کا ہے کہا سنا دیلمی نے سینے ہکوان لفظون سے نہیں کہا
 میں کہتا ہوں مراد گھر سے فار کعبہ ہے اور معنی صحیح میں جیسا
 کہ عائشہ رضی اللہ عنہا صحیح بخاری میں ہے اول بیت جب کو نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ میں آتی ہے شروع کیا تھا یہ تھا کہ دھنو کیا
 پہر طواف کیا الحدیث اس طرح کوئی مسجد حرام میں داخل ہو
 اس کو سنت ہے کہ ابتدا طواف سے کرے خواہ فعلی ہو
 یا فرضی اور غرضیکہ مسجد کی شروع کی کری مگر جب کہ
 اسکا ارادہ طواف کا نہ ہو عذر سے یا بلا عذر اور یہ
 نسخہ نہیں میں کہ تحیۃ المسجد اس مسجد ہی ساقط ہے

السجد كما توهم بعض الاغبياء من مفهوم هذه
العبارة الصادرة عن الفقهاء وغيرهم **حد**
تحتوا بالزبرجد فانه يسر لا عسرفي قال العسقل
موضوع واما التخم بالياقوت ينفي الفقر ويدل ان
ذهب له باعه فوجد فيه غنى والاشبه ان صح
التخ ان يكون الخاصة فيه كما ذكره السيوطي مختصر
النهاية **حديث** تحتوا بالزهر فانه ينفي الفقر
اورده الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنهما ولا يصح
ايضا كما ذكره ابن الديبع **حد** تحتوا بالعقيق
طرق كلها واهية كما قاله ابن الديبع لكن رواه
الديلمي من تحت اذن عمرو وعلي عائشة رضي الله
عنهم باسائند متعددة فيدل على ان التخذ له اصل
وفي لياقوت للمطرزي ان ابراهيم الحربي سئل
فقال صحيح قال ابو ايضا بالياء التحتية اي اسكنوا
بالعقيق واقصوا به ذكره الزكشي قال سيوطي عند
عبد بندي ضعيف من حديث عائشة مرفوعا لم يلق
بالعقيق فانه مبالغ **حديث** تارك الوتر ملعون
وصا الوتر ملعون باطل اصله **حد** ترك العا
عدا ولا اصل له كما ذكره ابن الديبع **حديث** ترك
العشاء مهر آي مظنة للهرم قال القتيبي هذا الحديث
جارية على السنة الناس لسد اوسول الله
عليه السلام ابتداء ما كانت تقال قبله كذا في التثنية
وكانه عقلة عن حد تشوا ولو بكف من حشف
ترك العشاء مهرمة اخرجوه الترمذي قال هذا
منكر انتهى ففي الجملة له اصل كما لا يخفى **حد**

عقيق کی پیرائی میں نہایت غرور کا ایک سبب ہے۔
ابن ابی حاتم نے اسے باطل قرار دیا ہے۔

جیسا کہ بعض نا فہم و نا فہوش مفہوم اس عبارت کی جو بڑی بڑی فہم و
اور غیر فہم و نا فہم و نا فہوش سمجھی ہیں **حد** زیر جگر
انگوٹھی پہناؤ کیونکہ اس میں آسانی کی تکلیف نہیں بلکہ عقلتانی
یہ موضوع کی ایک یہ حدیث انگوٹھی یا قوت کی فکر کو دور کرتی ہے
میں اس کی یہ ہیں جبکہ وہی کامل و دور ہوگا تو اس کی یہی کرنا حاصل
کر سکتا ہے اور اگر یہ حدیث صحیح ہوگا تو شاید اس میں خاص ہو گیا
اس کی یہ مختصر نہایت میں فرمایا ہے **حد** زیر جگر انگوٹھی پہن کر
یہ فکر کو دور کرتی ہے۔ یہ بلخی بن عباس لایا ہے اور صحیح نہیں بلکہ
ابن ربیع نے ذکر کیا ہے لیکن اس کو دیکھتے بہت سند و اسل و عروا
علی اور عات رضی اللہ عنہم کی روایت کیا ہے اور ان سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس کا کچھ اصل ہے اور روایت مطرزی میں کہ ابراہیم
سے اس کی بابت سوال ہوا کہا کہ یہ صحیح ہے یہ کہ یہ لفظ یا تمنا
سے بھی مروی ہے یعنی قرار دیکر وساتہ عقیق کے اور حکم
رہ ساتھ کے ہکوز رکشی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے اس کے
نے ابن عدی میں سند ضعیف سے عائشہ سے مرفوع روایت ہے
انگوٹھی پہن کر عقیق کی کیونکہ اس میں برکت ہے **حد** و طیف
کاتارک ملعون ہے اور صاحب طیفی کا بھی ملعون ہے باطل ہے
اس کا کچھ اصل نہیں **حد** عادت کا چوڑا نافس سے
رشتہ منی ہے۔ اس کا کچھ اصل نہیں جیسا کہ ابن ربیع نے
ذکر کیا ہے **حد** کہا نیک چوڑا نصف پیدا کرنا ہے۔ کہا
قتیبی نے یہ کلام لوگوں کی زبان پر جاری ہے اور میں نہیں جانتا کہ یہ پہلے
سے اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا یا انحضرت سے پہلے تھا ایسا نہیں
ہے کہ غفلت کا موجب اس حد سے کہا ناگاہ اگر چاہے چلو ہو گویا
کیونکہ کہانی کا چوڑا نصف کرنا ہے ہکوز منی نے ذکر کیا ہے
منکر ہے انتہی۔ حاصل یہ کہ اس کا کچھ اصل ہے جیسا کہ پیش نہیں **حد**

تسلیم الغزاة اشتر علی السنة وفي المدايم
 النبوية قال ابن كثير وليس له اصل ومن ضمه الي
 النبي صلى الله عليه وسلم فقد كذب كره ابن النجيم
 ذكر القسطا معقولا بن كثير ثم قال لكنه ورد في
 الجملة في عدة احاديث يتقوى بعضها ببعض او في
 شيخ الاسلام العسقلاني وذكره ابن السبكي تسليماً
 الغزاة رواه الحافظ ابو عبيد الاصفهاني والبيهقي
 في دلائل النبوة قلت كذا رواه الدارقطني والحاكم و
 ابن عسك كما ذكره الدمشقي في حيو الجوان الله تعالى
حديث تعداد الصلوة من قد لا هم فيمن
 النووي في شرح خطبة مسلم انه قد ذكره الباق
 في تاريخه وهو حديث باطل لا اصل له عند اهل
الحديث حديث يفتقر امتي على سبعين
 كلهم في الجنة الا فرقة واحدة قالوا يا رسول الله
 قال لا فرقة وهم القدية قال في اللآي هذا اللفظ
 والافخديت يفتقر الامة على ثلاث وسبعين
 اخرجه ابو داود والترمذي وقال حسن صحيح وابن
 وابن جبار والحاكم في صحيحه ما قال الحاكم انه
 خد كبير في الاموال قال الزركشي وراه البيهقي
 صحيحه من خد ابي هريرة وغيره قلت ورواه
 الاربعة عن ابي هريرة رضي الله عنه لفظه فتر
 اليهود على احد وسبعين فرقة وتفرقت لفظاً
 على اثنين وسبعين فرقة وتفرقت امتي على ثلاث
 وسبعين فرقة كما في الجامع الصغير للسيوطي
 روية للترمذي عن ابن عمر بلفظه ان النبي

ہر کلام کرنا یہ زبان پر مشہور ہے اور مایہ نبویہ میں کہ کہا ہے
 کثیری کا کلمہ اصل نہیں اور جس کو نخصت کی طرف منسوب ہے
 اس کے جہوت بولایہ ابن ربیع فی ذکر کیا ہے قسطانی ابن کثیر کا قسط
 ذکر کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث بہت طرق سے آئی ہے بعض کو بعض
 تقویت ہوتی ہے اس کو شیخ الاسلام عسقلانی نے ذکر کیا ہے
 اور کہا ابن سبکی فی اس حدیث کو حافظ ابو نعیم اصفہانی نے تواتر
 نے دلائل النبوة میں روایت کی ہے میں کہتا ہوں یہاں ہی
 دارقطنی اور عالم اور اسکے شیخ ابن عدی روایت کی ہے
 جیسا کہ میری نے حیات الحيوان میں ذکر کیا ہے **حديث**
 لو ثاو نماز کو ایک درہم خون سے - کہا نو دینی سلم کی خطبہ کی
 شرح میں اس حدیث کو بخاری اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے یہ حدیث
 باطل ہے اس کا کلمہ اصل اہل حدیث کی نزدیک نہیں ہے **حديث**
 میری امت ستر فرقة متفرق ہوگی سب جنت میں جائیں گے مگر
 ایک **فتیر** کہا لوگوں نے یا رسول اللہ وہ کوئی کہا مذہب اور
 قدر یہ ہیں - کہا لا لی میں ان لفظوں سے در نہ حدیث متفرق
 ہوگی امت میری تہتر فرقة اس کو ابو داود اور ترمذی (اور کہا آہ
 یہ حسن صحیح ہے) احمد بن ماجہ اور ابن حبان اور عالم نے
 اپنی صحیحوں میں روایت کیا ہے اور کہا حاکم نے یہ حدیث اصول
 میں بہت ذکر کرتے ہیں کہا زکشی فی اسکو بہت ہی زیادہ کہا ہے اور
 لوگوں نے ابو ہریرہ وغیرہ کی صحیح کی میں کہتا ہوں اس کو ستر
 اربعہ والوں نے ابو ہریرہ کا روایت کیا ہے اور اس کی یہ لفظ میں
 متفرق ہو گئے یہود اکثر فرقة اور متفرق ہو گئے نصاری
 بہتر فرقة اور یہ متفرق ہو گئے میری امت تہتر فرقة جیسا
 کہ جامع صغیر سیوطی میں ہے اور ترمذی کے ایک روایت
 میں ابن عمر سے ان لفظوں سے یہ تحقیق متفرق ہو گئی ہے

تفرقت علی اثنين وسبعین ملة كلهم في النار
 الاملة واحدة قالوا من هي يا رسول الله قال ما انا
 واصحابي وفي رواية احمد وابي داود عن معاوية
 اثنتان وسبعون في النار واحدة في الجنة وهي
 والحديث في المشكوة وشرحه المرقاة **تحديث**
 تفقهوا قبل ان تسودا من قول عمر قيل معناه
 قبل ان تزوجا فقصير وارباب بيت وخادم
 قيل صناع العلم في اخذ النساء وقال الثوري من
 اسرع الرياسة اضر بكنه من العلم ومن لم يستع
 ثم كيت ثم كيت وهذا المعنى اعم والله سبحانه
 اعلم **حديث** تفكرت اخير من عبادة سنة
 ذكره الفاكهاني بلفظ فكر ساعة وقال انه من
 الشر السقط وقال ابن عبا وابو الداء فكرت
 خير من قيام ليلة نقله الخطابي في ذكر السيوطي
 الجامع بلفظ فكر ساعة خير من عبادة ستين سنة
حديث التكبر على التكبر صديق قالوا له هو كلام
 مشهور قلت لكن معناه ما نورد **تحديث** التكبر جزم
 السخا ولا اصل له في المرفوع مع وقوعه الراجعي وانما
 هو من قول ابراهيم النخعي حكاية الترمذي في جامع
 عند فقال مروى عن ابراهيم النخعي انه قال التكبر
 والتسليم جزم وقال السيوطي رواه شعيب بن منصور
 فسنده عن ابراهيم النخعي قوله التكبر جزم في القراء
 جزم واخر جزم من جهة آخر عنه قال كانوا يجزمون
 التكبر المراد عدم التقطيط والتزديد قوله ولا
 انه اراد بالجزم الوقف دون الوصل عابدة

بہتر فرقہ اور میری امت بہتر فرقہ متفق ہوگی سب الگ الگ
 کو ایک فرقہ کہا لوگوں کو کون سے یا رسول اللہ کہا جہنم میں ہوں
 میرے اصحاب ہیں اور ایک میت احمد اور ابن اودین معاویہ پر بہتر
 ناری ہیں اور ایک غنی اور وہ اہل سنت جماعت میں تودہ پیش
 مشکوۃ میں اور شرح اسکے مرقات میں ہے حدیث فقہات
 سیکھو پہلے سزاؤں سے یہ قول عمر کا ہے بعضوں نے کہا ہے معنی کے
 یہ میں پہلی امت کی کہ نکاح کر دیں ہو جاؤ تم انک گہروں اور خادموں
 کے اور اسیدوں کو کہا گیا ہے صنایع ہو گیا ہے علم عورتوں کو جو تیر و تین کہا
 تو سچی جو شخص جلدی کرے ریاست کو اسے نسبت علم حاصل کیا اور
 جسے جلدی نہ کی تودہ کیسا یہ کیسا یہ کیسا اور یہ معنی عام ہیں
 اللہ پاک بہت جاننے والا ہے **حدیث** ایک گہری فکر کرنا ایک
 کے عبادت سے بہتر ہے سکھو فکھانی فی ان لفظوں سے ذکر کیا ہے اور کہا یہ کلام
 سری السقط کی ہے اور کہا ابن عباس اور ابو الداء فکر کرنا ایک گہری
 رات کی گہرائی میں بہتر ہے سکھو خطابی فی فتن کیست اور سیوطی
 میں ان الفاظ سے ذکر کیا ہے فکر کرنا ایک گہری کا شاہد برس کے عبادت سے بہتر
حدیث متکبر کے اور بیکرا ناصدقہ کی کہا راجعی یہ کلام مشہور میں
 کہتا ہوں لیکن معنی سکھو جزم میں **حدیث** تکبر جزم ہے کہا سجاد
 فی کتاب جہم اصل نہیں باوجودیکہ راضی میں واقع ہوئی ہے اور یہ قول
 ابراہیم نخعی کا ہے یہ حدیث صاحب جامع نے ترمذی سے
 نقل کی ہے کہا اوسن ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ اوسنے کہا تکبر جزم ہے
 اور سلام جزم ہے اور کہا سیوطی نے سکھو سید بن منصور
 نے سنن میں ابراہیم نخعی طرح روایت کیا ہے تکبر جزم ہے اور
 قراءۃ جزم ہے اور اوسنے وجہ دوسرے اس روایت کی ہے کہ وہ لوگ
 جزم کرتی تکبر پر اور اوسنے یہ کہ نہ ملانا (ایک کو دوسرے) میں کہتا
 ہوں اظہر ہے کہ مراد جزم سے وقف ہے سو اوصل کے اپنی مانع ہے

على انه كلام تام وكذا الحكم في القراءة فان المتكلم
 فيها هو الوقت على الفواصل **حديث** التكلف
 حرام قال ابن الدبيج لا اعلم بهذا اللفظ بل في صحيح
 البخاري عن عرو قال سئلت عن التكلف قلت والحال
 ان معناه ثابت ويؤيد ما أخرجه ابن عساکر في
 تاريخه عن الزبير بن العوام بلفظ اللهم في وصلي
 براء من التكلف وأخرجه أيضا بلفظ انا وامي براء
 من التكلف عن الزبير بن ابي هالة وهو ابن خذ
 زوج النبي عليه السلام وقد يقتبس لك من قوله
 تعالى (وما انا من المتكلمين) **حديث** تمكث
 احد يكن شطرحه لا تفضل ولفظ الزكر كشي شطر
 دهر قال ابن مندة لا يثبت وقال ابن الجوزي لا يثبت
 وقال النووي باطل وقال البيهقي طلبته فلم يجد له
 اسنادا والحاصل انه لا اصل له بهذا اللفظ من
 مبناه ولا يقرب من معناه ما انفق عليه الشيخان
 من حديث ابی سعید مرفوعا اليه اذ افاضت لم تقبل
 ولم تقم فذلك من نقصانها **حديث** تناسل
 اباهي بكم يوم القيمة جاء معناه عن جماعة من الصحابة
 وفي ابی داود والنسائي والبيهقي وغيرهم من حديث
 معقل بن يسار مرفوعا تزوجوا الولود فاني مكاتر
 الامم ولا احد والبيهقي عن انس كذلك وصححه ابن
 الحاكم **حديث** التوكا على العصا من سنة
 الانبياء كلام صحيح وليس له اصل صريح وانما يستند
 من قوله تعالى (ما تالك بميمتك يا موسى) ومنه
 يفتي على السلام في بعض الاحيان كما بينته في رسالتي

اسلے کہ یہ کلام تام ہے اور ایسا ہی حکم ہے قرأت میں کیونکہ انہیں
 کرنا فاصلہ نہیں سمجھتے **حديث** تکلف حرام ہے کہ ابان اسے سمجھتے ہیں
 ان لفظوں کو نہیں جانتا بلکہ صحیح بخاری میں اسے اس طرح ہے کہ اگر ہم نسخ کیے
 گئے ہیں تکلف سے منہ ہٹا دیں حاصل کیے اس کے ثابت ہیں اولاً کانوی
 ہے جو کہ ابان عساکر نے تاریخ میں نہیں عوام سے ان لفظوں کے روایت
 ہے یا امین اور میری است کی صالحین کے میں تکلف ہے اور ان لفظوں
 ہے یہی مروی ہے میں اور میری است یہی است یہی تکلف ہے زیریں ابی ہار
 سے ہے جو خدیجہ آنحضرت علیہ السلام کی بیوی کا لڑکا ہے اور یہی
 قول اللہ تعالیٰ سے بھی اقتباس ہو سکتی ہے (اور نہیں ہوں تکلف
حديث نہیں ہے بعض تم سے نصف عمر تک حالت پرکنا
 نہیں پڑتی۔ اور لفظ زکرشی کے نصف نانہ تک میں کہا ابن مندة
 نے یہ ثابت نہیں ہے اور کہا ابن جوزی یہ معلوم نہیں ہے اور کہا نو
 نے باطل ہے اور کہا بیہقی نے منکر کو طلب کیا اور اس کے کوئی سند
 پایا اور حاصل یہ ہے کہ اس کا ان لفظوں کے کچھ اصل نہیں ہے اور قرآن کے
 معنی کی ہے جیسے شیخان ابی سید اتفاق کیا ہے کیا نہیں بات
 کہ جب عورت حاضر ہوں نہیں ناز پڑتی اور نہیں روزی کہتے
 یا اسکے دین کا نقصان ہے **حديث** نسل بڑاؤ میں قیاس کی
 دن سے فکر کروں گا۔ اسکے معنی بہت صحابہ مروی ہیں اور
 ابی داؤد اور نسائی اور بیہقی وغیرہ میں مستقل بن لیا ہے مرفوع روایت
 ہے نکاح کرو جنسہ والیوں کو کیونکہ میں تم سے اولاد میں نہیں فکر کروں گا
 اور احمد بن حنبل میں اسے ایسا ہی ہے اور ابن حبان اور حاکم
 اسکی تصحیح کی ہے **حديث** لا ہٹی پر کچھ لگانا پیغمبروں کی سنت ہے
 کلام صحیح ہے اور اس کا کچھ اصل صحیح نہیں ہے لیکن معنی اس کے قول
 اللہ تعالیٰ سے استفادہ ہو سکتے ہیں (کیا ہو تیری داہنی ہاتھ میں کوئی
 اور آنحضرت علیہ السلام کے معنی اس کا کہ میں جان لیا ہے

واما محمد من بلغ الأربعين لم يمسه العصف
عصی فليس له اصل **حدیث** التهنية بالشهر
الاعیاد مما اعتاده الناس بعض البلاد لم يرو
شئ صريح في هذا البني لكنه صحيح في المعنى
لعي خالد بن معدان اثلة بن الاسقع في يوم عيد
فقال تقبل الله منا ومنك فقال نعم تقبل الله
ومنك واستند النبي صلى الله عليه وسلم ولكن الا
فيه الوقت وقد ثبت ان آدم لما حج بيت الله
قالت الملائكة برحمتك قد حججنا قبلك في الضحى
طلحة اكف هفتية بتوبة الله عليه برو في حق
الحجار من الرفوع ان اصابه خير هناء او مصيبة
عزاه الى غيره ما هو في مبناه ومعناه **حرف**
الثلاثة - حدیث الثقة بكل احد
قال السخاوی لا عرف بهذا اللفظ قلت معناه
اذ لا ينبغي لاحد ان يشق بغير الله فان من توكل
عليه فاه ومن تعذر بالعباد ذله الله وفي المثل
مله وهو بنت ضعيف ولا حول ولا قوة الا بالله و
يقويه خد الخرم سوء الظن **حدیث** ثلاث
لايركن اليها الدنيا والسلطان المرأة كلام صحيح
معناه وليس حدیث في مبناه **حرف** الجمل
حدیث الجار الى ربيع المعروض ما رواه البخاري في الادب
المفرد انه من قول الحسن البصري وقد سئل عن الجار
فقال ربيعون دار امامه واربعون خلفا واربعون
عن يمينه واربعون عن شماله وكذا جاء عن الاوزاعي
حدیث جبت القلوب على حب من احسن اليها

۱۱

ليكن به حدیث جو شخص ہو چا چالیس سال کو اور اسے لاطمی کو
ہنیں مس کیا اور اسے نافرمانی کی۔ ہر کچھ اصل نہیں حدیث مبارک
بعض مہینوں میں اور عیدوں میں جیسا کہ عادت پر کڑی ہو لوگوں نے
بعض شہروں میں۔ ہمسہ کوئی شئی وارد نہیں ہوئی لیکن یہ پڑھنے میں
صحیح ہے اس کے کہ خالد بن معدان و اثلة بن اسقع کو عید کے دن ملا اور
کہا قبول کرے اللہ تمہارے اور تم سے اسے کہا ہاں قبول کرے
اللہ تعالیٰ ہم سے اور تم سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
منسوب کیا لیکن وقف ہمیں اشیاء اور ثبات ہو چکا ہے کہ جب اللہ علیہ
السلام بیت المقدس کیا تو فرشتوں نے کہا اچھا ہوا حج تیرا ہے
یہ سچ کیا ہے اور صحیح میں ہے کہ ہر اس مظلوم کا کعبہ الہی اور اس کو مبارک
وہی ساتھ تو رہا لگا لگا اور حقوق ہمسایہ میں مرفوع روایت ہے اگر کوئی
اس کو نیکی مبارکبادی دے سکے اور اگر یہ ہو نیکی سکے مصیبت تو یہی چوچ
اس کو وہی حدیثیں اس میں ای میں **حرف** ثا۔ حدیث
عثمان ذکرناہ رب سبب کا ہے۔ کہا سخاوی میں سکوان لفظوں سے
نہیں جانتا میں کہتا ہوں کے معنی صحیح ہیں اس کے کہ کسی کو لائق ہونے
کہ عثمان ذکر ہو اللہ تعالیٰ کسی پر کیونکہ جو شخص کوکل کر یہ اور تیر
اس کو کافی ہے اور جو شخص آدمیوں کے ان کے ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا
اور شے پناہ پر کڑی اس کے کہ سبب کی نعمت کی نعمت کی ضعیف لگ رہی ہے
نہیں کہ لانا اور نہیں قہنگی کی گرسا تہم را اند اور یہ حدیث کی تعریف ہے
ہم محکمہ کہ ان کے کام پر برافٹن (حدیث) میں میں ہیں ان کی طرف سے
ہو یا رتاہ و عورت یہ کام میں صحیح ہے و شہائیں **حرف** جیم حدیث
ہمسایہ چالیس گز تک ہے۔ شہر ہو یہ جو نجاشی ادب مغرو میں دایت کی ہے
کہ یہ قول جن بصری کا ہے اور اسے ہمسائی ثابت سوال ہو جواب یا چالیس
گز کی ہے اور چالیس میچے اور چالیس میں اور چالیس میں اور یا چالیس
سے آیا ہے حدیث پیدا کر میں بل محبت اس شخص جو لو کی طرف سے کرے

وَبُضُّ مِنْ سَائِلِيهَا قَالَا السَّخَاوُ يَرْفَعُ رُفُوعًا وَهُوَ
 وَهُوَ بَاطِلٌ مِنَ الْوَجْهِينِ قَوْلُ ابْنِ عَدَى تَعَالَى فِي الْمَوْثِقِ
 مَعْرُوفٌ مِنَ الْأَعْمَشِ يَحْتَاجُ إِلَى تَأْوِيلٍ فَانْهَضُوا
 كَذَلِكَ بَسَدَ مِنْ يَتَمُّ بِالْكَذِبِ الْوَضْعُ بَيِّنٌ أَجَلُ الْأَعْمَشِ
 عَنْ مِثْلِهِ قَالُوا وَجَاسْتَأْنَسُ عَائِزُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ
 الْفَلَجَرُ عِنْدَ نَعْمَةٍ يَرْعَاهُ بِهَا قَلْبِي وَبِحَدِّ الْهَدْيَةِ تَدْنِي
 بِالسَّحَابِ وَالْبَصَرُ هُوَ ضَعِيفٌ **حَدِيثُ الْحَرْثِ بْنِ**
الْعَمَلِ قَالَا السَّخَاوُ لَمْ يَفْقَهُ هَذَا اللَّفْظَ وَبَيَّنَّا لِيَاكُفُّرُ
تَعَالَى (وَأَنْ عَاقِبَتُهُمْ فَغَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عَاقِبَتْهُ بِهِ) (وَأَنْ
جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَمَا آتِئُوا صَاحِبَ الدُّنْيَا لَعَلَّكُمْ تَكُونُونَ
وَأَنْ تَعْلَمُوا أَنَّ السَّخَاوُ بَانَةٌ أَخْرَجَ ابْنَ مَاجَةَ مَطْلُوكًا وَاسْتَدْرَجَهُ
وَقَالَ السُّوَيْطِيُّ حَدَّثَ جَبْرِ مَسَاجِدُكُمْ بِمَا يَنْدَكُمُ مِثْلُكُمْ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْأَسْقَعِ وَالطَّبْرَاوَنِيِّ
وَأَبِي مَامَةَ **حَدِيثُ جَهْدِ الْمَقْلَدِ مَوْقَالَ**
ابْنِ الدَّبِيعِ هُوَ مَعْنَى حَدَّثَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ جَهْدُ الْمَقْلَدِ
مَوْعِدُ الَّذِي خَرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ عَزِيزٍ ابْنُ هَرِيرَةَ
مَرْفُوعًا قَالَتْ الْفَرَقُ بَيْنَ الْمُعِينِ وَالْأَوَّلِ يُشِيرُ إِلَى أَنَّهُ
لَا يَمْلِكُ شَيْئًا غَيْرَ مَوْعِدٍ بِالْعَتَرَةِ فَمَوْعِدُهُ فَاقَتْهُ وَلِخَلْقِهِ
يُرَادُ بِهِ أَنَّهُ إِذَا كَانَ فَقِيرًا وَاعْطِيَ شَيْئًا قَلِيلًا لَمْ يَأْكُلْهُ
فَهُوَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ كَمَا وَرَدَ سَبْقُ رَهْمَانَةِ الْفَدْوَى
حَدَّثَ جَوْدَ التَّرَكُّ وَلَا عَدْلَ الْعَرَبِ كَلَامٌ بِإِسْنَادٍ لَا خُشْيَةَ
ذَكَرَهُ ابْنُ الدَّبِيعِ وَأَقُولُ هُوَ كَقَرِظٍ بَاطِلٍ هُمْ حَيْثُ فَضَّلُوا
ظَلَمَ جَاعِعٌ عَلَى عَدْلٍ جَاعِعٌ مَعَ أَنَّ أَهْلَ الْعَدْلِ أَجْنَبُوا
النَّاسَ أَهْلَ الْجَوْدِ أَصْلُهُمْ أَجْنَسُ **حَدِيثُ شَاكِرِ بْنِ**

اور دشمنی اور دشمنی کے جو ان کی طرف برائی کرے کہ اس کا سزا دینی ہے مرفوع
 اور موقوف روایت کی گئی ہے اور وہ موقوف باطل ہے اور قول ابن عدی کا
 بعد اس کے یہ بھی کہ (کہ موقوف صرف پر اس سے) تاویل کا محتاج ہے کیونکہ وہ
 نے اس شخص سے روایت کی جو کذب اور وضع پر متہم ہے بسبب اس کے کہ
 اعش ابنی مشرق بڑا ہے کہ اس روایت بھی اس کے تقویت ہو سکتی
 یا اندر کرنا کر کیلئے لغت جو رعایت کرے اور اسکی سبب اسکی دلیل
 اور اس حدیث کے یہ کان اور انکھ دو کر دیتا ہے۔ اور یہ ضعیف ہے حدیث
 جزاشی کی جس عمل سے ہے کہ اس کا سزا دینی میں ان لفظوں پر اس
 نہیں ہوا اور اسکی طرف قول اللہ تعالیٰ کا اشارت کرتا ہے اگر تم خدا
 دو تو عذاب و او قدر جس قدر تم عذاب کے لئے ہو) (اور جزا اس
 برائی کی اور اسکی مثل) اور جیسا کہ تو بدلیگا ویسا ہی دیا جائیگا حدیث
 اپنی مسجد و اپنی لڑائی کو دو کر کہو۔ کہا بڑا کہ اسکا اصل نہیں اور سزا دینی
 اس طرح ہے کہ اسکا بچا یا ہے کہ اسکو ابن ماجہ نے اپنی حدیث میں روایت کیا
 ہے اور اسکی سند ضعیف ہے اور کہ اسکی سند میں ہے حدیث کہ وہ لڑائی مسجد کو
 اپنی دیوانوں دراز کو اسکو کہیں جائے وہ اسکی سقا اور طہارت لے لے اور اولی
 سے روایت کی حدیث کو شش تندرست اسکی انس میں کہا ابن مسعود
 یا اس حدیث کی معنی میں افضل صدقہ کاوشش تندرست ہے جو اسکو اسکی
 اسکی ابو داؤد وغیرہ فی ابی ہریرہ مرفوع ہے اور فرق دو دو معنی
 میں یہ ہے کہ اسکی طرف اشارت کرتا ہے کہ وہ سقا اسکو کے انیسویں
 کا مالک نہیں بلکہ وہ اسکی فقیر اور بھوکھ میں اس حدیث سے مراد اسکی فقیر
 ہو اور کہ تو دینی سے ہے جو اسکی یا اس میں افضل صدقہ ہے جیسا کہ یہ روایت
 ہو ہے ایک ہم لاکہ یہ ہم پر سبقت لے جاتا ہے حدیث ظلم کرنا
 عدم عدل عرب کا برابر ہے یہ کلام فی اعتقاد حدیث نہیں اسکو ابن مسعود
 ذکر کیا ہے کہ اسکی ظلم کرنا میں کہ یہ سب سے ایک تاکہ ظلم کو ایک عادت ہے
 فضیلت کے جو اور جو کا عادل لوگ تم غفلت میں اور ظالم لوگ برصفت ہیں حدیث

کافر لا یرحم علی صاحبہ فی حالہ و قاتلہ من اهل الجنة
ای دفع عن مسلم مضطر من اهل الجنة فنعناه ^{صحیح}
واما بناء فکما قال ابن الدبیع انه کلام یدر الاسواق
ولیس بحديث **حديث الجيرة** روضة ومصر
الله فی رصنه قال العسقلانی کذب موضع وفي التثنية
ان الجيرة بکسر الجیم وسکون الیاء قرية قبالة مصر
على النيل **حرف الحاء المحملة - حديث**
حاکو الباعة فانه لا رمة لهم کذا ذکره ابن الدبیع ^{بشدید}
الکاف مد غما ولفظ السیوطی حاکوا بالفک وقال
اصل له وفي مسند ابی یعلی من رخصت الحسین بن علی
مرفوعا المعنون لا مأحولا حمود واخرجه ابو القاسم
البعوی من طریق کامل بن طلحة عن ابی هشام القتات
قال كنت احمل المتاع من البصری الى الحسین بن علی بن
ابی طالب فکان یماکنی فی فعلی لا اقوم عنده حتی ^{هبط}
عامته قلت یا ابن رسول الله جئتک بالمتاع من البصر
فما کسنی فی فعلی لا اقوم حتی تهبط عامته فقال ان
حدثنی یرفع الحدیث الی النبی علیه السلام قال المعنون
ما یروى ولا حمود قال البعوی لو هم من کامل وروى غیره
عن ابی هشام قال كنت حمل المتاع الی علی بن الحسین
قال العسقلانی ومرو بسند ضعیف بلفظ ما کسوا
الباعة فانه لا خلاق لهم قال وروى بسند قوى عن
الثوری نقله کان یقال ما کسوا الباعة فانه لا خلاق
لهم **حديث** جب من دیناکم ثلاث الطیب
النساء وجعلت قرعة منی الصلوة قال الزکشی روا
التثنية والحاکم من رخصت انس بن لفظ ثلث وقال

کافر ہے اپنی صاحب کسی حال میں ہم نہیں کرتی اور اس کا قاتل اہل
جنت سے ہے یعنی فریو الا یہ کہ کافر و مسلمان فرار سے اہل جنت سے
مٹنے اسکے صحیح ہیں لیکن بنا اسکے ایسی ہر جیسا کہ ابن دبیعی فرمایا
یہ کلام بازاروں میں پھرتی ہے حدیث نہیں حدیث جیروا باع
اور شہر مصر سے کما کرا خزانہ زمین میں کہا عسقلانی نے کذب ہے منوع
ہے اور نہایت میں جیروا کسیرم اور سکون یا سو نام کاؤں پر قریب کر
نیل پر **حرف حاء - حديث** سختی کر دینے والا اس کے
کہ یہ انکو لازم ہے۔ ایسا ہی اسکو اس روئے ذکر کیا ہوتا شدید
اور سیوطی کا کاف نام سے ہے اور کہا کہ کچھ اصل نہیں ہے اور سند
ابی یعلیٰ میں حسین بن علی سے مرفوع روایت ہے معنیوں ناموں
ہے اور نہ محمود اور اسکو ابو القاسم بعوی نے طریق کامل بن
سے اوس ابی ہشام القادسی روایت کی ہے کہا اوس بن
بصرہ سے استبا حسین بن علی بن ابی طالب کی طرف لانا تہادہ
مجھے اوس میں کم دیتا تھا اور میں اس کے پاس سے نہ کھڑا ہوتا تک
وہ نام اسباب بخش دیتا میں کہا اسے بیٹے رسول اللہ کے
کیا میں لایا ہوں تیری پاس اسباب بصرہ سے تو مجھ کو زمین کو دیتا
اور میں نہیں کھڑا ہوتا تاکہ تو تمام بخش دیتا ہے کہا مجھے میرے پاس
مرفوع روایت کی ہے کہ معنیوں ناموں پر اور نہ محمود کہا بعوی وہ کامل
سے ہے اور غیروں نے ابی ہشام سے روایت کی ہے کہا اوس بن ہشام
تھا اسباب علی بن حسین کی طرف اور کہا عسقلانی نے بسند ضعیف ان
سے وار ہو کر میرے نقصان کرنے والوں کے کہ نصیب نہیں کہا اوس سے سند
قوی سیفان ثوری سے مروی وہ کہتا تھا بیع کے نقصان کرنے والوں
کیسے کہ نصیب نہیں ہے حدیث مجھ تھا و دنیا سے تین چیزیں پسند
میں خوش اور سو تین اور تیرے کہ آرام نما زمین کیا گیا ہے کہا کشتی
نے روایت کیا اسکو نسائی اور حاکم نے انس سے لفظ میں کہا

السجود لم أقف على لفظ ثلاث إلا في موضعين
من الأحياء وفي تفسير العنبر من الكشاف ما دأبنا
في شئ من طرق هذا الحد بعد مزيد التفتيش قال
وزيادته مختلفة للمعنى فإن الصلوة ليست الدنيا
قلت وصحة من جهة البنى فقد لا السيوطي في خروج
احاديث الشفاء لكن عندنا أحد من حديث عثمان
كان يعجبني الله من الدنيا قلنا ان شاء الله
الطيب الطعام فاصلاً اثنين ولم يصب احداً من
النساء والطيب لم يصب الطعام قال اسناد صحيح
ان فيه رجلاً لم يسم قلت فيصير اسناداً حسناً
صحته من جهة المعنى فلو وقع عرقه عينه في الدنيا
حصل كانه منه لو قيد ما جاز في رواية الطيب ان شاء
وقر عيني في الصلوة وهل المراد بالصلوة العباد
الموضوعة لساناً لا نام والصلوة عليه السلام قد
حبك الشئ يعم ويصم رواه ابو داود وقد بالغ الصفا
فيه وحكم بالوضع عليه لا السجود وكيفنا سكوت
ابو داود علي فليس موضع ولا شديد الضعف فهو
قلت ذكر الزركشي عن ابى الدرداء وقال لا الوقف
وروع معاذ بن ابى سفيان لا يثبت في سكك عليه
السيوطي مع انه ذكره في الجامع الصغير وقال رواه احمد
البخاري في تاريخه وابو داود عن ابى الدرداء في
في اعتلال القلوب عن ابى هريرة رضي الله عنه بن
عساكر عن عبد الله بن ابيس انتهى في الحد اما صحيح
لذا انه لا غير في تقي عن درجة الحسن لانه كثر
وقر صفة حد يث الجيد لا يعد بجم

سجود حتى بين لفظين برداقت بنين بولاً لاجل في دو جلد بين اور
اشاف كل تفسير آل عمران من اور بنين اور نو كوسي جلد اس حدیث
طرق میں نہیں دیکھا مالا کو بہت تلاش کے یہ کہا اور شی زیادتی
اسکے معنوں کو مختلف کرتی ہے کیونکہ نماز دنیا سے نہیں ہے میں کہتا ہوں
صحت اسلے معنی کی جیت ہے یہ کہہ سکتے ہیں ترجیح احادیث شفاء میں
لیکن احمد کی نزدیک عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ کو دنیا سے تین چار
پسند آتی تھیں عورتیں اور خوشبو اور طعام آنحضرت کو دو
چیزیں ملین اور ایک ملی ملی آنحضرت کو عورتیں اور خوشبو
اور نہ ملا طعام کہا اور شی اسناد اسکی صحیح ہے مگر اس میں ایک حدیث
ہے اور کا نام معلوم نہیں میں کہتا ہوں اب اسناد اسکی حسن ہو گے
لیکن صحت اسکی جہت معنی سے اس طرح ہے کہ آرام آنکھوں کا دنیا سے گویا
اسی ہے اور اسکی تائید روایت کئی ہے خوشبو عورتیں اور آرام آنکھوں کا دنیا سے
مراد صلوة سے عبادت ہے جو تمام خلقت کے لئے بنائی گئی ہے اور دو آنحضرت پر
ہو اللہ تعالیٰ کی اس پر حدیث محبت تیری کسی شے سے تجھے نسا
اور یہاں کئی ہے روایت کیا اکا ابو داؤدی اور صفائی اس میں بالذکر کے
اس پر منع کا حکم کیا کہا اسنادی ہے کو اس پر ابو داؤد کا چکر انفاہت کرنا ہے
پس موصوع نہیں ہے اور سخت غنیف حسن ہے میں کہتا ہوں زکری
ابی الدرداء ہی کر گیا ہے اور کہا ہے اچھا اور معاذ بن سفيان روایت
کی گئی ہے اور ثابت نہیں ہے اور سیوطی نے اس پر چپکے ہے ابو داؤد
اور شی اسکو ماح صغیر میں ذکر کیا ہے اور کہا روایت کیا اسکو احمد و بخاری
نے ترجیح میں اور ابی داؤدی ابی الدرداء اور شی اسکی حدیث علی بن عبد اللہ
میں ابی ہریرہ اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن ابیہ سے
سنے ہیں حدیث با تو صحیح لوازہ ہے بال غیرہ درج حسن لہذا
سے بڑھ کر ہے بسبب کثرت روات کی اور تحت صفات
حدیث دوست نہیں عذاب دینا دوست کو

قال السخاوی ما علمته في الرفوع وقوله تعالى (وقالت اليهود والنصارى نحن ابناء الله ولجباؤه قل فامية بذكر بنوكم) يثير اليه اى الى صحة معناه وان لم يثبت
 مبناه **حديث** حبل الدنيا راس كل خطيئة
 قال بعضهم موضوع ومنهم ابن تيمية حيث جزم بان
 من قول جندب البجلي وقد رواه اليه في الشعب
 باسناد حسن الحسن البصري رفعه رسلا قال السيوطي
 وقد عد الحثافي الموضوعات وتعبه سفيح الاسلام
 ابن حجر بان الديني انتهى على مراسيل الحسن والاسناد
 حسن اليه وقد ورحه الديلمي من تحذ علي بن ابي طالب
 في مسند ولم يذكر له اسناد او هو تاريخ ابن عسك
 عن سعد بن مسعود الصدق التابعي بلفظ حبل الدنيا
 رأس الخطايا انتهى وهو عندنا في غيم في ترجمة سفيان
 التورث من الحلية من قول عيسى عليه السلام وعند
 ابي الدنيا في مكاييد الشيطان له من قوله مالك بن دينا
 اقول القائل بان موضوع لم يصرح باسناد الانس
 مختلفة والمرسل حجة عند الجمهور اذا هم اسناده
 لهذا قال ابن الديني مراسلات الحسن اذ رووها
 الثقات صحاح وقال الدارقطني في مراسيله ضعيف
 فالاعتماد على عماد الاسناد **حديث** حبل الون
 من الايمان قال الزركشي لم اقف عليه قال السيد
 معين الدين الصفوري ليس ثابت وقيل انه من كلام
 بعض السلف وقال السخاوي لم اقف عليه معناه صحيح
 قال المنوفي ما ادعاه من صحة معناه عجيب اذ لا ملاز
 بين حبل الوطن وبين الايمان ويرده قوله تعالى ولو

کہا سخاوی میں اسکو مرفوع نہیں جانتا اور یہ قول خدا تعالیٰ کا
 (اور کہا یہ تو ہم بیٹے اللہ ہیں اور دوست اس کے تو کہہ یا محمد سر
 کیلئے مملو عذاب یا تو بسبب گناہ تمہاری کے) اشارت کے
 صحت میں کے طرف کرتا ہے اگرچہ بنا اس کے صحیح نہیں ہے **حديث**
 حبل دنیا کی تمام گناہوں کے سزا ہے کہا بعض نے موضوع ہے اور
 اوج ابن عسکری نے اوس نے یقیناً کہا کہ یہ خبر جندب بجلي کا قول ہے اور اسکو
 بصری نے شعب میں رسنا وحسن حسن بصری اور اوس اسکو مرفوع
 مسل کیا ہے کہا سیوطی اوس نے حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور کہا
 کیا اسکا شیخ الاسلام ابن حجر نے اس طرح سے کہ یہی فی مراسیل حسن پر شمار
 ہے اور اسناد اسکا حسن ہے اور اسکو دیلمی سنن علی بن ابی طالب
 سے لایا ہے اور اسکو سنن ابن عسکری اور تاریخ ابن عسکری سعد بن مسعود
 تابعی سے ان لفظوں سے جو محبت دنیا کی سزا گناہوں کے ہے اور
 ابی نعیم کے نزدیک جبریفان ثوری میں حدیثی قول عیسیٰ علیہ السلام
 کے طرف منسوب ہو مکایید الشیطان میں ابی الدیاسی قول مالک بن
 وینار کا کہا ہے میں کہتا ہوں جسکو موضوع کہا ہے اوس کے
 اسناد کی تصریح نہیں ہے اور سنن مختلف میں اوپر مسل میں کے
 نزدیک جبار سلمی اسناد صحیح ہو حجت ہے اور اسنی سطر ابن
 نے کہا ہے مسل حدیث حسن کے جبار اس سے روایت کرے صحیح میں
 اور کہا دارقطنی نے اوسکی مراسیل میں ضعف ہے پس اعتبار اسناد
 پر ہے **حديث** محبت وطن کی ایمان ہے ۔ کہا زکشی
 نے میں اس پر واقف نہیں ہوا اور کہا سید معین الدین صفوری
 نے ثابت نہیں ہے اور کہا گیا ہے یہ بعض سلف کی کلام ہے
 اور کہا سخاوی نے میں اس پر واقف نہیں ہوا اور معنی اس کے
 صحیح میں کہا منوفی فی اسکی صحت کا دعویٰ کرنا عجیب ہے اسلئے کہ
 وطن وایمان میں کوئی لازم نہیں ہے اور اسکو کرتا ہے قول خدا تعالیٰ

انا کتبنا علیہم) فانہ دل علی جہم وطنہم مع عہد
 تلبسہم بالایمان اذ ضمیر علیہم للمناقضین وبقیہ
 بعضهم بانہ لیس فی کلامہ انہ لا یحب لوطن المؤمن و
 انما فیہ ان حب لوطن لا ینافی الایمان انتہی و لایحفظ
 ان معنی الخد حب لوطن من علامۃ الایمان و
 لا یکن الا اذا کان الحب مختصا بالمؤمن فاذا وجد
 فیہ فی غیرہ لایصلح ان یکون علامۃ قبولہ ومعناہ
 صحیحہ نظر الی قولہ تکتا حکایۃ عن المؤمن (ومالنا
 الا نقال فی سبیل اللہ وقد اخرجنا من دیارنا) ففتح
 معارضة لقولہ تعالی (ولو انا کتبنا علیہم ان قتلوا)
 ثم لا ظہر فی معنی الخد ان محم مبنیہ ان یعمل علی
 المراد بالوطن الحجة فانہا السکن الاول لابن آدم
 علی خلاف فیہ انہ خلق فیہ اود خل بعد ما کمل و تم
 او المراد بہ مکہ فانہا ام القری قبلۃ العالم والبر
 الی اللہ تعالیٰ علی طریقۃ الصوفیین فانہ البدأ والمعا
 یشیر الیہ قولہ تعالی (وان الی ربک المنتہی) او المراد
 الوطن المتعارف لکن بشرط ان یکون سبب صلتہ
 ارحامہ و احسانہ الی ہل بلدہ من فقرانہ وایتانہ
 ثم التفتی انہ لایلزم من کون الشئ علامۃ لہ
 اختصاصہ مطلقا بل یکفی غالباً الا تری الی حدیث
 الحد من الایمان وحب العرب من الایمان مع انہما
 یوجدان فی اہل الکفران واللہ المستعان **خ** حب
 الصرۃ موضوع کما قالہ الصغانی وغیرہ بسلط علیہ
 بعض الکلام فی رسالۃ مسقلۃ للتحقیق المرام و صحیح
 فی تقدیر من اتصال اہل الایمان وهو لا ینافی ما

ہم کہتے اور پھر) پس اس قول فی دلالت کی ہے اس بات پر کہ جو
 محبت اپنی وطن سے ہے باوجودیکہ انیں ایمان نہیں ہے اسلئے کہ
 ضمیر علیہم کا منافقین کے طرف ہوا اور بعض غیر کا اس طرح بیجا کیا
 کہ اس کلام میں یوں نہیں کہ نہیں دوست رکھتا وطن کو مگر مومن
 بلکہ ہمیں یہ ہو کہ حب وطن کے منافی ایمان کی نہیں انتہا اور پوشیدہ
 نہیں کہ معنی حدیث کی حب وطن کی ایمان کی علامت ہو اور یہ شخصے
 نہیں ہر کسی مگر حب مخصوص مومن سے ہو اور حب مومن وغیرہ
 میں باوجود کہ تو اس کے قبول کی علامت نہیں ہو سکتے اور معنی اس کو
 بعد نظر کے قول اللہ تعالیٰ طرف جہنم حکایت مومن کی کہ یہ
 صحیح معلوم ہوتا ہے (اور کیا ہو سکتا کہ ہم اس کی سستہ میں جنگ کر سکیں
 حالانکہ ہم اپنے گھر و وطن نکالی گئے ہیں) پس اس کا معارضہ اس قول اللہ
 تعالیٰ سے صحیح ہو گیا (اور اگر ہم کہتے اپنے کو قتل کرو) یہ بظاہر معنی حدیث
 یہ نکلتا ہے کہ اگر اس کے باصحیح ہو جائی تو اوپر حمل کرنا چاہئے کہ مراد
 سے جنت ہے کیونکہ وہ مسکن پہلا ہے ہماری باپ آدم علیہ السلام کا
 لیکن اس بات میں خلاف ہے کہ یہ جنت میں پیدا ہو کر باپ آدم علیہ السلام کے وطن
 گئے یہ یا مراد دوسرے مگر یہ کیونکہ وہ ان کے ہوا جہاں قبلہ ہو یا مراد سے جو
 اللہ تعالیٰ کی طرف و پر فعل صوفیہ کیونکہ وہ سچے اور عابد ہو گیا کہ اس کی طرف
 کا اشارت کرنا ہے (اور طرف بتیر کی ہے بازگشت) یا مراد اس سے متعارف وطن ہے
 اس طرح کہ اس کی نسبت ہو کہ میں سے کہیں ہو جس کو ان اہل شہرت و تہذیب و حیا کو
 اسے تحقیق یہ ہو کہ ایک شئی کی علامت ہو اس کے خصوصیات سے لازم نہیں ہے بلکہ
 اکثر اوصاف میں پائی جاتی ہو کیا تو اس حدیث کی طرف نہیں دیکھتا حسن علیہ السلام کا ایمان
 ہے باوجودیکہ وہ اہل فریض سے باہر جاتی ہیں۔ اور اس کے بعد کہ فرمایا
 ہے حدیث محبت کے۔ مومن صریح ہے جیسا کہ صفائی وغیرہ
 نے کہا ہے اور اس میں نہایت سلاست ملے گی کہ یہ ہے اور صحیح ہے
 کہ اس طرح کہنا چاہئے کہ یہ خصلتیں اہل ایمان کے ہیں اور یہ منافی نہیں

یہ اور حدیث سے خارج ہے

معناه اسراع الامام به لئلا يسبقه المأموم و
 لغرب بعض المالکۃ یقولہ ہوان لا یكون فیقول
 ورحمۃ اللہ **حدیث** الحدیث فی السجود ناکل
 المحتسب اکما ناکل البیمۃ الحشیش لم یوجد کذا
 المختصر **حدیث** حسنات الابرار سینات
 المقربین من کلام ابی سعد الخزاز **حدیث**
 حسنوا انکالکم کمل بھا فرائضکم لا اصل لہ ہذا
 البقی ان کان یصح فی المعنی **حدیث** الحسن
 مرحوم من کلام ابی حازم للتابعی **حدیث** الحسن
 لایس من کلام بعض السلف فی رسالۃ القتییر
حدیث حسن و مجلس عالم افضل من ملوۃ
 دکنۃ کذا فی الاحیاء من **حدیث** ابی ذرقاۃ العرجم ذکر
 الجوزی فی الموضوعات من **حدیث** عمرو اجد من
 طریق ابی ذرقاۃ **حدیث** الحفظ فی الصغر کا
 فی الحجر لیس بنبات کذا لکن رواہ الخطیب فی
 من **حدیث** ابن عباس مرفوعا حفظ الغلام
 کالنفس فی الحجر و حفظ الرجل بعد ما کبر ککثا
 علی الماء **حدیث** حکم علی الواحد حکم علی
 الجماعة لا اصل لہ کما قال العرفی و انکرہ المزنی
 والذہبی ایضا وقال الزرکشی لا یعرف **حدیث**
 الحمد لله رداء الرحمن لم یوجد لہ اصل **حدیث**
 حکم باب خیبر اور وہ ابن اسحق فی السیر انکرہ
 بعض العلماء وقال السیوطی لہ طرق کثیرا و
 وقال الزرکشی اخرجه المحاکم من طرق عن
 بلغظ ان علیا لما انتفی الی الحسن اجتبا احد

منہ اس کے یہ ہیں امام کا سلام جلدی پہنچنا تاکہ مقتدی اس سے سبقت نہ
 کر جاوے بعض لکھتے ہیں کہ ابی ذرقاۃ ورحمۃ اللہ کا مراد یہ **حدیث**
 باتین کنی مسجد میں نیکوئیں کو کہا تھی ہیں جیسا کہ چار یا پانچ کہاس کو
 کہا تا ہے۔ نہیں پائی گئے ایسا ہی مختصر میں ہے **حدیث**
 پاک لوگوں کی نیکیاں مقربین کی برائیاں ہیں کلام ابی سعد الخزاز
 کے ہے **حدیث** ابی حازم و اپنے نفوں کو اسے فرائض تمہارے
 کامل کئے جائینگے اس بنا پر ایسا کہ اصل نہیں اگرچہ باعتبار معنی
 کے صحیح ہے **حدیث** حسن حمت کیا گیا ہے۔ یہ کلام ابی حازم
 تابعی کی ہے **حدیث** حاسد سزا نہ بنایا جائے۔ یہ بعض سلف
 کے کلام ہے جیسا کہ رسالۃ قتییری میں ہے **حدیث** عالم کی مجلس
 میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز سے افضل ہے۔ ایسا ہی احیاء میں ابی ذرقاۃ
 سے کہا عراقی نے اسکو جو زنجی موضوعات میں سے ذکر کیا ہے
 میں اسکو ابی ذرقاۃ روایت میں نہیں پایا **حدیث** لاکین میں
 یاد کرنا مثل نقش کے ہے پھر میں۔ یہ طرح ثابت نہیں ہے لیکن خطیب
 جامع میں ابن عباس مرفوع روایت کی ہے چوتھے لڑکے کا
 کرنا مثل نقش کی ہے پھر میں اور بڑی مرد کا یاد کرنا مثل کتاب کے
 ہے پانچ پر **حدیث** یر حکم و امد پر مثل حکم میرے
 کی ہے جماعت پر۔ اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ عراقی نے کہا ہے
 اور انکار کیا اسکا مرزی اور ذہبی نے بھی اور کہا زکشی نے مسئلہ میں
 ہوئی **حدیث** الحمد لله حسن کے چار ہے اسکا اصل نہیں پایا
 گیا **حدیث** حضرت علی نے دروازہ خیبر کا دھپایا اسکو
 ابن اسحاق سیر میں لایا ہے اور بعض علماء نے اسکا حکم
 کیا ہے اور کہا سخاوی نے اس کے بہت طرق ہیں کے ب
 و اہیات میں اور کہا زکشی نے اسکو خاک بہت طرق سے
 جاری ہے اس طرح لایا ہے کہ جب حضرت علی قلعہ پر پہنچے تو ایک

ابوابہ بالارض فاجتمع عليه بعد ستون جلا فاجتمع
ان اعدا والباب اخر جده ابن اسحق في سيرته عن
ابي رافع وان سبعة لم يقبلوه **حد** حين تقى تداء
البس بحديث ومعناه صحيح ويشير اليه قوله تعالى
سوف تعلمون حين يرون العذاب من اصل سبيله
حرف الخاء المعجمة - حديث خارج
الاسفيه له هومن قول مكحول بلفظ ذل من اسفيه له
كما رواه ابن ابي الدنيا في الحكمه **حديث خارج**
القوي موقوف ليس بخند ولكن معناه صحيح **حديث**
المحتكم ملعون **حديث خارج** خالفوا اليهود فلا تعلم
فان تعمم العام من ذاك لا اصل له على ما ذكره
حديث خارج واشر دينكم عن الحميراء وهي
عائشة وتصفير الحمراء يعني البيضاء على ما في النسخ
والشر النصف قال العسقلاني لا عرف له السناد
لارايته في شيء من كتب الحديث الا في الهنايه لابن الاثير
ولم يذكر من اخرجه وذكر الحافظ عماد الدين بن كثير
انه سأل الزهري الذي لم يعرفه وذكره في الترمذي
بغير اسناد وبغير هذا اللفظ ولفظه خذ وانث
دينكم من بيت الحميراء وبغير له صاحب مسند
الفردوس لم يخرج له اسناد او ذكره السمعاني
قال السيوطي لم اقف عليه قال الحافظ عماد الدين بن
في تخرجه احاديث مختصر ابن الحاجب عيب جدا
بل هو حديث منكر سالت عنه شيخنا الحافظ
فلم يعرفه وقال لم اقف له على سند الى الان قال
شيخنا الذهبي هومن الاحاديث الواهيه التي

موقوف ليس بخند

دروازه رکاز میں کسی ایسی آدمی کے بعد اوپر شاہ آدمی جمع ہو گا اور
نے کوشش کی کہ دروازہ کو پتھر کی دیوار سے اور اس کو ابن اسحاق
ابن ارفع سے لایا ہو کہ اس آدمی کو سکون لانا کے **حدیث خارج**
دشمنی کر گیا معلوم کر گیا۔ یہ حدیث نہیں دیکھنے اس کو صحیح بن اور
اسکی طرف قول اللہ تعالیٰ کا اشارت کرتا ہے کہ قریب جان لگی جب
عذاب پہنچے گا تو یہ سب سے پہلے ہو گا **حرف خاں المعجمة**
نقصان پایا اور قسمی جمیع کو بے وقوف نہیں ہے، یہ کھول کا
قول ہے ان لفظوں میں موسیٰ وہ قوم کابی وقوف کوئی نہیں جیسا
کہ ابی الدینانی حکم میں روایت کی ہے **حدیث خارج** غضب ہے اور
تخص جو طعام کو جسم کرے یہ قدر سلسلے کے حدیث میں ہے کہ کار نیوالی
لعنت ہے **حدیث خارج** کی مخالفت کر دینی کر دینی یا مذہب کو نہ کر دے
باندہ بنا ہو گا لباس ہے اس کا پہلہ اصل نہیں جیسا کہ سیوطی فی ذکر کیا کہ
حدیث خارج نصف من حمیراء یعنی عائشہ سے لیا ہو کہ تصغیر امر کی بیضا کی طرح
ہے جیسا کہ نہایت ہے اور شکر کے معنی نصف کی ہیں کیا عقلانی زمین کے
سند نہیں جانا اور شیخ سلوک کی کتاب میں مذکور ہے کہ اگر کوئی نہایت الی الاثر
میں اور اسے اس کو خرچ کر ذکر نہیں کیا اور حافظ عماد الدین بن کثیر
نے ذکر کیا ہے کہ مینو مری اور دوسرے پوچھا ان دونوں اس کو نہ بچا نا اور
کیا اس کو فردوس میں بغیر کما اور بغیر ان لفظوں کے اور لفظ اس کے ہیں
تم نے اس حدیث میں کما کہ جو ہے اور صاحب مسند فردوس نے اسے اس حدیث
چھوڑا اور اسکی سند ذکر کی ایسا ہی اس کو بخاوی ذکر کیا کہا اس
نے میں اس پر واقف نہیں ہوا اور کہا حافظ عماد الدین بن کثیر
نے تخریج احادیث مختصر بن حاجب میں یہ بیت غریب بلکہ منکر کر
میں اسکی بابت شیخ حافظ مری سے پوچھا اس نے
اس کو نہ بچھا نا اور کہا میں اب تک اسے سند پر واقف
نہیں ہوا اور کہا شیخ دوسری نے یہ احادیث واپس ہے جکا

لا یعرف له اسناد انتہی لیکن فی الفردوس میں ان کی ہر سبکو تیرا لحد دیکھا عا
ثلت دیکھو من بیت عائشہ ولہم یذکرہ اسناد اقلہ
لکن معناه صحیح فان عندہا من شطر الدین ^{استناد}
یقضی اعتمادا وقد اشتهر ایضا حد کلمینی لخبیر
لکن لیس لہ اصل عند العلماء **حدیث**
حاکم کلام لا حد **حدیث** الخول نفعہ وک
یا باہا من کلام بعض السلف نعم ثبت عن سعد
ان الله یحب لعبد الحفی النقی ذکرہ الخاوی وکذا
حدیث الخول راحتہ والشہرة آفر من کلام الشافعی
حدیث ماریا امی احسن وجہا وار ^{حسن}
مہر قال الخاوی ذکرہ الدیلمی مرفوعا بلا اسناد
حدیث خیر بشار تکملہ و خیر صنایع کثر
قال العزلی لم اقبلہ علی اسناد و ذکرہ صاحب
من حد علی **حدیث** خیر البر عاجلہ لا یصح
بسنہ قد مر عن العباسی معناه لا یم العرفہ البجیل
فانذا فجعلہ ہنا فهو معنی ما اشتهر من ان الانتظار
اشد من الموت ای لا نہ قد یؤدی الی الموت **حد**
خیر الاسماء ماعبد و ما حمد قال السیوطی اقبل علیہ
فی مجمع الطہر من حد ابی ذہیر الثقفی اذا سمیت فجل
واخرج ایضا من حد ابن سعید مرفوعا حب الی
الی الله ما قبلہ و سئل عن ضعف رو ابو نعیم بسنہ
مرفوعا قال لا یصح و عزہ و جلالی لا حد بل حد
بسم باسمک النار **حد** خیر خیر حوین ^{العزیز}
و لکونہ لیحد بل ہو نوع من الطہرہ ذکرہ ابن الخ
قلت بل ہو من العال لامن التشار فی الحاد فی التا

کچھ اصل نہیں انتہی لیکن فردوس میں ان کی ہر سبکو تیرا لحد دیکھا عا
کے گھر سے اور اسکی کوئی سند نہ رکھنی میں کہتا ہوں لیکن معجز
صحیح میں کہو نہ کہے پاس نصف دین ایسی سنگین ہے جو قابل اعتماد ہے
اور یہی حدیث مشہور کلام کر مجھے و حمیرہ لیکن علما کی نزدیک کا
کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** خصم میرا حکم میرا ہے - یہ کلام ہے
حدیث نہیں **حدیث** لوگوں پر شیعہ ہونا (اسکی) نعمت ہے
حالانکہ ہر ایک اسے انکار کرتا ہے - یہ بعض سلف کی کلام ہے - مان میں
رفع اسکا ثابت ہے اللہ تعالیٰ آدمی پوشیدہ صاف کو دوست کہتا ہے اسکو سنا
نے ذکر کیا اور اسابی حدیث چہناراحت ہے اور شہرت آتی ہے بعض
شایخوں کے کلام حدیث میرا کرت کی عرین غنہ شکل میں انتہی
مہرالی میں کہا سنا دینی اسکو دہلی نے مرفوع بلا سند کر کیا ہے
حدیث تمہاری لہجی تجارت کپڑا ہے اور تمہارا پہا سبنا ہے
کہا عراقی نے میں اسکی سند پر وقت نہیں ہوا اور صاحب فردوس نے
علی سے ذکر کیا ہے **حدیث** اچھو نیکی دے ہر جو ملہدی ہو اسکی نیکی
نہیں اور اس کے معنی میں عباس سے آیا ہے نیکی تمام نہیں ہو مگر ساتھ جلدی
کو نہ کہ جب جلدی کرے مبارک ہوتی ہے اسکو اور معنی اس کے ہیں چشم شہین
سوت سوت یعنی اس کے کبھی فوت کی طرف ہو نہ جاتی ہے **حدیث**
بجہا نامو کا وہ ہے جس میں عبد یا حمد کا لفظ ہو کہا سیوطی نے میں نے اپنے
نہیں ہوا و مجمع طہر میں ابی ذہیر ثقفی سے جب تم نام رکھو تو نہ کہو تم
عبد کا لفظ نہ کہو ابی ابن سعید مرفوع سند ابی بنہ نام اسکی طرف وہ
جس میں عبد کا لفظ ہو اور اسکی سند ضعیف ہے اور ابو نعیم نے سند مرفوع
روایت کی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ قسم ہے جو میرے عزت و جلال کے میں کسی غذا
اگ میں نہیں دیتا جو یہ نام رکھے **حدیث** خیر خیر کہ جب کوئی اللہ عزوجل
مدین نہیں بلکہ یہ ایک قسم ہے قال سے اسکو ابن ربیع نے
ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں بلکہ یہ قال سے بدل نہیں بل میں نے

حدیث خیر السوان ثلاثہ لقمان بلال
 صحیح مؤید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری
 صحیحہ عن عائشہ بن الاسقع بہ مرفوعاً کذا ذکرہ ابن
 الربیع لکن قولہ البخاری سہو فہم اصلہ الناسم او من
 المص فان الحدیث لیس من البخاری والدخلی المقاصد
 انما هو ما رواہ الحاکم ثم قال السنونی ما ذکرہ من ان
 مؤید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا فہم مؤید بحفظ
 و ہوا و ما قتل من المسلمین یوم بداء اتاہ سہم
 غروب ہو بین الصغیرین فقتلہ و ہو من اہل الجنۃ
 فی المقاصد خذرقہ و الذی نفسی بیدہ اندیک
 بیاض الاسود فی الجنة من مہیتر الف عام قال السنونی
 فی قولہ علیہ السلام بیاض الاسود الذی کان فی
 الدنیا و منہ یعلم ان مؤمنی السوان لا یدخلون الجنة
 الابضاء و بہ صرح العسقلانی فی شرح البخاری الحدیث
 الحدیث فی فی امی الی یوم القيمة قال العسقلانی لا یفر
 و لکن معناه صحیح قال السیوطی و یعنی فی بخد لا یزال
 طائفة من اتی ظاہرین علی الحق الی ان یقولوا
حدیث خیرۃ اللہ للعبد خیر من خیرۃ لنفسہ لا
 یعرف لہ اصل فی منہا و ان منہ معانہ کما یستفاد
 قولہ تعالیٰ و عنی ان تکرہوا شئنا و ہو خیر لکم و عن
 ان تجبروا شئنا و ہو شر لکم و اللہ یعلم و انتم لا تعلمون
 و من ہنا و مرد لا یستخارہ صلوۃ و دعاء و قد
 ماخاب من استخارہ و ما ندہ من استشارہ و ثبت فی
 الدعاء اللہم خولی و اختلی و لا تکلن الی اختیار و
 ہذا اصل ما اشتهر علی السنۃ العامة الخیر فی استخارہ

مخطوطات کتب اور جامعہ اسلامیہ

حدیث بہتر سے یا ہون کے تین میں لقمان اور بلال اور صحیح
 غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاری و السنونی و ابن اسحق سے صحیح میں
 مرفوع روایت کی ہے یا یہی ذکر کیا اسکو ابن ربیع نے لیکن قول بخاری
 کا سہو فہم کا ہے کسی لکھنے والے سے یا مصنف سے کیونکہ یہ حدیث بخاری
 سے نہیں ہے اور جو مقاصد میں اسکو حاکم نے روایت کیا ہے بہر کہا سنونی
 نے یہ جو اس نے ذکر کیا ہے کہ صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا یہ
 سہو بلکہ وہ غلام عمر بن الخطاب کا تھا وہ پہلا شخص ہے جو مدینہ کے قتل
 کیا گیا تھا وہ وہ و مصنفون کے چیمین تھا اسکو اڑا سہو اتر آگیا اور اس
 مر گیا وہ شخص اہل بین سے تھا اور مقاصد میں مرفوع حدیث کا
 قسم ہے چہرہ اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میرا نفس ہے کہ وہ دیکھتا
 ہے سفیدی سیاہی جنت میں ہزار برس کے رشتہ کہا سنونی فی فی مرفوع
 علیہ السلام سفیدی سیاہی ہے سفیدی عورت سیاہی کجاو اسکو دنیا میں
 تھی و اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ سیاہی میں جنت میں داخل ہونے کو
 سفیدی میں اور اس طرح عقلمانی فی شرح بخاری میں تصریح کی ہے حدیث
 خیر ترین و میری است میں قیامت کے کہا عقلمانی بن اسکو نہیں جانتا
 لیکن معنی اسے صحیح میں کہا خداوندی مراد اسکی یہ ہمیشہ سیگا کہ وہ
 سیکر اسے غالب حق پر قیامت تک حدیث پہلائی اسد
 کے بندے کے لئے بہتر ہے پہلائی اسکی سے اپنی نفس کے لئے اسکا
 اصل اس بنا پر معلوم نہیں ہو اگرچہ صحیح میں معنی اسکو حیا کہ قوال
 تعالیٰ مستفاد ہو جائے اور قریب کے کہ تم پر جانتی ہو کشتی کو حالاً و نیک ہے
 تمہاری اور قریب کے کہ تم کو کشتی ہو کشتی کمالاً کہ وہ کشتی تمہاری
 ہے و تم نہیں جانتی اور اس میں اس طرح اسکا کہ اسکو نقصان پہلایا اس
 جسے تمہارا کیا اور تمہارے اوہ جسے تمہارا کیا اور وہ علمین ثابت ہوا
 یا اندر کر اور اختیار کر کے اور چھو کر اختیار کی طرف مت پھر کر اور
 اصل ہے جو علم یا وزیر شہد ہو رہا پہلائی اس میں جو کمال دنیا کے

اللہ بل الحقیق عند السلیح الاخبار ان للیث بعد
 حقیقة الاخیار لقوله تعالیٰ (وربك یخلق ما یشاء
 ویختار ما کان لهم الخیرة وعن السید ابی الحسن
 لا یختار فکان لا بد ان یختار فاختار لا یختار فاما
 ربك یخلق ما یشاء ویختار **حرف الدال**
المهلة - حدیث دارالظاہر الخوارزمی
 بعد حین قال السخاوی کما یفقد علیہ لکن یشہد
 (فذلک بیوتهم خاویة بما ظلموا **حدیث**
 دارهم ما دمت فی دارهم قال السخاوی ما علمته
 حدیثا ولکن جاء فی الزوجة دارها تعیش بها
 اخرجه ابن حبان فی مصیحة عن سمرقند **حدیث** دارو
 سفہاء کم ہو دائر علی بعض السنة بزیادة شیئ
 اموالکم وقد سئل عن المسفکة فلم یجہد علیہ **حدیث**
 داومی قرع باب الجنة قاله لعائشة قالت ما ذا قال
 بل یخرج ذکره فی الاحیاء قال العرفی لم اجله اصلا
حدیث دخوله علیہ السلام حماما بالبحفہ
 الترمذی فی شرح المنہاج فی الکلام علی الماء السخن
 ذکره النووی فی شرح المصداق بانہ ضعیف جدا فقو
 شیخنا ابن حجر المکی فی شرح الشمائل خبرناہ علیہ السلام
 دخل حمام البحفہ موضوع باتفاق الحفاظ وان
 فی کلام الترمذی فی غیثہ ولم یعرف العرب الحمام **حدیث**
 الا بعد موته علیہ السلام لیست محله وکیف یکون
 موضوعا باتفاق الحفاظ مع اثبات الحفاظ الترمذی
 ونصیف النووی اذ لا یخفی التفاوت بین الضعیف
 الموضوع مع ان الاثبات مقدم علی النفي فی الاصل

بلا تحقیق متفاجئ کے نزدیک یہی کہ اختیار آدمی کی اختیار میں نہیں
 ہے بسبب قول امدتعالیٰ کے (اور یہ تیرا یہ اختیار ہے جو چاہتا ہے اور اختیار کرنا
 ہے اونکے لئے اختیار نہیں ہے) اور سید المرشد زلیٰ بن جبار کے کہتے
 ضرور ہو اختیار کرنا اس مضمون اختیار کو پسند کر کے نہ کر کے تیرا یہ اختیار ہے
 جو چاہتا ہے اور اختیار کرنا ہے **حرف وال - حدیث** کہ
 ظالم کا غراب ہو جاتا ہے اگرچہ بعد مدت کی ہو۔ کہا سخاوی میں
 اس پر واقع نہیں ہو لیکن اسکا یہ شاہد ہے (یہ میں کہہ اونکے کہہ رہے
 سبب اونکے ظلم کے) **حدیث** نیکی کرنا جس وقت تو اونکے لئے
 رہے۔ کہا سخاوی میں اسکو نہیں جانتا لیکن عورت کی حق میں
 آیا ہے نیکی کرنا اس کیونکہ تو اس کے ساتھ خوشی کرتا ہے یہ ابن
 صحیح میں سمرقند لایا ہے **حدیث** نیکی کرنا اپنے بی ذوقوں
 یہ بعض بانوں پر اس یاد دہانی سے تیری سرگرمی سے اس عقلا
 پوچھا گیا اس پر اس نے کچھ کلام نہ کی **حدیث** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو فرمایا جنت کی دروازے کو ہمیشہ کھلا رکھا اس کے کس نے فرمایا
 یہ کہ یہی احیاء میں مذکور ہے کہا عراقی نے میں اسکا اصل نہیں **حدیث**
 آنحضرت کا حمام میں ڈال کے ساتھ داخل ہونا اسکو ترمذی نے
 شرح منہاج میں بحث گرم پانی میں نہ کر لیا ہے اور نووی نے شرح منہج
 میں ذکر کیا ہے کہ یہ سخت ضعیف ہے۔ لیکن قول شیخ ابن حجر
 مکی کا شرح شامل میں کہ (آنحضرت کا حمام میں ڈال کے ساتھ داخل
 موضوع ہے اتفاق حفاظت اگرچہ ترمذی وغیرہ میں واقع
 ہوا ہے اور عربی حمام اسے شہرون میں نہیں مسموم کیے مگر بعد
 موت آنحضرت علیہ السلام کی) اسے محل میں نہیں سمجھنا کس طرح اتفاق
 حفاظت موضوع ہو حال انکو حافظ ترمذی اسکو ثابت کیا ہے اور
 نووی نے اسکو ضعیف کیا ہے ضعیف اور موضوع میں فرق
 پرشید نہیں ہے باوجودیکہ اصل مقررہ میں اثبات نفی پر مقدم ہے

المصنوع **حدیث** الدرجة الرفیعة فیما یقال
 بعد الاذان من الدعاء قال السجادی لماره فی
 شی من الروایات **حدیث** الدم مقدار الذی
 یغسل ویعاد من الصلوة فیہ نوح کذاب کذا فی
 اللالی **حدیث** الدین ساعة فاجعلها طاعة
 لا اصل لبناء لکن یصح معناه من قوله تعالی (کانهم
 یوم یرون ما یوعدون لم یلبسوا الا ساعة من نهار)
 وهوة ینافی ما ثبت من ان عمر الدین سبعة آلاف سنة
 فان ما مضی نکانه فی ساعة انقضی **حدیث**
 الدین امر موعدة الاخرة قال السجادی لم افق علی مع
 الغزالی فی الاحیاء قلت معناه صحیح یقتبس من قوله
 تعالی (من کان یرید حرث الاخرة نزله فی حرثه
حدیث الدیل لا یض صدیق وصدق صدیق
 وعد وعد و له طرق ذکره ابن الجوزی فی الوصوف
 قال العسقلانی لم تبین لی الحکم علی هذا الدین با وض
 قال السجادی لکن فی اکثر الفاظه رکاکة لا روتق لها
 وقد فرد الحافظ ابو نعیم احب الدیل فی جزء قلت
 فلا یکون موضوعا وقال السیوطی اخرجه ابن ابی اسامة
 ابو الشیم من تحذ انش هو منکر **حدیث**
 الدین ولودهم والعائلة ولوبنت السائل ولو کیف
 الطریق قال السجادی لا استحضر فی الرفوع معناه
 صحیح قلت والمشهور السؤال ذل ولوان الطریق والله
 ولی التوفیق **حرف الذال المعجمة حدیث**
 ذکات الارض یبسطها قال ابن الربیع احبته بالحقیقة
 ولا اصل له فی المرفوع نعم ذلوه ابن ابی شیمیه هم مرفوعا

حدیث درجہ بلند کا لفظ جو اذان کی دعا میں کہا جاتا ہے کہا
 سخا و سخی سینے سے کوئی دایت میں نہیں کہا **حدیث** خون مقدس
 اور ہم کے دھویا جاوی اور نماز تو نامی جانور کی مسند میں نوح کذاب
 ہے ایسا ہی لالی میں ہے **حدیث** دنیا ایک ساعت ہے اس کے
 عبارت میں صرف کر کے بنا کا کچھ اصل نہیں لیکن معنی اس کے
 قول اللہ تعالیٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ (گو یا جس دن یہ کہیں گے جو وعدہ
 کئے گئے ہیں نہیں پھیری مگر ایک گھڑی دے) یہ منافق نہیں اس کے
 جو ثابت ہوا ہے کہ عمر دنیا کی سات ہزار برس کیوں کہ جو گذر گیا ایک گھنٹہ
 میں گذر **حدیث** دنیا آخرت کی کہی ہے۔ کہا سخا و سخی ہزار
 اور اوقات نہیں ہوا اگرچہ غزالی اس کو احیاء میں لایا ہے میں کہتا ہوں
 معنی اس کے صحیح ہیں قول اللہ تعالیٰ سے اقتباس ہو سکتے ہیں (جو شخص
 کہیے آخرت کا ارادہ کرتا ہے زیادہ کرتے ہیں ہم اس کے لئے اس کے تیار
حدیث مرغ سفید سردست اور دردمی کے پیش کا اور شمن
 کے شمن کا۔ اس کی بات طرق ہیں ابن جزمی موضوعات میں ذکر کیا ہے میں
 کہا عقدا فی جھک کے متن پر وضع کا حکم ظاہر نہیں ہوا کہا سخا و سخی
 کے اکثر الفاظ میں کت ہے اور حافظ ابو نعیم نے مرغ کی بغیر ایک
 رسالہ میں کہی ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ موضوع نہیں ہو سکتی اور کہا
 سیوطی نے اس کو ابن اسامہ اور ابو الشیم نے انس سے روایت
 کیا ہے اور وہ منکر ہے **حدیث** فرض اگرچہ درہم ہو اور
 اگرچہ مٹی ہو اور والی اگرچہ کسی راستہ کا ہو کہا سخا و سخی میں اس کو
 مرفوع نہیں جانتا اور معنی اس کے صحیح ہیں میں کہتا ہوں اور
 مشہور ہے ہر سوال ذیل کرتا ہے اگرچہ مسافر ہو اور اللہ تعالیٰ دے
 توفیق کا ہے **حرف ذال معجمہ حدیث** پانی تیز
 کے خشک ہونا اور سکا ہے۔ کہا ابن ربیع نے اس سے ضعیف ہے محبت
 پکڑی ہے حالانکہ اصل اس کا کچھ نہیں اس کو ابن ابی شیمیه مرفوع

عن ابی جعفر ابی اقرقت ونعم السند الظاهر من
الامام الباہر للصحیح بسلسلة الذهب ہی کافیہ
الذہبی عن ان المجتہد اذا استدلل بحدیث علی حکم
الاحکام فلا یتصور ان لا یكون صحیحاً او حسنہ عند
شم لا یضہر دخلاً لضعف او وضع فی سند وقال
الزکری لا اصل له وانما هو قول محمد بن الحنفیۃ
ابن جریر تہذیب الاثر وقال السیوطی اخرجہ ابن
ابی شیبہ فی المصنف عند اخرجہ ایضاً عن ابی جعفر
عن ابی قلابہ قولہ ما قلت قد تقدم رفعہ وقد رکن
عن عائشہ موقوفاً واصله فی الهدایہ مرفوعاً لکن قال
مخرجہ لم ارہ فی المعلوم ان موقوف الصیغۃ عندنا
وکن الحد المنقطع اذا صح سندہ ویقول الدہلی
فی سنن ابی داود باب طہور الارض اذا بیست اسند
ابن عرقا کہت ابیت المسجد عند رسول اللہ علیہ السلام
وکنتم فی شایعاً عزیموا کانت الکلاب تبول ونقبل
تدبر فی المسجد ولم یوشون شیئاً من ذلک انتی ذلولاً
اعتباراً بانھا تطہر بالجفا کان ذلک ببقیۃ لھا وجہ
النجاست مع العلم بانھم یقومون علیہا فی الصلوۃ
البیۃ لصغر المسجد وکثرة المصلین فیکون هذا
الاجماع فی مقام تحقیق النزاع قال السخاوی وروى قول
ابی قلابہ بلفظ جفون الارض طہر رہا وبعارضہ
حدیثاً أخری فی الاثر یصلح لما أخری بول الاسعری بول
فیہ الخضر انتی فیہ من المراد هو ان الجفون احد
طرق التطہیر لا حصر ہا فی تطہیر ہا بالما صوبہ
لأنافہ حرث الراہ حدیث رایت

ابی جعفر اقرتے ذکر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں ان سند امام باہر سے
صحیح ذہبی کے لکھ کافی ہے باوجودیکہ جب مجتہد کسی حدیث کی کسی حکم پر
دلیل کرے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اس کے نزدیک صحیح یا حسن نہیں
ضعف یا وضع کا اس کے سند میں اصل ہونا ضروری نہیں دیکھا کہ اس کے
نے اس کا کچھ اصل نہیں بلکہ قول محمد بن حنفیہ ہی اس کو ابن جریر نے
تہذیب الاثر میں نقل کیا ہے اور کہا سیوطی نے اسی سے
ابن ابی شیبہ اپنے تصنیف میں لایا ہے اور ابی جعفر اور ابی
سے بھی یہی قول منقول ہے میں کہتا ہوں اس کا مرفوع ہونا
پہلے گزر چکا ہے اور عائشہ سے موقوف وایت کیا گیا ہے اور اصل
اس کا یہ میں مرفوع ہے لیکن کہا اس نے اس کا صحیح نہیں کہا
اور معلوم ہے کہ موقوف صحیح ہمارے نزدیک حجت ہیں اور سیوطی
چند حدیث منقطع جب اس کے سند صحیح ہو اور مذہب قوت دیکھ جائے
جو ابو داؤد میں باب ینہ پاک ہو گیا جب خشک ہو گا اور اس نے
ابن عمری بیان کی کہ کہا انو میں ماہ رسول اللہ علیہ وسلم میں مسجد
رات گزارا تھا اور میں غریجہ ان کہا کہ تم مسجد میں آتی جاؤ بول
ہے اور اوپر چٹھین ڈالو اتنے اگر خشک ہوئی بعد اس کی پاکی کا
اعتبار نہ ہو تو وصف نجاست کی باقی رہے باوجودیکہ نماز کی حالت
میں اس پر کثرت کی گئی کہ مسجد جموں میں تھی اور نمازی بہت پس کر لیا
اجماع ہو گیا کہا سخاوی اور قول ابی قلابہ کان لفظوں سے روایت
کیا گیا ہے زمین کی خشکی اور سکمی پاکی ہے اور حدیث السنن
کی جس میں ذکر ہے پانی گرے گا بول عمر بن الخطاب
سما رض ہے بلو اس میں کہو دسے گا ذکر ہے اسے
اس میں اس طرح کلام ہے کہ خشکی ہے ایک پاکی کا راستہ ہے
اور کہو فی کا ذکر اس میں نہیں پس اس کے پاک کرنا پانی سے اور اس پر
پانی کا کرنا اس کے سنا فی نہیں **حرف** راہ حدیث

ربی یوم النفر علی جبل اور علی جبة صوامم الناس
موضوع لا اصل له کذا فی الدلیل وفي اللآلی عن ابن عباس
رفعه رأیت ربی فی صورت شاب مرود قال ابن منذر
عن ابی ذرعة حدثنی ابن عباس صحیح لا ینکره الامعز
وروی فی بعضها بقواده والحدثنان حمل علی المنام فلا
اشکال فی المقام وان حمل علی یقظة فاجاب ابن
الهام بان هذا تحا الصورة وکانه اراد هذا الکلام
ان تمام المرام یتصور بحمله علی التخیل الصوری فان
الحال الضروری بحمله علی التخیل الحقیقی فله سبحانه وتعالى
انواع من التجلیات بحسب لذات الصفات وکذا له
القدرة الكاملة والقوة الشاملة زیادة علی الملئکة
وغیرهم فی شکل الصور والهيئات هو منزه عن
والصورة والجهات بحسب اللذات وهذا ینحی کثیر
من الشبه فی الایات المتشابهات واحادیث المتشابهات
وانه سبحانه اعلم بمقتضیات المقامات ودقائق التلویح
ولهذا اندفع کلام السبکی وغیره ان حدثنی رأیت ربی
فی صورة شاب مرود دائر علی السنة عوام الصقور
وهو موضوع مفتقر علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فانه بنی الحدیث علی ان فی سنده ما یدل
علی وضعه فسلم والافانباتاویل واسع محتم
حدیث الرابع فی الشرحا سرای مر الجبر
کلام بعض الحكماء وقد قال تعالی (والعصران
الانسان لفی خسرا الذین آمنوا وعلوا الصلوة
فما رجحت تجارتهم ولله در الشیخ البستی زیاد
الرد فی دنیاہ نقصان - ورجحه غیر محض الخیر

بیٹے ابن رب کوج کے دن خالی رنگ اونٹ پر دیکھا آدھونے
انکے اوپر جبہ تنہا صوف کا موضوع ہی ہر کچھ اصل نہیں جیسا کہ
میں نے اور لالی میں ابن عباس سے مرفوع حدیث ہے کہ میں نے ابن رب کو
صورت میں دیکھا اسکے بال تھوڑے اور ایک ایت میں جو ابن بی ریش کے
صورت میں کہا ابن منذر نے ابی ذرعة حدیث ابن عباس صحیح نہیں
کرنا اسکا مفسر نے اور بعض روایت میں اپنی اسے دیکھا حدیث اگر
خواب پر حمل کے جائز تو کچھ شبہ نہیں اصل اگر بیداری پر حمل کیا جائے تو ابن الہام نے
اس طرح جواب دیا ہے کہ یہ صورت کا حجاب گویا اور اس کا اسے کلام ہے ارادہ
کہ تمام مقصود تخیل صورت پر حمل کر نیسے مقصود ہوتا ہے اسلئے کہ محال ہے
اسکو تخیل حقیقی پر حمل کیا جائے پس اسلئے اکیلے باعتبار ذات و صفات
کے کسی قسم میں تخیل کے میں اور اسکے لہذا زیادہ قدرت اور قوت ہر فرشتوں
وغیرہ صورت اور ہیئت کی بدست میں اور بال جسم اور صورت اور
اطراف سے اپنی ذات میں اور اس سے بہت شبہات متشابهات
اور صفات کی احادیث مرفوع ہو گئے اور اسد تعالیٰ پاک ہے
بہت جانور والا مقصود حقیقت کو اور اس سے کلام سبکی وغیرہ
کے دفع ہو گئے کہ حدیث (میں نے اپنے رب کو صورت جو ابن بی ریش
میں دیکھا یہ عوام صوفیہ کی زبانی ہے اور موضوع ہے انھیں
پر فتر ہے) اس کی اگر اس نے حدیث کو استہار پر بنا لیا
ہے کہ اسکی سند میں وضاع ہے تو مسلم ہے ورنہ با تباویل
کا کثرت ہے حدیث نافع شریفین زبان کا رہی خیر ہے۔ یہ
کلام بعض حکما کی ہے اور اسد تعالیٰ فی منہ یاب ہے (قسم
ہے عمر کے تحقیق آدمی کہا ہے میں نے مرودہ لوگ
ایمان لائے اور عمل نیک کئے) پس نفع دیا او کی تجاہت نے
اسکی لہذا کوئی شیخ نبی کی زبانی آدمی کی دنیا میں نقصان
ہکا ہے۔ اور نفع اوس کا سوائے خیر کے کہا نا ہے

حدیث رجعتنا من الجہاد الاصغر الى الجہاد الاکبر قال القلب قال العسقلانی فی توفید الفتو
هو مشہور علی السنۃ وهو من کلام ابراہیم بن عبدلہ
فی الکف للنسائی قلت ذکر الحدیث فی الاحیاء ونسبہ
العراق الی البیہقی من حدیث جابر وقال هذا اسناد
ضعف وقال الشیور الخطیب فی تاریخہ من حدیث
جابر قال قدم النبی علیہ السلام من عزاۃ فہم فقال
علیہ السلام قد متم خیر مقدم وقد متم من الجہاد
الاصغر الی الجہاد الاکبر قالوا وما الجہاد الاکبر قال
مجاہدۃ العبد ہوا **حدیث** رحمہ اللہ اخی
الخضر لو کان حیا لوزاری قال العسقلانی لا یتبع
حدیث رحمہ اللہ من ادنی و ما رفاۃ بیدہ قال
العسقلانی لا اصل لہذا اللفظ **حدیث**
ردد ان علی اہلہ خیر من عبادۃ سبعین سنۃ قال ابن
ما عرفت اصلہ یعنی اصل مباحہ والافہو صحیح من جہت
معناہ فان رد الحق الی اہلہ فرض وهو افضل من عبادۃ
سبعین نفلا وقال السخاوی غا قالہ یحیی بن عمر
یوسف بن عامر الاندلسی الفقیہ المالکی حین ائیم
ارحماہ من القروان لقرطبۃ لیردد اتقال بقالہ
انتہی و ذکر ابن جماعۃ فی منسکہ الکبیر ما نصہ عن
صلی اللہ علیہ وسلم انه قال مرد ان من حرام یعد عند
سبعین حجۃ انتہی والدان بکسر اللون وفتح سدس
الدہم **حدیث** رد الشمس علی قال احمد اصل
لہ وتبعہ ابن الجوزی فی الموضوعات ولكن قد صحہ
للطحاوی وحسن الشفاء واخرجہ ابن مندۃ وابن شاہین

حدیث ہم جہاد و سفر سے جہاد اکبر کی طرف لوئی ہیں کہا لوگوں
جہاد اکبر کیا ہے فرمایا اول کا جہاد کہا عسقلانی فی توفید الفتو
زبانہ پر مشہور ہے اور سنائی کی گئی میں ہے کہ ابراہیم بن عبدلہ کی کلام
ہے میں کہتا ہوں یہ حدیث اسی میں مذکور ہے اور عراقی نے جابر سے یہ
کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا یہ اسناد صحیح ہے نہعت ہے اور کہا یہ
فی خطبے تاریخ میں جابر روایت کی ہے کہا امی بنی علیہ السلام
سے فرمایا آنحضرت فی تم امی ہونیک آنا اور تم امی ہوجہاد
و سفر سے طرف جہاد اکبر کی کہا لوگوں کے جہاد اکبر کیا ہے فرمایا جہاد
کرنا آدمی کا اپنی خواہشوں سے **حدیث** رحمت کریمہ ہے کہ
خضر راگہ موتا زندہ البتہ میری یارت کرنا کہایہ مرفوع روایت
ثابت نہیں **حدیث** رحمت کریمہ اتنا دوس شخص جو میری بات
کرے اور اسکی اوٹنی کے باگ اسکے ہاتھ میں ہونے کہا عسقلانی
نے ان لفظوں سے اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث** ایک رسم کہ
رو کرنا اسکی اہل پرستہ پر جس عبادت بہتر ہے کہ اہل میں
میں اسکا اصل نہیں جانتا لیکن معنی کی جہت سمجھ کر اسلئے کر دیا
کہ اسکی اہل کی طرف فرض ہے اور وہ شریک سے نفع عبادت بہتر ہے
اور کہا سخاوی یہ یحیی بن عمر بن یوسف بن عامر اندلسی مالکی فی کہل جہت
اوسنے قروان و قرطبہ کی طرف کو یہ کہی قسم کی تاکہ درہم کو فیہ لکھ
ر دکر دے انتہی اور ابن جماعۃ منک کبیر میں ذکر کیا ہے غی صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہمیں ذکر نہیں کیا کہا ایک ہم حرم کار و کرنا انتہی
کے نزدیک شتر جم کے برابر ہے انتہی **حدیث**
سورج حضرت علی پر روکھا گیا تھا کہ احمد نے اسکا
کچھ اصل نہیں اور ابن جوزی موضوعات میں اوسی کا
توجہ ہوا ہے لیکن طحاوی اور صاحب الشفاء نے اسکی تعظیم
کے لئے احمد ابن مندہ اور ابن شاہین ++

وغیرہما کا الطبراقی فی الکبیر والاوسط باسناد حسن
 انه علیه السلام امر الشمس فتأخرت ساعة من النهار
 تفصیله فی سیرنا **حدیث** رسول المردال علی
 قول یحیی بن خاله كما وردہ الذکور فی المجالسة
حدیث رقی المؤمن شفاء معناه صحیح یستأنس
 له بقوله علیه السلام فی الحدیث الصحیح ایم الله تر
 ارضنا بریق بعضنا یشقی سقیمنا باذن منا وایما
 یدل علی السنه من قولهم سور المؤمن شفاء
 من جمة المعنی لروایة الدارقطنی فی الافراد من
 ابن عباس مرفوعا من التواضع ان یشرب لرجل
 سور اخیه ای المؤمن **حرف الزاء حدیث**
 الرحمة رحمة لیس عتد وهو کلام صحیح فی المعنی بالنظر
 الوقوف فی الصلوات فی طریق عرفات خلق جالس
 الذکو والعلم وفی الطواف فی ساعات البرکات
 لیکون المنفعة زیادة فی الرحمة **حدیث** زاهر الحی
 لا یطر بل یسجد وهو صحیح فی الغالب ذلك لان
 فی قصة من کثره ما طرق فی سمعه لا یبقی له تاثیر فی
 قلبه کفرس الطبال فی حال نقره حیث لا یغیر عن امره
 من ههنا الا کما یؤمن الصوفیة لم یؤثر السماع لهم فی الظاهر
 وان کان لا یخلو عن تاثیر فی الطویة فقد یقل للجنید کیف
 الوجد فی النهایة بعد ما ارتکت فی البدایة فقرأوا (تک)
 (وترجی الحیا) الخبها جامدة وهی عزم (سبحا) ولما
 رأى الصلیق مؤمنایکی فی اوائل امره قال کسنا
 هکذا اقتنت فلوبنا ای قوت واشتد **حدیث**
 ذکوة الحلی عاریته وکمن ابن عمر من قوله قال

بقی المؤمن شفاء
 فی التواضع لرجل من المؤمنین

وغیرہ فی اسکو کالای مثل طبرانی کے کبیر والاوسط میں اسناد حسن
 سے کہ حضرت سورج کو حکم کیا پہر ایک گھنٹی دن پہچھو ہٹ آیا اور
 تفصیل اسکی ہمارا کتبیر میں اس حدیث کا صادمی کا اسکی عقل
 دلالت کرتا ہے۔ یہ قول یحیی بن خالد کا ہے جیسا کہ دسور مجالست میں
 لایا ہے حدیث تنوک موسیٰ شفاء ہے۔ معنی اسکی صحیح میں حضرت
 کے قول صحیح کے کو دلیل بڑی جاتی ہے۔ قسم اسکی ہنسی میں تاکہ
 کے ساتھ تنوک بعض ہماری کے شفا پاتا ہے ہمارا ساتھ ہونے سے
 رکے لیکن یہ حدیث جو زبانہ زبور کی ہے جو ہمارا موسیٰ شفاء ہے
 کی جہت سے صحیح ہے سہلی کہ دارقطنی فی افراد میں ابن عباس
 مرفوع روایت کی ہے تواضع سے کہ نبی آدمی جو تباہی میں ہو
 کا حرف زاء حدیث زمت زمت رحمت ہے حدیث نبیر
 معنی کی جہت کلام صحیح ہے اسلئے کہ عرفات کی رسم تین نماز
 میں کھڑا ہونا اور علم اور وعظ کی مجلسوں میں بیٹھنا اور طواف کرنا
 اس وقت زمت زیادہ ہے رحمت حدیث قبیلہ کا معنی
 نہیں خوشی پاتا ہے حدیث نہیں اور صحیح ہے اسلئے کہ معنی گناہ
 کا سبب بہت سننی کے اسکی دل میں تاثیر باقی نہیں ہوتی کہ
 گھوڑا فقاری کا وقت تقاریمانی کے اسکا کچھ حال متغیر نہیں ہوتا
 اور اسدوسط کہ ظاہر میں اکابر صوفیہ کو سماع کچھ تاثیر نہیں کرتا
 اگرچہ باطنی تاثیر سے غالی نہیں جنید کہہ گیا تو نے آخر
 میں وجد کیوں ترک کیا اوستے یہ آیت پڑھے (اور تو
 دیکھتا ہے بہاروں کو لگان کرتا ہے انکو مجھی ہوئی حال کا
 وہ چلتے ہیں بادل کے طرح) اور جب حضرت صدیق نے
 ایک مومن کو اول امر میں روتی دیکھا کہا ہم بھی ایسے تھے
 اب ہماری دل سخت ہو گئی یعنی قوی اور سخت ہو گئی حدیث
 زیور کی ذکوة عاریت دینا ہے۔ یہ ابن عمر کا قول کہا ہے

ولما لا یزک عنہ مرفوعاً علیٰ الحلی ذکوة فباطل لا اصل
 له حدیث زکوة الجاه اغانة اللهفات لم یعرف
 بهذا اللفظ وورد بمعناه احادیث منها افضل
 اللسان لشفاعته نقل بها الاسیر یحقق بها الذکر
 وتجربها المعروف بالاحسان الی اخیک وتدفع عنه
 الکربة اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والیهقی فی الشعب عن
 بن جندب حدیث الزید بن عیسى هذه الامة قال
 السخاوی لماره ولكنه عند ابی داود والطبرانی
 غیرهما مرفوعاً من حدابن عمر بلفظ القدیة قال
 ابن الربیع بل هو حدیث موضوع لا یحلی وایتہ وحاشا
 الزید یتضمن هذا النسبة الردیة اقوالاً کانوا عند
 القدیة فغناه صحیح اذ هم شارکون لهم فی القسمة
 سواء یكون بطریق الکلیة او الجزیة والعلل اثبات
 الاثنیة فان الجوس یتنزل الذوی فی المرتبة الاثنتیة
 والظلمة یتبعون الاصناف المخلوقة فیجعل انوار
 من الشمس والقمر واصناف النار وغفلوا ان الله خلق
 الظلمات والنور وسانرها فی عالم الظهور ولم یزل
 ان کل مخلوق كما قال به اهل الحق من اهل السنة
 والجماعة من ان الخیر والشر والنفع والصبر کما
 یخلق الله بل وکل صانع وصنعه كما فی حدیث
 الیه وکذا یدل علی قولہ تعالیٰ الله خلقکم وما
 تعملون فمن اعتقد ان له فعلاً مستقلاً فقد
 اشترک مع الله جهلاً مستقلاً واما قولہ العزیزی
 حدیث القدیة مجوس هذه الامة ان مرفوعاً
 فلا یقردهم وان ما قولاً لا شہد وھم موضوع

لیکن یہ جو اس سے مرفوعہ روایت نہیں بنی یورین مذکورہ بطل ہے سکا کچھ
 اصل نہیں حدیث زکوة مرتبہ کی عاجز وکی فرما رہی ہے۔ ان لفظوں
 معلوم نہیں ہو اور سکتے ہیں بہت حدیثیں اور مجوسین جو کہ ایک
 فضل صدوزبان کا شفاعت کی جس قدر ہی چاہے اور محفوظ ہیں بسبب
 خون و بسبب سکا کچھ اور احسان اپنی بائی کی طرف کہیں جاوے اور اس پر
 دفع کرو سکو طبرانی کبیر میں اور یسعی شعب میں سمر بن جندب لایا ہے
 حدیث زیدی مجوس اس میں کہ میں کہا سنا وہی مجوس کو نہیں
 لیکن ابی داؤد اور طبرانی وغیرہ میں ابن عمر سے قدریک لفظ سے مرفوع
 روایت ہے کہا ابن ربیع فی ہکذا حدیث موضوع ہے اسکی کرکے یہ حال
 نہیں ہے اور پاک میں زید اس نسبت دیکھ میں کہتا ہوں کہ وہ مذ
 قدر یہ پر میں تھے اسکی صحیح میں اس کے کہ وہ اس قسمن ان کے شرک
 میں خواہ بطریق کلی کے ہوں یا جزئی کے اور ملت ثابت کرنا دیکھ
 سبب کو دلیل ہے کیونکہ مجوس مرتبہ الہیت میں ثابت کرتی ہیں
 اور ظلمت کو قسام مخلوقیت کی طرف نسبت کرتی ہیں پس عبارت
 کرتی ہیں سورج اور چاند اور آگ وغیرہ کی اور غافل ہیں کہ ان کے
 نے نور اور اندھیرے کو پیدا کیا جو اور سب عالم ظہور میں دیکھتا ہے
 اور نہ معلوم کیا اونہوں کے تمام پیدائش اللہ تعالیٰ کی ہے جیسا
 کہ اہل سنت والجماعت فی کہا ہے کہ خیر اور شر اور نفع نقصان
 جہان اور اسکی صنعت سب اللہ کی پیدائش سے ہیں جیسا کہ اللہ
 میں ہے اور ایسی ہی سہ قول اللہ تعالیٰ کا دلالت کرتا ہے
 (اور اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو اور جو تم عمل کرے ہو) پس جس
 اعتقاد کیا کہ اسکا فعل سب سے قبل ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ سے
 سب سے قبل کے شرک کیا لیکن قول قزوینی کا قدر یہ مجوس
 است کی ہیں اگر برہین ہوں او کی عبادت نہ کرو اگر عزیزی
 تو ان پر خدا صغیرہ مرفوعہ موضوع ہے۔ + + +

من تحذ المصاحیح وکذا اصفان من امتی لیس
 لهما فی الاسلام بضیبا اعتداریة والرجحة
 فخطأ منه وقد بینا مخرجهما فی المرقاة شرح مشکوٰۃ
حرف السین - حدیث سب صحابی
 لا یغفر قال ابن تیمیة هذا کذب علی النبی علیہ السلام
 وقد قال الله تعالی ان الله لا یغفر ان یشرب به ویغفر
 دون ذلك لمن یشاء قلت وقد یوجبہ معناه ان
 مبناه بانه ذنب عظیم تعلق به حق الاحتجاب و
 حق سید الاحتجاب مع ان الغالب فی السبب انه یستحل
 یرجوه الثواب فیه یکفر ویستحق به العقاب
 للصادق ان یخبر عن بعض الذنوب بانه سبب
 لا یغفره حیث عظم شأنه فهو لا ینافی قوله تعالی
 (ویغفر ما دون ذلك لمن یشاء) وقد اکتبت فی
 المسئلة رسالة مستقلة ولا یبعد ان یکون المعنی
 اصحابی ذنب لا یغفر ای لا تسامح التحذیر من سبب صحابی
 فاضربوه ومن سبب فاقطعوه **تحذیر** سبابة النبی
 کانت اطول من الوسیط غلط من قال به وانما کان
 اصابع رجلیه كما ذکره العسقلانی حیث قال شیخنا
 هذا علی الالسنه کثیرا ولسف جمہورہم الکمال الذی
 وہی خطاء فشاء من اعتماد رواية مطلقة وعین البدل
 منه علیہ السلام لذلك بناء علی ان القصد منه ذکر
 وصف اختص به علیہ السلام من غیرہ لکن التحذیر
 فی مسئلة الامام احمد مقید بالرجل والتمس فیقوۃ
 کورم فانضیت طولا اربع قدمه السبابة علی سائر
 اصابعه وکذا احمد عند الیہقی فی الدلائل قال

اور ایسی دو تین مین میرے است سر اوکے لئے اسلام مین کچھ
 حصہ نہیں۔ قدر یہ اور میرے خطای اور ہننے ان دو کو کا مخرج شرح
 مشکوٰۃ مین بیان کیا ہے **حرف سین** - حدیث سب
 کرنی میرے صحابوں کو ایسا گناہ ہے جسکی بخشش نہیں کہنا
 تیس کے یہ آنحضرت پر کذب ہر حال کما اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
 (اللہ نہیں بخشنا شرک کو اور بخشتا ہے سوا اس کے جسکی لئے چاہتا
 ہے) مین کہتا ہوں اگر اسکی باصمیم ہو جائی تو مینے اسکی طرح
 ہو سکے تین یہ بڑا گناہ ہر اسکی صحابوں کا حق تعلق بکرتا ہے
 بلکہ آنحضرت کا باوجودیکہ غالب ظن کالی نکالنے والی کھن
 مین یہ کہ وہ اسکو حلال جانتا ہے اور مین نے کچھ سید کہتا ہر اس
 کافر ہو جائی وغیرہ کا سنی خیال ہو اور مجھ صادق کیلئے دست لکھن ایسے
 گناہ کی جسکو اللہ تعالیٰ سبب کفر کے نہیں بخشتا یہ قول کثرت کے
 سنا فی نہیں ہے (اور بخشتا سوا اس کے جسکی لہجہ جانتا ہے) اور میری اس مسئلہ
 مین سالستقل کہا ہے اور یہ نہیں کہ اس حدیث کی معنی اسکی صحابوں کو
 ایسا گناہ ہے جو بخشتا نہیں جاتا اس حدیث کو تو مین جو شخص میرے صحابوں کو
 کالی واسکو مار دے جو کالی واسکو قتل کر دے حدیث اعلیٰ بابی علیہ
 اسلام کہی تھے بیچ کی ہے جس نے کہا اس غلطی کے اسلئے اعلیٰ بابی
 کی لمبی شرح مینا کہ عقلانی ذکر کیا ہے یہ بہت زبانوں پر
 شہور ہے اور سب پہلے کمال دیر ہی نے کہا ہے اور یہ
 خطا مطلق روایت پر غماز کرنے سے پیدا ہوا ہے اور ان
 حضرت کی بات کی تعین اسلئے کی ہے کہ مقصود اس سے
 ذکر کرنا ایسی شے کا ہے جو آنحضرت نے بخش نہیں لیکن حدیث سند
 احمد مین مقید پاؤں کے ساتھ ہے کہا میونہ میٹی کو دم سے
 مین آنحضرت کی پاؤں کی سبابة کی لمبا غصہ
 ہیرلی اور ایسی یہ دلائل

العقلانی وقد سئل عن قول القزطبی ان مسجدة
النبی علیہ السلام اطول من الوسطی فاجاب بانقدا
اقول ولعل الباعث علی غلط الدمیک والقزطبی
وعنیهما ان السبابة حقیقة فی البدن وجماد فی الزمان
فخلوها علی حقیقة مع انه لا ینافی کون سببا وجلیه
ایضاً ان یمکن اطول والله سبحانه اعلم بحقیقة امر
تحد السر عند الاحرار وکذا اقولهم صدق الاحرار
بقول الاسرار کلام بعض الابرار ولبعض المشایخ الکبار
(من اطلعوه علی سرفتم به) لعل یأسوه علی الاسرار
ما عاشا حدیث السعید من وعظ بغیر قال
الزمرکتی قال ابن الجوزی لا یثبت و مره الراهب من
فی الامثال من تحد ابن خالد وعقبه بن عامر قال
السیوطی املحد عقبه فطویل جدا اخرجه الدیلمی
مسنداً وقد مر هذا اللفظ عن ابن سعید موقفاً
اخرجه ابن ماجه والیهقی فی المدخل عن عمر موقفاً
سعیید بن منصور فی سننه حدیث السفر
عن اخلاق الرجال لیس حدیث بل من بابا سباق
المقابل المعنی ان السفر لما فی من الخطر والحد
یکشف عن اخلاق الرجال ما لم ینکشف فی الحضرة
حدیث سفهاء مکة حشر الجنة قال العسقلانی
ما رقت علیه قال ابن ابی الصیف اما هو سفاهاً
فی الحد و نون فیها علی تقصیرهم اقول ثبت العرش
ثم انقش قال رعلی صخرة للنبی ثم یفرع علی حجة المعنی
ما تقدیر صحة لفظه یمکن ان یقال انهما القدر
ما یکتفون وکما انها تعظیماً الذکوة شانها و تعظیماً

عقلانی نے قول قزطبی کے بابت اس سوال ہوا کہ سبابة
انصرفت کی درسط سے یہی تھے جواب یا جیسا کہ گذر چکا ہے کہ سبابة
ہوئی ان عقلی قزطبی اور دیگر وغیرہ کا یہ باعث ہوا کہ سبابة حقیقتاً
کے انکی کو بتوں میں اور مجازاً پاؤں کی انکی کو انہوں نے اسکو حقیقت
عمل کیا باوجودیکہ پاؤں کی انکی کے لیے ہوتی کہ یہی سبابة نہیں
امد تعالیٰ پاک ہی حقیقت امر کو بہت جانچ والا ہے حدیث
سفر و نکی نزدیک ہے اور ایسا ہی قول و کما حجاز کے سفر اسرار کے
قہر میں یہ بعض ارباب کی کلام اور بعض مشایخ نے فرمایا ہے کہ
شخص کو انہوں نے کسی از پر اطلاع دی پس اس کے ساتھ سفر
بے غم ہوا پس اپنے راہزبان جبکہ زندہ ہے حدیث سعید ہر غیر
سے نصیحت کر دے کہ انہوں نے کہی کہ ابن جریج نے ثابت نہیں اور اسکو
راہزبان امثال میں بن خالد اور عقبہ عامر روایت ہے کہ کہا بیٹو نے
لیکن حدیث عقبہ کہتے ہیں کہ اسکو دلیلی فی سند میں وثیق
ہے اور یہ لفظ ابن سعید و موقوف اور وہاں اسکو ابن ماجہ و بیہقی
موقوف میں عمرت موقوف وایت ہے سعید بن منصور سنن میں
لایا ہے حدیث سفر آدمیوں کی خلقوں کو کہہ کر کہہ لیتا ہے
یہ حدیث نہیں بل کہ کسی کلام ہے اور سنن اسکے یہ میں سفر بسبب
خطرے اور تکلف آدمیوں کی خلقوں سے ایسا پردہ کہہ لیتا ہے
کہ وطن میں نہیں کہتا حدیث بے وقوف کہ کے
سج جنت کی ہیں۔ کہا عسقلانی فی میں اس پر اقف نہیں
اور کہا ابن ابی الطیف فی یہ لفظ سفاک ہے جسے غمگین کہ کے
میں کہتا ہوں ثابت کر عرش کو یہ نقش کر پس ہا
صحت بنا پر ہے پھر اس پر معنی متفرع ہونے اگر الفاظ
صحیح ہوں تو ہو سکتا ہے کہ یہ اہل کہ کے مدح میں
مبالغہ ہو بسبب تعظیم کہ اور اس کے شان کے

حیدر انہا فانہ اذا کان سفہاء مکتہ حشو الجنة اے
وسطاً فابال فقہاء فلا شک انہم یکونون فی
اعلاہا وغیرہم فی اذناہا **حدیث السلام**
النبی علیہ السلام فی القنوت قال السجۃ وکلمۃ اقف علیہ
وان وقع فی کلام جمع من الفقہاء کما بدیتہ فی القول
البدیع **حدیث السلامة** فی العزلة کلام معہم
لین حدیث صریح **حدیث** سلمو علی الیہود
النصارى ولا تسلمو علی یہود امتی قیل ومن یہود
قال ترک الصلوۃ قال السیوطی لم اقف علیہ اور دہخانی
الفردوس بلفظ ولا تسلمو علی شارب الخمر وحب
ولدہ فی مسندہ ولم یذکر اسناد **حدیث** سودا
ولو دخیل من حسنہ لا تلذ کذا فی الاحیاء قال العز
الخرجہ ابن جبار فی الضعفاء من روایۃ بھزین حکیم
ابید عن جدہ ولا یسمی قیل و ذکرہ فی النہایۃ بهذا
والخرجہ الا بھر حدیثا مرفوعا والخرجہ غیر عن
موقوف **حدیث** السلوک یذکر فی الرجل فصاۃ قال السجۃ
وضعه ظاہر **حدیث** سید طعام اہل الدنیا
والاخیرۃ اللحم واہ ابن ماجہ وابن ابی الدنیا من حدیث
ابی الدرداء مرفوعا بہ وسنہ ضعیف فیہ سلیمان بن
عطاء عن مسلمۃ الجوزی وفد قال ابن جبار فی سلیمان
انہ یزید عن مسلمۃ اشیا موضوعۃ وما ادرک التعلیل
او عن مسلمۃ وقال العقیلی لا یصح فیہ شیء ادخلہ ابن
الجوزی فی الموضوع لکن قال العسقلانی المزیب
الحکم علی هذا المتن بالنوع فان مسلمۃ غیر مخرج
وابن عطاء ضعیف قال السجۃ اولہ شواہد منہا

اسک کوجب سفہاء کم کی بیچ جنت کی ہوگی تو فقہاء کا کیا حال
نہیں شک کہ وہ اعلیٰ جنت میں ہوگی اور غیر ذمہ دار جنت میں
حدیث السلام نبی علیہ السلام پر قنوت میں کہہا
نے میں اس پر اقف نہیں ہوا اگر یہ بہت فقہاء کی کلام
واقع ہوا ہے جیسا کہ میں اسکو قول بدیع میں بیان کیا ہے
سلامتی کناری میں ہے۔ کلام صحیح ہی اور حدیث نہیں
حدیث یہود اور نصاریٰ کو سلام کرو اور سیرت کی یہ
پر سلام نہ کرو کہ ان میں تیری سیرت کی یہود فرمایا ترک کرینا
کہہا سبطی بن میں اس پر اقف نہیں ہوا اور اسکو فردوس
ان لفظوں کے لایا ہے اور نہ سلام کرو شراب پیو والی پر اور نہ
نہ سنہ میں کہ لہر سفیدی چھوٹی ہے اور اس کے اسناد ذکر نہ
حدیث سیاہ جگر والی بہتر ہے اوس حسین جو نہ جگر۔ ایسا
احیا میں کہہا عراقی فی ابن جبار نے ضعیفین بہزون کہہا
نے اپنے آپ اوس کو اس روایت کی ہے اور صحیح نہیں کہا گیا
یہ نہایت میں ان لفظوں کے ذکر ہے اور نہ جی حدیث مرفوعہ کا
اوس نے عرس موقوف نقل کیا ہے حدیث مسوأل دمی کی ہے
کو زیادہ کرتی ہے کہہا معانی نے موضوع ہونا اسکا ظاہر حدیث
سیر طعام اہل دنیا اور آخرت کا گوشت ہے کہہا ابن جبار اور ابن
نے ابی الدرداء ہی مرفوعہ روایت کی ہے اور سند اسکی ضعیف ہے اور
سلیمان بن عطاء مسلمہ بن زید روایت کرتا ہے حالانکہ کہا ہے ابن
سلیمان کے فقہان یہ کہہا موضوع روایتیں بیان کرتا ہے اور میں
خاطم لفظ اس کے پر اس کے لفظ میں نے ہمیں کوئی شک نہیں
اور ابن جبار کی اسکو موضوع کہہا لیکن کہا عسقلانی نے
اسکو متن پر وضع کا حکم ثابت نہیں کیا کیونکہ مسلمہ مخرج نہیں
ابن عطاء ضعیف ہے اور کہا سخاوت ہے اسکو لے شام میں اور

عن علی رفعہ بلفظ سید طعام الدنيا اللحم فكلوا
 ان شرحه ابو نعیم فی الطب النبوی وعن صفیہ سید
 فی الدنيا والاخرة اللحم ثم الارز اخرجه الدیلمی عن ابي
 محمد سید العرب علی رواه یحییٰ کفی صحیحہ من
 محمد بن عبید بن عوف عن انسید ولد آدم وعلی سید العرب
 له شواهد کما صیغۃ بل جنة الذی الی الحکم علیہا
 بالوضع قلت لعلہ نظری الی المعنی مع قطع النظر الی صحیح
 البی و قد ذکرہ الزکری فی قال رواه ابو نعیم فی الحلیۃ
 من حدیث الحسن علی و قال السیور واه الحاکم
 مستدل کہ عن عائشہ وجابر و قال الذہبی فی مختصر
 موضوع و اخرجه ابن عساکر عن قیس بن زمز
 بلفظ انسید ولد آدم و ابو یوسف سید کھو العرب
 سید شبا العرب تہیٰ ہذا یزول لاشکال حیث کہ
 بالعرب جند فی جمیع الاحوال حدیث سیر علی
 سیر فکم قال السیاح و لا اعرفہ ہذا لفظ لکن معناه
 فی قولہ علیہ السلام ام الناس اقد باضعفہم حدیث
 سیاست الناس شد من سیال الدرب کوہ التو فی نقد
 الاسماء واللغات من حکم الامام الشافعی حدیث
 سیکذب علی قال ابن اللقن فی تخریج البیضاوی
 ہذا الحدیث لہ وارہ کذلک نعم فی افراد مسلم
 حدیث ابی ہریرۃ عنی اللہ عنہ ان رسول اللہ علیہ السلام
 قال یکون فی آخر الزمان رجال کذابون حدیث
 سین بلا لعدن اللہ شین قال ابن کثیر لیلہ اصل
 قد تقدم حرف الشین - حدیث
 شاورہ ہن و خالفوہن لا یتب ہذا البی
 ان کان لہ وجہ مزجہا للمعنی قال السیاح و لہ

حضرت علی سے سرفروہ روایت ہے سرفروہ عام دنیا کا گوشت ہے بعد
 اسکی جاول اسکو ابو نعیم نے طب نبوی میں ذکر کیا ہے و صحت ان نظریہ
 ہے سرفروہ عام دنیا کا گوشت میں گوشت بعد اسکی جاول اسکو دیگر
 حاکم سے نقل کیا ہے حدیث سرفروہ علی بن حاکم فی صحیحہ میں بن
 سرفروہ روایتنا سطح کی ہے - میں سرفروہ ولد آدم کا ہون لہ علی
 سرفروہ اسکی لے بہت شواہد ہیں سبک صنیعت میں بلکہ دیگر
 اسکو موضع ہوا فیہ رسول کی میں کہتا ہوں شاید لفظ ہجرت سے کھڑک
 ہو گیا کی صحت کی طرف نظر فرمائیے اور اسکو زکریٰ فی ذکر کیا ہے کہ کہا کہ
 اسکو ابو نعیم نے طبرستان میں بن علی سے روایت کیا اور کہا سیونی اسکو حاکم
 نے مستدل کہ میں عائشہ ابو جابر روایت ہے اور کہا ذہبی نے مختصر میں یہ نسخہ
 ہے اور اسکو ابن عساکر فی قیس بن ابی حاتم مرسل روایت ہے میں
 ولد آدم کا ہون اور ابو یوسف سید کھو العرب کا اور علی بن حاکم ان
 انتہو و اس شہادہ اکل جاتا رہا الحسن عرب جس عربک جمیع احوال
 مر و نہیں حدیث سیر کر و صیغہ کج سیر طرہ - کہا سخاوی
 میں اسکو ان لفظ سے نہیں جانتا لیکن جتنے اسکے اس قول علیہ السلام
 میں ہیں مات کر کو گن کہ ابو یوسف ذکر و صیغہ میں حدیث ہے
 آوینو کا سخت ادب ہے چاہا یوں - اسکو نووی تہذیب الاما و لفظ
 میں ذکر کیا ہے ام شافعی ہے حدیث قریب کہچہ جو ہو لہ اجابہ
 کہا ابن اللقن فی تخریج البیضاوی میں سرفروہ میں دیکھا ہوا ان افراد
 مسلم میں ابی ہریرۃ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دنیا ہر شے کو
 زانہ میں و جال جہو شے حدیث بلال کا سین اسکو زکریا
 شین ہے کہا ابن کثیر نے اسکا کچھ اصل نہیں سمجھے گذر گئے
 حرف شین - حدیث عورتوں سے مشورہ
 کرو اور انکی مخالفت کرو اس بنا سے صحیح نہیں اگرچہ معنی
 اعتبار اسکو کچہ جو کہا سخاوی نے میں اسکو مرفوع نہیں جانتا

مرفوعا بل یرونی فی الرفوع من تحتہ انزل لا یفعلن أحد
 امرأحتی یستشیر فان لم یجد من یتستشیر فلیتشر
 بشرا لخالها فان فی خلافها البرکت فی مسندہ
 وانقطاع و مردی الدلیلی والعسکری والقضائی
 عن عائشہ مرفوعا طاعة النساء ندامة لکن قال ابن
 عبد کما حدثنہ عن هشام الاضعیف وادخال ابن
 الجوزی لہ فی الموضوعات لیس بجید استی کلام
 الضحاوی وقال السیوطی ہو باطل لا اصل لہ لکن فی
 معناه حدثنہ طاعة النساء ندامة اخرجہ ابن عبد
 وابن لال الدلیلی عن عائشہ واخرجہ ابن عبد کما حدثنہ
 ام سعد بنت زید بن ثابت عن ایہا مرفوعا طاعة
 المرأة ندامة واخرجہ الطبرانی والحاکم وصحیہ من
 حدثنہ ابی بکر مرفوعا هلکت الرجال حیث طاعة
 النساء واخرجہ العسکری فی الامثال عن عمر قال انظر
 النساء فان فی خلافهن البرکة واخرجہ عن معاویہ
 عود النساء لانها ضعیفة ان اطعها اهلکتک
 قال بعض الشعراء ترک خلافهن من الخلاف +
 حدثنہ شیبہ الشیبی مخد بالیہ ہو کقولہم للجنس
 الی الجنس عییل وقولہم الجنسیة علة الضم وقولہم
 الہ صبة مع غیر الجنس عذاب شدید کما فی قولہ
 تعالی (لاعدنہ عذابا شدیداً) ای لا جعلہ
 مع غیرہ فی نفس الکلم مستفاد من حدیث الارواح
 جنود مجندة وقد ذکر فی سبب رودانہ رابی اذہ
 عند عائشہ فقال من ہی فقالت مصفحة مکة
 فقال این نزلت فقالت عند مصفحة المدینة وفي

بلکہ انس سے مرفوعہ روایت مطرچہ کر دی ہر ایک ستر کی کلم کوتا
 کہ مشورہ کر لے اگر نہ پاؤ ایسا شخص جس سے مشورہ کر دی تو اپنی عورت
 مشورہ کر دی ہر ایک مخالفت کر دی کیونکہ اسکے خلاف میں برکت ہے اگر
 سند میں ضعف اور انقطاع اور دلیلی اور عسکری اور قضائی عائشہ
 سے مرفوعہ تو ابی ہر عورت کوئی اطاعت نہ کرتی لیکن کہا ابن
 عبد کجی جس نے شام سے روایت کی ہر وہ ضعیف ہے اور ابن جریج کی
 موضوعات میں داخل کرنا چاہا نہیں کلام سخاوت کی ختم ہو کر کہا
 سیوطی نے یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن اسکے معنی میں
 ایک حدیث ہے اطاعت عورتوں کی ندامت ہے اسکو ابن عبد اور ابن
 لال اور دلیلی نے عائشہ سے روایت کی ہے اور ابن عبد فی ام سعد
 زید بن ثابت سے اوس نے اپنی باپ سے مرفوعہ روایت ہے اطاعت عورت
 کے ندامت ہے اور طبرانی اور حاکم نے سند صحیحہ ابی بکر سے مرفوعہ
 روایت ہے ہر ملک کچھ مرد و عورت اطاعت عورتوں کی اور عسکری
 نے امثال میں عمر سے نقل کیا ہے مخالفت کر دے عورتوں کی اس لئے
 کہ انکی خلاف میں برکت ہے اور اوس نے معاویہ سے روایت کی ہے عبادت
 کر دے عورتوں کی نہ اس لئے کہ وہ ضعیف ہیں اگر تو اسکی اطاعت
 کرے کچھ ہر ملک کرے بعض شرابی کہا ہے انکی خلاف کا ترک کرنا خلاف
 عقل ہے حدیث شیبہ کا اسکی طرف کہنا جائز ہے جیسے قول
 جنس جنس طرف میل کرتی ہے اور قول کما جنسیت یومئذ کی علت
 ہے اور قول کما صحبت غیر جنس سے سخت عذاب مینا کہ اس کے تفسیر کو
 ہے (البریمین) انکو سخت عذاب دیا جائے گا جنسین انکو پھر جنس کے ساتھ
 کرونگا اور یہ قول اس حدیث سے متعلق ہے اور کما ایک لشکر جم کیا گیا
 اور اس حدیث کی دروہا یہ سبب ہے کہ آنحضرت نے ایک دفعہ ایک عورت
 کو عائشہ کی پاس کیا فرمایا یہ کون ہے عائشہ نے کہا یہ مکہ کی عورت
 ہے فرمایا کہاں اتنے جڑے جواب دیا عائشہ نے مدینہ کی عورتوں کی عورت

الصحيح مع غير الجنس عذاب شديد

قوله تعالى (قل كل يعمل على شاكلته) ايماء الى ذلك
حدیث شرا کہ عزرا بکر اور مدہ بن الجوزی
 الموضوعات فاحطاً كما ذكره السيوطي فقد اخرج
 والطبرانی عن عطية بن يسرو بن عتبة عن ابي
 رضى الله عنه وابو يعلى عن جابر وقال السخاوى
 اخرج ابو يعلى الطبرانی من حديث ابي هريرة مرفوعاً
حدیث شرا کہ معلوا صبيانكم اقلهم
 على اليتيم واعظمهم على المسكين موضوع كما ذكره
 اللآلى **حدیث** شرا الحیوة ولا السمات لیقین
 بن هومن كلام بعض الحكماء القدما قاله العقلاء
 وهو غير صحيح من حيث المعنى فان من يغلب خيره
 شوه فالوئ خيره كما استفاد من قوله عليه السلام
 طوبى لمن طاع عمره وحن عمله وويل لمن طاع عمره ساء
 عمله وهو استفاد ايضا قوله سبحانه وتعالى ولا تعبدوا
 الا الله وانما اعلى لهم خيرا لانفسهم انما اعلى لهم نورا
حدیث الشفقة على خلق الله تعظيم لامر الله قال
 السخاوى لا اعرفه هذا اللفظ قلت هومن كلام بعض
 المشايخ حيث قال ملا رامر على اثنين تعظيم لامر الله
 الشفقة على خلق الله **حدیث** الشكر فى الوجبة
 ايسر من اناسه حد قطع عين اخيك خطا
 لم يملح صاحبه في حضوره **حدیث** شهدا
 المصلی یؤذن عن ابی الداء وغيره من الصحابة و
 التابعين ويشهد له قوله تعالى اومئنا نحدث اخبار
 ان رطبنا وحمی اها **حدیث** شهادة المرء
 نفسه بشهادتين ليس بجديث ولكنه صحيح

قول الله تعالى (قل كل يعمل على شاكلته) ايماء الى ذلك
 طرف اشارت کرتا ہر حدیث شریعت سے رائد تھا ہر مین۔ ابن جوزی
 اسکو موضوعات میں لایا ہر او خطا کی جیسا کہ سید طبرانی نے ذکر کیا ہر
 احمد اور طبرانی نے عطیہ بن یسر سے اور بن عتبہ سے ابو ہریرہ اور ابو یعلیٰ
 نے جابر سے وایک ہر او کہا سخاوی نے اسکو ابو یعلیٰ اور طبرانی نے ابو ہریرہ
 سے مرفوع روایت کی ہر حدیث شریعت سے لاکون مسلمین
 یتیموں پر بہت تھوڑی رحمت کرتی ہیں اور مسکینوں پر بہت سخت ہیں
 موضوع ہر جیسا کہ لالی میں مذکور ہر حدیث بری جاتے تو
 نہ نما۔ کہا عقلائی فی یہ حدیث نہیں لکایہ بعض پہلی مکینوں
 کی کلام اور معنی کی یہ ہر صحیح نہیں ہے اسنے کہ جسکی شرا
 کے خیر پر غالب ہو جائے پس موت اس کے لہر بہت جیسا کہ
 قول علیہ السلام سے مستفاد ہوتا ہر خوشخبری ہر دیکھائے
 جسکے عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہوں اور ملاکت اس کے لہر جسکے عمر
 ہو اور بر عمل ہوں اور یہ معنی اس آیت سے بھی مستفاد (اور
 گمان کہ کافر و کلو کو ذیل انکے لئے نیک ہر ہم مہلت اسلہ و پتر میں
 ناگہ زیادہ کر لیں **حدیث** شفقت کرنی خلق امیر المرید کے
 تنظیم ہر کہا سخاوی میں اسکو ان لفظوں میں تین تین ہوں
 یہ بعض شایخوں کے کلام جیسا کہ اس نے کہا ہر دارا کہ و چتر و پتر
 ایک اندھا کی تعظیم دوسرے خلق اللہ شفقت کرنی حد شریک کرتا
 زنت یہ حد نہیں اور حد اس کے مناسب قطع کی تونی گردن ہر
 اپنی ہر خطا ہر اس شخص کی چتر پتر ہر صافی حضور میں صفت کے
 حدیث نماز کیلئے میدان کی شہادت ابولہر داود وغیرہ صحابہ پر در
 آئی ہر یہ آیت اسکی شاہد ہر (اور سن بیان کر گئی خبریں پتر اس
 لئے کہ رب تیرے اوکی طرف رحمی کی ہر حدیث گواہی دیتی
 اپنی نفس پر مقابلہ دو گواہوں کے ہر یہ حدیث نہیں لیکن صحیح المعجم

مکمل الامور علی شہدین

بالنظر الى الاقرار واما قولهم شهادة الر على نفسه
بسبعين فكذا الاصل له ويصم معناه على المبالغة
حدیث شهادة المسلمين بعضهم على بعضهم حجة
ولا يجوز شهادة العلماء بعضهم على بعض لانهم
ليس من الحديث واسناد فاسد من وجه كثيرة
على ما في الآتي وعلى تقدير صحته فالعلماء يراد بهم علماء
الدنيا التاركون لطريق العقبي كما يشير اليه العلة المذكورة
في نفس الحديث فان المحمد حرام واما العبطة فحرام
حدیث الشهرة في قصر الشيا لا يصح حديثا
لان قصر الشيا من جملة اسباب الشهرة اذا كان على
قصد هادون ارادة متابعة السنة **حدیث** شياطين
الانفس يغلب شياطين الجن من كلام ابن دينار وعلما
اقتبس من قوله تعالى (وكذلك جعلنا لكل نبي عدوا
شياطين والجن) حيث قدم شياطين الانفس على
الجن يذهب سوسه بالغزو بخلاف شيطان الانفس
لان قوة تأثير الصلابة اناهي في اتحاد الجسد **حدیث**
شيب وعيب لا يصح مناه واما جاء معناه في حدیث
من لم ير عود عند الشيب يستحي من العيب لم يخش
الله في الغيب فليس له فيه حاجة ذكره الديلمي بلا
سند عن جابر مرفوعا وحكي عن ابي يزيد انه رآه
وجهه في المرأة فقال ظهر الشيب لم يذهب العيب ولا
ادري ما في الغيب **حدیث** الشيخ في قومه كان
في امته في المقاصد جزم شيخنا وعنده بانه حسن
واما هو من كلام بعض السلف ورميها اورد بلفظ
الشيخ في جماعت كالنبي في قومه يتعلمون من علم

وكانت
الشيعة
تدعي

بسبب قراره ليكن به قول النكاح شهادت آدمي في اپنے لفظ
مقابل شرعي ہو سکتا ہی کچھ اصل نہیں اور بسبب بالحدیث اس کے
معنی صحیح ہیں حدیث شهادت مسلمانوں کی بعض کے بعض جائز
ہے اور شهادت علماء کی بعض کے بعض پر جائز نہیں اس لئے کہ وہ
حاضر ہیں یہ عقد نہیں اور سند اس کی کئی طرح ہو سکتا جیسا کہ لاکھ
میں ہے اور اگر کو صحیح مانا جائے تو علماء کرام اور علماء دنیا میں جو طریق
آخرت کو چھوڑنے والی ہیں جیسا کہ علت مذکورہ نفس حدیث میں
اس کی طرف اشارت کرتی ہے اس لئے کہ حدیث حرام ہے اور غلط جائز
ہے حدیث شہرت تہوڑی کپڑوں میں ہے یہ حدیث نہیں اس لئے
کہ تہوڑی کپڑی شہرت کا ستارہ جب سکا قصہ شہرت کا تہوار اور
متابعت سنت کا حدیث آدمی کو سیدمان جنوں کے شیطان
پر غالب ہوتی ہیں۔ یہ کلام ابن دینار کے ہے شاید اس نے اس
آیت کا اقتباس کیا ہوگا (اور ایسا ہی سننے کو دیا ہر اکبر نبی کیلئے
وشمن آویسون اور جنوں کے شیطانوں کے) اس لئے آدمی کو شیطان
کو جنوں کی شیطانوں پر مقدم کیا ہو دوسرا اس کے کہ دوسرے
جنوں کی شیطانوں کا اعتراف و زور جائز بخلاف آدمیوں کی شیطانوں کے
اور اس لئے کہ صحبت کی تاثیر قوت اتحاد جس کے مرتبہ میں ہے حدیث
بوزر یا اور عیب۔ اس کی بنا صحیح نہیں لیکن صحیح کے احادیث میں ہے کہ
جو شخص بڑا ہی میں عایت نہ کرے وہ عیب جیسا کہ وہ عیب میں اس کے درجے
تو اس کے کو اس کے کچھ تاجت نہیں سکھو ملی فی ہا سند جابر مرفوعہ
کی ہے اور اس میں بڑی حکایت کی ہے وہ اس اپنا سہ ائمہ میں کہ کہا کہ بولے
طاہر اور عیب کہ اور میں نہیں جانتا کہ عیب میں کیا ہے حدیث بوزر یا
قوم میں مثل نے کی ہمت میں متعاصد میں شیخ وغیرہ میں جزم کیا کہ وہ صحیح
ہے لیکن بعض کی کلام اور کبھی ان لفظوں سے صحیح ہے اور کبھی ان جوامع
میں مثل نبی کی ہے اپنی قوم میں سبکدہ میں اس کے علم سے

و یثأدبون من أدبه وکله باطل انتحه و من جرمن
 بوضع ابن تمیة لکن اخرجه ابن حبان فی الضعفاء
 تحدیثی رافع به مرفوعا و قال السیوطی اسند الذکر و ذکر
 ایضا فی جامعہ الصغیر بلفظ الشیخ فی اہلہ کالتی
 امته و رواہ الخلیل فی مشیختہ و ابن الجار عن ابی لفع
 و لفظ الشیخ فی بیتہ کالتی فی قومہ و رواہ ابن حبان
 فی الضعفاء و الشیرازی فی الاقصاب عن ابن عمر اثبت
 و یقویہ من حیث المعنی تحدیث صحیح البنی العلماء و ر
 الانبیاء و یقویہ قولہ تعالیٰ فاسئلوا اهل الذکر انکم
 لاتعلمون) **حرف الصاد - حدیث**
 صحت الحاجة اعمی قال السخاوی لا اعرفه فی المرفوع
 کذا اقولہم الغریب لا اعمی لا یصح من جهة المسبی
تحدیث صاحب الشیء الحق بحمله الا ان یکون ضعیفا
 عنه فبعینه اخوه المسلم ضعیف بالغ ابن الجوزی ذکر
 فی المرفوعا و اخطأ فقد رواہ ابو یعلیٰ من تحدیثی
 هريرة به مرفوعا و الطبرانی فی الاوسط و الدارقطنی
 فی الاثر و العقیل فی الضعفاء و عیاض بدین عز
 فی الشفاء **حدیث** الصبر کثر من کنوز الجنة
 کذا فی الاحیاء و قال العراقی غریب لم یوجد **حدیث**
 صبر الا قلام عند الاحادیث یعد لعنہ التکبر
 الذی یکبر فی رباط عقلا و عبادان من کتب
 اربعین حدیثا اعطی ثواب الشهداء الذین قتلوا
 بعبادان عقلا و خبر باطل کذا فی میزان **تحدیث**
 صدر رسول الله صلی الله علیه وسلم هو کلام یقولون
 من العامة عقیب قول المؤمن فی الصبح الصلوة

اور اسکا اور **حدیث** ابی بکر بن کاسب البلی من انہو جنون
 اسکے مرفوع ہو کا یقین کیا ہے اس میں تیسیر لیکن اسکو ابن
 نے ضعیف میں دفع سے مرفوع روایت کی ہے اور کہا سید علی اسکو
 فی سند کیا ہے اور جو اس جاس صغیر میں طرح ذکر کیا ہے شیخ ابی
 میں نبی کی طرح ہے ابی امت میں اسکو غیل نے مشیخت میں دیت کی
 ہے اور ابن بخاری ابی رافع سے اور ذکر لفظ میں شیخ ابی گہرین
 کی ہے ابی قوم میں اسکو ابن حبان ضعیف میں ریشہ زخمی القاب میں ابن
 عمر سے وایت ہے ابی اور اسکو بخنی کی حیثیت یہ حدیث صحیح المعنی
 کرتی ہے اور یہ امت میں اسکی تقویت کرتی ہے (اس سوال کو لے کر
 اگر تم نہیں جانتے **احرف صمد** - حدیث صاحب کمال
 ہے - کہا سخاوی میں اسکو مرفوع روایت نہیں جاتا میں کہتے
 ایسا ہے قول کا غریب ہے کی طرح اسکی بنا میں ہم نہیں **حدیث**
 ہے کا اسکو اسکا دہائی کا زیادہ حدیث ہے کہ حسیب معنی ہو اور اس کا
 ہو تو مسلمان یہاں اسکی مذکر ہے - ضعیف - اور ابن جوزی نے بیان
 کیا کہ اسکو موضوعات میں ذکر کیا اور خط کیا کیونکہ ابو یعلیٰ نے
 سے مرفوع روایت و طبرانی فی الاوسط میں اور افضلی فی اور
 عقیل نے ضعیف میں اور عیاض نے خواہم نہایت ضعیف میں دایت
 ہے **حدیث** صبر خانہ ہے جنت خزانہ ہے - ایسا ہی احیاء میں
 اور کہا عراقی فی غریب نہیں پائی گئی **حدیث** اور قلہم
 وقت کہنے حدیث کی اسکا ذکر کیا اس کی جگہ برابر جو عقلا
 اور عبادان کے چاؤ میں کہی جاتی ہے اور جو شخص چالیس حدیثیں
 کہے ثواب و ن شہید و ن کا دیا جاتا ہے جو عبادان او عقلا
 میں قتل ہو یہ خبر باطل ہے ایسا ہی میزان میں ہے **حدیث**
 صحیح کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام ہے اسکو بہت
 لوگ پیچھے اس قول موزن کے کہتے ہیں الصلوة

الصلوة من سنن النبی

خیر من النوم وليس له اصل وكذا اقول لهم عند
 قوله المؤذن الصلوة خير من النوم صدق وبررت و
 بالحق نطق استجابة الشافعية قال الدليمي وادع
 ابن الرضعة ان خبرا ورد فيه ولا يعرف من قاله و
 بررت بكسر الراء الاولى وسكون الثانية **حديث**
 صدقة الغليل تدفع البلاد للكفر وفي لفظ صدقة
 السيد ليس بخد ومعناه صحيح **حديث** صغر الجنب
 واكثر واعده يبارك لكم فيه اسناداه و قد ذكره ابن
 الجوزي في الموضوعات وقال الزركشي خد الامر بتصغير
 اللقمة وتدقيق اللصغة قال النووي لا يصح **حديث**
 صلوة بختم تعدل سبعين بغیر خاتمة موضوع كما
 قاله العسقلاني وكذا صلوة بعمامة تعدل بخمس
 عشرين صلوة وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة
 والصلوة في العمامة بعشرة آلاف حسنة قال النووي
 فذلك كله باطل وقال السخاوي خد صلوة بخاتم
 تعدل سبعين بغیر خاتم هو موضوع كما قال شيخنا
 شيخه وكذا ما اورد الدليمي من خد ابن عمر مرفوعا
 صلوة بعمامة تعدل بخمس وعشرين وجمعة بعمامة
 تعدل سبعين جمعة ومن خد انس مرفوعا الصلوة
 في العمامة بعشرة آلاف حسنة قلت وي ابن عمر
 السخاوي عن ابن عساكر في جامعه الصغير مع التز
 بانه لم يذكر في الموضوع **حديث** الصلوة
 العالم باربعة آلاف واربعمائة واربعين صلوة
 باطل كذا في المختصر وكذا اقول صاحب اللهاية لقول
 عليه السلام من صلى خلفت تقى فكما غاص خلف

خير من النوم او اسکا کچھ اصل نہیں اور ایسی قول انکا بعد
 قول مؤذن الصلوة خیر من النوم کے کچھ کہا تو یہ اور تو یہ کیا ہو سکتا
 حق بولا۔ اسکو تصدیق مستحب ایسی کہا میری اور دوسری کیا کر
 الرفع فی خبر اسین اور کہو اور نہیں معلوم کہ اسکو کہا ہی حد
 تنگدست کا صدقیت بلا رفع کو تا یہ۔ اور ایک روایت میں (صدق
 کم نال کا) ہے یہ حدیث نہیں اور معنی اسکا صحیح میں حدیث
 رسولی جیونی اور اور ذکی قد لوبیت کہہ سکو اس میں برکت دیا گیا اسناد
 اسکی دایہ اور ابن جوزی اسکو موضوعات میں ذکر کیا ہی کہا
 زرکشی نے یہ حدیث جمیع کلمہ کو لغو قرار کیا اور ذہ
 ذہ کر کے جاننے کا کہا نووی نے صحیح نہیں حدیث ایک ن
 انگوٹھی سے ستر تاروں کی برابر ہے جو میرنگوش کی پڑی ہوئی
 موضوع ہے جیسا کہ عقلائی کہا ہی اور ایسی ہی ایک نازگوشی سے
 پچیس تاروں کی برابر ہے اور ایک جیرگوشی سے ستر جیرگوشی برابر اور ایک
 گڑھی میں اس ستر نیکی کے برابر ہی کہا منونی نے یہ حدیث نقل کیا
 سخاوی نے یہ حدیث ایک نازگوشی سے ستر تاروں کی برابر ہے جو میر
 انگوٹھی کے ہون موضوع جیسا کہ ہمارے شیخ نے اپنے شعر سے نقل کیا
 ہے اور ایسی ہی جگر دلیلی ابن عمر سے مرفوع روایت ایسی ایک ن
 گڑھی سے پچیس تاروں کی برابر ہے اور ایک جیرگوشی سے ستر جیرگوشی برابر
 اور انس سے مرفوع روایت ہے ایک نازگوشی سے ستر تاروں کی برابر
 ہے میں کہتا ہوں اسکو سیوطی نے جامع صغیر میں ابن عسا
 کر سے اوسے ابن عمر سے نقل کیا ہے باوجود کہ اوسے التزام کیا
 ہے کہ میں اس میں کوئی موضوع خد ذکر نہ کرونگا **حديث**
 ایک نازعالم کی بھیڑ میں چار تار چار تار لیں تو بیکار ہے باطل ہے
 ایسی مختصر میں ہے اور ایسی ہی قول صاحب اللهاية کا کہ انحضرت فرمایا
 جو شخص نماز پڑھے وہ جیسے کسی شعی کے گویا اوسے نماز پڑھی ہے جیسے

بنی غیر معروف کما قالہ صحیحہ وقال السخاوی
لم یقف علیہذا اللفظ قلت لکن معناه صحیح لما
رواہ الدیلمی من عند جابر عوف ع باللفظ قد مر
اخیار کہ ترکوا اعمالکم والحاکم والطبرانی بسند
عن ہرثد بن ابی مرثد العتوی فعان سرکہ بن
صلو تکم فلیزم کہ خیاری کہ حدیث صلوة
الدلائل لا تصمد فہو ما سلم یوجد حدیث
صلوة النہای عجمہ ای لانہ لا یجمع فیہ اقوالہ علی
ما فی النہایہ قال النووی فی شرح المذہب نہ باطل لا
اصلہ وکذا قال الدارقطنی لم یرو عن النبی علیہ السلام
وافہو من قول بعض الفضلاء لا یرکب فی قال الدارقطنی
والنووی باطل لا اصل لہ وھو ضحاک القرآن
کلام ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود قال السخاوی
اخرجه ايضا عن الحسن بن بقیۃ عنہما وصلوۃ
یجمع اذینک واخرجه سعید بن منصور عن حماد
بن ابی سلمان بدون هذه الزیادة وکذا اخرجه
عبد الرزاق عن عیسیٰ اخرج عن الحسن قال صلوة
النہار عجماء لا یرفع فیہا الصلوات الا الجمعة والصبح
حدیث صلوة بسواک خمیس من سبعین صلوة یعقوب
وفی لفظ بلا سوالہ وقال ابن عبد البر فی التمهید
ابن معین انہ قد باطل قال السخاوی وھو بالنسبة
لما وقع لہ من طرقہ وقال السیوطی رواہ الحارثی
مسندہ وابو یعلی والحاکم عن عائشۃ والدیلمی
ابی حمزۃ انہی قال ابن قیم الجوزیہ رواہ الامام
حمد ابن حزمۃ والحاکم فی صحیحہما والبزار فی

بنی کی سکا فخرج غیر معروف ہو اور کہا سخی میں اسلین لفظ
سے واقف نہیں ہوا۔ میں کہتا ہوں لیکن جسے اسکے صحیح میں اسل
اور دیلمی نے جابر عوف روایت کی ہے مقدم کر دیکھوں کو ناکہ مال
ہوں عمل نہا کر اور عام اور طبرانی میں سند ضعیف مرثد بن ابی
مرثد العتوی سے روایت ہے اگر تکرار غرض لگے بات کہ تمہاری نماز قبول
ہو تو نیک لوگ تم میں امت کر این حدیث نماز گاہی کا
کی اس کے سرے اور نہیں چڑھتی۔ نہیں پائی گئی حدیث
دکی نماز پھر سے اسلے کہ اوکے قرات نہیں جانی ایسا ہی نہایت
میں کہانہ سخی شرح مذہب میں یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں
اور ایسا ہی کہا دارقطنی نے بنی صلہ علیہ وسلم مروی نہیں ہے بعض
فقہاء کا قول ہے کہا زکشی نے کہا دارقطنی اور نووی نے یہ باطل ہے کا
کچھ اصل نہیں اور فضائل قرآن میں ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود
کی کلام کہا سخی اسکا واسطہ ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں
روایت کیا ہو اور اسے اسکو حسن سے اور بقیہ نے دو روایت
کے ہو اور روایت کی ہو اور رات کی نماز کو تیری کان سننے میں نہ ہو
سعید بن مسعودی حاد بن ابی سلیمان سے اس یارنی ذکر کیا ہے
ایسا ہی اسکو عبد الرزاق نے کہا ہے روایت ہے اور حسن ذکر لایا ہے
کہا دکی نماز پھر سے اس میں کو از بند نہیں لیا۔ جانا اگر جمیع واضح میں
حدیث ایک ناسواک ایچہ شتر نمازوں جو سواک کے پڑھی
گئی ہوں اور ایک آیت کے لفظ غیر سواک میں کہا بن عبد البر نے
میں ابن معین سے حدیث باطل ہے کہا سخی یہ بات اس نے پڑ
طریق سے کہی ورنہ مسیوطی نے کہا ہو سکر عمارت فی مسند
ابو یعلیٰ اور عامر بن عاصی سے اور دیلمی نے ابو ہریرہ سے روایت
کیا ہے اور کہا ابن قیم جو یہ اسکا امام احمد ابن حنبلہ اور عامر
نے اپنے صحیح میں اور بزار میں مسند میں روایت کیا ہے

حدیث الصلوۃ علی النبی افضل من عقی الرقاب

العقلان فی بعض فتاواه انه کذب مختلف فیہ لعل بعضہ باضافۃ الی النبی علیہ السلام ولا فقد رواہ الا فی الترخیب عن ابی بکر الصدیق موقوفاً وکذا رواہ

التیم وابن عساکر **حدیث** الصلوۃ علی النبی علیہ السلام لا ترد ہومن کلام ابی سلیمان الدارانی علی ما ذکرہ الجوزی فی حصنہ ولفظہ اذا سلطت

حاجۃ فابذہ بالصلوۃ علی النبی علیہ السلام ثم ادفع بما شئت ثم اخرجہ بالصلوۃ علیہ فان الله سبحانه بکرمہ یقبل الصلوتین وهو اکرم من ان یدعی ما بینہما و ذکر

فی الاحیاء مرفوعاً قال السخاوی لم اقف علیہ افاہل عن ابی الدرداء موقوفاً اذا سلمت الله حاجۃ فابذہ بالصلوۃ علی النبی علیہ السلام فان الله اکرم من ان

یسأل حاجتین فیقضى احدهما وترد الاخری **حدیث** الصلوۃ عماد الدین قال ابن الصلاح مشکل الوسیط انه غیور معروف قال التوکی فی التفتیح

انه منکر باطل لکن رواہ الدیلمی عن علی کما ذکرہ التیوکی والبیہقی فی الشعب ضعیف عن عمر مرفوعاً **حرف الصاد - حدیث** صناع العلم

اخذ النساء ولفظہین اخفاظ النساء هو معناه **حدیث** کلام بشر الحافی قال لا یعلم من الف اخفاظ النساء **حدیث** الضب شہادۃ لہ علیہ السلام قبل انہ موضوع و

قال المزنی لا یصح اسناد اولہما مثلاً لکن رواہ البیہقی **حدیث** ضعیف و ذکرہ القاضی عیاض فی الشفاء فغایتہ الضعف لا الوضع **حدیث** الصائم غارم لا

حدیث در روئی پر افضل ہے غلام چیرائی سے کہا عقلانی بعض فتووں میں یہ کذب ہے مختلف فیہ غایہ اسکی اسے ہر مادی ہو کہ اسکی نسبت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مختلف ذمہ ہے

اسکو استہگانی ترغیب میں ابی بکر صدیق سے موقوف وایت ہے ایسا ہی اسکو سیدی اور ابن عساکر نے روایت ہے **حدیث** صلوة بنی برہنہ میں سید کا کلام ابی سلیمان الدارانی کی ہے جیسا کہ جز کے

فی حصن میں ذکر کیا ہے اور اسکی لفظ یہین جب سوال کرے اسے پہلی دروئی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچا پھر دعا کر جو تو چاہے پھر اسکو ختم کر دے کہ اسنے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے دو نور دو نور کو

قبول کرتا ہے وہ کریم اسے کہ چور سے چچ کی دعا کو اور حاجت میں اسکو مرفوع ذکر کیا ہے کہ اسکی میں اس پر واقف نہیں ہوا لیکن اس سے موقوف روایت اسطرح ہے جب اللہ تعالیٰ کو

کما سؤل کر تو پہلے آنحضرت پر درو پہنچا اسنے کہ اللہ تعالیٰ بہت کرم سے اس کے ایسے دو حاجتوں کا سوال ہو پس ایک قبول کرے اور دوسرے

رو کرے **حدیث** نازدین کا ہم کہ ابی اسکی شکل الوسیط یہ غیر معروف ہے اور کہا تو سچی تقیم میں یہ منکر ہے بلکہ اسکو دلیلی نے علی سے روایت کیا ہے جیسا کہ سید طوسی نے کہا ہے

اور یہی فی شعب میں عمر سند ضعیف مرفوع روایت کی ہے **حدیث** صناد - حدیث صناع العلم ہر علم عورتوں کی اور کما روایت میں ہے اور بیان عورتوں کو چور و کچر - یہ کلام بشر الحافی کی ہے

میں کہ اسکی خلاصہ ہو گا وہ شخص جس عورتوں کو چور سے گرفت کی **حدیث** گواہ اور اسکی شہادت دینے آنحضرت کیلئے کہا گیا ہے یہ موضوع ہے اور کہا ہر سچی سند اور میں موصیج نہیں لیکن

بہتر سند ضعیف روایت کی ہے کہ اسکی معنی شفا میں ذکر کیا ہے کہ یہ ضعیف سند نہیں **حدیث** صائم غارم لا

مبناہ وجاہ فی معناه عند احمد واصحاب السنن
ابی امامہ مرفوعاً الزعیم غارم وصحیہ ابن جابر
مقبس من قولہ ابن جابر حل بنیر واثلبہ زعیم
د زعیم **حدیث** الضرورات تبیح المحظورات
بجہد وھو کلام صحیح **حدیث** ضعیفان بغل
قویا لیس **حدیث** ضعیفان علی
المور لیست علی اھل المد ولا اصل لہ فقد قال علی
فی اول شرح مسلم لما کلمہ علی قد من کان یؤمن بالله
والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ انہ موضع عند اھل الحرم
وقبلہ التوکل **حرف الطاء المملۃ تحد**
طلب جماکم قال علیہ السلام لابی بکر وعمر قال ابوسعید
المولیٰ ہذہ النبیۃ لا اصل لہو قال التوکل ہذا الحکم الصمیم
فیہ شیئ انتہی و مرآۃ الدیلمی بلا سند عن ابن عمر مرفوعاً
وقد تقدم عن ابن حجر البکی ان العرب تاجرت الحمام الا
بثوثہ علیہ السلام **حدیث** طاعة النساء عند
مضی فی شاور مرفوعاً ذکر فی صناع النسخة العروس
عن الحسن البصری انہ قال ما اطاع رجل امراة فیھا
ھوام الا کتبہ اللہ فی النار فیلھو محمد علی طاعہا
مقصود من السیئات لا ینفکھو من المباحات وقیل ان
فیھا ھوام من المباحات فانھا تجوز الی المنکرات **حد**
طعام البخیل داء وطعام السخی شفاء قال الترمذی
وھو تحد منکر وقال الذھبی کذب قال ابن عدہ
انہ باطل عن مالک **حدیث** المطلاق عین
الفساق وقع فی عدہ من کتب المالیۃ قال السخاوی
لم یلق علیہ مرفوعاً واظنہ مد رجاً قلت و یؤ

لیکن معنی سکندرا عند اصحاب السنن من ابی امامہ مرفوعاً
روایت یحییٰ بن عمار بن قنصلہ و ابن جابر ابی شعیبہ کے ہے اور
یہ معنی اس آیت سے اقتباس ہو سکتے ہیں (جو شخص لو سکو لایا او سکے
لمو جو چیراؤٹ کا ہر اور میں اسکا صامن ہوں) **حدیث** ضرورات
خوفناک چیزوں کو مسلّم کر دیتی ہیں۔ یہ حدیث نہیں لیکن کلام صحیح
حدیث و ضیف البکرمی پر غالب ہے۔ حدیث نہیں ہے
حدیث ضیافت الی ترہیجہ اہل صحرا پر اسکا کچھ اصل نہیں ہے اسکا
کہ عیاض نے اول شرح مسلم میں جب اس میں اس حدیث پر کلام کیا اور جو
امامی وردن آخر پختہ کیا ہو پس اسکا یہ کہ وہ اپنے زمان کی تفسیر
کری کہا ہے کہ یہ اہل معرفت کی نزدیک سے منقول ہے اور نو دوسری اسکو قبول
ایا ہے **حرف طاء مملۃ تحد** حدیث تم دونوں کا سامنا پاک ہے۔ ان
حضرت ابی کر اور عمر کہا کہا ابو سعید علی بن اسحاق کہا کہ اصل نہیں
کہا نو دوسری اس محل میں کوئی صحیح نہیں ہے انتہی اور اسکو دوسری نے ابن عمر سے
لا سند مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابن حجر کی سی پیچھے گزریا ہے کہ حضرت امام
کونین معلوم کیا کہ بعد موت آنحضرت **حدیث** اطاعت عورت کو
نہایت اسکا حال پیچھے گزریا ہے اور معاذ خفہ العروس حسن ہے
سے ذکر کیا ہے کہ اسکا دوسرے شخص نے اطاعت عورت کے اور چیز
جسکے وہ غور نہیں کہتے ہے تو اللہ تعالیٰ و سکواگ میں الیکام کہا گیا ہے
اس بڑی غور نہیں مراد میں سیاح غور نہیں اور بعض نے کہا ہے
مراد اس سیاح غور نہیں میں کہ نہ کہ برائی کی طرف کہینے میں **حد**
طعام بخیل کا درویج اور طعام سخی کا شفا ہے۔ کہا عقدا نے یہ حدیث منکر
سے ہو کہنا ہو چکی یہ کہ جب اور کہا میں عدلی مالک سے یہ باطل ہے
حدیث طلاق فاسق کو قسم ہے جنت کتب کو میں برف
ہوئی ہے کہا سخاوی نے میں اس کے سر نہایت پر واقع
نہیں ہوا اور میں ظنی ہوں یہ مدرج ہے میں کہتا ہوں

معنی حدیث ما خلف بالاطلاق مؤمن ولا مستخلف بہ

الامنافق رواہ ابن عساکر بہ مرفوعاً **حرف**

الظاء المعجۃ - حدیث الظالم عبد اللہ

الارض ینقم بہ من الناس ثم یدقم منہ قال الزکشی لہ

اجدہ وقال الصقلانی لا استخضرہ لکن قال السیوطی

معناہ اخرجہ الطبرانی الاوسط من خد جابر

لان اللہ تعالیٰ یقول انقم من بعضہن بعض ثم

اصیر کلہما الی النار وساقہ الدلیلی فی الفردوس

اسناد عن جابر رفعہ واخرجہ ابن عساکر عن علی

تمام قال کان یقال ما انقم اللہ من قوم الا بشر منہم

اخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن مالک

بن یدار قال قرأت الزبورانی انقم من المنافق بالثانی

ثم انقم من المنافقین جمیعاً قالہ نظیر ذلک فی کتاب

اللہ تعالیٰ (وکلک نولی بعض الظالمین بعضاً بما

کانوا یکسبون) قلت وقویۃ عموم قولہ تھا اولو لا دفع

اللہ الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض) وسکا

فی معناہ شد کما کنوا اول علیکم **حدیث**

المؤمن قبلہ قال الصحاح لا اعرفہ ومعناہ یحییٰ بالنظر

لا لا کفائد بہ فی السقۃ واخرجہ العسکری عن عائشہ

قصر المؤمن جمی الا فی حد من ود اللہ تھا **حرف**

العين المہملۃ - حدیث العارضین

النار قال الحسن بن علی رضی اللہ عنہما حدیث المعانی

فقال لہ اصحابہ یا عار السالمین فقال العارضین من

النار وما قولہ بعض العامة النار یل النار ولا

العارض من کلام الکفار الا ان یراد بها نار الدنیا

اس حدیث کی معنی اسکی تائید کرتے ہیں مومن طلاق سے مستخلف بہ

ازنا اور قسم نہیں طلب کرتا اس کے مگر منافق یہ ابن عساکر نے مرفوع

روایت کی ہے **حرف ظا** بمعجمہ **حدیث ظالمہ کا علی**

زمین میں بدلہ لیتا ہے اس کے ساتھ آدمیوں کے پر اس کے بدلہ لیا جاتا ہے

کہا زکشی نے میں کو نہیں پایا اور کہا عسقلانی نے میں اس کو نہیں

جانتا لیکن کہ سیوطی نے ایک نسخہ میں یہ قندہ جب کو طبرانی نے

اور طبرانی نے جابر سے مرفوع روایت کی ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی میں شر کے بدلہ

وشر کے ساتھ لیتا ہوں یہ دونوں الگ کی طرف پہنچتا ہوں اس کو دیکھو

فردوس میں بلا اسناد جابر سے مرفوع روایت کیا ہے اور ابن عساکر علی بن

الحکم سے لایا ہے کہ کہا جاتا تھا ہمیں ڈالیتا اللہ کسی قوم سے مگر اس کے

شر کے کی اوس سے اور عبد اللہ بن احمد زوائد الزہد میں ایک معنی میں

لایا ہے کہ کہا اوس سے میں نے زبور کو پڑھا میں نے منافق سے منافق کی بات

کیا مومن پر سب فقوں کے بدلہ لیتا ہوں کہا اوس نے نظیر کے کتاب

میں (اور سیوطی سے ہم والی کئی میں بعض ظالموں کے بعض کو سب کے

وہ عمل کرتی ہیں) میں کہتا ہوں آیت عموما اوسکی تائید کرتی ہے

(اگر نہ دفع کرتا اللہ تعالیٰ بعض کو بعض البتہ خراب فی زمین) اور کے

معنی میں حدیث الی ایسے (جیسا کہ تم مانتے ہو ویسا ہی تمیر الی کرتی ہیں

حدیث پیچھے مومن کے قبلہ کے کہا صحاح میں اس کے نہیں مانتا اور

اس کے صحیح میں اس کے فی شمس کے مرفوع روایت ہے اور عسکری نے عائشہ سے

کہ ہے یہ مومن کے گناہ کی گنت مگر کسی حدیث میں اس کا کسی حدیث میں

عین مہملہ - حدیث عارضین عارضین کے یہ جو عین علی بن کہا

دیکھو انہوں نے عارض پر دعویٰ کیا تو اس کے امتحان سے کہنے لگے

اسی عارض ان کی فرمایا عارض بہتر ہے اگے لیکن بعض نام

لوگوں کا قول کہ اگے لا اگے یہ نہ عارض کلام بعد کی ہے مگر یہ

اگے دینا کا ارادہ بطور سائنس کے کیا جاوے +

على المبالغة والافتقار و مرد فضوح الدين اهون
 من فضوح الاخرة كما رواه الطبري من محمد بن عبد الله
 رضي الله عنهما عن اخيه الفضل به مرفوعا بل هو
 في التزييل (ولعدا بالاخرة اشد وابقى) **حديث**
 العارفة مردودة ذكره الراعي فقال العسقلاني في
 تخريج احاديثه لم اراه باللفظ الذي ذكره المصنف
 انما رواه احمد واحسن السنن بلفظ العارفة ثم
حديث عالم قریش ميلا الارض علمك قال
 الصغاني موصوع وتعبه العراقي بانه ليس موصوع
 ولكنه لا يخلو عن ضعف فقد اورد الطيالسي حديثا
 وفي نسخة مجرول وله شواهد **حديث**
 في القرابة والحسد الجبران والمنفعة في الاحزان
 قال السخاوي لم اقف عليه حديثا بل هو في نسخة
 للبيهقي من قول ابن الجارود **حديث** العدا
 العاقل ولا الصديق الجاهل رواه وكيع في الغرر عن
 سيفان قال قال ابو جازم لان يكون لي عدو صالح
 احبالي من يكون لي صديق فاسد **حديث**
 عداوة العاقل ولا مصيبة الجنون **حديث**
 عدو المؤمن من يعمل بهله ليس بحديث وانما رواه
 ابو نعيم عن سيفان بن عيينة انه قدم مكة و
 فيها رجل من آل المتكدر يعني فقعد سيفان يعني
 فقال المتكدرى من هذا الذي قدم بلادنا يعني
 كتب اليه سيفان حدث محمد بن دينار عن ابن سنان
 المكتوب في التوراة عدا الذي يعمل بهلى فكنت
 من المتكدرى **حديث** عدا من شبه ليس حديث

وروز در دوام که خواهمی دنیا کی آسان هر خورشی آخرت جیسا که
 طبرانی فی ابن عباس اوست این بیاضی فضل سے مرفوع ہوا ہے
 ہے بلکہ قرآن مجید میں (اور البتہ عذاب آخرت کا سخت ہے اور باقی
 رہنے والا) **حديث** اگلی ہوئی شے روکی جاتی ہے۔ یہ کہو
 راہی نے ذکر کیا ہے کہا عسقلانی فی تخريج احاديث میں ہے
 اسکو ان لفظوں جیسا کہ مصنف فی ذکر کیا ہے نہیں کیا کہا لیکن ان
 احادیث اصحاب سنن فی اس طرح بیان کیا ہے شے عاریت ادا کی جاتی کہ
حديث عالم قریشی زمین کو اپنی علم سے پر کرنا ہے۔ کہا صغانی نے
 یہ موصوع ہے اور عراقی نے لولا اس طرح بھی کیا ہے کہ یہ موصوع نہیں
 ہے لیکن مشفہ فی خالی نہیں ہے کیونکہ اسکو طایلسی اپنی سند میں
 ہے اور اسکی سند میں ایک شخص مجرول ہے اور اسکی شرح چھ
 میں **حديث** شے قربت میں اور جد ہوا تو نیک نفع ہوا تو
 کہا سخاوی میں اس پر واقف نہیں ہوا بلکہ شبہ لایان ہو چکی میں
 قول بشر بن مارت کا یہ **حديث** دشمن عاقل (بہتر ہے) اور
 جال (بہتر) نہیں اسکو وکیع فی غرر میں سفیان روایت کی ہے کہ
 کہا اوست کہا ابو جازم فی البیہقی کے دشمن صالح ہونا بہتر ہے
 دشمن بری سے **حديث** دشمنی عاقل کے اور نہ صحت مجنون کے
 یہ حدیث نہیں **حديث** دشمن مومن کا وہ شخص ہے جو اس کے
 عمل کی طرح عمل کرے ، حدیث نہیں لیکن اسکو ابو نعیم نے
 سفیان بن عیینہ سی اس طرح روایت کیا ہے کہ وہ کہ میں آیا اور
 جگہ ایک بر دھنی آل منکدر سی تھا جبکہ سفیان صبی فتویٰ فرما
 لگا کہا منکدر سی فی یہ کون شخص ہے جو ہمارے شہر میں اگر فتویٰ فرما
 لگا ہے پر اسکی طرف سفیان نے کہا کہ حدیث کی میرا اس محمد بن دينار
 ابن عباس کو کہا اوست توراہ میں کہا ہوا میرا دشمن وہ ہے جو میرے عمل
 کے برعکس ہو منکدر سی لگا **حديث** عدا اسکا اور گناہ ہے عدا یہ حدیث نہیں

احادیث صحیحہ میں اس حدیث کی سند صحیح ہے

حدیث العربیہ ذات الجمع لیس لاصل ومعناہ
مصیح حدیث عروست علی اعمالہ فی وجہات
 للقبول والرد ولا الصلوۃ علی لم اقبلہ علی سند قالہ
 السیوطی لکن معناہ کما سبق عن اے الدرداء
 والی سلیمان الدارانی **حدیث** العز مشوم و
 العز معنوم روعن ابن مرقع واولا یصح معناہ
 ان صح معناہ **حدیث** عسقلان احد القرو
 یبعث منہما یوم القیمۃ رواہ الامام احمد فی مسندہ
 و ذکرہ ابن الجوزی فی الموضوعات **حدیث**
 عظم و امقل رکبہ بالقبال لیس بحدیث **حد**
 عقولہن فی فروجہن یعنی النساء قال السخاوی
 الاصل **حدیث** علامۃ الاذن التیسیر فی لفظ
 علامۃ الاجازۃ تفسیر الامور الاصل **حدیث** علم
 امی کا بنیابنی اسرائیل قال الدمیثی والعسقلانی
 الاصل لہ وکذا قال الزرکشی وسکت عنہ السیوطی اما
 حد العلماء ومرتۃ الانبیاء فرواہ الاربعین الذاء
حدیث العلم یسعی الیہو معنی قولہ مالک
 للمہذبین دعاء لسماع ولد یہ منہ قبل لہ
 حین التمس منہ خمرۃ للمقرۃ العلم اولی ان یوقر
 یوتی وہر معنی قولہ الجاحد العلم یوتی ولا یأتی
 فی مثالا العربیہ بیتہ یوتی الحکر وستانی فی حرف العلماء
حدیث العلم علمان علم الادبیا و علم الابد
 موضوع کما فی الخلاصۃ و فی الذیل رد مسلمہ
 عن الحسن عن حذیفۃ سالت النبی علیہ السلام
 علم الباطن ما ہو فقال سالت جبریل عنہ فقال

حدیث عربیہ لاجم کی من۔ اسکا اصل کچھ نہیں
 اسکو صحیح میں حدیث سیراگی میر است کی اعمال پیش کر گئے
 تو میں نے اونی بعض مقبول و بعض مردود ہائے مکرر و مہیر میں
 سند پر آف نہیں ہو اہا سیوطی نے لیکن اسکو اس میں جیسے ابی الدرداء
 اور ابی سلیمان الدارانی کی گزیر کہ **حدیث** عزت مخصوص ہے اور علم
 عزت کا غم زدہ ہے اس سے مرفوع روایت گئی ہے اور اسکی ہنگام
 نہیں اگرچہ معنی اسکو صحیح میں حدیث عققلان ایک عروست کا
 ہے ان میں سے ایک قیامت کی دن اٹھایا جائیگا اسکو امام احمد نے
 میں روایت کیا ہے اور ابن جوزی موضوعات میں ذکر کیا ہے **حد**
 ابن قریون کو مقابلہ بنین تنظیم کرو۔ یہ حدیث نہیں **حدیث**
 عورت کو عقلمندی کے فروغ میں کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں
حدیث علامت اذن کی آسانی ہے اور ایک حدیث میں ہے
 علامت اجازت کی کا موافق آسان کرنا ہے۔ اسکا کچھ اصل نہیں **حد**
 میر اس کے علمانی اسرائیل کے انبیاء کی مثل میں کہا ہے اسکو اور عققلانی
 اسکا کچھ اصل نہیں و ایسا ہے کہ از کشی فی اور سیوطی سے چٹا
 ہے اور لیکن یہ حدیث علماء و ارباب فیلکی میں اسکو چاروں ابی الدرداء
 ہے روایت ہے **حدیث** علم کی طرف سعی کی جاتی ہے۔ یہ مالک کے قول
 کے معنی میں جو اس نے کہا تھا وقتیکہ مالک نے اسکو بیٹھوں کو علم
 کے سنے کی طرف بلایا اور بعض نے کہا کہ یہ قول مالک ہے ہارون
 نے وقتیکہ اس نے مالک سے خلوت میں پڑھنے کی التماس کی بہتری یہ ہے
 علم کی عزت کی جائز اور یہ کی طرف آیا جائیگا اور یہ بنا کر مالک کے معنی میں
 علم کی طرف آنا چاہی وہ نہیں آتا اور اسل عرب میں یہ کہ میں حکم آجاتا
 اور حرف فامین اسکی بحث آئیے حدیث علم معین ایک علم دین کا ہے
 میں کا موضوع ہے جب کہ خدا میں اور ذیل میں حسن حذیفہ سے سلسلہ
 آتا ہے کہ میری آنحضرت سے چوہا علم باطن کیا ہے میری فرمایا میری جبریل سے چوہا

عن الله هو سبقي وبين احبائي واوليائي واصفيائي
 او دعه في كل يوم لا يطعم عليه ملك مقرب لا نبى
 مرسل قال العسقلاني هو موضوع والحسن الملقب
 حديثه **حديث** على الخير سبقت جاء
 جماعة من اهل العلم ومنهم ابن عياض بنى الله عنهما
حديث على كل خير ما بع الحسن بن عبد الله بن حنيفة
حديث عليكم بد من العجايز قال العسقلاني
 له هذا اللفظ وورد بمعناه احاديث لا تخلو عن
 وقال الركني رواه الدليمي عن ابن عمر بلفظ اذا كان
 الزمان واختلفت الاهول فعليك بد من البايدين
 النساء وسندهما بلفظ الصغاني موضوع **حديث**
 العنب ثود وهي ثنتين ثنتين والعقول يك بعين
 واحد واحد لا اصل له **حديث** عند ذكر الصالحين
 الروح قال العسقلاني لا اصل له وقال العراقي في تحف
 دليل الصالحين في الفروع واما هو فقول سفيان بن عيينة لكن
 ابن الصالح في علوم المحدث روينا عن ابن عمر واسماعيل
 جليلهم سارا با جعفر احمد بن حنبلان وكانا عتدا
 صالحين فقال العباي نية اكتب الحديث قال الستم
 ان عند ذكر الصالحين تنزل الروح فقال نعم قال
 فرسول الله صلى الله عليه وسلم ربيع الصالحين
 ولم يند على ذلك العراقي في نكتة عليه اذ كره
 بعضهم لكن اللفظ ان كان تروون يا وون من لوت
 فيد لفي الجملة على انه حذف وله اصل وان كان تروون
 من الروية فهموا او معلوما فلا دلالة فيه اذ عناه
 بلفظ ان او يظنون **حديث** عن اللوح

سند قتال في ذهابه واما كذا هي سبقي او سبقي ووسنتي اور اوليائي او
 برگزيده وگویند بن بن بن سکوان و اول من امانت رکنا بنون بکوشی
 هر شتر تقریبی سبیل لغت بنین تروا کہا عسقلانی یہ موضوع ہے
 اور من مزیفہ کو نہیں **حديث** تو نیکی برگزیدہ بہت اہل علم سے
 ہے اور انسی ابن عباس سے **حديث** ہر غیر مانع ہے یہ **حديث**
 نہیں اور منو اسکے صحیح میں **حديث** لازم مکرز دین نو ہر
 غور توں کا کہ اسنادی رکنا لفظوں سے کچھ اصل نہیں اور اسکے
 میں بہت **حديث** ایسی ہیں لیکن صنعت عالی نہیں اور کہا رکنی سے
 سکون و علی سلسلہ ابن عمر سے اس طرح روایت کیا ہے جب خورمانہ ہوگا اور
 اختلاف ہوگی تو لازم مکرز دین و جلیون و غور توں کا کہ اسنادی
 ہے کہ کہا صغانی نے موضوع ہے **حديث** انکو رزود و او کہو رکن
 ایک سار کچھ اصل نہیں **حديث** یلوں کے ذکر میں رحمت نازل ہے
 کہ کہا عسقلانی نے کہا کچھ اصل نہیں اور کہا عراقی فی تحف
 میں اسکا مرفوع روایت میں کچھ اصل نہیں یا یالیم قول سفیان بن
 عیینہ کا لیکن کہا ابن صلی علی علوم الحديث بن ابن عمر اور
 اسمعیل بن جعید سے ہم روایت کرتے ہیں کہ اس کا با جعفر بن
 کیطون سے کیا اور وہ دونوں آدمی صالح تھے تو اس کا اس کا کیا
 کرنت سے قد کہوں کہا کیا نہیں جانے کہ نیوں کے ذکر کی وقت رحمت
 نازل ہوتی ہے کہا ان کہا اس کا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمادے نیوں کے ہیں انتھے اور عراقی فی السہم کہی تحت تنبیہ میں
 کے ایسا ہی بعضو نے ذکر کیا ہے لیکن لفظ اگر تروون ہو تو دلالت
 کرے گا اس بات پر کہ یہ **حديث** ہی اور اس کا کچھ اصل ہے
 اور اگر لفظ تروون کا ہو خواہ مہول یا معلوم ہو تو مصنف
 پر دلالت نہیں کرتا اس لئے کہ اسکے بعض عقائد اور
 ظن کے میں **حديث** لوح سے + + +

من فوق العرش بقوله في الشجر (كن فيكون) فلا يبلغ الكاف والنون الا يكون الذي يكون موموع **حد** العين لمعد لا عس رواه ابو نعيم في الطب عن ابي سعيد قال مثل اصحاب محمد عليه السلام مثل العين رواه العين تله سها وهو ضعيف **حرف الغين** **المجدة** - **حديث** الغراء وثرة انبيا لم يبعث الله نبيا الا وهو عربي قوم يرو عن انس مرفوعا وهو باطل ويرده ما ورد في القرآن من قل (انا ارسلنا نوحا الى قومه والى عاد اخاهم هو والى ثمود اخاهم صالحا ولولا دهطك لرجعتك وكذا ارسلنا محمد وعيسى سائر انبيا بنى اسرائيل وكذا عيسى عليه السلام واما حصلت لما غزيت في المجدة **حديث** غزاة غزاة وعنه اورد الدارقطني الاورد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كنت عند ابي بكر الغني قد مره فذكر حديثا وفي الاحياء انه عليه السلام نزل منزلا في بعض اسفاره فنام على بطنه وعبد اسود بن غزاة ظهر الحديث قال العارفي رواه الطبراني في الاوسط من حديث عمر رضي الله عنه بسند ضعيف **حديث** الغناء بنيت المنفاق في القلب كما بنيت الماء البقل قال الترمذي لا يصح وقال السيوطي اخر جلد يله عن انس ابي هريرة رضي الله عنه كما عناه **حديث** الغناء رقية الزناء قال النووي في شرح مسلم هو من امثالهم الشهيرة انتهي في عزاء الغزالي للفضيل بن عياض **الفاء** - **حديث** الفائقة لما قرئت لعز الزركشي البيهقي في الشعب تعقبه السيوطي لا وجو

عرشك اوسي ميزان تعالي سے سنا کہ جب امد تعالیٰ کے شے کے لئے (کن فیكون) کہتا ہے تو کاف و نون تک پہنچنے پہلے ہی وہ شے پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ موموع ہے حدیث بیاض انکہ نہ مس کیا جاوے یہ ابو نعیم فی الطب میں ابی سعید روایت کی ہے کہا اوسکے مثال اصحاب محمد علیہ السلام کی آنکھ کے مثال ہو وروا انکہ کا نہ ہاتھ لگا ہوا ہے اور یہ ضعیف ہے **حرف غین مجدة** - **حديث** غزاة غزاة وثرة انبيا لم يبعث الله نبيا الا وهو عربي قوم يرو عن انس مرفوعا وهو باطل ويرده ما ورد في القرآن من قل (انا ارسلنا نوحا الى قومه والى عاد اخاهم هو والى ثمود اخاهم صالحا ولولا دهطك لرجعتك وكذا ارسلنا محمد وعيسى سائر انبيا بنى اسرائيل وكذا عيسى عليه السلام واما حصلت لما غزيت في المجدة **حديث** غزاة غزاة وعنه اورد الدارقطني الاورد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كنت عند ابي بكر الغني قد مره فذكر حديثا وفي الاحياء انه عليه السلام نزل منزلا في بعض اسفاره فنام على بطنه وعبد اسود بن غزاة ظهر الحديث قال العارفي رواه الطبراني في الاوسط من حديث عمر رضي الله عنه بسند ضعيف **حديث** الغناء بنيت المنفاق في القلب كما بنيت الماء البقل قال الترمذي لا يصح وقال السيوطي اخر جلد يله عن انس ابي هريرة رضي الله عنه كما عناه **حديث** الغناء رقية الزناء قال النووي في شرح مسلم هو من امثالهم الشهيرة انتهي في عزاء الغزالي للفضيل بن عياض **الفاء** - **حديث** الفائقة لما قرئت لعز الزركشي البيهقي في الشعب تعقبه السيوطي لا وجو

في الشعب انما الموجودة في فتح الكتاب شفاء من كل داء اخرجه من تحت عبد الله بن جابر وصفي لله عنه في كتاب الشواب لابي الشيخ ابن جابر عن عطاء قال اذا اردت حاجة فاقرا فتح الكتاب حتى تنهها نقصن ان شاء الله تعالى انتهى هذا اصل ما تناثر الناس عليه من قراءة الفاتحة لقضاء الحاجات حصول المهمات **حديث** فازباللذة الجود السخا ولا عرفه **حديث** فازلخفون ولفظ لفظ الخفون وهالك المتقلون وهو معنى الخذلان في الداء رفعه ما لم عقبه كودة لا يجزها المتقلون فانريد ان تخفف لتلك العقبة قال الحاكم صحيح الاسناد **حديث** الفال مؤكل بالنطق لم يرد بهذا اللفظ لكن في سنن ابى داود ايجذ فافالك من خيلك وله شواهد عند البزار **حديث** قدى الله اسمعيل عليه السلام بالكبش قال السخا وهو كلمة صحيحه وفي التزويل (وقد يناه بذكر عظيم) قلنا الا ان الذين مختلف فيه انه اسمعيل واسحق وقد توقف فيه السيوطي **حديث** الفزار مما لا يطاق من سنن الرسلين لا اصل له في ميثاه بل باطل باعتبار معناه فلان من اعتقد ان النبي عليه السلام فرقه كفر كما صرح به في الشفاء واما قوله موسى عليه السلام افتر منكم لما خفتكم فهو كناية عما وقع له قبل النبوة واما هجرة بني اسرائيل من دار الكفر ما كان بطريق الفزار بل امر بان يدخل الغار ليعرى الخلق معجزة في ذلك المحل من الفزار مع ان الفزار لا يقال الا بعد

الكتاب من يدنين او من اسطر ح فاتحة الكتاب هو روى شفاء من داء عبد الله بن جابر عن ابي الشيخ ابن جابر عن عطاء قال اذا اردت حاجة فاقرا فتح الكتاب حتى تنهها نقصن ان شاء الله تعالى انتهى هذا اصل ما تناثر الناس عليه من قراءة الفاتحة لقضاء الحاجات حصول المهمات **حديث** فازباللذة الجود السخا ولا عرفه **حديث** فازلخفون ولفظ لفظ الخفون وهالك المتقلون وهو معنى الخذلان في الداء رفعه ما لم عقبه كودة لا يجزها المتقلون فانريد ان تخفف لتلك العقبة قال الحاكم صحيح الاسناد **حديث** الفال مؤكل بالنطق لم يرد بهذا اللفظ لكن في سنن ابى داود ايجذ فافالك من خيلك وله شواهد عند البزار **حديث** قدى الله اسمعيل عليه السلام بالكبش قال السخا وهو كلمة صحيحه وفي التزويل (وقد يناه بذكر عظيم) قلنا الا ان الذين مختلف فيه انه اسمعيل واسحق وقد توقف فيه السيوطي **حديث** الفزار مما لا يطاق من سنن الرسلين لا اصل له في ميثاه بل باطل باعتبار معناه فلان من اعتقد ان النبي عليه السلام فرقه كفر كما صرح به في الشفاء واما قوله موسى عليه السلام افتر منكم لما خفتكم فهو كناية عما وقع له قبل النبوة واما هجرة بني اسرائيل من دار الكفر ما كان بطريق الفزار بل امر بان يدخل الغار ليعرى الخلق معجزة في ذلك المحل من الفزار مع ان الفزار لا يقال الا بعد

من اعتقد ان النبي عليه السلام فرقه كفر

للمقابلة مع العدو والمغالبة في المقابلة **حدیث**
 فضل شهر رجب على الشهر كفضل القرآن على سائر الكلام
 وفضل شهر شعبان على الشهر كفضل علي سائر الانبياء
 فضل شهر رمضان كفضل الله على سائر العباد وقال
 العسقلاني موضوع **حدیث** الفقر خسر و
 افتخر قال العسقلاني هو باطل موضوع وقال ابن عثيمين
 هو كذب **حدیث** خم ساكت ربك ونحو
 ولو منسكت قال ابن الربيع ليس بخلة ومعناه مهيبة
 مأخوذ من خذ من صمت نجاد من نوكر على الله
 كفاه لكن ظاهر التركيب الاول كفر لان يقدر العا
نشد في آخر الزمان يتقلد الروم الالشيامة و
 الشام الى مصر قال العسقلاني لا اصل له **خدا**
 في بيته يوثق الحكم من الامثال المشهورة الاحاد
 المأثورة ذكره ابن الربيع قال الزركشي اخبر شعيب
 منصور في سننه قال كان بين عمر بن الخطاب رضي الله
 عنه وبين ابى بن كعب اروقش فمعه لابنه مازيد
 ثابت فانيه في منزله فلما دخل عليه قال له عمر يا
 لعنكم ديننا فقال في بيته يوثق الحكم فجلسا بين
 ففقي بينهما وفي المشال هذا هتفيرة في حيرة
 الحيوان **حدیث** في الحركات البركات
 كلام بعض السلف وليس بحدیث ذكره ابن الربيع في
 رسالة القنبرية سمعت الاستاذ ابا علي يقول في
 في الحركة بركة حركات الزواهر ووجبت كات السوا
 اقول في التنزيل اسناد الى ذلك حيث قال تعالى
 (وهو الذي جعل لكم الارض ذلولا فامشوا في مناكبها

مقابل دشمن کے اور مغلوب ہونے کے مقابل میں **حدیث**
 ماہ رجب باقی مہینہ غیر شرفیصلت قرآن کی ہے تمام کاموں پر اور
 فضیلت ماہ شعبان کی باقیوں پر شرفیصلت میری نفس کے تمام
 مہینوں پر اور فضیلت ماہ رمضان کی مثل فضیلت اللہ تعالیٰ کے ہے
 تمام بندوں پر کہا عسقلانی یہ موضوع ہے **حدیث** فقر خسر و
 میں اس سے فقر کرنا ہوں کہا عسقلانی نے یہ موضوع ہے باطل
 اور کہا ابن تیمیہ نے کذب ہے **حدیث** خم ساکت ربنا لا
 ہے اور اس کی مثال یہ ہے اللہ تعالیٰ والی ہے اس شخص کا جو کچھ
 کہا ابن عسقلانی یہ حدیث نہیں اور حجاز کے صحیح ہیں یعنی اس حدیث
 پر کفری گوہر میں جس نے چپکے اس نے خدا ہی پائی اور جس نے اللہ پر توکل کیا
 تو اللہ اس کو کافی ہوا لیکن ظاہر ترکیب پہلی کی کفری مگر کثرت طفت
 کیا جاوے **حدیث** آخر الزمان میں سرور دم تمام کثرت منتقل ہوگا
 سرور تمام کی حرکت پر کہا عسقلانی اس کا کلام نہیں **حدیث** اس کا
 بن حکم کیا جاوے یہ مثال مشہور ہے حدیث نہیں اس کو ابن عسقلانی
 کہا نہ لشی نے سید بن مسعود سنن میں لایا جو کورسیان عمر بن خطاب
 درسیان ابی بن کعب کہتے ہیں جیگر ہوا تو ان دونوں نے زمین ثابت
 کو منصف بنایا اور اس کے گہر میں آئے جیسا سرور داخل ہوئے تو کہا عمر
 ہم سنے آئے ہیں کہ تو ہم میں حکم کرے کہ کہا اس نے اس کے گہر میں حکم لیا
 ہے سرور دونوں کے پاس بیٹھ کر تو اس نے ان دونوں میں حکم کیا اور
 حیرۃ الیوان کے مین اس کا غریب مقدمہ کیا ہے **حدیث** حرکتوں میں
 برکتیں میں یہ کلام بعض سلف کی ہے اور ابن عسقلانی نے ذکر کیا ہے
 یہ حدیث نہیں اور رسالت شریف میں یہ کوئی چیز نہیں ہے **حدیث** کتب
 تھا قول انکا حرکت میں برکت ہے اس کے یہی ہیں حرکتیں ظاہری برکت
 برکتیں ہیں جیسا کہ میں میں کہتا ہوں قرآن اس کی طرف اشارہ کرتا ہے
 ذات اسے جس نے بنایا سہارے کو زمین کو فرما ہر مہر میں جلوس کو

اور کہاؤ اور سکر بنو سے اور کہلائے تعالیٰ نے (کہ نہیں ہو آدمی کیلئے)
 کچھ کر جو اس کو شستر کے اور کہاؤ تعالیٰ نے (نہیں ہو زور ذکر کرنے کے)
 طرف اور جلدی کر و طرف بخت شستر کے پازر سے اور سبقت کر و نیکین کیلئے
 پس ان سبایات میں برکات کا حاصل کرنا اور بلند درجہ کا پانا مسکو
 ہوتا ہے **حرف قاف - حدیث** فرمایا آنحضرت فی جہل
 علیہ السلام سی کیا سوئے ڈبل گیا ہے کہا نہ ان فرمایا آنحضرت فی
 کس طرح توفی نہ ان کہا کہا جبرائیل علیہ السلام فی یرا نکتم کان
 کہنے تک سورج پانچ سو برس تک رہے مگر گیتہا بارسکا اھلنا مگر
 نہیں ہوا حدیث پاک کو گئے ہیں سو تشریف نہیں فرمایا تیر
 آخر اونکے عیسے علیہ السلام میں کہا نہ کشتی نے باطل سے بہرہ
 حفاظتی تصریح کی ہے مثل ابن مبارک اور لیت بن سعد کے
 متاخرین سے ابن مدینی ہے اور کہا سخاوی نے اسکو طبرانی نے دانہ کر
 مرفوع روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے اسکو مسند میں سنایا
 ہے اور ابن ابی عیسیٰ نے روایت کیا ہے اور کوئی روایت بھی نہیں ہے بلکہ
 باطل میں پیدا کا ابن مدینی نے کہا اور اسکو ابن جریر نے مرضعات
 ذکر کیا ہے حدیث قرآن کلام استکمالی ہے مخلوق نہیں جسے سوا
 اس کے کہا وہ کافر ہوا۔ کہا صفائی نے یہ موضوع ہے اور کہا سخاوی نے
 یہ حدیث سب طرق سے باطل ہے اور ابن جریر نے اسکو
 میں آیا ہے **حدیث** پڑھنا سو تین قتال کا فقر سے
 امان دیتا ہے کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں اور قتال
 سو تین میں جنگ اول لفظ قتل کا آتا ہے اور وہ پانچ میں
 پہلی و نہی سورہ جن لیکن مشہورہ چار میں کافرون اور اعداء
 سو تین حدیث ناخون کشا نا توئی کیفیت میں اور کہنے
 کے تعیین کنی اور کو حقین آنحضرت سے اس باب میں کچھ ثابت
 نہیں کہا سخاوی نے تزیین کے نسبت جو علی بن ابی طالب

وکلوا من رزقہ وقال وان ليس للانسان الا ما سعى وقال فاسعوا الى ذكر الله وسارعوا الى مغفرة من ربكم ويستقيموا الخيرات) فهذا كله لا دواعي اليها
 والبركات لباقيات الصالحات والدنيا العاليات
حرف القاف - حدیث قال
 جبريل هل قالت الشمس قال لا نعم قال عليه السلام
 قلت لا نعم فقال من حين قلت لا الى ان قلت نعم
 لسايت الشمس مسيرة خمسمائة عام لم تغيره اصل
تحد قدس اقدس على لسان سبعين نبيا
 آخرهم عيسى عليه السلام قال الذر كشتي باطل بض عليه
 جماعة من الحفاظ كابن المبارك و لیت بن سعد و
 من المتأخرين ابن المديني وقال السخاوي أخرجه الطبرانی
 من حديث واثله بمر فوعا و اسند ابو نعیم المعمر
 وفي الباب عن علي رضي الله عنه ولا يصح من ذلك
 بل هو باطل كما قال ابن المديني وذكره ابن الجوزي
 في الموضوعات **حدیث** القرآن كلام الله غير
 من قال بغير هذا فقد كفر قال الصفار في هذا صحيح
 وقال السخاوي وهذا الحديث من جميع طرق باطل و
 ابن الجوزي في الموضوعات **حدیث** فذرة
 القلائل امان من الفقر قال السخاوي لا اصل له و
 المغلاق هو التي اوتلها قل وهي خمس وهاست
 الجن ولكن المشهورة هي اربعة الكافرون والاخلوا
 العوات **حدیث** قدر الاطفال ثبت في
 كيفية ولا تعين يوم له عن النبي عليه السلام قال
 السخاوي وما يري من النظم لعلي بن ابی طالب

ولینحننا فباطل عنہا **حدیث** حضرت عثمان رضی اللہ عنہما لما خطب اول جمعة ولى الخلافة وصعد المنبر فقال الحمد لله فارحمه عليه فقال ان بابك وعمر رضي الله عنهما كما وجدنا هذا المقام مقالا وانتم الى امام فقال اخبرني عنكم الى امام قال وسيتانيكم الخطيب واستغفر الله لي ولكم فممن تولوا وصلى بهم قال ابن الهمام اغلظتم تعرف في كتب الحديث بل في كتب الفقهاء **حدیث** القلب بيت الرب قال السجستاني ليس له اصل في الرفع وقال الزركشي لا اصل وقال ابن تيمية هو موضوع وفي الذيل هو كما قال القائل لكن له معنى صحيح كما سئل في حديث ما وسعني ارض **حدیث** قلب المؤمن حلوى جيل الخلافة وذكره ابن الجوزي في الموضوعات لكن ثبت له على السند كان يحل الحلواء والعسل ذكره ابن الربيع وفيه من هذا صحيح معناه والكلام في ثبوت منبئه فقد قال السيوطي رواه البيهقي في الشعب الدليمي عن ابی امامة فكل ما من الجوزي موضوع مدفوع ورواه الدليمي ايضا عن علي دفعه لمؤمن حلوى جيل الخلافة ومن حرمها على نفسه فقد عصى الله ورسوله (لا تخموا شربنا من نعم الله و الطيبات على انفسكم وكلوا واشربوا واشكروا فان من شرب لمزمتكم عقوبة الله عز وجل وسندناه **تحد** قليل من التوفيق خبير من كثير من العالم ذكر في الاجل وقال العراقي لم اجده اصلا وقد ذكره صاحب الفردوس من تحد ابی الداء وقال العقل بدل العلم ولم يخرج له في سند انما في تعقبه بعض المتأخرين بان ما ذكره في الفردوس رواه ابن عساكر عن ابی الداء

اور ہمارے شیخ کی طرف کی گئی ہے وہ باطل ہے **حدیث** قصہ حضرت عثمان کا جبہ خلافت کی دالی ہوئی اور منبر پر بیٹھے تو پہلے جمعہ میں یہ خطبہ پڑھا جب محمد اسد کے لئے ہے پس آنحضرتؐ اور فرمایا کہ ابوبکر اور عمر اس کے لئے کچھ بات تیار کرتی تھی اور تم امام کے طرف ہو اور فرمایا میں تم سے ایک امام تو ان کی طرف خارج ہو گیا اور آگیا تھا یہاں کی طرف خطیب نے میں ابوبکر اور عمر کے لئے بخش لکھا تھا اور تم نے ان کی ساتھ ناز پڑھی کہا ابن ہمام نے یہ کتب حدیث میں یا یا نہیں کیا بلکہ کتب فقہ میں بھی نہیں یا یا گیا **حدیث** دل سے تعالیٰ کا گھر ہے۔ کہا خواجہ شمس مرغوم روایت میں اس کا کچھ اصل نہیں ہے کہا ابن تیمینی یہ موضوع اور ذیل میں بھی ویسا ہی میں کہتا ہوں لیکن سننے اسے صحیح میں جیسا کہ اس حدیث میں کی آگیا صحیح میں کافی نہیں ہوتا **حدیث** دل مومن کا میٹھا ہو شہاد کو دوست کہتا ہو سکوا بن جوزی موضوعات میں لکھا ہے لیکن یہ ثابت اگر آنحضرتؐ شہاد کو شہد کو دوست رکھتے تھے ابن سنی نے ذکر کیا جو اور سنیں کہ اس کے معنی صحیح میں کلام نبی بنامین ہے کہا سیوطی نے اسکو بھی نے شعب بن ابی امامہ سے روایت کیا ابویس (کلام ابن جوزی) کہ یہ موضوع ہے ابی امامہ میں روایت علی بھی مرغوم روایت ہے مومن میٹھا ہو شہاد کو دوست رکھتا ہو اور اسکو اپنے نفس پر حرام کیا تو اس کے بعد رسول کے بغیر کسی کے اور تم کسی شے کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پاک چیزوں سے اپنے نفس پر حرام نہ کرو اور کہا ابویس او شکر کرو اگر وہ کرو گی تو تم کو اللہ تعالیٰ کا عطا لازم ہو گا اور نہ اسکو نہایت ہے **حدیث** تہوڑی توفیق بہتر ہے بہت علم سے۔ اسیا میں گوہر اور کہا عراقی فی منہا کہ اس میں نہیں یا اسکو صاف فرود سے ابی الداء نے ذکر کیا جو علی علیہ السلام کا لفظ کر کیا اور اسکو بڑے ہکو منہ میں نہ کہ نہیں کیا انہی اور بعض متاخرین نے اسکا لفظ چھپا گیا ہے کہ جو فردوس میں شک ہو اسکو ابن عساكر نے فی الداء

ورواه الطبرانی عن ابن عمر بلفظ قليل الفقح خير

من كثير من العبادة **حرف الكاف**

تحد كانك بالدين ولم تكن بالآخرة ولم تر

قال السيوطي لم اقف عليه رفوعا واخرجه ابو نعيم عن

عمر بن عبد العزيز **حديث** كانك من اهل

بدي وحيد هو كلام يقال لمن يستأهل وليتحد

تحد كانك شيء معني رواية ولم يكن شيء قبله قال

ولكن الزيادة وهي قولهم وهو الا ان علي ما عليه

من كلام الصوفية ويشبه ان يكون من مفترقا

الوجودية القائلة بالعينية المخالفة للنص بالمعنى

المرتبة اليهودية وقد نص ابن تيمية والعسقلاني

على وضع الجملة الزائدة وان صحت فاذلها انه تعالى

تغير بحسب ذات الكمال وصفات الجلال عما كان عليه

القوة والقدرة بعد خلق الموجودات كما يشير اليه

قوله سبحانه ولقد خلقنا السموات والارض في ستة

ايام وما سناسن من لغوب (اي نصب لا تعب

لا اكلال ولا ملال والمعنى ان ما عدا كسر اب بعبارة

بحسب النظام) ماء او كهواء تطيره هو اه فليس

الحادث بحسب الموجود القديم حقيقة الموجود في

نظر العارف اذ الخلقات ليس لهم وجود مستقل

اذ اذ صفة ومن هنا قالوا لهم سوا الله والله

ما في الوجود وليس الدار غيره ديار وهو في مقام

الجمع ويشير اليه قوله سبحانه كل شيء هالكا لاجل

وقوله عليه السلام اصدق كلمة قالها العرب قول

ليد الاكل شيء ما خلا الله باطل هو اما من وصل

او طرأ في بني ابن عمر سران لفظه من رواية بني نهوش

هے بہت عبادت حرف کاف - حدیث

گو یا تو دنیا میں ہے اور نہیں ہے اور آخرت میں ہے اور ہمیشہ ہے

کہا سیوطی نے میں یہ مرفوع روایت نہیں جانتا اور یہ ابو نعیم عمر بن عبد

سے لیا یہ حدیث گو یا تو اہل در اور حنین ہے - یہ کلام دو شخص

کو کہی جاتی ہے جیسا کہ انجیل میں داخل کرنا ہو - حدیث نہیں

پہلے اندہ موجود تھا اور کوئی شے اس کے ساتھ تھی اور ایک حدیث میں

ہے اور کوئی شے اس کی پہلے تھی ثابت ہے لیکن یہ زیادتی (اور

اب بھی اوسط طرح سے ہے) صوفی کی ہے - شاید یہ وجودیوں کا

افزار ہو جو وحدیت کی قائل ہیں اور ربہ شہوت میں ان کے مخالف

ہیں اور ابن تیمیہ و عسقلانی اس جمل کی موضوع ہو کر تصریح کی ہے

اگر صحیح ہو تو تاویل اسکی یوں ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے ذات کمال

میں اور صفات جلال میں جس قوت اور قدرت میں تھا بعد

پیدایش مخلوقات کے بھی متغیر نہیں ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ شانہ

کرتا ہے (تحقیق پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو چہ دن میں اور

ہر کو کو تکلیف نہ پہنچی یعنی سختی اور کمال و ملال نہ ہرایا ہے نہ تن

ماسوا و کلم مثل سرب کی ہے جس کو یہاں پانی خیال کرتا ہے

یا مثل خاک کی جس کو ہوا اور آبی پس نظر عارف میں موجود مائیک

لئے موجود قدیم کی مقابل میں کچھ حقیقت نہیں ہے اس لئے کہ مخلوق

کے لئے وجود مستقل باعتبار ذات اور صفات کے نہیں ہے

اور اس جگہ سے بعض قائل نے یہ بات کہہ ہے قسم اللہ کے

سوا اللہ کسی کا وجود نہیں اور سوا اس کے کوئی کہہ میں نہیں

اور یہ قول مقام جمع میں ہے اور اسکی طرف قول اللہ کا اشارت کرتا ہے

جب ہاک ہو نیوالی ہے گردن اسکی اور آنحضرت کا قول بہت سچ کلم

کلم عربی کلمہ لیبیک ہے خبر در ہر سوا اسکی باطل ہے - لیکن فقہ

الی مقام جمع الجمع فلا تعجبہ الکثرة عن الواحد
ولا الوحدة عددان کما یثیر البقرة سبحانه (وما
ریت اذ ریت ولكن الله رمی) **حدیث** کا
علیہ السلام لا یجلس الی احد وهو یصلی الا یخفف ^{صلو}
وسالہ عن حاجتہ فاذا فرغ عاد الی صلوٰتہ ذکرہ ^{الشفاع}
قال الجلال السیوطی تخریج احادیثہ قال العراقی فی
تخریج الاحیاء لم اجده اسلا **حدیث** الکرم اذا
قد رعا اخرج الیهقی فی الشعب عن ابی ہریرہ
الله عنہ مرفوعا قال وفی سنده متروک ویشہد ان
یکون موضوعا ولكن مشہور بین الزہاد وغیرہم
واذا برئ من عمدتہ یعنی لا اقلہ بوضعه لا یثبتہ
حدیث کفی بالموضوعة ان یکحد وہ ^{الله}
قال البیضاوی هو من کلام جعفر الاخر علی ما رواہ ^{الکفل}
فی مکرم الاخلاق **حدیث** الکرم حبیب ^{الله}
ولو کان فاسقا والجحیل عدلہ الله ولو کان راہبا
لا اصل له بل الفقرة الاولی موضوعہ لعارضتھا
نص قولہ تعالی (ان الله یحب المتوابعین) ^{الکفر}
الظالمین) والفا سق امامن الظالمین والکافر
حدیث کیف من التبرکات الشرع عند لا
یعرلہ اصل **حدیث** الکلام صفة الکلم لیس اصل
ومعناہ صحیحہ موافق لقولہم کل نداء یخرج من
فقول ابن الریبع لیس علی اطلاقہ لیس محملہ استحقاق
حدیث الکلام علی المائدة قال السیحاوی لا
اعلم منہ شیئا فیلو لا اثبات باعتبار ما یدل علی نفی
هذا الحدیث ولا علی اثباتہ ولا فقد ثبت کلامہ

مقام جمع الجمع کو پہنچانا اور سکوہ کثرت وحدت سے اور
زودعت کثرت سے مانع ہوتی ہے جیسا کہ قول اللہ تعالیٰ او کل من
اشارہ کرتا ہے (اور نہ ہی کی فوقی حجت فی رمی کی ایک اسد تعالیٰ
رمی کی حدیث کو کئی مختصر کے پاس میں شہادت ہمارے ہر
اپنی نماز ہلکی کرتے اور اسکے حاجت پر جہیز چاہتے ہوتے ہیں
نماز کی طرف لوٹتے کہا جلال الدین سیوطی تخریج احادیث میں یہ
شفا میں مذکور ہے کہا عراقی سے تخریج الاحیاء میں اسکا اصل نہیں
پایا **حدیث** کرم حبیب درموت کا نام ہے۔ یہ کہو یہی فی شعب میں
ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کیا گیا اسکی سند میں ایک شخص متروک
ہے اور شاہی اسکے موضوع ہو لیکن مشہور زہاد وغیرہ میں یہ اور
میں رہی ہوں اسکے ذمہ سی یعنی میں اسکے وضع اور نبوت میں کچھ
نہیں کہتا **حدیث** سر کو مدد کرنے سے بھی بات کافی ہے کہ آپ کو
کو اسد تعالیٰ کی بیضاوی کرنا دیکھو۔ کہا سیوطی یہ جعفر احمری کلام ہے
جیسا کہ خراطی نے مکرم الاخلاق میں روایت کیا **حدیث** کرم
دوست اسکا ہے اگرچہ فاسق ہو اور جحیل دشمن اسکا ہے اگرچہ عابد ہو
اسکا کچھ اصل نہیں بلکہ پہلا فقرہ موضوع ہے اس لئے کہ وہ نص کا سراسر
ہے (تحقیق اسد تعالیٰ دوست رکھتا ہے جو توبہ کر لیا اور اللہ تعالیٰ اسکی
دوست رکھتا فاللون کو) اور فاسق یا ظالم نہیں ہے یا کافر ہے
حدیث پھر شر سے پھر شر سے بچایا جاوے گا اسکا اصل معلوم
ہو **حدیث** کلام شکم کے صفت، اسکا کچھ اصل نہیں لیکن
یعنی اسکی صحیحہ میں موافق میں اس قول کے ہر برے سے وہی بچتا ہے
جو اس میں نہیں بدل بن بیع کا اپنی اطلاق نہیں ہے) اور یہ نہیں
حدیث کلام کرنی دسٹر خوان پر۔ کہا عاصدی میں اسکا
اور نفی کی بابت کچھ نہیں جانتا یعنی ایسے شخص اس حدیث
کے نفی یا اثبات پر دلالت کرے ورنہ کلام

علیہ السلام حال اکھ فی کثیر من الاحادیث منها
 حدیث سمی اللہ وکل ہمیک مما یلیک **حدیث**
 کل احد یؤخذ من قوله ویرد الا صاحب القبر و
 قوله مالک و اراد بالنبی علیہ السلام
 ذلك لکونه معصوماً من الخط لانه ما ینطق عن الهوى
 وکذا حکم سائر الانبیاء فی الطبرانی من حدیث ابن
 دفعه بلقب ما من احد الا یؤخذ من قوله ویرد دفع
 اورده العزالی فی الاحیاء بعناہ وقال لا یؤخذ من
 علم و یرک الرسول الله صلی الله علیہ و
 وقال السیوطی رواه عبد الله بن احمد فی زوائد الزهد
 طریق عکرمه عن ابن عباس رضی الله عنہما قال ما
 من انسان لا یؤخذ من قوله ویرد غیر النبی علیہ السلام
 انتہی لکن ینبغی ان یكون الروایة یؤخذ ویودع او
 ناخذ ویودع **حدیث** کل الاحمال فیما القبول
 المرود الا الصلوة علی ذاتها مقبولة غیر مرد و
 الکلام علیہ جرح الصادق من حدیث صلوة علی النبی
 نزد وقال العسقلانی ہذا اذ ضعیف جدا لکن لم
 یذکر من المخرجین احد ولا اظهر له سندا معتمدا
حدیث کل اناء بما فیہ یطعم لیس حدیث و معنی
 یغض و یسئل و فی الشہو کل اناء یشتم بما فیہ **حدیث**
 کل بنی آدم یفتنوں الى عصبه ایہم الاولاد فاطمة قال
 انا ابوہم و عصبہم قال ابن الجوزی فی العلل المتنا
 ائلا یصح و یرد علیہ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن
 فاطمة وکذا الخیر ابو یعلی و سندہ ضعیف الحدیث
 مرسلا و لم یشاہد عند الطبرانی و غایتہ انه حدیث

آنحضرت کی وقت کہانی کی بہت عادت تھی ثابت ہر ایک دوسرے
 حدیث ہر ایک کا نام لی اور دوسرے ہر ایک کی کہ حدیث
 ہر کوئی اپنے قول کی پڑا جاتا ہے اور چوڑا جاتا ہے مگر صاحب شہر کا
 یہ قول مالک کا ہے اور ہر ایک اس کی سند بنی علیہ السلام ہیں اس لئے کہ وہ
 خطاسی معصوم ہیں کیونکہ وہ اپنی خواہش سے نہیں بولے اور ایسا ہی
 ہے سب نبیوں کا اور طبرانی میں ابن عباس سے مرفوع روایت اس طرح ہے
 نہیں کوئی گرا اپنے قول کی پڑا جاتا ہے اور چوڑا جاتا ہے اور غزالی
 اسکو بھی اس کے معنی سے لایا ہے کہا نہیں پڑا جاتا علم سے
 اور نہیں چوڑا جاتا مگر رسول مدعی علیہ السلام او کہا سید
 نے اسکو عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد میں عکرمی روایت ابن
 سے روایت کی ہے کہا کوئی آدمی اس سے نہیں گرا اپنے قول سے پڑا
 جاتا ہے اور چوڑا جاتا ہے سوا نبی علیہ السلام کے انتھے لکن
 روایت اس طرح ہوئی چاہیے پڑا جاتا ہے اور امانت رکھا جاتا
 یا پڑا ہے میں ہم اور چوڑا ہے میں ہم حدیث سب علویں مقبول
 اور مرد و مریدین گروہ و مجاہدین قبول کیا جاتا ہے مرد و نہیں ہوتا حرف
 صاء میں کلام اس حدیث کی نیچے گزر چکی درود بنی پر نہیں دہوتا
 کہا عسقلانی نے اسکو یہ بہت ضعیف ہے لیکن اس سے اسکا کوئی راوی
 ہی نہ مستند علیہ نہیں بیان کی حدیث ہر برتن میں وہ چیز
 ہے جو اس سے چمکتی ہے یہ حدیث نہیں او بمعنی اس کے
 مشہور میں ہر برتن اس سے وہ چمکتا ہے جو اس میں ہر حدیث
 تمام بنی آدم اپنے آپ کے طرف منسوب ہوتے ہیں مگر بیش فاطمہ کے
 میں میں انکا باپ اور عصبہم میں کہا ابن جریجی محل متناہیہ میں تو
 نہیں سہرہ وارد ہوتا ہے کہ باپ و طبرانی نے اسکو کبیر میں فاطمہ سے
 روایت کیا ہے اور ایسا ہی ابن یعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور سید
 ضعیف ہے اور مشہور سید ہے اور طبرانی کی پاس کھیلے تھے اور چوڑا

ضعیف لا موضع **حدیث** کو ثان لا بدلہ من
ثالث غیر معروہ و کذا کلام بعضہم + الشی لا یثقی الا
قد یثقل + لا اصل **حدیث** کو عام تر ذلک
بصیغۃ الجہول و الارذل من کذا شئی ادو و منہ
سبحانہ (و منکون یرد الی ارذل العر) قال الزکری
هو من کلام الحسن البصر و فی معناه الحدیث الصحیح
فی البخاری عن انس مرفوعا لایأتی علی امتی زمان الا
الذی بعدہ شرمہ و فی الکبیر للطبرک عن ابی الدرداء مرفوعا
ما من عام الا ینقص الخیر فیہ و یرید الشر و اخبرنا
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ما من عام الا یحد
الناس بدعۃ و یمیتون سنتہ حتی فات السن و یحد
الدع و فات لعمۃ فی عتو بہم افرآ فی السبعۃ من
ومت متنا بکسر الیم و ضما و فی الجامع الصغیر
من علم الا الذی بعدہ شرمہ حتی یلقوا بکما خرجہ
الطبرک عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعا و رو احمد
ابن حارک و النسائی عن انس مرفوعا بلفظ لایأتی علیکم
عام و لا یوم الا و الذی بعدہ شرمہ حتی یلقوا بکم و
رو بخو ذلک من قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال
ولا اعنی اہرا خیرا من امر ولا عاما خیرا من عام و
لکن علما انکم و فضا انکم بذہبون و لا یجد من
سہم خلفا و یجئ قوم یفتون براہم فی لفظ و
ذلک بکثرۃ الامطار و قتلہا و لکن بذہا العلماء
و مثله فہر ابن عباس رضی اللہ عنہما قولہ تعالیٰ (اولم
اننا نأت الارض ننقصہا من اطرافہا لکیث قال
موت علمائہا و فضا ہا و عن ابی جعفر مت عالم احبہ

موت عالم احبہ

ضعیف ہر موضع نہیں **حدیث** ہر دو سے کیلئے نہ
ضرر ہے۔ شہوہ نہیں ہے ایسے ہی بعضوں کے کلام۔ کوئی شے دو سے
نہیں بنتی مگر وہ تیسری کی جاتی ہے **حدیث** ہر سال تم ذل
کے جاتی ہو۔ اور ارذل کی معنی ہر شے کی نسبت پہلے کی ہیں اور اس
سے قول اللہ تعالیٰ کا (اور بعض تم سے ذلیل عمر تک پہنچتے ہیں)
کہا نہ کسی نے یہ کلام حسن بصری کے ہر دور کے معنی میں بخاری میں
انس سے مرفوع روایت ہے نہ آئینہ گامیری امت پر کوئی زمانہ مگر جو
اوس سے پیچھے ہوگا وہ پہلے سے شرمہ ہوگا اور کبیر طبرانی میں
سے مرفوع روایت ہے کوئی سال نہیں گزرنے کی اوسین کم ہوتی جاتی
ہے اور شرٹ بٹا جاتا ہے اور طبرانی ابن عباس سے لایا ہے کوئی برس نہیں
گزر آدمی اسیں بدعت پیدا کرتی ہیں اور سنت مارتی ہیں اگر سنتیں
مراجعت اور بدعتیں نفع ہو جائیں گے اور سات لغت ہے موت میں اور
رو و طرح سات قرآن میں استم او مت و فضا مہم کا کسر اور فضا مہم
میں کوئی برس نہیں گزراوے کے پیچھے کا اوس سے برا ہے تاکہ تم اپنے رب
لوگی یہ طبرانی انس سے مرفوع روایت لایا ہے اور بخاری و احمد و نسائی
انس سے مرفوع روایت ان لفظوں کی ہے نہ آئینہ گامیری امت پر کوئی زمانہ
اور نہ کوئی دن گزراوے کے پیچھے کا اوس سے برا ہوگا تاکہ تم اپنے رب
لوگی اور سیطرہ قول ابن مسعود کا ہی مرفوع ہے کہا اوس میں نہیں
رکھتا کہ کوئی کام بہتر ہو کسی کام سے اور کوئی برس بہتر ہو کسی برس سے
تہا ری عالم اور فقیہ علی جائیں پہنچاؤ گے تم کوئی دن سے پیچھے رہو
والا بعد انہی اسی قوم کے جو اپنی راہ سے فتویٰ دیتے اور ایک روایت میں
یہ کثرت بیش اور کم بارش کے باعث ہے نہیں بلکہ عالموں کے مرنے اور ان
عباسی اس آیت کی یوں تفسیر ہے (کہا وہ نہیں دیکھتے کہ
ہم زمین کو اسی اطراف سے کم کرتے چلتے ہیں) لہذا اوس نے ہر اس
عالموں اور فقیہوں کے موت ہر اور ابی جعفر سے ہے موت عالم کے

الی بلیس من موت سبعین عابد و یقویہ خد
لموت فیہ السیر من موت عالم رواہ الطبرانی وابن
عبد البر من حدیث ابی الدرداء و یؤیدہ حدیث
ولحد اشد علی الشیطان من الف عابد قلت
عند ان ذلك بمقتضى البعد عن مان النبي عليه
السلام فانه كمشعل النور في عالم الظهور و يقويه خد
خير القرون قرنی ثم الذین یلونه ثم الذین یلونه
حدیث کل بدعة ضلالة الا بدعتی عبادۃ
سنة کذا ثبت منهم **حدیث** کل من صنع حلوی یسعد
وید علی صحة معناه ما تبلی آدم علی السلام لقوله تعا
ولا تقربا هذه الشجرة **حدیث** كنت نبیا و آدم بن
المراد الطین قال الصحاح و كره اذقت علیه هذا اللفظ
فضلا عن زيادة و كنت نبیا فلا آدم ولا ما ولا طین قال
العسقلانی فی بعض اجوبته ان الزیادة ضعیفة و اصلها
قوی قال الزركشي لا اصل له هذا اللفظ ولكن في المتن
متى كنت نبيا قال آدم بين الروح والجسد وفي
صحيح ابن جبار و الحاكم عن العرياض بن سارية اني
الله لمكتب خاتم النبيين و ان آدم لمجدل في طينة
السيو و اد العوام و لا آدم و لا ما و لا طین و لا اصل
ايضا معني بحسب مناه و الا فهو صحيح باعتبار
معناه لما تقدم و محدث كنت اول النبيين في الخلق
آخرهم في البعث رواه ابن أبي حاتم في تفسيره و ابو حاتم
في الدلائل عن أبي هريرة رضي الله عنه كذا ذكره السيوطي
وله شاهد من خد ميسرة الفخر بلفظ كنت نبيا
و آدم بين الروح والجسد اخرجه احمد و البخاري

المیس کو زیادہ پسند ہے ستر عابد و کی سو سو حدیث ابو سکری
تقویت کرتی ہے موت قبیلہ کی آسان ہو عالم کی موت اس کو
طبرانی و ابن عبد البر نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث
اسکی تقویت کرتی ہے ایک فقیہ سخت ہر شیطان پر ہزار عابد میں کہتا
ہوں یہ بقدر جسکی ہزار ماہ آنحضرت علیہ السلام کیونکہ عالم ظہور میں
آنحضرت نور کی مانند ہیں اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے
زمانہ کا میسر مانہ ہر پیر وہ لوگ جو ان سے متصل ہوں گے پیر وہ لوگ
جو ان سے متصل ہوں گے **حدیث** ہر بدعت گمراہی ہے مگر بدعت عبادت
میں اسکی سند میں ایک نبی و مہتمم ہے حدیث ہر منع میں ہر
یہ حدیث نہیں اور اسکی محدث یہ آدم علیہ السلام کی زناش و دلائل
کرتی ہے (اور نہ قریب ہوتا اس سے) **حدیث** میں ہر نبی
و قتیکہ آدم پانی اور کچھ زمین تھا کھا خواہی **حدیث** ان لفظوں سے
نہیں ہوا ہے جانیہ اس زیادتی سے میں ہر نبی **حدیث** م اور زبان
نہ کچھ تھا اور کھا عقلمانی نے بعض جواب میں یہ نہ **حدیث** یہ
اور ماقبل اسکا قوی ہے اور کہا زکری نے ان لفظوں سے اسکا کچھ اصل
نہیں لیکن ترمذی میں اس طرح ہے کہ آپ کبھی تم فرمایا و قتیکہ آدم و
اور بر بن میں تھا اور صحیح ابن جبار و حاکم میں عریاض بن ساریہ
کہ کہ میں اسکا کھانے کی زندگی نہ فرمایا کھا گیا تھا اجسام میں آدم کچھ نہیں
ولا تھا کھا سیٹھی غلام نے نیا قتی کہ آدم و آدم و آدم پانی اور کچھ تھا کھا گیا تھا
تھا کھا کھا زمین لیکن فرمے کہ وہ صحیح ہے جیسا کہ صحیح ہے کچھ اور
حدیث میں میں پیدائش میں اول فیوں کا ہوں اور اوٹنے میں آخر
اونچے ہوں اسکا ابن ابی حاتم نے نفس میں اور ابو نعیم نے دلائل میں
ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے
اور اسکا میسر الفخر کے حدیث سے شاہد ہے میں نبی تھا اور
آدم روح اور بر بن میں تھا یہ احمد و بخاری نے

فی تاریخ صحیحہ الحاکم حدیث کنت کنزاً
کنت لا عرف فاحیت ان اعرج من مخالفت خلقاً
ففرقتهم فرغونی قال ابو یوسف لیس من کلام النبی علیہ
السلام ولا یعرف له سند صحیح ولا ضعیف ولا یزنی
والعقلانی لکن معناه صحیح مستفاد من قولہ تعالیٰ
خلقت الجن والانس لا یبعدون ای یعرفون کما
ابن عساکر صفی اللہ عنہما حدیث کنت کنزاً ولا کنز
وأساهو من کلام لایدرهم وزاد فان لا یهیکل
الذنب یسلم ویقرب من معناه بعضهم کنز
وامش جانباً حدیث من خیار النساء علی
حدیث لیس فیہ شاهد واماخذ عبد اللہ بن احمد فی زوائد
الروشد عن اسمہ عبد اللہ قال قال لقمان لابنہ
یا بنی استعذ بالله من شر النساء وکن من خیرهن
علیہما رضن لاین یسار الی خیر بل هن الی الشر
اسرع فی التذکرۃ عن علی انہ قال فی آخر کلامہ علی
فی النساء استعید بالله من شر اھن وکونوا علی
حد من خیارھن حرف اللام حدیث
لبس الحرقة الصوفیة وکون الحسن البصر لبسها
علی قال ابن ححیة وابن الصلاح انہ باطل وکذا
قالا العقلانی انہ لیس شی من طرقھا ما یشہد
لیرد فی خبر صحیح ولا حسن ولا ضعیف ان النبی صلی
علیہ وسلم لبس الحرقة علی الصورة التعارفة بین
الصوفیة لاحد الصحابة ولا امر لاحد من اصحابہ
ذلک وکما یرد من ذلک صریحاً فباطل قال
ثمان من الکذب لم یفتی قول من قال ان علیاً

تاریخ میں روایت کی ہے اور عالم کی اسکر تقسیم کے ہے حدیث
میں خزانہ نامعلوم تھا میں نے دوست رکھا کہ میں مشہور ہوں تو میں نے
خلقت کو پیدا کیا پس میرا ذکر اپنے ساتھ بچا تا اور انہوں نے مجھے
بچا تا کہا ابو یوسف فی یہ کلام آنحضرت علیہ السلام کی نہیں اس کے کوکر
سند صحیح اور ضعیف نہیں ہے اور زکشی اور عقلمانی اسکا تابع ہوا
لیکن معنی اسکی صحیح میں قول اللہ تعالیٰ ہی مستفاد ہیں (اور نہیں)
کیا میں جنوں اور آدمیوں کو کرنا عبادت کریں یعنی تاکہ مجھ کو معلوم کر لیں
کہ ابن عباس اسکی تفسیر کے حدیث تو دو ہوا وشر ہو۔ یا ابن عباس
کے کلام اور اس نے زیادہ کیا اس کے سر ہلاک ہوتا ہی اور وہم بچ رہتا ہی
اور بعض کا یہ قول اس کے قریب تو یہ میں ہوا و ایک طرف چل
حدیث یہی عورتوں کے خوف کی ہو۔ یہ حدیث نہیں اسکو
عبد اللہ بن احمد فی زوائد ابن اسماعیل بن عساکر نے کلام ہے کہا
اوس نے کہا لقمان نے اپنے بیٹی کو ای میکر بنیہ شریعہ عورتوں کے
ان کے ساتھ پناہ مانگا اور اچھی عورتوں کے خوف پر ہوسلئے کہ
خیر کی طرف میل نہیں کرتیں بلکہ شر کی طرف جلدی کرتی ہیں۔ اور
تذکرہ میں علی سے ہے کہ کہا اوس نے عورتوں کو حقین از لبس کلام کے
پناہ مانگا اور کیا تھا شریعہ عورتوں کے اور ان کے خیار سے خوف نہ ہو حرف
لام۔ حدیث پہننا خرقة صوفیہ کا اور حسن بصری کا علی نے بچنا
کہا ابن دحیہ اور ابن صلاح یہ باطل ہے اور کہا عقلمانی نے
اسکا کوئی طریقہ ثابت نہیں اور کسی خبر صحیح اور حسن اور ضعیف
میں نہیں آیا کہ آنحضرت فی اس طرح حرقة پہننا
کے اصحاب کو جیسا کہ موصیوں میں مشہور ہے اور
کے کو امر کیا کہ وہ اس طرح کرے اور جو اس بات
صریح روایت ہی وہ باطل ہے پھر کہا یہ قول
کذب ہے کہ علی نے

قال لقمان لابنہ استعذ بالله من شر النساء

تاریخ صحیحہ الحاکم حدیث کنت کنزاً

العیس الحرة الحسن البصر فان ائمة الحديث لم
 یشتوا الحسن من علی سماعا فضلا عن ان یلبسوا بالحرة
 قال السخاوی لم یفرد بذلك شیخا بل سبقه الیر
 جماعة حق من لبسها والبها کالدیاطی الذی فی ابن
 حبان والعلانی والعراقی وابن الملقن والبرهان الجلی
 وغیرهم یعنی تشبیهها بالقوم و تبرکاً بطریقہم اذ
 لبسهم لصاح الصحة التصلة الی کبیل ابن زیاد و
 صحب علیاً کرم الله وجهه اتفاقاً فی بعض الطرق
 اتصا لها یا ویس القری وهو قال لاجتماعهم و علی
 الله عنهما قلت کذا انسبة التلقین للعارفین ^{الصفحة} بین
 لا اصل له و کذا انسبة المصافحة التصلة الی البقی
 السلام لیس له اصل عند العلماء الاعلام و کذا انسبة
 الحرة الی اویس و انه علیه السلام اوصی بحرة و لیس
 و ان عمر و علیاً سلماها الیه و انها وصلت الیهام
 و هلم جوا فی رقابت و لو ذکره بعض المشایخ فالمد
 علی طریق الصحة و متابعه الکتاب السنة و حیا
 الهوی و مقاربه الهدی و العاقبة النجوة و حیا
 الد و الموت و ابنو الخرافة لا الاسام احمد هو ما
 یدونی فی الاسواق و لا اصل له لکن رواه البیهقی فی الشعب
 سن تحذابی هريرة مرفوعة ان ملکاً یاب من باب
 السماء یقول ذلك و هو عند البیهقی من حدیث ابن
 مرفوعاً بمعناه جسد فی غیبتنا و مجهول و عندانی
 فی الحلیة من تحذابی ذر مرفوعاً و منقطعاً هذا خلاصة
 ما ذکره السیوطی و زاد السیوطی و رواه احمد الزهد عن
 عبد الواحد قال قال العیسی علیه السلام فذکره

حسن بصری کو فرقت پنا یا اسلئے امام حدیث کی حسن کا سماع علی سے
 ثابت نہیں کرتے جو جائز کہ اوہوں نے فرقت پنا یا ہو کہا تھا وہی نے
 ہمارے شیخ اس سے منفرد نہیں ہوا بلکہ ایک جماعت نے اس سے
 سبقت کی ہے تاکہ جس نے پنا اور پنا یا ہے یہ میں نے سماع علی اور
 ذہبی اور ابن حبان اور علانی اور عراقی اور ابن ملحق اور برہان الجلی
 وغیرہ یعنی قوم کی مشابہت کرنی اور ان کی طریق کا تبرک حاصل کرنا
 اسلئے کہ انکا سکو پنا یا بمعنی صحبت تسلسل کے کیل ابن زیاد کہ
 ثابت ہے اور اس نے صحبت اتفاقاً علی کرم اللہ وجہہ سے کی ہے اور بعض
 طرق میں اسکا اتصال ویتسبب سے بھی ثابت ہے اور ذکر
 کہا اور اس نے عمر و علی سے ملاقات کی ہے میں کہتا ہوں و دیانت
 یقین کی جو صوفیہ میں متعارف ہے اسکا کچھ اصل نہیں اور سیطخ
 مصافحی بطور تسلسل کے آنحضرت تک اسکا یہی اصل علماء نزدیک
 ثابت نہیں اور سیطخ نسبت خرقہ کی اویس تک یہ کہ آنحضرت
 و سیک خرقہ کی اویس کے لئے اور عمر و علی نے وہ خرقہ اس کی پہر
 کیا اور وہ خرقہ انکی طرف اس سے پہنچا تا آخر تک ثابت نہیں ہے
 اگرچہ بعض شایخ نے اسکا ذکر کیا ہے میں اسکا صحبت اور تابعیت کتاب
 سنت اور حرموں پر ہیز کرنے پر اور ہدایت کی قرب پر اور آخر پر
 کے لئے ہے حدیث قرینہ تم سو گئے اور بنا کر خرابی کیلئے کہا انکا
 احمد یہ باز دون میں پہر ہے اور کچھ اصل نہیں لیکن بیہقی نے شعب
 میں ابی ہریرہ مرفوع روایت کی ہے کہ ابی ہریرہ فرشتہ آسمان کے دروازے
 میں آگیا کہ رو کر کہہ دو اور بیہقی میں ابن زبیر سے اس نے
 سے یہ مرفوع روایت ہی لیکن اسکی سند میں دو ضعیف
 اور ایک مجہول اور ابی نعیم کی حدیث میں ابی ذر سے موقوف اور منقطع ہے
 یہ خلاصہ اسکا ہے جو سخاوی نے ذکر کیا ہے اور زیادہ کیا سیوطی نے کہا اسکا
 فی ذہب میں عبد الواحد روایت کی ہے کہ اس نے کہا علی علیہ السلام پہر اسکا

درجہ اول
درجہ ثانی
درجہ ثالث

حدیث لسان اهل الجنة العربية والفارسية
الدرية اورده صا الكافي وعن الديلمي اذا ادله اوراقه
لين اوصى الله به الى الملكة للقرين بالفارسية الدرية
وكلاهما موضوع فانه معارض بما في حدش صحيح مرفوع
اجوا العرب لثلاث فاني عربي وكلام الله عربي ولسان
اهل الجنة عربي وقد اعتنى بصنطه المولى ابن كمال پاشا
في حاشيته على التلويح قال الاصفهاني الدرية اي
بفتح الدال وكسر الراء الخففة لغتة مدن المداين و
كان يتكلم من باب الملك فهو منسوبة الى حاضر
الباب انتهى ثم قال المولى ومن فهم انها منسوبة
الباب نفسه يعني باللغة الفارسية فان الباب
در فقد وهم انتهى ولا يخفى انه لو صح الحد بلطفه
دون صنطه لكان الاولى ان يضبط بضم الدال
تشديد الراء نعم اللغة الفارسية بالكلمة المشبهة
باللولؤ في اللطافة اللفظية والظرافة المعنوية و
كذا موضوع ما ذكره بعض مشايخنا من العجم انه ورد
في الكلام القدسي باللسان الفارسي چكنم باين
گناه گاران که نيامرزم يعني ايش فعل بهو گاه الذي
ان لا اعظم **حدیث** السعت الحجة الهوليد
وفي رواية صحيحة قد سمعت فلاطيبها ولا راحة
الا الحبيب الذي شفقت به فانه علمي وترياق و
انما هما الشد بين يدي النبي عليه السلام فلا
له قال ابن تيمية هما اشتهران ابا محمد ورة الشد
بين يدي عليه السلام وانه تواجد حتى وقعت البروة
الشريفة عن كفيه ففاسهما الصفة و

حدیث زبان اهل جنت کی عربی اور فارسی درسی ہر سکو
صاحب کافی لایا ہے۔ اور دیلمی سے ہے جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کو
ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ مقربین فرشتوں کے طرف فارسی درسی زبان
میں وحی کرتا ہے اور یہ دونو موضوع ہیں اسلئے کہ یہ صحیح مرفوع حدش
کے معارض ہے دوست رکھو عرب کو تین چیزوں کے لئے ایک کہ میں
عربی ہوں دوسرے کہ کلام اللہ عربی ہے تیسرے کہ زبان اہل جنت
کے عربی ہے سکو کہ ابن کمال پاشا نے حاشیہ تلویح میں ضبط کیا
ہے کہا اصفہانی نے درسی لغت وال در کبریا محققہ شہر کی زبان سے
اور اسی سے کلام کرتی تھی وہ شخص جو دروازہ بادشاہ پرستہ تھے
یہ حاضرین کے ایک طرف منسوب ہے انہی پر کہا مولیٰ نے جس نے کہا کہ
یہ نفس باب کی طرف منسوب اسلئے کہ باب معنی دروازی کے
میں تو اس سے ہم کیا انتہی اور پوشیدہ نہیں کہ اگر حدیث ان
لفظوں سے صحیح ہو جاوے تو اولیٰ یہ ہے کہ اس لفظ کو ضمہ وال اور
تشدید راء سے ضبط کرنا چاہئے تاکہ لغت فارسی کی ایسی کلمہ ہو جو کہ کثرت
ہے لطافت لفظی اور ظرافت معنوی میں نعمت ہو جائے اور
ہے موضوع ہے جو بعض مشایخ عجم نے ذکر کیا ہے کہ کلام قدسی
فارسی زبان سے وارد ہوا ہے چکنم باين گناه گاران کہ نیامرزم
یہ معنی میں کیا گردن کہ ان گناہ گاروں کو نہ بخشوں **حدیث**
حرم کے سانچے میری جگہ کا نام ہے۔ اور صحیح روایت میں
ہے اس لئے کا اس کے لکھی طیب اور سنو گزنین گروہ دوست
جس کے ساتھ میں شفقت رکھتا ہوں اس سے وہ بیاری میں ہے
ترباق میرے یہ دو نوا غفرت کے روبرو پڑی گئے تھے ہکا کو ال
نہیں اور کہا ابن تیمیہ نے یہ کہ شہر ہے (کہ ابو محمد و کما غفرت کے
روبرو پڑی اور ان کو وجہ ہوا تاکہ چادر شریف آبی کا ہڈو
سے گر پڑے پس اس کو اہل صفہ نے تقسیم کر لیا اور

جعلوا رفاقا ثابہم کذب بائفاق اهل العلم بالحديث وماروی فی ذلك موضوع قال السیوطی أخرجه الدیلمی من حدیث انس قال لقد ربه ابو عمار بن اسحاق قال الذہبی کان واضعاً قال الذہبی ورواه ابو طاهر القدسی من حدیث انس صاحب العوارق علیہ السلام انشد بحضرة البیتان فتوح البی علیہ السلام وقرأ احداً صحیحاً الکرام وقد رداه عن منکبه فلما فرغوا اوی کل احداً لى مکانة ثم قال علیہ السلام لیس بکریم من لم یجتهد عند العلم ثم قسم رداه علی من حضر اربعاً فطعمه فخذوا حدیث موضوع کان واضعاً عمار بن اسحاق فان باقی الاثمة هکذا قال الذہبی غیره وهو ما یقطع بکذبه

حدیث اللعب بالحمائم مجلبة للفقر هو من غزو ابراهیم الضحی من لعب بالحمائم الطیار لم یمت حق الله الفقرو فی المرفوع عن ابی هريرة رضى الله عنه قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلاً یتبع حمامة فقال شیطان یتبع شیطاناً أخرجه البخاری فی الادب المفرد واجوداؤد فی سننه فی البیهقی

حدیث لعن الله الداخل فی بغیر نسب الخارج من سبب قال السخاوی بیض له شیخنا یعنى العسقلانی ولم یدکر له شیخنا وله شواهد ثابتة کحدیث ان من اعظم القری ان یدعی الرجل لى غیر ابیه الحدیث رواه البخاری فی روایت له من ادعی لى غیر ابیه وهو یعد له انه غیر ابیه فالجنة علیه حرام فی الشفاء مارواه مصعب عن مالک بن انس

اپنے کچھ بھائیوں میں سے ایک کو لکھ کر لے کر گیا یہ بائفاق اہل علم کذب پر اور جو اس میں مروی ہے وہ موضوع ہے کہا سیوطی نے اسکو دلیلی انس سے لایا ہے اور کہا ابو بکر عمار بن اسحاق اسکے ساتھ مفرد ہوا ہے کہا ذہبی نے گویا اس نے اسکو موضوع کہا ہے اور کہا دیر سنی ابو طاهر قدسی نے انس سے اور صاحب عوارق فی روایت کی ہے کہ آنحضرت فی اپنی کچھری میں دو شعر پڑھے ہیں کہ آنحضرت اور اصحاب کرام کو وجہ ہوا اور چادر آپ کو کاہندہ دن گریڑی جب فارغ ہوئی تو ہر ایک نے اپنے مکان کی طرف جگہ لے کر لی ان حضرت علیہ السلام فی نہیں کریم وہ شخص جمع کے وقت نہیں گویا کہ آنحضرت نے اپنی چادر کا چار سو ٹکڑا کر کے حاضرین میں تقسیم کیا یہ حدیث موضوع ہے علم بن اسحاق فی اسکو بنایا ہے اور باقی کے درست ہے۔ ایسا ہی ذہبی وغیرہ نے کہا ہے سیوطی اس کا کذب یقیناً معلوم ہوتا ہے حدیث کبوتر سے کہینا فقر کیونکہ کبوتر یہ قول ابراہیم غفیی کے معنی ہیں جس نے کبوتر اڑھنیوالی سے کہیل کے نام پر کبوتر تک فقر کے غم کا مفر منی فی اور ابو ہریرہ مرفوع روایت ہے کہ اس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک آدمی کو کہ اپنے کبوتر کی پیچھے لگا ہے فرمایا شیطان شیطان کے پیچھے لگا ہوا اسکو بخاری ادب مفرد میں اور ابوداؤد و سنن میں بیہقی وغیرہ میں حدیث لعن کریمہ اللہ اسکو جو ہم میں سے اس کے داخل ہو اور اسکو کسی سبب سے لکھا نہ ہو اسکیلئے شیخنا عسقلانی نے چھوڑی اور اسکو لے کر کوئی شیخ کریمین کی اسکیلئے بہت ثابت ثابت ہیں جیسے حدیث کبوتری گناہوں سے ہے کہ آدمی اگر غیر بائک طرف نسبت کرے الح بخاری نے روایت کی ہے اور اسکو دو کتب روایت کیا ہے جو شخص غیر بائک دعوی کرے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ بائک ہر زمین تو اس پر حرام ہے اور شفاء میں مصعب نے مالک بن انس سے روایت کی ہے

ان من انتسب إلى بيت النبي عليه السلام يعني بالنسب
 يضرب ضرباً وجيعاً ويشهر ويحبس حسباً طويلاً
 حتى يظهر توبته لانه استخفاف بحق النبي عليه السلام
 انتهى الحاصل ان الحديث موصوع باللفظ الذي تقدم
 والله سبحانه اعلم **حديث** لعن الله المعنى له
 قال النووي لا يفهم ذكره السخاوي والزرکشی و
 عنه **حديث** لعن الله الفروج على السوء
 الاصل له **حديث** لعن الله الكذاب لو كان ما
 قال السخاوي ما علمته في الفروج قلت لكن ومردني
 اخرج ولا اقوله الا حقا **حديث** لكل بلوى عون
 لا عمل له وقال ابن الربيع لكنه صحيح المعنى ولعله لا
 ما ورد في كتابه **حديث** لكل حجة اجرة
 ابن الربيع وهو صحيح المعنى ايضا وانه اراد لكل
 بيت اجرة ولو من حجة **حديث** لكل ما
 دولة ورجال هو معقول قوله تعالى (ولك الايام والليال
 بين الناس) وقولهم فيوم علينا وقلنا ويوم نساء
 ويوم اسراء واخرج ابن سعد عن ابى الطفيل موقفاً
 لكل مقام مقال ولكل زمان رجال **حديث** لكل
 ساقطة لا تطفه هو من كلام بعض السلف فيقر
 منذ الكلمة الحكيم فيضالة المؤمن فيجث وجد هافم
 احق بها **حديث** لكل شئ آفة وللعلم آفات من
 الاعلام **حديث** لكل مجتهد نصيب من
 من جد وجد ومن يمل ولم وكذا قوله تعالى (انهم
 الله لا يضيع اجر من عمل صالحاً) **حديث** البيت
 الحمير لعبد المطلب لبرهة امير جيش الفيل

جو شخص گهر بنی علیہ السلام کی طرف جو طعنه منسوب ہو اسکو
 سخت مارنا چاہی اور بیت مدت تک قید کرنا چاہی تاکہ اسکو
 توبہ ظاہر ہو جاوے اسلئے کہ اس نے بنی علیہ السلام کی نفی کی ہے
 حاصل یہ کہ حدیث الفاظ مذکورہ موصوع ہے اسد سبحانہ یہ ہے
 جانتا ہے حدیث لعن کریمہ تعالیٰ سرور کونین کو
 اور اسکو جسکے لہر سرور کیا گیا ہے کہہنا وہی یہ صحیح نہیں بلکہ سخاوی
 اور زرکشی نے ذکر کیا ہے اور یہی اسے چاہی حدیث لعن کریمہ
 تعالیٰ اور فرج جو کاشیوں پر ہمیں اسکا کیا اصل نہیں ہے
حديث لعن کریمہ تعالیٰ کذاب کو اگرچہ بخدا ہو کہہا خدای نے
 میں اسکو مرفوع نہیں جانتا میں کہتا ہوں کہ میں استہزاء نہیں افہم
 کہتا کہ حق حدیث ہر باکی لہر سرور اسکا کیا اصل نہیں کہہا ابن سیرین
 لیکن صحیح المعنی پر شاید اسکی یہ مراد ہو کہ ہر کس کے لئے وہ ہے حدیث
 ہر حوجہ کیلئے اجرت ہے کہہا ابن سیرین یہ صحیح المعنی ہے گویا اسکا
 سے زیادہ ہے ہر گھر کیلئے اجارہ ہے اگرچہ پہرین ہے ہو حدیث ہر زمانہ
 کیلئے ہر زمانہ ہے اور مرد میں یہ اس کی ت کہ معنی میں (اور ابن سیرین
 میں ہم کو گواہ میونسین) اور قول دنا (ابن کین بن ہر کچھ
 ہے اور کین رام اور کین عورین اور کین کرکین) اور ابن
 سعد ابی الطفیل سے موقوف دایت ہے ہر مقام کیلئے گفتگو ہے اور ہر
 کے لئے آدمی میں حدیث ہر گھر کے کیلئے ایٹھا فی الامم یعنی سلف
 کہہا ہم اور کین کے وقت حکمت ہر کس کے لئے ہو ہر شے کے حکم کے
 پاتا ہے ہر کس کے لئے ہر حدیث ہر کس کے لئے ایک ذمہ ہو علم کیلئے
 آفتیں یہ ہر کس کے لئے حدیث ہر کس کے لئے نصیب ہے بلکہ ہر کس
 جو شخص کس کرے ہر کس اور جو شخص شہر ہے وہاں ہر کس کے لئے ہر کس
 تھا کہ (حق تعالیٰ نہیں ضایع کرنا اجارہ جو کس کے لئے حدیث ہر کس کے
 ہے جو اس کے حایت کرتا ہے کہہا عبد المطلب ہر کس کے لئے ہر کس کو

مثنیٰ

لماسئلہ ان یرد مالہ فقال له ستالتی مالک ولم
تسألنی الرجوع عن قصد البیت مع انه شرف ذکر
السیوط وغیره **حدیث السائل حق وان جاء**
فوس ذکر ابن الربیع عن الامام احمد انه قال حدیثان
یدوران فی الاسواق ولا اصل لهما احدهما قوله للسائل
حق وان جاء علی فرس التائبوم غر کریم صومکر انھ
وهو غریب من بعد ما ذکر عن شیخہ السخا وحديث السائل
حق رواه احمد وابوداؤد وعن الحمید بن علی مرفوعا
وسندنا جید کما قاله العراقی وتبعه غیره وسکت علیہ
ابوداؤد ولكن قال العبد البر انہ یس بقوی انھی وقال
السیوط قال العراقی فی حدیث السائل حق وان جاء
علی فرس لا یصح هذا الکلام عن احمد فانه اخرجه
مسندنا بسند جید رجالہ ثقات قال السیوطی اخرجه
احمد فی الزهد عن سالم بن ابی الجعد قال قال العیسیٰ
مریرہ علیہ السلام ان للسائل حق وان اتاک علی
فرس مطوق بالفضة واخرج البیہاقی وانی من
ابی ہند عن انس مرفوعا ان السائل علی فرس
کفیه فقد وجبا الحق ولو یشتق غیرہ انتہی سیّد
یوم صومکر **حدیث ما خلق الله العقل** تقد
علیہ الکلام فی ان الله ما خلق من حرف لم یزده
قال الزرکشی ہذا موضع باتفاق قال السیوطی تابع
فی ذلک الزرکشی ابن تیمیہ وعد وجدلہ اصلا
صالحا فاخرج عبد الله بن احمد فی زوائد مسند
حدیثنا علی بن مسلم حدیثا سیار حدیث جعفر حدیثا
مالک بن نضر عن الحسن بن رفیع ما خلق الله العقل

جیسا کہ پہلے ہی مال کے لڑائی کیلئے سوال کیا کہ عابد اللطیف اسکو
تو یہ لڑائی مال کی گنتی اور قوی غاۃ کعب کی قصد کی لو مگر اسکا سوال نہیں کیا
بادجو کہ ہمیں یہ شرف ہے اسکو سیوطی وغیرہ نے ذکر کیا ہے حدیث سنن
کیلئے حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آئی۔ ابن ربیع فی امام احمد سے ذکر کیا ہے
کہا اور دو حدیثیں ہیں بازار و زمین پہلے میں احمد اور کما کہ اصل نہیں
اسکو مال کا حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آئی اور دو حدیثیں ہمارے ذریعہ کا دون
تہا ہمارے روئے کا دون ہے اتھو اور یہ غریب اس سے بعد اس کے اور شیخ مسند
سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے کیلئے حق ہے یہ احمد اور داؤد بن ابی ہند
اور حسین بن علی سے مرفوع ہے اور سندنا جید ہے جیسا کہ عراقی نے
کہا اور غیرہ کے اسکی تابع ہیں ابوداؤد اور سچ پہلے لیکن ابن عبد البر نے
کہا یہ قوی نہیں تھے اور کہا سیوطی کہہ لے ان فی یہ حدیث (سوالی کلمہ حق)
اگرچہ گھوڑی پر آئی امام احمد جرم ابیہ صحیح نہیں اسلئے کہ وہ سکون نہیں
سند جید جس کے رجال قوی ہیں یا یہ کہ اسکو سیوطی فی اسکو احمد نہیں ملان
ابی الجعد سے لایا ہے کہ اس سے فرمایا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سوئے
کے حق ہے اگرچہ تیرے پاس گھوڑی چاندی کے طوق واپر ہو کہ
آئی اور بخارسی تاریخ میں طریق ابن دینہ اس سے مرفوع ہے
ذکر کی گئے اگر تیری پاس سوالی گھوڑی ذریعہ ہاتھوں الی پر آئی
تو اسکا حق تیری ذریعہ ہے اگرچہ کھلی کھجور کے ہواستہ اور پیش
اگلی آگلی (ابن تہا رے روئے) حدیث جیسا کہ لڑائی عقل کو
پیدا کیا۔ بحث عمر بن عبد السلام اگرچہ کہ او کہہ نہ رکشی نے یہ بات انکار
موضوع ہے کہ اسکو سیوطی فی ذرکشی زبیر بن عبد بن تہا رے تابع ہے
سے اور میں نے اسکا کچھ اصل معلوم کیا ہے عبد بن احمد اور
میں نے لایا ہے حدیث کی ہم کو علی بن مسلم نے کہا حدیث کے حکم
سیا۔ فی کہا حدیث کی کہ جو جعفر نے کہا حدیث کی حکم مالک بن نضر
حسن اس سے مرفوع کیا ہے جیسا کہ تعالیٰ فی عقل کو پیدا کیا

قالہ اقبل فاقبل ثم قالہ ادبر فادبر قال ما خلقت خلقا احب الی منک بلغ اخذ و بك اعطط و هذا مرسل جید الاسناد وهو فی مع الطبرانی فی الاوسط موصول من خذابی ہریرۃ با سنادین ضعیفین **حدیث** لم غسلت البقی علی السلام اقصلت میاء حجاجر عینہ ای رفعت سیاہ فشربتہ فورثت علم الاولین والآخرین ذکرہ علی التوشلایصم قلت وکذا ذکرہ الشیعہ من انہ شرب من ماء اجتمع فی صرۃ علیہ السلام عند غسلہ یطل شاربہ ونحو ما نقص شواربنا اقتداء بہ هذا کلام باطل اصلا و فرعا **حدیث** لکتم حجر اجمرا ہون من قتل المسلم قال السخا و کما اوقف هذا اللفظ ولكن بمعناه ما عند الطبرانی فی الصغیر انہ روى عنہ عند رفعہ من اذی مسلما بغیر حق نکا ما ہدم بیت اللہ **محمد** لو حسن احدکم ظنہ یحجر لنفعہ اللہ بہ قال ابو یوسف انہ موضوع وقال ابن القیم ہو من کلام عباد الاصنام الذین یحسنون بالاحجار وقال ابن حجر العسقلانی لا اصل له ونحوه من بلغہ شیء عن اللہ فیہ فضیلة فعمل بہ ایمانا بہ و رجاء ثوابہ اعطاه اللہ ذلک وان لم یکن کذلک قلت وقد ذکر العزیز جماعتی من مشکۃ الکبیر من غیر ولا اسناد و رو عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بلغہ عن اللہ ثوابا فضیلة فاخذ بها ایمانا و رجاء ثوابہ اعطاه اللہ ذلک وان لم یکن کذلک انتہی و کان محملہ حرف الیم بحسب المثنیٰ لکن

کہا اسکو اکیس گے یا پھر کہا اسکو سچر ہٹ پس مجھے ہٹ گیا فلا انتہائی تھے میری کوئی زیادہ پسندیدہ مخلوق پیدا نہیں کی تیرے سبب پرکڑو نکا اور تیری سبب دو نکا۔ یہ مرسل ہے جید الاسناد ہے اور یہ معطلی اور میں ابورہوہ کے دو اسنادوں میں غیوفاج موصول روایت ذکر کے ہے **حدیث** جب میں آنحضرت کو غسل دیا تو حضرت کی انگلیوں کے کونکے پانی بلند ہوا پھر میرے اوس سے پایا تو پہلے لوگوں اور پھر پھر کونکے وارث ہوا اسکو علی فی ذکر کیا یہ۔ کہا نو دسویں صیغہ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہے جو شیعوں روایت کرتی ہیں کہ اوس نے پانی باجوا آنحضرت کے ناف میں غسل کی وقت جمع ہوا تھا پھر وہ پانی بہت دیر تک پڑا اور ہم اپنے پیروں والوں کا قصہ سبب اسکو قتل کی بیان نہیں کرتی اور یہ کلام اصلا و فرعا باطل ہے **حدیث** کہہ کا ایک ایک پتھر اگر آسان مسلمان کو قتل کرے کہیے کہا خادوشی میں مسلمان لفظوں سے واقف نہیں ہوا لیکن طبرانی صغیر میں اس سے اسکو سننے پر مرفوع روایت آئی ہے جو شخص مسلمان کو ناحق ایذا دی تو گویا اوس نے خانہ کعبہ کو گرایا **حدیث** اگر کوئی تم سے یقین اپنا تہر کے ساتھ دست کرے تو اسے نکالو اسکو اس نفع دیکھا۔ کہا ابو یوسف نے یہ موضوع ہے اور کہا ابن قیم نے یہ بتونے کی جگہ کی کلام ہے جو لوگ پتھر پتھر دس نیک کہتے ہیں اور کہا ابن حجر عسقلانی فی اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور یہ بھی اس کی مثل ہے جسکو کوئی شے فضیلت دے اسے تعالیٰ سے پہنچتی اور اسکو ساتھ ایمان اور ثواب کی امید عمل کرے تو اسے نکالو اسکو وہی دیا جو اگر وہی نہیں میں کہتا ہوں کہ کیا اسکو بن جماعت کے منک کہیں میں غیر سند ہے اور اوس نے جابر سے روایت اسے علیہ وسلم روایت کی جو کہ اسے نکالے کہ فضیلت پہنچے پھر اسکو ایمان اور ثواب کی امید پڑایا تو اسے نکالو اسکو وہی دیکھا اگرچہ یہی نہ ہوا انتہی اور اس حدیث کا اصل نہ کہ روایات میں تباہ لیکن

البحر الیمین کے کمال یحییٰ و سیدانی البیت عنہ فی
 حروف المیم علی وجہ الاستبفاء **حدیث** لو
 اغتسل اللوطی بماء البحر لم یجئ یوم القیۃ الا حیا
 الدلیلی من خد انس مرفوعاً به ورو غیر هذا
 قال السخاوی و هو کلام فی معناه **باطل حدیث**
 لو صدق السائل ما افلم من رده و من طرق
 عن عائشة و غیرها مرفوعاً قال ابن عبد البر اسأ
 لیست بالقویۃ قال ابن المدنی اصله و قال العقیل
 لا یصح فی هذا الباب شیء ذکره السخاوی و قال احمد
 لا اصل له ذکره الزمر کشی لکن و رد معناه حدیث
 یقر فی مبناه لولا ان الساکین یکذبون افلم من
 رواه الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامه به مرفوعاً
حدیث لو عاش ابراهیم لکان نبیا قال اللیث
 فی ہذیبہ هذا باطل و جازۃ علی الکلام بالغیا
 و مجازۃ و ہجوم علی عظیم و قال ابن عبد البر فی
 تمہید لا ادری ما هذا فقد ولد نوح علیہ السلام
 عزیز بنی و لولم یلد النبی الانبیاء لکان کل احد نبیا
 لانهم من ولد نوح علیہ السلام انھ و غراتہ لا
 اذ لم یکن یلزم الا کون اولادہ الصلیبۃ انبیاء لا
 ذریتہ مع ان الکلام فی الخصوص المجزیۃ لا فی المطلق
 الکلیۃ اذ لا یلزم من کون ابراهیم ولد نبیا علیہ
 السلام نبیا ان یکن ولد کل بنی نبیا و اد اخیر
 الصادق و ثبت عند النقل الموافق فلا کلام فی مبانیہ
 قد اخرج ابن ماجہ و غیرہ من خد ابن عباس قال لما
 ابراهیم ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قال ان لہ م

سختی روئے سجا کر کی کہ جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور جن میں
 اسکی بحث پہی طرح سے آئیگی حدیث اگر لوطی دریای بانی سے
 غسل کرے تو قیامت کی دن نہ آئیگا اگر حالت جنس میں اسکی
 نے انس سے مرفوع روایت کی ہے اور غیر ان لفظوں کے بھی مروی کہا
 سخاوی یہ اور جو ایک سخن میں ہوں باطل میں حدیث اگر سوائے
 اس کی تو نہ ملا صی یا جو اسکو روئے بہ طریق عائشہ وغیرہ مرفوع
 روایت کی گئی ہے کہا ابن عبد البر فی سندین اسکی قوی نہیں ہے
 ابن مدنی اسکا کچھ اصل نہیں سخاوی عقیدے سے ذکر کیا ہے کہ اس
 میں کوئی روایت صحیح نہیں ہے اور کہا احمد فی اسکا کچھ اصل نہیں ہے
 یہ زکشی نے ذکر کیا ہے لیکن اس کے معنی میں ایک حدیث جو قبیلہ
 بنائی ہے و روئے ہے اگر سکین لو کہ جو عبد بنی تو نہ ملا صی یا جو اسکو
 روئے کہ آیا طبرانی فی کبیر میں ابی امامہ مرفوع روایت ذکر کی ہے حدیث
 اگر ابرہیم زندہ تھا بنی ہوتا کہ لوط و سیدی تہذیب میں یہ حدیث ظاہر
 ہے او غیب پر دلیلی ہے اور گونہ ساز و بیتی بات پر حجوم اور کہا ابن
 عبد البر نے تمہید میں میں نہیں جانتا یہ کیا ہے اسلئے کہ نوح علیہ
 السلام غیر بنی بنی بنی اگر ایک بنی کا بیٹا بنی ہوتا تو ہر ایک شخص
 ہوتا اسلئے کہ سب نوح علیہ السلام کی اولاد ہے اتھم اور عزات
 اس کے پوشیدہ نہیں اسلئے کہ نہیں لازم آتا اس مگر اولاد صلیب
 کا بنی ہونا نہ مطلق اولاد کا باوجودیکہ کلام مخصوص جزئی میں ہے
 نہ مطلق کلی میں اسلئے کہ نہیں لازم آتا ابرہیم بنی بنی آنحضرت
 کے بنی ہونے سے یہ کہ مہربانی کا بیٹا بنی ہوا اور جب صادق
 نے نبوتی اور نقل ثابت ہو گئی تو ہر سوس میں کچھ کلام نہیں
 حالانکہ ابن ماجہ وغیرہ نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ
 جب ابرہیم بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا فوت ہوا فرمایا
 اس کے لئے دودھ دینی والے + + + + +

فی الجنة ولوعاش لکان صدیقاً نبیا ولوعاش
لاعتقت احواله من القبط وما استرق قطی لان ^{مسند}
اباشیة ابراهیم بن عثمان الواسطی هو ضعیف لکن له
طرق ثلاثه یقبی بعضها ببعض ویضرب الیه قوله تعالی
ایما کان محمداً ایا احد من بجالکرم وکن رسولاً لله وحاملاً
النبین) فانه یومئ الیه بانہ لم یعش له ولد یصل
مبلغ الرجال فان ولده من صلبه ان یکون لب قلبه ^{تقصیر}
یقال الولد سرایہ ولوعاش وبلغ اربعین وصار
لزم ان لا یکون نبیا خاتم النبیین اما قول ابن حجر
المکی وتأویله ان القصیة الشرطیة لا تستلزم وقوع
المقدم وان انکار النور وکان عبد البر لذک قلعدم
ظهور هذا التأویل وهو ظاهر فبعد جلدان لا یفهم ما
الجلیلان من هذا المقدم واما الکلام علی وقوع المقدم
والله سوا علم ثم یقرب من هذا الحدیث فی اللعن حدیث
کان بعد نبیا لکان عمر بن الخطاب قد رواه احمد للحاکم
عن عقبته بن عامر بن مرفوعاً قلت ومع هذا لو عاش
ابراهیم وصار نبیا وکن الوصار عمر نبیا لکانا من اتباعه
علیه السلام کعبد الحضر والیاس علیهم السلام فلا
ینقض قوله تعالی خاتم النبیین اذ المعنی انه لا یأتی
نبی بعد یشخص ملته ولم یکن من امتہ ویفوق حد
لوکان موسی صلیہ السلام حیالاً واسعاً الا انما
حدیث لوعلم الله فی الخصیان خیر الاخرین
اصلا بهم ذریة توحدا لله ولکنه علم ان لا خیر
فاجمع یرو عن ابن عباس رضی الله عنهما مرفوعاً
بلا سند ولا یصح عند الحدو کل ما ورویه من

جنت میں اگر زندہ رہتا تو نبی صدیق ہوتا اگر زندہ نہ ہوتا
میں اسکی تنہا کو قبط سے آزاد کرتا اور لکھو کسی قبط غلام نہ
بنانا اگر اسکی سند میں اباشیہ برہم بن عثمان واسطی سے اور وہ
ہے لیکن ایک تین طریق ہیں بعض بعض سے قوی ہوتی ہیں اور
طرف قول حدیث کا اشارت کرتا ہے (نبین محمد باب کسی نام میں لیکن
رسول خدا و خاتم النبیین) یہ اس طرح کے طرف اشارت کرتا ہے
اگر آنحضرت کیلئے ایسا لڑکا زندہ نہ ہو جہاں نبی ہو جو جوانوں کی استی کو پہنچے
کیونکہ وہ کا صلیبی سبکی مقتدا کرتا ہے کہ دل کا لڑکا ہو جیسا کہ بولے ہیں
لڑکا اینو بابا کس سے اگر زندہ رہتا اور چالیس تکس یہ سچا اور نبی
ہو تا یہ اس سے لازم نہیں آتا کہ آنحضرت خاتم نبیین نہ ہوں اور لیکن قول
ابن حجر کے کہ قصیہ شرطیہ وقوع مقدم کو لازم نہیں کرتا اور نو کمال
کے طرح اسکا انکار کرنا سبب ہم ظور اس دلیل کے جو ظاہر ہوتا ہے
کہ یہ دو نام جلیل القدر ایسا قصیہ نہ سمجھیں تاکہ کلام تو فرض تو
مقدم ہے نیز مقدم سچا نہ بہتر جائے والا یہ پیر کے حدیث کی قرینہ ہے اگر کسی
بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب کی تائید احمد اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے مرفوع
روایت کی ہے میں گشتا ہوں اگر ابرہہ زندہ رہتا اور نبی ہوتا تو
اسی طرح عمر اگر نبی ہوتا تو دونوں آنحضرت کی تابعدار ہوتی مثل
اور حضرت اور الیاس علیہم السلام کی پس حدیث قولی حدیثی
(خاتم النبیین) سنا قصص ہوئی اس کو کہ سمجھے کہ کوئی نبی
آنحضرت کی بعد نہ آئے گا جو اسکے دین کو منسوخ کرے اور اسکی جگہ
نہ ہو اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے اگر موسی علیہ السلام زندہ ہوتا
تو اسکو سوا کے بعد اگر گناہ میں نہ حدیث اگر اللہ کا خصیون
نیکے جانا تو انکی پیروی اور لا بد اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے لیکن
معلوم کر لیا اللہ کا نبین کی نہیں میں انکی نسل کو یا دو میں حدیث
مرزوم روایت بلا سند ہے اور احمد کی روایت کو بھی صحیح نہیں ہے

وقد ح باطل وما ينسب للعقلاني فهم مفتري بل
في مناقب الشافعي للبيهقي أربعة تاليعا لله لهم تواليفه
زهد حصي وفقى جندك وامانة امرأه وعبادة صبي
هو محمول على الغالب ذكره السخا وحديث لو
كسفت الغطاء ما اردت يقينا قوله عامر بن عبدالله
عبد قيس علم ما ذكره القشير في رسالته وللشواهد من كلام
علي كرم الله وجهه قد بينا معناه في محله الا بيقين
لو كان الدينار ما عبط اى طريا لكان قوت لثون
حلا الا وفي لفظ لكان نصيب المؤمن حلا لافلا
السخا ولا يعرف له اسناد وقال الرزكى لا اصل له
سكت عنه السيوطي لكن معناه صحيح لا يصير مضطرا
فكون
اكلة حلا لحدیث لو كان الارز حلا لكان حلا
قال ابن القيم في الهدى النبوی هو موضوع وتبعه
خالف هو موضوع وان كان يجوز على الاستدلال
احاديث الارز موضوعه كلها قلت قد تقدمت
رفعه سيد طعام الدنيا اللهم ثمة الارز حلا لافلا
في الطب النبوی والديلمي حديث لو كان الخضر
لوزان قال الحافظ العسقلاني لم يثبت مرفوعا وقال
الحافظ الخضر لا يعرف له اسناد وانما هو مختار
البغض الكذابين انتهى فقول الشيخ ابن عطاء في
لطائف المتن لم يتعقبه اهل الحديث حمولا على عدم
وصول كلام الاثر اليه وقد علم كل اناس مشروحه
لولا انما خلقت لافلا قال الصغاني انه موضوع كذا
الخلاصة لكن معناه صحيح فقد رواه الديلمي عن ابن عباس
رضي الله عنهما مرفوعا الثاني جبريل فقال يا محمد لو ان

يا محمد كاذر باطل ہے اور جو عقلائی کی طرف انکی باب میں منسوب
ہے افرور ہے بلکہ سبکی کی مناقب شافعی میں سچا چارہ میں اسکا ذکر ہوا نہیں
کرنا زائد حصی اور متقی لشکر والا اور امانت عورت کی اور عبادت صبر کے
کی یہ غالب پر محمول ہے اسکو سخاوتی ذکر کیا حدیث اگر پر کھولا
جائی تو میرے یقین زیادہ نہیں ہوتا۔ قشیری نے اپنی رسالہ میں ذکر کیا
کہ یہ قول عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس کا ہے اور شہرہ یہ کہ یہ قول
علی کرم اللہ وجہہ کا ہے جس نے اس کے معنی اس کے محل میں بیان کیے ہیں
حدیث اگر دنیا تازہ خون ہو تو بھی قوت موسیٰ کا حلال ہوتا اور
ایک روایت میں ہے نصیب موسیٰ کا حلال ہوتا کہا سخاوتی اسکی سند
معلوم نہیں ہے اور کہا زکشی نے اسکا کچھ اصل نہیں اور سیوطی اس
چپے ہا لیکن معنی اسکی صحیح میں ملے کہ ہوت موسیٰ مضطر ہوگا
یہ کہنا نا اوسکا حلال ہو جائیگا حدیث اگر چاہوں رو ہو تو از
دل ہوتا۔ کہا ابن قیم نے الہدیٰ النبوی میں یہ موضوع ہے اور عقلائی نے
اسکو تابع ہو کر کہا ہے کہ یہ موضوع ہے اگرچہ زائد نہیں جاری اور حدیثین جابوں کے
سبب موضوع ہیں میں کہتا ہوں کہ علی سے مرفوع روایت گذر چکے
مرفوع طعام دنیا کا گوشت ہے بعد اوسکی جاول اسکو دیلمی اور ابونعیم طب
بنوئی لا یا ہر حدیث اگر خضر زندہ ہوتا تو میری زیارت کرتا۔
کہا حافظ عقلائی فی یہ مرفوع ثابت نہیں ہو کر کہا حافظ خضر
اسکی سند معلوم نہیں ہے۔ بعض کہ ابونکاح اختلاف ہے وقتے قبل
شیخ ابن عطاء کا اطراف المتن میں کہ کسی اہل حدیث فی اسکا عجا
بہنیں کیا محمول ہے اسپر کہ اسکو ناموس کی کلام نہیں پہنچے اور
ہر ایک آدمی یا نامشرب جانتا ہے حدیث اگر تو نہ ہوتا تو
میں آسانوں کو پیدا کرتا کہا صغانی نے یہ موضوع ہے سب پر
خلاصہ میں ہے لیکن معنی اسکی صحیح میں اسکی کہ دیلمی نے جاب سے مرفوع
روایت کی کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد اگر تو نہ ہوتا

ما خلقت الجنة ولولاك ما خلقت النار وفي رواية

ابن عساکر لولاك ما خلقت الدنيا **حدیث**

لو منع عن فت البعر لفتوه وقالوا ما نهينا عنه الا

وفيه شئ ذكره في الاحياء وقال العراقي لم اجده قلت

يوخذ معناه من قوله تعالى (ولا تقربوا هذه الشجرة) و

الشیطان (ما نهىكم عن هذه الشجرة الا ان تكونوا ملكين

من الخالدين) **حدیث** لو وزن خوف المؤمن بجا

لا عدل الا اصله في الرفع وانما يوزن عن بعض السلف

كذا في المقاصد قال الزركشي لا اصل لكن قال السيوطي

عبد الله بن احمد في زوائد الزهد عن ثابت البناني قال

بلغفظا ناسوا وعحقق معناه في باب الخوف والرجاء

شرح عین العلم **حدیث** لو علم الناس ما في الجنة

استروها ولو بوزنها ذهباً رواه الطبرانی في الكبير

سلمة بن سليمان الجبائي بسند الى معاذ بن جبل

والجباز كذا في كره السخا وقال الزركشي رواه ابن

عبد من خذ معاذ بن جبل هو ضعيف قال السيوطي

بل هو موضوع **حدیث** اللواء يحمله على يوم القيمة

قال الانطاكي في حاشية الشفاء ذكره ابن الجوزي في

حدیث ليس لفاسق غيبة وقال السيوطي بعد

ايراد حد في معناه وبالمجلد فقد قال العقيلي انه ليس

الحدیث اصل وقال القلا شمل نه سكر انتهى

قال النووي وحسنه الهروي وليس كذلك فقد مر جم

من محقق الحفاظ بانه منكر موضوع لا اصل له قلت الحد

رواه الطبرانی وغيره من قد معونه من جیدة مرفوعة

لكنه سند ضعيف وهذا معناه في الجاهل انه غير صحيح

نوحيت نبيد ايا جاتا اور اگر تو نہ ہوتا تو آگ نہ پیدا ہوتی اور روایت

ابن عساکر میں اگر تو نہ ہوتا تو نہ پیدا کرتا میں دنیا کو **حدیث**

اگر آدمی دانت کی گوبر پہاڑ سے کسی سنگ کو مارتے تو البتہ اس کو پھاڑ

اور کہتی ہم نہیں منہ کسی گوبر گڑا میں کہ اس میں کچھ سوکا۔ ایسا میں نے

ہے اور کہا عراقی نے میں کو نہیں پایا میں کہتا ہوں کہ سے آیت

سے معلوم ہے میں (اور تم نہ دیکھو جو اس رخت) اور قول شیطان

(تم نہیں منہ کو گئے اس رخت سے مگر اسلے کہ) (شاید) تم شے

بیشہ رہی والوں سے **حدیث** اگر مومن کا خوف او کی مید ورن کا

تو دو نور برہون۔ اس کا مرفوع میں کچھ اصل نہیں لیکن بعض سلف

ایسا ہی مقاصد میں کہا زکشی نے اس کا کچھ اصل نہیں لیکن کہا سیوطی نے

عبد بن محمد نے زوائد میں ثبت کیا اس طرح روایت ہے تو دو نور برہون

اور اس کو کچھ تحقیق شرح عین العلم کی باب الخوف والرجاء میں **حدیث**

اگر جانی آدمی جو عیادت تو نہ کرے اس کو اگر چہ اس کے وزن پہون دینا چاہا۔

یہ طبرانی کیس میں طریق سلم بن سلمان الجبائی کی ہے مگر مرفوع میں

کہ ہے اور سخاوت ذکر کیا کہ جانی کذاب، اور کہا زکشی نے یا بن عبد

نے معاذ بن جبل سے روایت ہے اور ضعیف ہے اور کہا سیوطی کی مگر یہ موضوع

حدیث جند قیامت کے دن علی ادا ہوا گا۔ کہا انطاکی نے جند

شفاء میں اس کو ابن جوزی نے مرفوعات میں ذکر کیا ہے **حدیث**

فاست کی غیبت نہیں۔ کہا بخاری نے بعد لانی یہ حدیث کی جو

اسکی سنہ میں ہر الحاصل کہ کہا عقيلي نے اس حدیث کی اور کچھ

اصل نہیں اور کہا قلانی نے یہ منکر ہے اور کہا سیوطی نے اگر

گوہر وی نے حسن کہا ہے حالانکہ اس طرح نہیں اسلے کہ بہت

محققین حفاظی تصریح کی ہے کہ یہ منکر موضوع ہے کچھ اصل نہیں

میں کہتا ہوں اس کو طبرانی وغیرہ میں معاذ بن عبد سے مرفوع روایت ہے

لیکن سند اس کے ضعیف ہے اور یہ منہ میں ذیل حاکم کی کہ یہ غیر صحیح ہے

ولامعتمد واخرج اليه في السنن وفي الشعب ايضا
عن ابن رافع عن ابي جلاب الجاه فلا عينية له
قال السهيلي انه ليس بقوي قال القدري اسناد ضعيف
انتهى فيحصل انه غير موضوع بل ضعيف لذاته او
لغيره بناء على تعدد طرق **حديث** ليس للمؤمن
راحت دون لقاء ربه رواه محمد بن نصير في قيام
الليل عن موهبت بنده من قوله وفي المرفوع انما
الستر من غفله ذكره الشيخ **وحدیث** له
مع الله وقت لا يسع فيه ملك مقرب لا نبی مرسل
الصوفية كثير اوهو في رسالة القشيري لكن بلفظ
الى وقت لا يسع فيه غير من قلت ويؤخذ منه انه
اراد بالملك المقرب جبريل وبالنبي المرسل **الجليل**
وفيه مائة الى مقام الاستغراق باللقاء المعبر عنه
بالسكر والحرق والنفاء **(حرف الميم حدیث)**
ما اخاف على امي فتنة اخوف عليها من النساء
والخمر يصل السخاوى في نهيكه عليه السلام بالابن الرابع
لفظه فلم اجده مسندا واما شواهد فكتيبة جدا
نعم عند الدلائل بلا سند على دفعه ما اخاف على
فتنة اخوف عليها من النساء **والخمر حدیث**
ما اعلم ما خلف جداري هذا قال العقدة الاصل
حديث ما افهم سميت من كلام الشافعي وقال
الامام محمد بن الحسن ذلك لانه لا يخلو العاقل من ان
يهتم لآخرته اولد بيناه والشحم لا يعقد مع اللحم واذا
خلط منها صار في جدارها ثم وانشد الشيعي سيف الدين
الباخرزي البشار ويقولون اجسام الجحيم نضوة

اور مستمدين اور سبقتي نے سنن میں اور شعب میں بحر السنن سے نقل
روایت کی ہے جو شخص ڈالی جاوے جاکر اس کو سبقت نہیں کہا سبقت
نے یہ قوی نہیں کہا اس کے اسناد میں ایک ضعیف ہے انتہی پر
معلوم ہوا کہ یہ موضوع نہیں بلکہ ضعیف لذاتہ یا حسن بغیر ہر اس کے
کہ اس کے بہت طریق ہیں **حدیث** مومن کے لئے سوا ملاقات رکے
اور کوئی نعمت ایسی نہیں ہے۔ اسکو محمد بن نصر نے قیام الیل میں
بن مہدی سے روایت کی ہے اور مرفوع روایت میں اس کے نہیں ہے
وہ شخص ہے جسکو بخشش ہوگی یہ بخاوستی ذکر کیا ہے **حدیث** تیر
لئے امتحالی کی ساتھ ایک ایسا وقت ہے کہ اوس میں کوئی فرشتہ گناہگار
نہیں کہتا اور کوئی غیر مسلح سکونت موقوف ذکر کرتی ہیں اور یہاں
قشیری میں ہے لیکن ان لفظوں سے میرے لئے ایک وقت ہے جس میں گناہگار
اس میں سوا میرے کسی میں کہتا ہوں کہ یہ معلوم تھا کہ ہر ایک سبقت
جبریل ہے اور نبی اس سے اپنا نفس اس میں اشارت ہے مقام استغراق کے
طرف جسکی تکیہ گو ہے سکوا و عواذنا **حرف میم۔ حدیث**
میں اپنی بہت پر کوئی فتنة عورتوں اور شرک بگفتہ سے زیادہ خوفناک نہیں
تھاوتی اس کے لئے سعیدی چوڑی ہے اور ابو سہیل کہلا مینے کہا کہ
بسیع فی لیکن لفظ اس کے مینے سن نہیں پایا ان شاعر کے بہت ہیں
اور میں میں بلا سند علی سے مرفوع روایت ہے میں اپنی است پر کوئی فتنة عورتوں
اور شرک بگفتہ سے زیادہ خوفناک نہیں جانتا **حدیث** میں نہیں جانتا
میرے سر پر ہوا کی پیچھے ہے۔ کہا عقلمانی نے سکا کی اصل نہیں **حدیث**
نہ فلاسی باپی موتی نے۔ یہ کلام شافعی کے ہے کہا امام محمد بن حسن
یہ اس کے کا عقل نہ شخص ہے جو دنیا آخرت کی غم سے خالی نہ ہو
اور چربی غم کی موتی نہیں چڑھتے جہاں نہ وہ سے خالی ہو بہر
چار یا یوں کہے کہ کو پیو گیا اور لوگوں نے شیخ سیف الدین الباخری
البحار کیلئے یہ شعر بھی کہتے ہیں دوستوں کے جسم لاغر ہوتی ہیں

من کلام ذی النون الصریحی معناه ما تبعد
 مصیر عن حبیب **حدیث** ما بکیت میں
 الالبکیت علیہ ہومن کلام ابن عباس معناه **حد**
 ما تزلہ القاتل علی المقتول من ذنب قال بن کثیری
 تاریخنا لا یعرف لہ اصل ہذا اللفظ ومعنا
 کہا اخرج ابن جاعن ابن عمر مرفوعا بالفظ ان السیف
 لمحاذ الخطایا والسیف فی خد مرفوع القتی ثلاثہ
 فذکرہ اللہ قال فی الرجل المؤمن المقتول علی
 نفسه المقتول فی الجہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ السیف
 لمحاذ الخطایا وفی المنافق المقتول فی الجہاد ان
 لا یفحو النفاق وقال السیوطی **حدیث** السیف لمحاذ
 الخطایا اخرجہ احمد وابن حبان **حدیث** عتبہ
 حبید اخرجہ الدیلمی ابو نعیم عن عائشہ قتل
 لا یر علی ذنب الامحاء واخرجہ سعید بن منصور
 من مرسل عمرو بن شعیب قتل صبرا کان کفرا
 لخطایاہ واخرجہ البیہقی فی الشعب عن الاوزاعی
 من قتل مظلوما کفر اللہ عنہ کل ذنب قال وذلک فی
 القرآن (انی اشد ان تبوا لانی) امکن انتی فی
 استنباطہ بالقرآن بحث ظاہر العیان **حد**
 ما نفاظم علی احد مرتین ہومن کلام غیر واحد
 السلف ففی المجاہدۃ للذینور عن الاممعی قال
 اعز ما تاتہ علی احد مرتین قیل کیف ذاک قال انہ
 اذا تاتہ علی حرمہ لعدا الیہ قلت ومما یؤید معناه
حد لا یبلغ المؤمن من حرمہ مرتین وعن الاصمعی
 قال قالی رجل ما رأیت ذاک یوقظ الاخوان

یہ کلام ذی النون صریح کی ہے اور یہ اسکی معنی میں ہی نہیں ہو کر ہی
 اسے دوست **حدیث** نہیں دلا یا تو فی زمانہ کسی کو گر تو اگر
 پر روا یا گیا ہے۔ یہ کلام ابن عباس کے ہے معنی میں **حدیث**
 نہیں چھوڑا قاتل نے مقتول پر کوئی گناہ۔ کہا ابن کثیری تاریخ
 میں ان لفظوں سے کہا کہ اصل معلوم نہیں اور معنی اسکی صحیح
 جیسا کہ ابن جاعن ابن ابن عمر سے ان لفظوں سے مرفوع روایت ہے کہ تلوار
 دو درگزیوالی ہے گناہوں کو اور یہ بھی من مرفوع روایت ہے مقتول تین
 مرتبہ پر اوکو ذکر کیا تاکہ مردہ تکلف اگر اللہ تعالیٰ کدہ استغفر میں شہید
 تو تلوار اوکے گناہ مٹا دیتی ہے۔ اگر منافق جہاد میں مارا جاوی تو
 تلوار نفل کو نہیں مٹاتی اور کہا سیوطی نے اس مذکور تلوار
 گناہوں کو مٹاتی ہے احمد اور ابن جاعن نے عقبین عمید
 ذکر کیا ہے اور دیلمی اور ابو نعیم فی عائشہ سے جو قید کر کے
 قتل کیا گیا ہو وہ کسی گناہ پر نہیں لکھا کر اوکو مٹا دیتا ہے ابو نعیم
 بن سفوی عروین شعیب مرسل روایت کی ہے جو شخص قید کر
 قتل کیا گیا ہو تو وہ قتل او سکے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور
 بیہقی نے شعب میں او ذاعی سے ذکر کیا ہے جو شخص ظلم سے قتل کیا
 جاوی تو اللہ تعالیٰ او سکے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہو کہا یہ قرآن میں
 (میں بارہ کرتا ہوں کہ تو اپنی گناہ اور میری گناہ اوٹھائی) انتہی اور اسکے
 مستحق است دلیل کر نے میں بحث ظاہر ہے **حدیث** نہیں کہے
 کی کہنے مجھ پر دفعہ۔ یہ پہلے لوگوں کے کلام ہے اور مجالست میں
 میں ہے کہا او سے کہا اعرابے فی نہیں تکبری کی مجھ پر کی ہے
 کہا لوگوں نے کس طرح کہا جب کسی ایک مرتبہ تکبری کی تو یہ میں نے
 طرف نہیں لیا میں کہتا ہوں یہ خدا کا تقرب کرتی ہے میں ایک
 سراخ سرد و مرتبہ نہیں کیا تا او اسے کہہ اوسکے کہا ایک سرد و مرتبہ
 میں نے کوئی حکم نہیں دیکھا اگر اوس کی مرض عین نفس میں اسکی

فی یریدانی انکبر علیہ **حدیث** ما خلا جسد
 من حسد قال السخاوی لم اقف علیہ بل فلفظہ وقد
 ورد معناه فی نزہۃ الحفاظ لا فی متن المدبسنہ
 عن انس مرفوعاً فی حدیث طویل کلّی آدم حسو
 وسندہ ضعیف **حدیث** ما خلا قصیر
 حکمہ ولا طویل من حماۃ قال السخاوی لم اقف علیہ
 لکن ورد عن عائشہ مرفوعاً جعل الخبز کلہ فی
 الرجز یعنی المعتل الذی لیس بالطویل ولا بالقصیر
 لا بالطویل البایں ولا بالقصیر المتردد بان یكون میلہ
 الی الطول کما صرح فی شمائلہ علیہ السلام وعن الحسن
 بن علی رفعہ ان اللہ جعل الهوج فی الطول و
 یفتخب الحق وهو بالصم فلة العقل **حدیث**
 ما رفع احد احداً فوق قدرہ الا اضع عند من قدر
 بارید لیس فی الرفع لکن جامعہ فی مناقبات انبی
 الیہی ما اکرم احد فوق مقدارہ الا اضع من قدرہ
 عند مقدار ما اکرمہ **حدیث** ما ذاب الخبث
 بمحابین اخرجہ الدیلمی بلا سند عن الحسن مرفوعاً
 واخرجہ الیہی فی الشعب من قول ذی النون مرفوعاً
 بمعناہ **حدیث** ما عاقبت من عصی اللہ فیک
 بمثل ان یطیع اللہ فیہ بیض لہ السخاوی ولم یشکک علیہ
حدیث ما عند اللہ بشئ اعظم جبر القلوب
 قال السخاوی لا اعرفہ فی الرفع **حدیث**
 ما عرل من ولی ولادہ قال شیخنا لا اصل لہ قلت بل
 موضوع فی مبناہ وباطل فی معناہ **حدیث**
 ما عزت النینۃ فی الحدیث الا شرفہ قال الخطیب

یسنہ میں اوسپر گبر کا ہمن حدیث کو بھی بدن حکمہ عالی نہیں
 کہا سخاوی نے میں اسپر ان لفظوں سے واقف نہیں ہوا اور بعض اس
 کے ابی شک سے نزہۃ الحفاظ میں انس سے مرفوع روایت میں ہمن ہر
 بنی آدم حسد کرنا لایا ہے اور سند اسکی ضعیف ہے **حدیث**
 نہیں خالی چھوٹا حکمت کے اور لبا حماقت سے کہا سخاوی نے
 میں اسپر واقف نہیں ہوا لیکن عائشہ سے اس طرح مرفوع
 روایت ہر تمام نیکی و بیزاری قد میں رکھی گئی ہے یعنی معتد
 میں جو نہ لبا ہوا اور نہ چھوٹا ہوا یعنی نہ بیت لبا اور نہ بیت چھوٹا
 جیسے کہ آنحضرت کی شامل تھے اور حسن بن علی سے مرفوع
 روایت ہر تحقیق اللہ تعالیٰ نے بے وفائی سے آدمی میں کہی
 ہے اور ہوج بفتح تین حق کو کہتے ہمن اور محمد سی قلت عقل
 کو **حدیث** کسی نے کسی کو اس کے قدر سے بلند نہیں کیا
 مگر اسکو بلند کیا تا جی آپ اس کے نزدیک (بلکہ زیادہ) اہست ہوا
 ہر مرفوع نہیں لیکن مثل کے بقی کے مناقبات میں ہے
 یعنی کسی کو اسکو قدر سے زیادہ اکرام نہیں کیا مگر جو ہر مجتہد تھا بعد
 اسکو کہنے اسکا اکرام یا اہست ہوا **حدیث** دوستی
 مجلس تنگ نہیں ہوتی و ایسی ہے حسن مرفوع روایت با سند
 ذکر کی جو اور یحییٰ نے شعب میں ذی النون مرفوع کا قول کے منہ
 میں نقل کیا ہے **حدیث** نہیں مذاب کرتا میں اس شخص کو جو
 کے بغیر انی کرے پیج تیری اور قد اطاعت کرے کہ امین اکیلے ہو
 نے سفید چھوڑی اور سپر کہ کلام میں کہ **حدیث** اللہ کی نزہت کو
 شے دلو کر شک کے باطنی سے بہت کچھ نہیں کہا سخاوی نے اسکو مرفوع
 نہیں جانا **حدیث** نہیں ہر منزل ہوا ہر شخص کا بیٹا ملی ہوا کہا ہے
 شیخ فی اسکا کہ اصل نہیں میں کہا ہمن کہنا اسکو موضوع ہر مرفوع اسکا
 باطل ہمن **حدیث** نہیں اسکی کسی نیت میں گناہ اسکو بلند کیا گیا

یہ مرفوعہ مرفوعاً و انا هو قول ابن ہارون **حدیث**
 ما عزیبئی الا وہا و هو معنی الحسن الصمیم عن
 انس حق علی اللہ ان لا یرفع شی من الدین الا وصدق
 الخرجہ **حدیث** ما فضلکم ابو بکر بفض
 صومہ لاصلوٰۃ وکن بشئ وقر فی قلبہ ای سکن و
 واستقر واستقر من ذکر الرب ہو فی الاحیاء وقال
 العراقی لم اجده مرفوعاً و هو عندا الحکیمہ الترمذی
 فی النوادر من قولہ بکر بن عبد اللہ الترمذی **حدیث**
 ما کثر اذان بلدة الا قل یردھا الخرجہ الدبلی لاسند
 عن علی و فی اللآئی **حدیث** ما من مدینة یکثر اذانہ
 الا قل یردھا مرفوع **حدیث** ما کل مرفوعہ تسلیم
 الجرحۃ **حدیث** ما امتلات دار من الدنیا
 حجرة الا امتلأت منها عبرة قال العراقی رواہ
 البیہقی عن عکرمۃ بن عمار عن یحیی بن کثیر
 مرسلاً و الخبر بفتح الحاء المہملۃ و سکون الهمزة
 السرور و منه قوله تعالی (فہم فی روضۃ عجیرۃ)
 ای یسرون و العبرۃ الدمع السائل **حدیث**
 ما من لیلۃ الا ینادی مناد یا اهل القبور من تغبطون
 فیقولون اهل المساجد لم یوجد له اصل
حدیث ما من جماعۃ اجتمعت الا و فیہم لی
 اللہ لا ھم یدون بہ ولا ھو یدکر بنفسہ لا اصل لہ
 کلام باطل فان الجماعۃ قد ینکون فجاءوا یعونون
 الکفر و الفجور کذا ذکرہ بعضهم و لو صحت سندہ
 التاویل واسع عندہم **حدیث** ما من نبی
 نبی الا جلد الاربعین قال ابن الجوزی انہ مرفوع

یہ مرفوعہ محفوظ نہیں لیکن یہ قول ابن ہارون کہ ہے **حدیث**
 نہیں عزت پای کسی شے کی گروہ پست ہو کر صحیح حدیث کی سحر
 میں جو بخاری نے اس سے روایت کی ہے حق ہے اللہ تعالیٰ پر
 کہ خوشی دنیا میں بندہ ہو ہی اسکو بیت لگا **حدیث** تپلہ لو کر زکو
 اور نماز میں فضیلت نہیں کیا لیکن اس سے جو اس کے اولین ثابت ہو
 ہے۔ یہ وہ ساکن ہوا اور ثابت ہوا اور تپلہ اور اس کے زکوہ اور اللہ تعالیٰ کے
 یاد ہے۔ یہ لیا میں ہے اور کہا عراقی نے میں اسکو مرفوع نہیں پایا اور حکیم
 ترمذی نے اور میں کہتا ہوں کہ یہ قول بکر بن عبد اللہ ترمذی کا ہے **حدیث**
 کسی شہر کی اذان زیادہ نہیں ہو کر اسکی سرگرم ہو کر۔ اسکو دینی
 بلا سند علی سے نقل کیا ہے اور لالی میں جس شہر کے اذان زیادہ ہو
 اسکی سرگرمی کم ہوگی مرفوع ہے **حدیث** ہر تہہ ہلکا سلاست
 نہیں ہتی۔ یہ حدیث نہیں **حدیث** کوئی گھر دنیا میں خوشی
 سے پر نہیں ہو اگر وہ کچھ نہ ہو گیا کہ عراقی نے اسکو ابن مبارک
 عکرمہ بن عمار سے اسکی یحیی بن کثیر سے مرسلاً و ایک کچھ اور جبرہ
 بفتح حاء و سکون باکے معنی خوشی کے ہیں اور اسی سے قول **حدیث**
 کا ہے (پس وہ باغ میں خوشی کئی ہیں) اور عبرہ کی معنی انس
 جاری کر سنے کے ہیں **حدیث** کوئی رات نہیں مگر اکر
 میں آوازہ کر نیوالا آوازہ کرتا ہے اسی صاحبان قبر تم کس کا کہتے
 ہو کہ تم میں مسجد والوں کا الم اس کا اصل نہیں پایا گیا
حدیث کوئی ایسی جماعت جمع نہیں ہوتی جس میں لی اند کا نہ ہو نہ
 اسکو لوگ جانتے ہیں اور نہ خود جانتا ہے اسکا کچھ اصل نہیں ہے
 کلام باطل ہے اسلئے کہ جماعت کہیں فی مسنون ہے جسے سچے اور کفر یا
 الہ پر مرنے میں ایسا ہی بعضین ذکر کیا ہے اگر اس کی سند
 صحیح ہو جائی تو بائبل کا اوکھ نزدیک شدہ ہے **حدیث** کوئی کر
 نبی نہیں ہوا اگر بعد چالیس سال کے کہا ابن جوزی نے یہ مرفوع ہے

ذکرہ الزرکشی وسکت عنه السیوطی ویعارضہ
 بض قولہ تعافی یحیی (واقیناہ الحکم صیبا) وفي
 یوسف (واوحینا الیہ لتنبئہم باہرہم هذا)
 الایۃ ولویثیحمل علی الغالب **حدیث**
 ما النار فی الییس باسرع من العنبۃ فحسنات
 العباد ذکرہ فی الاحیاء وقال العراقی لہ اجد لصلی
 والییس ففتحتین وبضم فسكون الیابس المراد بہ
 الخطب الیابس فحزہ **حدیث** ما وسعی ارضہ
 ولا سمائی ولكن وسعی قلب عبد المؤمن فی الاحیاء وقال
 لہ ارلہ اصلا وقال ابن تیمیہ ہومذکور فی الاستیعاب
 ولیس لہ اسناد معروف عن النبی علیہ السلام فی الذکر
 وهو کما قال ومعناه وسع قلبہ لا یمان فی صحیحہ ولا
 فالقول بالحلول کفر وقال الزرکشی وضعہ اللامع
 وقال السیوطی اخرجاہ فی الزہد عن وہب بن
 ان اللہ فہم السموات الخزفیل حتی نظر الی العرش
 فقال الخزفیل سبحانک ما اعظم شانک بارئ فقال
 اللہ ان السموات والارض ضعفت عن ان تسبح
 وسعی قلب عبد المؤمن الوارع اللین اتقی ذیہ
 الی معنی قولہ تعالی (انا عرضنا الامانۃ علی السموات
 الارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملها
 الانسان **حدیث** مت مسلما ولا یقال قال السیوطی
 لا عملہ بهذا اللفظ قلت معناه صحیحہ لفقولہ تعالی
 (ولا تموتن الا وانتم مسلمون) **حدیث** البجرة
 باب لہ اذ ذکرہ فی النہایۃ من غیر عز و **حد**
 المحبۃ مکبۃ لہا ہو معنی حد حبک الشیعی عیسی

اسکو زکشی فی ذکر کیا ہے اور سیوطی اس سے چپ ہا میں کہتا ہوں
 یہ آیت جو علیہ السلام کی حق میں ہے اسکی معارضہ ہے (اور یہی وہی
 لو کہیں میں حکم فرما) اور یوسف علیہ السلام کی صحبت کے (اور اسکی طرف
 سے دیکھی کہ تو انکو اس امر کی خبر دے گا) اگر ثابت ہوگا تو غالب قبول
 ہوگی **حدیث** نہیں آگ لکڑی بن جلید کر نیوالی غیبت جو بنی
 کے نیکیوں میں جلید کرتی ہے یہ احیاء میں مذکور ہے اور کہا عراقی نے
 اسکا اصل نہیں پایا اور میں بغیر ہول وسكون ثانی مراد اس
 لکڑی سے بلکہ اسکی مثل ہو **حدیث** زمین اور آسمان گنجائش نہیں کہتا
 لیکن ہوسن آدمی کا دل سیر گنجائش کہتا ہے۔ احیاء میں اور عراقی نے
 میں اسکا اصل نہیں دیکھا اور کہا ابن تیمیہ یہ لکڑیوں میں مذکور ہے اور انھیں
 سے اسکی کوئی اسناد نہیں ہے اور ذیل میں ہے جیسا اوپر لکھا اور
 سے اسکی یہ بین آدمی کا دل ایمان اور سیر محبت پر ہوتا ہے۔ ورنہ
 قابل حمل کا ہونا کفر ہے۔ اور کہا زکشی فی اسکو لامع وضع
 آیا ہے اور کہا سیوطی احمد زہد میں وہب بن منبہ سے روایت کی
 انہ تعالیٰ نے خزفیل کے لہر آسمان کہو لہر تاکہ لوں سے عرش کے طرف نظر
 کے پر کہا خزفیل نے تو پاک ہو رہا ہوں شان تیرا اور سیر فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے آسمان اور زمین میری گنجائش سے ضعیف ہیں اور ہوسن متقی آدمی
 کا دل سیر کو کافی ہوتا ہے انتہی اور سمین س آیت کی طرف اشارہ
 ہے (ہم نے امانت کو آسمان اور زمین کے پیش کیا اور انھوں نے اسکو اچھا
 سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان اسکو اٹھایا) **حدیث**
 تو سلمان ہو کر اور پرواہ نہ کر۔ کہا سخاوتی میں اسکو ان لفظوں سے
 نہیں جانتا۔ میں کہتا ہوں ہمز اس آیت کی بموجب صحیح ہیں
 (اور نہ مروت مگر اس حالت میں کہ تم سلمان ہو) **حدیث** مجرہ رز
 آسمان کا ہے۔ نہا یہ میں ہاں نہ مذکور ہے **حدیث** محبت و اگر
 کرانیوالی ہے یہ اس کی شکل سے نہیں محبت تیری کشتی سے لگاؤ اور

حدیث حجة الایاء صلوة فی الایاء قال
 السخاوی کما رفق علیہ بهذا اللفظ **حدیث** الحشر
 مرزوق بیض له السخاوی ولم ینکلم علی طلت لانه کلمه
 اخوانه رفع شانہ اذا کان شاکراً لا نغمه لقوله تعالی
 (لئن شکرتم لا زید نکم) **حدیث** مداد العله
 افضل من دماء الشهداء قال الخطیب معنوع ذکره
 الزرکشی وقال هو من کلام الحسن البصره وروی
 بلفظ وزن حبر العلماء بدم الشهداء فوجه علیهم
 قال السخاوی رواه ابن عبد البر من خدابی الدواد
 مرفوعاً بلفظ یوزن **حدیث** مداد العلماء بدم الشهداء
 وللخطیب تارخیخه من خد نافع عن ابن عمر دفعه
 حبر العلماء بدم الشهداء فوجه علیهم وفی سند
 محمد بن جعفر انهم بالوضع قلت ومعناه صحیح لان
 نفع دم الشہید قاصرو نفع قلم العالم متعدد
حدیث المرء بعد لا بابیه ولا یجد هو یمنع
 خد من بطابه عمله لم یسرع به نسبه ویکن ان
 ویقال ولا یجد ولا یکن وقد ضبط خد لا ینفع ذا
 الجبد منك الجبد بفتح الجیم فی روایة بکسر ها
حدیث المرء علی دین خلیله فلینظر عن خیال رواه
 البرمذ وحسنه وغیرهم من خدابی هریر به مرفوعاً
 قال الزرکشی فخطأ ابن الجوزی فأورد فی الموضع
حدیث الرضیز لجملة واحدة والبریز لقلبه
 قلیلاً قال السخاوی رواه الحاکمی فی تارخیخه والخطیب
 المتفق والدلیلی من طریق الحارث بن عبد الله الصغیر
 بسند عن عائشة به مرفوعاً وهو باطل فالصغیر

حدیث بابون کی محبت میٹون میں وصل کرنا ہو گا سنا ہو میں ہے
 ان لفظون واقف نہیں ہوا **حدیث** محرو زرق ویا با تاہم سنا
 نے اسکیے سفیدی چھڑی ہو اور اسکی کلام نہیں کے میں کہتا ہوں یہ
 ہے کہ جیسا دیکھو جیسا ہی اسکا حسد کرتی ہیں تو اسکا شان بلند ہو جائی
 اگر وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کرے (اگر تم شکر کرو گی تو تمکو زیادہ دینی ملی
حدیث عالم کو دو کتے سیاہ شہید کو خون کا فضل ہے۔ کہا خطیب نے
 مرفوعاً ہے اسکو زکشی نے ذکر کیا ہے اور کہا کہ کلام حسن ہے مگر اسکی الفاظ
 مرفوعہ روایت ہے عالم کو کیا سیاہ شہید کو خون کا کس قدر قابل مدن کی گویا پانی کی
 ترجیح پانچواں کہنا ہے اسکو ابن عبد البر فی ابی الدرداء ان لفظون روایت
 ہے قیامت کی دن عالم کو کیا شہید کو خون کا مقابلہ میں زمین کا جبار
 اور تارخہ خطیب میں نغمہ ابن عمر سے مرفوعہ اور تارخہ عالم کو کیا شہید
 کے خون کا مقابلہ کی گئی ہیں اسکی ترجیح پانی اور اسکی سند میں محمد
 بن جعفر ہے جسکو وضع کی نعمت لگا دی گئی ہے میں کہتا ہوں اسکی
 میں اسکو شہید کو خون کا نفع کم ہے اور عالم کی قلم کا نفع متعدد ہے
حدیث آدمی اپنے کلمہ میں اس حدیث کی معنی میں جس شخص کے گل
 اوسے دو ہیں نسب و سکر اسے ساتھ علیک نہیں کرتی اور ممکن ہے کہ اسے
 اس طرح معنی کر جائیں اپنی کوشش اور سختی سے اور یہ ضبط کی گئی ہے
 نہیں کہ یہ صاحب کوشش کو عذاب تیرے کوشش اور جہنم میں دوزخ سے
 مرفوع **حدیث** آدمی اپنے دوست کے دین سے اپنے کلمہ کو دیکھ کر کہتا ہے
 اسکو ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ فی ابی ہریرہ مرفوعہ روایت کیا ہے ورنہ
 نے اسکو حسن کہا ہے کہ زکشی نے ابن جوزی خط کیا ہے کہ اسکو مرفوعاً
 میں درج کیا ہے **حدیث** مرض یکد فہ نازل ہو تو اسکی وصفت ہے
 ہر شے نازل ہوتی ہے کہنا سنا ہے اسکو مالک فی تارخہ میں وخطیب شتر
 میں اور دلیلی کے طریق حارث بن عبد الله صفانی سے عائشہ
 مرفوعہ روایت کیا ہے اور باطل ہے اس لیے کہ صفانی

مداد العلماء افضل من دماء الشهداء
 ۱۱۹

اتھم بالضع وقد قال الخطيب عقب ابراهيم انه
 اخطا في خطاء خطيما وافي امر اشيعا ولا يثبت عن
 النبي عليه السلام بوجه من الوجوه ولا عن احد الصحابة
 وانما هو قول عروة بن الزبير وقال السيوطي رواه الدارقطني
 الحاكم في التاريخ من طريق عبد الله بن الحارث عن ابيه
 مرفوعا انتهى وكلامه يفيد انه غير موضوع كما لا يخفى
 حديث الرضا عليه السلام في تبليغ وصايا تكميل وفقر
 صدقة وفدية عبادة ونقله من جنس الى جنس جهاد في
 الله قاله العسقلاني انه ليس بثابت **حديث** مسلم الرضا
 امان من الغل قال المصنف في شرح الذهب موضوع
 قلت لكن رواه ابو عبيد القاسم عن القاسم بن عبد
 الرحمن عن موهب بن طلحة قال من سمع قفاه مع ربه
 وقي من الغل والحديث موقوف الا انه في الحكيم
 لان مثله لا يقال بالرواية بقوله موقوف عامر بن مسند
 نفر دوس من رخت ابن عمر لكن يسند ضعيف
 يعبر في فضائل الاعمال اتفاقا ولذا قالوا اعتنا ان سم
 الرضا عليه السلام سنة **حديث** مسلم العينين
 بياض اعلت السبابتين بعد تقبيلهما عند ملام
 قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله مع قول اشهد
 ان محمدا عبده ورسوله رضى بالله ربا وبالاسلام
 ديننا ومحمد عليه السلام نبيا ذكره الله في الفردوس
 من حد ابى بكر الصديق ان النبي عليه السلام قال من
 فعل ذلك فقد حلت عليه شفاعة قالوا السخا
 بصم واورده الشيخ احمد الزاهد في كتابه موجبات الرضا
 يسند في عجايل مع انقطاع عن الخضر عليه السلام

وضع في مذهبهم اور کہا خطیب کے اسے حتمین بعد لانی اس حدیث کے
 کہ اسے بڑی سخت خطا کی ہے اور ہر کام کیا ہے حدیث انحضرت کسی
 سے ثابت نہیں ہو اور نہ کسی صحابی سے یہ قول عروہ بن زبیر کے
 اور کہا سیوطی دیلمی اور حاکم فی تاریخ میں عبد اللہ بن حارث کے
 عائشہ سے مرفوع روایت کی ہے اسے اور کلام اس کے اس امر
 کا فائدہ دیتی ہے کہ یہ موضوع نہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے
 حدیث رضی عنہ کے نامی اور کسی تبلیغ پر چلانا اس کا بکیر ہے اور
 سانس اس کا صدقہ ہے اور سنان اس کا عبارت ہے اور اس کا ایک پہلو
 دوسرے پہلو پر ناچار ہے کہ عسقلانی فی ثبات نہیں ہے حدیث
 گردن کا مسہ طوق و امان کے کہا نو کسی شرح مہذب میں یہ موضوع ہے
 میں کہتا ہوں لیکن اس کو ابو عبد اللہ القاسم بن محمد تسمیہ میں عبد الرحمن سے
 اس کے نویں بن علی کے روایت کیا ہے کہ اس کے جو شخص اپنے گود
 کو ساتھ کر کے مس کرے گا طوق سے نگاہ نہ کیا جائے گا اور یہ حدیث موقوف ہے
 لیکن حکم مرفوع میں ہے اسلئے اس طرح قیاس نہیں کیا جاتا اور یہ
 مرفوع جو مسند فردوس میں ابن عمر سے نہایت ضعیف مرفوعی اور کسی تہجد
 کرتی ہے اور شریف ضعیف فضائل اعمال میں بالاتفاق مہمل ہے اسلئے
 ہمارے ناموں کے کہا ہے کہ گردن کا مسہ مستحب یا سنت حدیث دونوں
 ان کے ہر کسے کرنا دو سو بار کی پوچھ بچھ ہم ان دونوں کو سنت نہیں کہیں
 مؤذن کے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ ہیں مجاہد نے
 میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد عبده ورسوله اور رسول اللہ میں رضی اللہ عنہ
 اللہ رب ہوں میرا اور اسلام دین میرا ہے اور محمد علیہ السلام میرا رسول ہے
 اس کو دینی فردوس میں ابی کریم صریح سے روایت ہے کہ انحضرت نے فرمایا
 ہے جس نے کہا اور کسی نے میرے شفاعت حلال ہو گئی کہا غامدی نے
 نہیں ہے اور اس کو شیخ احمد الزاهد کتاب موجبات الرضا میں سند
 مہمل منقطع سے خضر علیہ السلام سے روایت کی ہے

وکل ما یروى فی هذا فلا یصح رفع البتة قلت اذا
ثبت رفع علی الصدیق فیکفی العمل برفعوا علی السلام
علیکم بنی و ستة الخلفاء الراشدین و قيل لا یغنی
لانی و غرابته لا یحقق علی ذوی النہی حدیث
المصاب مغایرة الارواق ترجمہ السخا و لم یتکلم علیہ
و هو یحفل فی الخلق احمالین احدہما زید و حدیث
یومہ خبر انہ کما یتبر الیقین اللہم اجری فی مصیبتی
اخلف لی خدامہا و ثانیہا ما اشتهر من قولہم مصائب
عند قوم فؤاد و من اللطائف مؤلف محمد بن
تحد مصارعة علیہ السلام ابا جہل الاصل کما
ذکرہ الحلی فی حاشیة الشفاء **حدیث** معتبرا
الارضین ترا با و عجمہا اکرم العجم انسابا قال القسطلانی
یذکر معناه عن عرب و بن العاص و لا تعرفہم فوجا
و لعل المراد بعجمہا الیہود و النصارى فانہم من نسب
یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم الخلیل علیہم السلام
تحد مصر کنا لہ فی الله فی ارضہ ما طلبہا بعد و
اهلکہ الله و کنا لہ السہم بالکمر جمعہ من جلد الخشب
او بالعکس علی ما فی القاموس قال السخا و لہم الخلد
یہذا اللفظ و مراد بمعناه احادیث لا یصح منها شیء
لکن فی صحیح مسلم عن ابی ذر و عا انکم ستفحون
اوصنا یدکر فیہا القیاط فاستوصوا باہلہا اخیر فان
لہم ذمہ و رحا قال الزہری رحمہ باعبارہا جرو الذم
باعبارہا ابراہیم ای ابن ابی علیہ السلام و قال القسطلانی
اداد بالذمۃ العهد الذی دخلوا بہ فی الاسلام ایام عمر
فان مصر فتحت سلمی و فی هذا الحدیث من اعلام

اور جو اس باب میں مروی وہ مردود نہیں ہے میں کہتا ہوں
ابو بکر صدیق تک اسکی سند ثابت ہوگئی تو عمل کے لئے اتنا ہے
کفایت کرتا ہے اسلئے کہ آنحضرت فرمایا ہے لازم پکڑو میری سنت اور سنت
خلفیوں میں سے اولیٰ اور بعض کہہ رہے کہ میری اور نہ منع کری اور عزت کری
صحابان و انما ہی پر پیشہ نہیں **حدیث** مصیبتیں نزع کی کہ کھینچا
میں۔ بخاری میں ہے لا یأمن من اسیر کلام نہیں کہ میں کہتا ہوں اسلئے
و معنی یہ کہ میں ایک کہ اللہ تعالیٰ اسکو بعد مصیبت کی بہتر نرس بدلتا
کرتا ہے جیسا کہ یہ حدیث اسکی طرف اشارہ کرتی ہے یا صدیق میری مصیبت
اجرو اور بہتر اس سے میرا علیحدہ کرو و دیگر میں ایک قوم کی مصیبتیں
کے فوائد میں اور لطیفہ ہے کہ ہر قوم کو کونسا عرس **تحد** آنحضرت کا انوار
کو چھلانے کا کہ اصل نہیں جیسا کہ حلی نے مائتہ شفا میں ذکر کیا ہے **تحد**
مصر کے زمین پاکتر زمینوں سے اور اسکی عجم نسب میں ان عجموں کو بھی میں کہا
عقلا فی اسکی معن میں عمر بن العاص کے ذکر کئے گئے ہیں اور میں اسکو فرما
نہیں جانتا اتنے شاید مراد عجم سے یہ ہوں نصاریٰ کیوں کہ یہ عقوبت
اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کی نسب میں **حدیث** مصر
زمین میں ان کا تیرے جسے اسکا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو ہلاک کیا
ہے۔ کہا عمار نے میں نے یہ حدیث ان الفاظ سے نہیں دیکھے اور
اسے معنی میں بہت حدیثیں وارد ہوئیں ان سی کوئی صحیح نہیں ہے
لیکن صحیح مسلم میں ابی ذر سی مرفوع روایت ہے کہ تو ایک
زمین فتح کرو گی جس میں قیرا کا ذکر کیا جاتا ہے اس کے اہل کو نیکی کے
وصیت کرو اسلئے کہ انکی لئے ذمہ ہے اور رحم کہا زہری نے رحم
با اعتبار ہاجر علیہا السلام کی اور ذمہ باعتبار ابراہیم بن محمد علیہ
السلام کے۔ کہا عقلا فی نے مراد ذمہ سی ہے جسے حلی
سبب اسلام میں حضرت عمر کے وقت دھنسل پہنچائے
کہ مصر مسلم سے فتح کیا گیا تھا اور اس حدیث میں +

انبیاء علیہ السلام فتح مصر واعطاء اهلها العمد و
 كذا قال الزركشي لا اصل له لكن في الطبراني من شدة
 كفت مالک اذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خيرا
 فان لهم ذمة واصله في مسلم وقال السيوطي في كتاب الخط
 يقال ان في بعض كتب الالهية مصر فرائض الارض كلها
 فمن ارادها بسوء فعمه الله وعز كعب الاحبار مصر
 بلد معافات من الفتن من اراد بسوء كبه الله على
 وجهه وعن ابی موسی الاشعري اهل مصر الجند
 ما كلهم احد الا كفاهم الله مؤننه قال تبع بن عمر
 الكلاعي فاخبرت بذلك معاذ بن جبل فاخبرني
 ان بذلك اخبره رسول الله عليه السلام وقد ورد
 الکتاب في الشام اخرج ابن عساکر عن عون بن
 بختبة قال قرأت فيما انزل الله على بعض الانبياء
 ان الله يقول الشام كناتى فاذا اخضبت قوم ^{علي} مستقيم
 منها بهم **حديث** المضعفة والاستنشاقي
 ثلث فريضة للجنب موضع مبناه وان كان صحيح
 معناه **حديث** العاصي نزل النعم قال السخاوي
 لموافق عليه يعني مرفوعا ولا فهو كلام كثير من السلف
 وقال الشاعر اذ كنت في نعمة فارحمها فان المعاصي ^{نزل}
 النعم ذكره ابن الربيع ويؤيد في المعنى قوله تعالى (ان الله
 لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم) وقوله تعالى
 فكفرت بانعم الله فاذاقها الله لباس الجحيم الآية
حديث العدة بيت الداء والحمية رأس الداء
 هو من كلام الحارث بن كلدة طبيب العرب
 بصم دفعه الى النبي عليه السلام وفي الاحياء مرق

علامت نبوت استخضت عليه السلام هي مصر كفتح اورشليم
 كذا في المروج عهد دنيا اور باسماي کہا زر کشی سے اسکا کچھ اصل نہیں
 لیکن طبرانی میں کعب بن لکس ہے جب مصر فتح ہو جائی تو قبطیوں کو
 نیکی کی وصیت کروا سکے کہ ان کو لئے زمین اور اصل اسکا مسلمین
 ہے اور کہا سیوطی نے کتاب الخطط میں بعض کتب الہیہ میں کہا ہے
 کہ مصر تمام زمین کا خزانہ ہے جو شخص اس برائی کا ارادہ کرے اور کوٹھ
 تنالی تو رہائی اور کعب الاحبار سے ہے مصر یا شہر ہے جو فتنوں سے
 بچا جائیگا ہے جو شخص اس برائی کا ارادہ کرے اور کوٹھ تنالی
 کے بل کر رہے اور ابوسمیر سے ہے اہل مصر ضعیف لشکر ہیں
 اور کمزور ہیں ہوتا ہے اشالی سے کسی اور کو کافی ہوتا ہے کہا تبع بن عمر
 الکلاعی نے جو یہ معاذ بن جبل کو سنایا اور اسے بھیج دیا کہ خبر سکھو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اون کو خط لکھا تھا کہ شام فتح میں وارد ہوگا، اسکو
 ابن عساکر نے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کیا ہے کہ اون کو بھی بعض
 نبیوں کو بھیجے میں ہوا کہ فرمایا اللہ کی شام تیرے لیے ہے جب تک کہ قوم پر
 ہوں تو اسکو اس تیری امانتوں حدیث کر لی گئی اور ان میں پانچ
 ڈالنا جس کیلئے فرض ہے۔ مرفوع ہے۔ گو معنی اسے ہمارے نزدیک صحیح ہے
حديث لہ فتمنون کو دو کرتی ہیں۔ کہا سخاوی میں اس کو مرفوع
 ہونی پر واقع نہیں ہوا اور نہ پہلے لوگوں سے مطر کے بہت کلام سے
 کہا شاعر نے جب کسی نعمت میں ہو تو اسکی رعایت کر۔ اسلئے کہ انہ
 فتمنون کو دو کرتی ہیں۔ ابن سیوطی اسکو ذکر کیا ہے اور معنی میں قول اللہ
 کا اسکو تاکید کرنا ہے (تحقیق اللہ کی نہیں ہے تیرے جو چیز کسی قوم میں ہوتا
 تیرے میں جموں کو تم نفس نہیں ہے) اور قول اللہ تعالیٰ (بلیک کیا اوسے اسکا
 انفسوں تو اللہ تعالیٰ اسکو بہو کہے لباس کا لہو دیا) **حديث** سعد
 بن ابی بکر کہ ہے اور پر پیر سر مردوں کو کہ یہ کلام مارث بن کلدہ کے ہے
 طیب عرب سے اور حضرت تکم سے پوچھا کہ ان کتاب میں اور احیاء میں مرفوع ہے

البطنۃ اصل الداء والحیمة اصل الداء وعود دوا کا
جسد بما اعتاد قال العراقی لم اجد لها اصلا وکننا
تخذ المدة حوض البدن والعروق اليها واردة
التخذ قال الدارقطني لا يعرف هذا من كلام النبی علیہ
السلام وانما هو كلام عبد الملك بن سفيان الجعفی
وقال الزركشي في الحديث الاول اصل له وانما هو
كلام بعض الاطباء وقال السيوطي اخرج ابن ابی الدنيا
في كتاب الصمت عن مذهب بن منبه قال اجتمع
الاطباء على ان راس الطب الحیمة واجتمعت الحکمة
على ان راس الحکمة الصمت واخرج المجلد من
عائشة مرفوعا الا ان دواء المعدة بيت عود
بدننا اعتاد النبی والازم بفقه فكون الحیمة
تخذ معلم الصبی اذا لم یعدله بینهم کتب مع الفقیه
مع الطلعة من قول مكحول وهو سید التابعین من
اهل الشام **حدیث** الغتاب المستمع شریک
فی الاثم ذکری فی الاحیاء ولم یخرج العراقی فلا یعرف
له اصل فی منبأه الا انه صحیح ومعناه اذا كان المستمع
سمع بسمع رضاء ففي الطب رقی عن ابن عمر مرفوعا
عن العیبة وعن الاستماع فی العیبة وفي التزویل
(ولا یتبع بعضکم بعضا) الآیة وقد ورد عن
عنه اخوه المسلم فلم یضو اذ له الله تلحی فی الدنيا
والآخرة ورواه ابن ابی الدنيا فی ذم العیبة عن ابن
حد القل ترجمه السجاء ولم یحکم علیه قال
ابن الربیع ولم اعرف معناه قلت وقد ذکر فی المقام
له معان منها البطء والغوص فی الماء وغیرها

بیٹ جڑہ بیمار یون کی ہے اور پر سیز جڑہ دواؤں کی ہے اور
روہ سیم گو جسے وہ عادت پر دینا ہے کہہ عراقی فی منبأه اصل
انہیں پایا اور سیر طر اس حدیث کا مدد بدن کا حوض ہے اور
اوسکی طرف وارد ہوتی ہیں الم کہا دارقطني نے یہ آنحضرت سی
نہیں ہے لیکن یہ کلام عبد الملك بن سفيان الجعفی ہے
کہا زکشی فی اول حدیث میں اسکا کچھ اصل نہیں مان بعض
طبیعیوں کا کلام ہی اور کہہ سید طوی فی ابن ابی الدینا کتاب الصمت
میں وہ سید بن منبہ سے لایا ہے کہ طبیعیوں نے اس امر پر اتفاق
کیا ہے کہ سردا رطب پر سیز ہے میں کہتا ہوں کلام فی ہست
پر اتفاق کیا ہے سردا حکمت کا غار شری ہے اور غدا فی ہما شہ
سے مرفوع روایت کی ہے پر سیز دوا ہے اور معدن گہر ہے بیماریوں
کا اور بدن کو اس سے عادت ڈالو جس سے اوس سے عادت پکڑے
ہے حدیث راگون کا معلم حیا و بنین عدل ذکر ہے توفیق
کے دن ظالموں کے ساتھ لکھا جائیگا یہ مکحول کا قول ہے جو اہل شام
کے تابعین میں سے ہے حدیث غیبت کریمہ لا اوتفرو ولا تاتوا
میں دو شریک ہیں احیاء میں مذکور ہے عراقی یہ کہ نہیں لایا
اسکی بنا ثابت نہیں لیکن یہ معنی میں معجم ہے جب سنو والی نے
رضاء سے سنی ہو بطری میں ابن عمر سے مرفوع روایت کیا گیا
غیبت اور سننے غیبت سے اور قرآن میں ہے (اور غیبت کری
بعض تمہارا بعض کے) اور ابن ابی الدینا فی ذم غیبت میں نے
سے روایت کی ہے کہ جس شخص کے پاس یہاں مسلمان کی غیبت کی
جائی اوسکی مذکر کری حالانکہ وہ اسکی مدد کی طاقت رکھتا ہے تو اسکا
اوسکو دنیا اور آخرت میں نیک کریگا **حدیث** القل سخاوی ترجمہ
لایا ہے اور سید طوی کلام کی کہہ اس نسخے میں منہ کی نہیں میں ہوں
قلم میں اسکی بہت معنی مذکور ہیں تکرر ذوق پانی میں غوطہ کھانا وغیرہ

قال والناسب هنا انه بالضم الكند الذي
يتلخن به اليهود والظاهر ان المناسبت في هذا المقام
هو مقل الذ باب في الطعام وهو عسقه وقد تقدم
عن الغريب ان حنذا اذ وقع الذ باب آتاه احدكم
فامقلوه صحيح مرفوع واما فامقلوه فمقلوه فصنع
وموضوع **حديث** القام بمكة سعادة العز
منها شفاؤ لا اصل لفي المرفوع واذا ذكره المحققين
في رسالته **حديث** سلعون من اذ لم يشتر
قال السخا ولا اعلمه في المرفوع قلت لكرتيت النسخ
عن النسخ وهو ان يزيد في سوم شئ ولم يرد شاره
حديث من ابلى بلبيتين فليختر اسهما هو
قول عائشة ما خير رسول الله عليه السلام بين امر
الاختار ايسرهما لم يكن **اما حديث** من
عليه رعون سنة ولم يغلب خير شاره فليختر
النار اخرجه الا زري بسند الى ابن عباس به
مرفوعا واثار الى الخطيب قال عجب من المؤلف تفرقة
وعلامه الوضع لايحة عليه قلت ان كان العلامة
عليه اسناده فلم والا فليس في معانيه اعلی بطلان
سبناه وفي بعض الالفاظ العامة فاللوت خير لم
ويؤيد **حديث** من لم ير عودا الشيب يستحق من الغيب
لم يخش الله في الغيب فليس لله فيه حاجة ذكره
الديلمي بلا سند عن جابر مرفوعا وما احسن قول
ابي يزيد لما رأي في وجهه في المرأة ظهر الشيب لم يكن
العييب ما ادر ما في الغيب **حديث** من اراد ان
الله علما بغير تعلم وهدى بغير هداية فليزهد في

كها اور مناسب سمجھنے خوشمندی کی ہن جس سے ہو وہ ہونا
لے ہن اور ظاہر ہے کہ مناسب سمجھ کی کا طعام ہن ہونا ہے
اور مغرب ہی صحیحی گز چکا ہو کہ یہ حدیث (جب کہ کسی کے ہن
میں گری تو اسکو ڈبولو) صحیح مرفوع ہی لیکن یہ لفظ ڈبولو کہہ کر
نکالو) موضوع ہن حدیث کو میں نہیں سعادت ہی اور
نکلتا اس کے بد بختی ہے اس کا مرفوع ہونا ثابت نہیں لیکن
حسن ابصری نے اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے **حديث** ملعون
ہے وہ شخص جس نے زیادہ کیا اور نہ خرید کیا سخاوتی میں اس کا
مرفوع ہونا نہیں جانتا میں کہتا ہوں لیکن مجھے بخشش ثابت
ہے بخشش کہتے ہیں کسی شئی کا ہوا بڑا نا اور ارادہ خریدنے کا
حديث جو شخص دو مصیبتوں میں گرفتار ہو تو وہ اس کو اختیار
کری یہ عائشہ کے قول کے معنی ہیں جب رسول اللہ مدد و اثر کا اختیار
جاتی تو آپ اس کو اختیار کرتی اگر اس میں گناہ نہ ہو **حديث** حکمی
چالین تکس عمر بنو عمر اور اس کے خیر شریعتی ہے ہوتا ہے کہ اگر
لے سامان تیار کرے اسکو از کسی سند مرفوع ہی ابن عباس سے روایت
کیا ہے اور خطیب اس کی طرف اشارت ہے اور کہا مؤلف ہی اس کی تقریر
تعبیر آئے حالانکہ علامت کی بی نظیر ہے میں کہتا ہوں اگر علامت
اسناد پر تو مسلم ہے درنا کے معنی میں کوئی ایسی نہیں جو اس کے
بطلان پر کالات کری اور بعض الفاظ میں بہرہ و اس کے لئے بہرہ
اور یہ حد اس کی تقویت کرتی ہے جو شخص قوت بڑیابی کی حاجت
نہ کری اور عیب حیاء نہ کری اور غیب میں اللہ تعالیٰ سے خوف نہ کری
اللہ کو اس کی حاجت نہیں یہ دلیلی ہے بلا سند جابر سے مرفوع ہن
ذکر کی ہے اور قول ابی زید کا کیا اچھا ہے جاس اس پر نہ کو امیر میں
کہا بڑا یا ظاہر اور عیب نہیں کیا اور میں نہیں جانتا کہ غیب کیا ہے **حديث**
جو شخص دیکر کسی کو کہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو علم سے لے کر دے گا اور اس میں

الدینا لم یوجد له اصل کافی المختصر ومعناه
 صحیح مستفاد من قوله علیه السلام من علم بما
 ورثه الله علم یلم یعلم والله اعلم **حدیث**
 من احب حبیبیة او کرمیة وفي رواية من اکرم
 حبیبیة فلا یتکثر بعد العصر الاصل فی الروا
 قال السخاوی وعل المعنی بعد خروج العصر من غیر
 ان یتکون سراج عنده وقد اوصی الامام احمد
 امتحان لا ینظر بعد العصر الى کتاب خوارج الخلیف
 قلت وهو من کلام الطیب قال الشافعی الوری
 اغاها کل من دية عینه **انفع** فی معناه الخیاط
 ارباب الصایح **حدیث** من احبک لشی
 ملک عندا نقصانه لیس بحديث واغوا **معناه**
 منقوشا علی خانقہ بعض الحکمہ وقد یقتبس ايضا
 من کلام العلماء حیث قالوا یحب ان یعبده الله
 لذاته لا لجنه وناره حتی قال الفخر الرازی مرتب
 انه لو لم یخلق جنه ولا نار لم یمکن یعبده الله فیهو
 بالله ولعل وجه ذلك اطلاق قوله تعالی (وما خلقت
 الجن والانس الا لیسعبدن) وقوله سبحانه (ولیای
 فاعبدون) وهذا الاینافی قوله عز وجل (لا یعب
 دهم خوفا وطمعا سواء نقول المعنی خوفا من
 وطمعا فی رحمة او خوفا من ناره وطمعا فی جنه
 فان الثانی من باب الترهیب والترغیب فی عبادته
 كما یترغب العبد فی جنه مته سیده ویرهب کذا الو
 فی حق والد **تحد** من اذاعا لا یغیر حق اذله
 الله یوم الفیقه علی رؤس الخلائق من منجیة

اکا اصل نہیں پایا گیا کہ مختصر میں ہو اور معنی اسکی صحیح
 اس حدیث سے استفادہ میں جو شخص عمل کرے اسکی ساتھ ہو جانتا ہے
 تو اسکو اللہ تعالیٰ اس علم کا وارث کرے گا جو نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ
 بہتر جانے والا ہے حدیث جو شخص اپنے انکھوں کو دوست کہتا ہے
 اور ایک وایت میں ہے جو شخص اپنے آنکھوں کا اکرام کر لے تو چاہے کہ
 عمر بعد نہ لکے اسکا مرقوم ہر ثابت نہیں کہ اسکا حق شایہ معنی اس
 یہ میں بعد خروج عصر کے آجائے اور امام احمد فی بعض اصحاب کو
 وصیت ہے کہ بعد عصر کتاب کی طرف نظر نہ کیا ورنہ خطبے کی رو
 کی ہو میں کہتا ہوں یہ کلام طیب ہے جیسا کہ امام شافعی نے کہا ہے
 لکھنی والا بنی انکھوں کی دیت کہا تاہر انتہو اور درزی اور باقی راہ
 صنایع اسی معنی میں ہیں حدیث جو شخص تجھے کسی شے کیلئے دوست
 کرے وقت تمام ہو اوس کی تجھے دلگیر ہو گا یہ حدیث نہیں لیکن معنی
 اسکی بعض حکماء نے لکھنی پر لکھنی کو باہر میں اور بعض عالموں کے کلام سے
 بھے اسکا اقتباس ہو سکتا ہے کہ کہا اوہو نہ وجب تھمیر کہ تو اللہ
 کی عبادت کرے اور اسکو کسی ذات کی نحو دوست کرے نہ جنت وراگ کے
 لئے نہ کفر و راجی کہہا ہے جو شخص اس بات کا تصور کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ جنت
 آگ کو نہ پیدا کرتا تو اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی جاتی تو وہ اللہ سے کافر ہو جاتا
 وچاس آیت مطلق ہوتا ہے (اور نہیں پیدا کیا میں جن جن اور تو کو کرنا کہ
 کرین) اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے (اور میری عبادت کر) اور
 اس آیت کے معنی میں ہے (پھر میں نے ان پر کون کو غم و طمع سے) خواہ اسکی
 اس طرح معنی کہ میں خوف اور کرم غصہ اور طمع اور اسکی رحمت کا یہ خوف
 اور اسکی لگ کا اور طمع اور اسکی رحمت کا اسلحہ کہ دوسرے آیت بات میں ہے
 ترغیب ہے جیسا کہ غلام انجو کی خدمت میں خبت کرتا ہو ورنہ اگر اللہ تعالیٰ
 سے بیابا کہ حقین حدیث جو شخص عالم کی ناحق ذات
 کرے اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کی دن تمام خلقت کی ویرانہ لکے گا

من اخلص الله اربعين يوما ظهرت ينابيع الحكمة

من اعان ظلالا سقوا الله عليه

سمعان بن المهدك المكذوبه كذا في الذيل **ب**
 من اخلص الله اربعين يوما ظهرت ينابيع الحكمة
 من قلبه على لسانه ذكره ابن الجوزي في الموضوعات
 وقد اخطأ فرواه ابو نعيم في الحلية من تخداني
 ابوت مرفوعا وسنده ضعيف هو عند احمد عن
 مرسلا مرفوعا بلفظ تفجرت وقال الزركشي ورواه
 ضعيف من تخداني وقال السيوطي وصله ابو نعيم
 الحلية من طريق مكحول عن ابى ايوب الانصاري عن
 الله عنه قلت الحديث الرسل ايضا حجة عند الجمهور
ب
 من اسمك فليصبر قال العسقلاني انه باطل
ح
 حديث من اسلم على يد يهودي وجبت له الجنة
 قال الصغاني موضوع **ح**
 حدث من استوى مفعول
 معبوث ومن كان يومه شرا من اسمه فهو ملعون لا
 يعرف الا في منام لعبد العزيز رواه قال اوصافه في الزيادة
 زيادة في آخره رواه البيهقي لعل الزيادة ومن لم يكن في
 زيادة فهو نقصا والله در البسة + زيادة الر في ديناه
 نقصا + ووجه غير محض الخير خسران + وقد قال
 (والحصار ان الانسان الغني خسر الا الذين آمنوا وعملوا
 الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر) **ب**
 من اعان ظلالا سقوا الله عليه رواه ابن عساکر في
 تاريخه من حديث ابن مسعود مرفوعا وسنده من
 بالوضع وهو ابو كروبا العبد وهو وافقه ذكره الشيخ
 قلت وتؤيد شجرة انه اخرجه الدالي من تخداني
 الا انه لم يسند وقال السيوطي اخرجه ابن عساکر في تاريخه
 امر بطريق الحسن بن علي بن زكريا عن سعيد بن عبد الحميد

يو كاذب سمع من سمعان بن المهدك في حكاية ذيل من حديث
 شخص ما ليس من الله تعالى كمن قال كذا في او سكر دل سكر او سكر
 في شئ من حكمة في ظاهره وبتا بين السكوا بن جرجي موضوعات من
 ذكر كذا في او سكر في اسنك كذا في اسنك في اسنك في اسنك
 مرفوع روایت کی ہے اور سند اسکی ضعیف ہے اور احمد بخاری سے مرسل
 مرفوع روایت ان لفظوں کی ہے جاری ہوا میں اور کلمہ کلمہ
 نے اس سے ت ضعیف روایت کی گئی ہے اور کہا ہے اس نے اسکو ابو نعیم
 حلیہ میں طریق مکحول سے اس نے ابو ایوب انصاری سے وصل کیا ہے
 اور حدیث مرسل جو یہو کی نزدیک میں محبت ہے حدیث
 جو شخص پہلے کہا ہے اسکو زنج کرے - کہا عسقلانی باطل ہے
 حدیث جس کے انہوں پر کوئی اسلام لا تو اسکیلے جنت دیا
 کہا صغانی یہ موضوع ہے حدیث جو شخص نابینا بن برادر ہے
 وہ مغفل ہے (یعنی لوگ اسکا حد کرتے ہیں) اور حاکم ایک سن اور
 اس کے برابر تو وہ مومن ہے (یعنی اسکو کھت کرتے ہیں) یکہ بن بن
 عمر عبد العزیز بن داہ کی منام میں کہا ہے مجھے خواب میں آنحضرت کی بڑی
 زیادتی سے وصیت کی اسکو یہی ہے روایت کیا ہے زیادتی کے بعد جو
 زیادتی میں ہر نقصان میں ہے اور کیا عہد ہستی کہا ہے زیادتی کے بعد کیا
 نقصان ہے اور نفع اور کسا اسکو محض خبر کی کہا ہے اور اسے تعانی فرمایا ہے
 قسم ہے عساکر تحقیق آدمی کی ہے مگر جو اسکی بیان لا اور کیا عمل کے
 او باہم ویت کی ساتھ حق کی اور وصیت کے ساتھ کی حد جو شخص ظالم
 اعانت کرے عساکر اسکو پیر کا نام ہے ابن عساکر کی تاریخ میں اسکو
 سے مرفوع روایت کی ہے اسکو میں ایک شخص سے جو کوئی حق تھا
 اسکی سے اور اسکو بوز کر کے اسکو ہر دورہ فقیر اسکو سنا دے اور کہا ہے میں اسکا
 اسکو شہرت کے لئے حد میں جسکی جو دلیلا ہے اسکو تقویت کرتی ہے اور اسکو
 کیا کہا سیوطی بن عساکر کی تاریخ میں بن عساکر کی تاریخ میں بن عساکر کی تاریخ میں

الکرابی عن حماد بن سلمة عن عليم عن خذ عن
 ابن مسعود مرفوعا من اغان ظالمنا سلط الله عليه
 وليس هذا الاسناد عباد كما لا يخفى **حد** من اغان
 قارك الصلوة بلفظة فكما غفلت الانبياء كلام موضوع
 على ما في اللآلى **حديث** من اغفل من الجانية
 حلالا اعطاه الله تعالى ثمانية فصر من مرة بيضا كتب
 الله له بكل قطرة ثواب لعل شهيد باطل وضعه دينار
حديث من افرد الاقامة فليس منا موضوع
 كذا في اللآلى وكذا اخذ جابر بن ثواب لمؤذن بطور
 موضوع **حديث** من اكرم مغربيا في غربة جنة
 له الجنة ذكره الدالي عن ابن عباس مرفوعا بل لا
 ويقويه حديث من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكر
 ضيفه **حد** من احكر الطعام اربعين يوما فقد
 برئ من الله ذكره ابن الجوزي في الموضوعات وقال
 العمري في الحكم بوضعه نظرو قد صححه الحاكم قلت
 وقد ذكره الجلال السيوطي في الجامع الصغير بلفظ
 احكر طعاما على امتي اربعين يوما وقد صد به لعمري
 يقبل منه رواه ابن عساکر عن معاذ **حد** من
 من اكل طعام اخيه ليس له بغيره من كلام ابی
 سليمان الداراني **حديث** من اكل فولة بغيرها
 اخرج الله من عمر الدنيا مثله او رد ابن جبان
 الضعفاء من حديث عائشة به مرفوعا وذكره ابن القيم
 في موضوعات وادود الدجی الميزان وهو باطل ذكره
 الصحا وقال نقل عن الشافعي ان قال القول يزيد
 الدماغ والدماغ يزيد العقل **حديث**

الکرابی عن حماد بن سلمة عن عليم عن خذ عن
 ابن مسعود مرفوعا من اغان ظالمنا سلط الله عليه
 وليس هذا الاسناد عباد كما لا يخفى **حد** من اغان
 قارك الصلوة بلفظة فكما غفلت الانبياء كلام موضوع
 على ما في اللآلى **حديث** من اغفل من الجانية
 حلالا اعطاه الله تعالى ثمانية فصر من مرة بيضا كتب
 الله له بكل قطرة ثواب لعل شهيد باطل وضعه دينار
حديث من افرد الاقامة فليس منا موضوع
 كذا في اللآلى وكذا اخذ جابر بن ثواب لمؤذن بطور
 موضوع **حديث** من اكرم مغربيا في غربة جنة
 له الجنة ذكره الدالي عن ابن عباس مرفوعا بل لا
 ويقويه حديث من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكر
 ضيفه **حد** من احكر الطعام اربعين يوما فقد
 برئ من الله ذكره ابن الجوزي في الموضوعات وقال
 العمري في الحكم بوضعه نظرو قد صححه الحاكم قلت
 وقد ذكره الجلال السيوطي في الجامع الصغير بلفظ
 احكر طعاما على امتي اربعين يوما وقد صد به لعمري
 يقبل منه رواه ابن عساکر عن معاذ **حد** من
 من اكل طعام اخيه ليس له بغيره من كلام ابی
 سليمان الداراني **حديث** من اكل فولة بغيرها
 اخرج الله من عمر الدنيا مثله او رد ابن جبان
 الضعفاء من حديث عائشة به مرفوعا وذكره ابن القيم
 في موضوعات وادود الدجی الميزان وهو باطل ذكره
 الصحا وقال نقل عن الشافعي ان قال القول يزيد
 الدماغ والدماغ يزيد العقل **حديث**

الکرابی عن حماد بن سلمة عن عليم عن خذ عن

من کل مع مغفور عفر له قال العسقلانی هو کذب
موضوع لا اصل له تصحیح ولا حسن ولا ضعیف کن
قال غیره لیسل اسناد عند اهل العلم ولین معله
صحیحاً علی الاطلاق فقد یاکمع المسلمین الکفا
والمناقون ذکره السخاوی ولا یخفی ان الکفا
من اهل اللغوة ولا یبعد ان ذاکوا مؤمن مع صلا
بنیة البرکة والمحبة لله تعالیٰ یناله المغفرة والرحمة
حدیث من استرضی فلم یرض فهو شیطان
لیس بحدیث واما یرو عن الشافعی زیادة ومن
فلم یغضب فهو حار **حدیث** من التکریم
عاشوراء بالامثلة لم یرو عن عینیہ ابداً رواه الحاکم
وغیره عن ابن عباس مرفوعاً وقال الحاکم انه منکر
وقال السخاوی بل هو موضوع اورده بن الجوزی فی
الموضوعات قال الحاکم ولا یمکن الیوم عاشوراء لم
عن النبی علیہ السلام فیہ وہو بدعة ایتدعها
قتلة الحسین رضی الله عنه قلت قد ذکر الحافظ
جلال الدین السیوطی فی جامعہ الصغیر بلفظ من التخل
بالامثلة یوم عاشوراء لم یرو عن عینیہ ابداً رواه البیهقی
عن ابن عباس قد التزم ان لا یدکر فی کتابہ هذا
حدیثاً موضوعاً عاف الخیر غیر موضوع عند وغا
الامروہ ضعیف **حدیث** من انتہر صلی
بدعة ملأ الله قلبه اسماً وایماناً موضوع **حدیث**
من اهدیت له هدیة وعنده قوم فہم شرکاء
فیہا اورده بن الجوزی فی الموضوعات فاخطأ فقد
اورده عبد الله ابن حمید من حدیث ابن عباس

جو شخص غشی ہو کسی ساتھ کہا تو وہ بھی بخشنا جائے۔ کہا عسقلانی
نی یکذب ہر موضوع ہر تصحیح ہر حسن ہر ضعیف اور ایسا اگر
اور قن کہا ہر کامل علم کی نزدیک کر سکتے ہیں اور نہ طلاق
اسکے صحیح ہیں اسلئے کہ مسلمانوں کے ساتھ کافروں کا تعلق کہا تی ہیں یہ
سخاوی ذکر کیا ہے اور پوشیدہ نہیں کہ کفار کو بخشش نہیں ہو
اور بعد نہیں ہے کہ جب مومن کے نیکنامی کے ساتھ نیت برکت سے اور
تکلیف محبت سے کہا نا کہا تو اسکو بخشش اور رحمت پہنچ جاوے
حدیث جو شخص راہی کیا جاوے اور رضی ہو وہ شیطان ہے یہ حدیث
نہیں اور شافعی سے کچھ زیادتی ہے کہ جو شخص طلب غصہ کیا
ایا دغصہ ہو اوردہ گدا ہے **حدیث** جس شخص نے عاشورہ کی دن
سر لگایا اسکی آنکھیں کبھی بیمار نہیں ہوتیں یہ حاکم وغیرہ نے
ابن عباس مرفوع روایت کی ہے اور کہا حاکم نے منکر ہے اور کہا
سخاوی موضوع ہے اسکو ابن جوزی موضوعات میں لایا ہے اور کہا حاکم
نے عاشورہ کی دن سر لگانے میں آنکھ کے کوڑے اثر مودی نہیں ہے یہ
ہے قاتلان امام حسین اسکو یہ کیا ہے میں کہتا ہوں حافظ عبداللہ
سیوطی جامع صغیر میں اس طرح روایت کی ہے جس شخص
عاشورہ کی دن سر لگایا اسکی آنکھیں کبھی بیمار نہیں
ہوگی یہ بھی نے ابن عباس روایت کی ہے اور لاکھ ذکر
الترمذی کیا ہے کہ اپنی کتاب میں موضوع حدیث زبان کر دیں
پس اسکی نزدیک موضوع نہیں ہے غایۃ الامروہ کہ ضعیف ہے
حدیث جو شخص صاحب عت کوڑا اٹھائی اللہ تعالیٰ اسکی دلوں
اسن دریاں پکڑتا ہے موضوع ہے **حدیث** جس شخص نے
پاس کچھ برہمیا جائے اور اسکی پاس قوم ہو پس وہ اس میں
ہیں۔ ابن جوزی اسکو موضوعات میں لایا ہے اور خطا
کیا اس لئے کہ اسکو عبد اللہ بن حمید نے ابن عباس

وغیرہ من حدث عائشہ رہ مرفوعا وقال العقیل
 انه لا یصح فی هذا الباب عن النبی علیہ السلام شی
 وکن اقال البخاری عقب احده له تعلیقا فقال ویدکر
 عن ابن عبان جلساءه شرکاؤه ولا یصح قال العقیل
 الموقوف احیم ذکره السخاوی وقال الزرکشی من احادیث
 له بهدیه فجلساءه شرکاؤه فیهما رواه الطبرانی
 حد حسن بن علی **حدیث** من بان عنید
 وجبت الصدقة علیه قال السخاوی اصل **الحدیث**
 من بلغه عن الله عز وجل شی فیہ فضیلة فکان
 به ایماناً به ورجاء ثوابه اعطاه الله ذلك وان
 یکن كذلك قد سبق علی العسقلانی فی الکلام
 علی لو حسن احکم ظنه بحجج لنفعه الله به فقال
 لا اصل له ونحوه من بلغه شی الخیر والحق ان یمنها
 فرقا فی تلویح المعنی وصحیح المنبئی فان الخیر الثانی
 رواه ابو الشیخ فی مکارم الاخلاق عن جابر
 وفی سند بشیر بن عبید وهو متروک والطریق
 لا یخلو من متروک ومن لا یصح كما ذکره السخاوی
 ان غایة الامر فیه انه ضعیف ویقولیه رواه ابن
 البر من حدث انس كما ذکره الزرکشی فکان اذکره العز
 جماعة فی منسک الکبیر لا انه لم یسند له یعزالی
 احد یؤید انه ذکر السیوطی فی جامع الصغیر قال
 الطبرانی لا وسط عن انس بلفظ من بلغه عن الله
 فضیلة قاله فیصد بهما الیهما ففی الجملة له اصل
 لکن استشكل بانه ان حملا ما بلغه علی الحدیث الضعیف
 ینافی قوله ایماناً به لانه اعتقد الثبوت امتثالا

اور عائشہ سے روایت ہے اور کہا عقیل نے اسباب میں اس حدیث
 کوئی روایت صحیح نہیں ہے اور ایسا ہی بخاری نے بعد لای اس حدیث
 کے کہا ہے اور کہا ابن عباس ذکر کیا ہے کہ ہمیں اس کی اس میں شریک
 ہیں اور صحیح نہیں اور بخاری نے عقلا سے ذکر کیا ہے کہ اس کا موقوف
 صحیح ہے اور کہا زرکشی نے جب کو یہ صحیح جابر سے روایت نہیں اور کہا
 میں شریک ہیں اسکو طبرانی نے حسن بن علی سے روایت کی ہے
حدیث جبکہ عذر نظام ہوتا ہے تو اس پر صدقہ دینا واجب ہے۔ کہا
 سخاوی اسکا کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** جبکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی
 شے ملی جہیں فضیلت ہو اور اسکو ایمان اور ثواب کے لیے کمالی
 تو اسکو اللہ تعالیٰ سے شے دینا ہے اگرچہ الیہ ہو اور عقلا نے سے
 کلام اس پر اس حدیث کی بھی گذر چکی ہے اگر کوئی تمسے اپنا اعتقاد
 سے درست کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو اس میں نفع دیتا ہے یہ کہا اسکا
 کچھ اصل نہیں ہے اور ایسا ہی کا بھی کچھ اصل نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ سے
 شے ملے اور حق یہ ہو کہ ان دونوں حدیثوں کا اور معز بن جعفر سے
 کہ دو کتب حدیث ابو الشیخ نے مکارم الاخلاق میں جابر سے مرفوعاً
 کیا ہے اور اسکی سند میں بشیر بن عبید ہے اور وہ متروک ہے اور اسکا
 بہت طرق ہیں کوئی طریقہ غالی متروک اور مجہول ہے نہیں ہے
 جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے غایۃ الامر یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے اور یہ حدیث
 ابن عبد البر نے انس سے روایت ہے اسکی تقویت کرتی ہے جیسا کہ زرکشی
 نے ذکر کیا ہے اور ایسا ہی العز بن جماعت نے منسک کے میں ذکر کیا ہے اور کہا
 فی اسکو نہ نہیں کیا اور کسی طریق میں بکبار اور وہ حدیث
 جامع صغیر میں اسکی تائید کرتی ہے اور کہا طبرانی نے فی وسط میں
 انس ان لفظوں سے روایت کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی فضیلت
 پہنچی اور اس میں صدقہ ذکر ہو تو یہ اسکو نہ یا اسکا حاصل اسکا کچھ اصل
 لیکن اس میں اس طرح سے ایک شے ہے اگر لفظ ما بلغہ کو صدقہ ضعیف ہے بلکہ اس

وایمان کا لفظ اسکا کچھ اصل ہے اور اسکا کچھ ثبوت ہے

لغوله ایمانی فرض کون التحد الذی بلغه ضعیف
 لان الضعیف لا یطلق الاحتیاط لم یکن المضمون ثابتاً
 وان حمل علی الصحیح نافیاً قوله وان لم یکن الامر كذلك
 فرض کون ذلك الامر لیس كذلك ینافی الصحة المستلز
 لکون ذلك والجواب بان اختار الاول ونقول اعتقاد
 الثبوت لا یتوقف علی السند الجواز ان یكون من
 آخره اذا کان عاماً ودرجہ عمومیة فالثبوت حیث
 من حیث هذا الادراج لا غیر واختار الثاني فحمل
 علی ما صرح سنداً ظاهراً فیما یمکن التصدیق
 بقبول من هذه الحیثیة ویحتمل ان غیر صحیح باطناً
 کتب ذلك الثواب الذی بلغه مع کون الحدیث
 واقع لکون بعض وثاقه الظاهر العدالة مع بقیة
 الشروط وباطناً كذلك والمحققون علی الصحة
 لضعف الضعف فانهم من حیث الظاهر فقط مع
 احتمال کون الصحیح موضوعاً وعکس کذا افاده
 الشیخ ابن حجر المکی فی حل معنی هذا التحد الا ان جعل
 مرجع الصحیح قوفاً فاخذ به ای بالفضیلة یعنی الفضل
 والظاهر انه راجع الی شئی فیہ فضیلة ومعنی اخذ
 ای عوایه قوله او فعلاته قوله ایماناً به ای ایماناً بالله
 ایقناً بوجوب ثوابه لان المعنی ایماناً بذات التحد
 كما حله الشیخ فاحتاج الی تحمل فی الجواب الله اعلم
 بالصواب **حدیث** من بشرنی بخیر صفر
 بشرته بالجنة لا اصل له **حدیث** من بورك
 له فی شئی فلیکرمه قال ابن تیمیة هو من کلام بعض
 السلف **حدیث** هو استوا وراح منه فاخرجه ابن ساعته من

یا وجو ضعیف بحکم حدیث کی تسلیم کر لیا ہو اسلئے ضعیف نہیں
 ہوئے مگر اس پر حکم مضمون ثابت ہو اگر کہ صحیح ہو حمل کیا جائیگا تو قول
 او کو کافی ہوگا (اگر امر اس طرح ہو) اسلئے کہ ضعیف ہونا صحت کا
 ہے جواب یہ کہ ہم پہلو شق اختیار کرتی ہیں او کو تو میں کہ مقتدا شریعت
 کا سند پر وقوف نہیں ہے شاید کسی اور وجہ سے ثابت ہو گیا کہ وہ عام
 ہو اور عموماً میں اس کو درجہ اول میں قبول کرتا ہوں اس وقت عام
 داخل کر نیسے ہوگا نہ کسی اور وجہ سے یا دوسرے شق کو اختیار کرتے ہیں
 اور ہوگا اس سند پر حمل کرتی ہیں جو ظاہر میں صحیح ہو پس کاتبین
 اس ضعیف سے ہو سکتا ہو اور احتمال ہے کہ باطن میں صحیح نہ ہو پس
 اس وقت اسلئے یہ قوایں کہا جائیگا جو اس کو ظاہر یا دوسرے شق
 واقع میں ضعیف ہو اسلئے کہ راوی کے ظاہر میں عدالت وغیرہ
 صفات سے متصف ہیں اور باطن میں ایسا نہیں ہیں اور تحقیق
 کا یہ نہیں ہے کہ صحت اور حسن اور ضعف من حیث الظاہر اور
 احتمال ہو کہ صحیح موضوع ہو اور موضوع صحیح ہو ایسا ہی شیخ ابن
 کئی فی اس حدیث کی معنی میں کہا ہو مگر فاخذ بہ کی تفسیر کا مرجع
 فضیلت کو بنایا اور ظاہر یہ کہ راجع شرفیہ فضیلت کی طرف
 معنی اخذ بہ کی یہ ہیں کہ عمل کرے پس خواہ قول ہو یا فعل اور
 ایماناً بہ کی ایمان لا ناساً قد اسد اور ثواب کے امید کا یقین کرنا
 ہے نہ کہ ایمان ساتھ اس حدیث کی جسطرح شیخ فی کہا ہو
 اس کے جواب کی طرف تکلیف سے محتاج ہو ہو و اما حمل
 بالصواب **حدیث** جو شخص مجھے خارجوں کے نکلنے کے
 بشارت دی میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں اس کا کچھ
 اصل نہیں ہے **حدیث** جب کو کسی شے میں برکت ہو تو جائز
 کہ اس کو لازم کر لیا۔ کہا ابن تیمیہ یہ بعض سلف کی کلام ہے
 میں کہتا ہوں اس کلام میں اس کی اہم معلوم کیا ہو اس کو ابن

انہو عائشہؓ کا ذکر الزکشی قال السخاوی رواہ
ابن ماجہ من یحدثنہ عنہ فہو عابد لفظ من یحدثنہ
شعۃ فلیہ لزوم و ہو عند البیہقی قال الشعب بلفظ
رزق بدل من اصنافک و ہو کذلک فی الجواز
الصغیر باللفظین **حدیث** من تزوج امرأ
لما لہا حرمہ اللہ مالہا و جمالہا قال الزکشی
لا یعرف و قال السخاوی لم اقف علیہ فی الصحیحین
المرأۃ لما لہا و جمالہا و حبیبہا و دینہا فاطفردت
الدين تربت یدک **تحد** من تربی بغير ذیہ
فقتلہ فدمہ ہذا لیس لہ اصل یعتقد و حکایات
الحج المروئیۃ فی ذلک عن النبوع علیہ السلام لم یثبت
شعۃ **حدیث** من تکلم بکلام الدنیا فی المسجد
احبط اللہ اعمالہ اربعین سنۃ قال الصغیر موضع
وہو کذلک لانه باطل منہ و معتبر **تحد** من
تواضع لغنی لاجل غنلہ ذهب ثلثا دینہ ذکر
ابن الجوزی فی الموضوعات قال السیوطی و لم یصیب
رواہ البیہقی فی الشعب عن ابن مسعود و ان لفظ
من دخل علی غنی فواضع لہ ذهب ثلثا دینہ
وقال فی کومہما اسناد ضعیف **حدیث**
من جالس عالما فکلمہ فجالس نبیا قال السخاوی
لا اعرف فی المرفوع قلت لکن معناه صحیح لان العلماء
ورثہ الانبیاء و قد قال اللہ تعالیٰ (فاستلوا اهل الذکر
انکم لہم لاعلمین) و ورد الشیخ فی قومہ کاتبی
امتہ **حدیث** من جد وجد ترجع السخاوی
و لم یکل علیہ قلت لا اصل لہ بل ہو من کلام بعض

النس او عائشہؓ سی روایت کی ہے جیسا کہ زکشی فی ذکر کیا ہے کیا صحیح
نہ ہو کہ ابن ماجہ فی انس سے ان لفظوں سے رفع روایت کی ہے جو شخص
کسی شے سے کسی شخص یا چیز کو چاہے کہ مکہ لازم کرے اور یہ سمجھتی ہے شعب میں
اس طرح ہے اس صاحب کے لفظوں سے کہ ہر مسئلہ میں ہی میں کہتا ہوں مانع
ضعیف میں دونوں لفظوں سے روایت ہے حدیث جو شخص عورت کو کہتا
کہ سبب نکاح کرے تو اس کے سبب مال و جمال و اس کا حرام کر دیتا ہے کہا ذکر
لے یہ معلوم نہیں ہے اور کہا سخاوی میں اس پر اقف نہیں ہوا اور
صحیحین میں یہ نکاح کی بجائے عورت مال و جمال و حرمہ اور دین
دین کا ضروری کر تیری مانند خالک کو دہ ہوں حدیث حسنہ ہے
عورت کی اسوا کوئی اور عورت بنائی ہر قیل کیا گیا تو خون اس کا صلیج کا
اس کا کچھ اصل معتد علیہ نہیں ہے اور جو حکایتیں جن کے کتاب میں آنحضرت
مرو میں انس کی کوئی ثابت نہیں ہے حدیث جو شخص مسجد میں دنیا کی کلام
کرے اللہ تعالیٰ اس کی چالیس برس کے عمل کا بدلہ کرے کہہ صغیری موضع
یہ اس طرح ہے اس لئے کہ بناوٹ سے باطل ہے حدیث جو شخص
کیلے تو اسے کرے تو اس کو دین کے دو تہا بیان جاتی ہے تو میں یہ سکون
جو سب سے موضوعات میں ذکر کیا ہے کہ اس کی کوئی وہ صلوب کو نہیں ہو چکا
لے کہ سمجھتی ہے شعب میں ابن مسعود اور انس ان لفظوں سے روا
کی ہے جو شخص غنی پر داخل ہوا اور اس کی تواضع اس کی دو تہا بیان دین
جاتی رہتی میں اور کہا دو تہا بیان کے سند ضعیف ہے حدیث جو
شخص عالم کی پاس بیٹھا کہ یا نبی کی پاس بیٹھا کہا سخاوی میں اس کو
نہیں جانتا میں کہتا ہوں معنی اس کے صحیح میں اس لئے عالم غیر فن کی
دارت میں اور اللہ تعالیٰ فی فسرہ یا نبی اس سوال کو داخل کرے کہ اگر تم
نہیں جانتو اور یہ بھی یا نبی شیخ ابنی قوم میں مثل نبی کی ہے
اسی است میں حدیث جس کو شش کے اوپر یا یہ سخاوی اس کو ترجمہ
لا یا نبی اور سب سے کلام نہیں میں کہتا ہوں اس کا جو اصل نہیں ہے بلکہ بعض فاضل کو کہتا

من تواضع لغنی لاجل غنلہ ذهب ثلثا دینہ
کرنا ترجمہ کیا ہے

لما جلد له اصلا قلت وكذا لفظ بعضهم من حذر
بئرا لخبية وقع فيه ولكن معناه صحيح مستفاد
قوله تعالى ولا يحيق المكر السئ الا باهله **حديث**
بين حلف بالله صادقا كان كمن سبى الله وقد
ترجمه السخاوي ولم يذكر عليه قلت معناه صدق
وصوابه اذ كان في عينه صادقا ليكون حلفه
ذكرا موافقا لو كان الحالف منافقا قال ابن الزنج
ما علمت في المرفوع وقد قال الامام الشافعي حلف
بالله تعالى قط صادقا ولا كاذبا اجلا لا الله عز وجل
فلو كان معنى هذا الخد صحيحا لما كان ترك اليمين
اجلا لا الله عز وجل من الخصال المحمودة انتهى لا
يعني انه لو كان تركه من الخصال الحميدة لما كان فعله
من الشوائب السعيدة وقد حلف صلى الله تعالى عليه وسلم
في مواضع متعددة من احاديث متباعدة كما حلف
تعالى في كتابه في ما كان من خطابه فينبغي ان يحل ترك
الحلف من الخصال المحمودة على حالة الخصوصية للمعاينة
بعض ما يتوجه عليه لا يحلف علنا باجملة **حديث**
من دخل السوق فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحيي ويميت هو حي لا يموت بيده
الجنة وهو على كل شئ قدير كتب الله له العلف حسنة و
عند العلف حسنة ووقع له العلف درجة قال ابن
الجوزي هذا الخد معلول اعلاه افة الخد ذكره
في جامع قال هذا خد عزير قال ابن ابي حاتم
سالت ابي عن هذا فقال خد منكر وقع في خطا و
غلط ورواه ابن ماجه في سننه وفي سنن صنفه فاذن

میں سے کہا اصل نہیں یا یا اور یہی یہ لفظ میں جو شخص یہاں کیلئے
کو ان کو تو تو اوس میں گرتا ہے لیکن معنی کے صحیح میں اس سے
مستفاد میں (نہیں) لفظ کو برا لگا دینے کے (حدیث حسنہ)
اور حاکمی نام ہی سچی قسم کی وہ اس شخص کے طرح جس نے اس کی تسبیح
کی اور یا کی خاد کو سکوترجمہ میں یا ہی اور اس کے کچھ کلام نہیں
میں کہتا ہوں معنی درست میں اس لئے کہ جب قسم میں سچا ہے تو یہ قسم
کے موافق ہوگی ہو اگرچہ منافق ہو اور کسی نام ذکر ہے۔ کہا ابن
نے میں سکوترجمہ نہیں جانتا حالانکہ امام شافعی نے کہا ہے میں نے
کے نام کی بسبب حالت اس کی کہ قسم نہیں کہ یہ سچی نہ ہو سچی اگر معنی
حدیث کی صحیح ہو تو امام شافعی کہیں قسم بسبب اندھا کی جلالت
اس خصلت محمودہ کو ترک کرے انتہا اور پوشیدہ میں اگر قسم کا
ترک کرنا خصلت محمودہ ہوتا تو آنحضرت کا فعل کہیں نیک خصلتوں
شمار کیا جاتا حالانکہ آنحضرت بہت حدیثوں میں ثابت ہوا کہ قسم کا
بسیار کہہ دے تعالیٰ فی قرآن کی بہت مکاتوب میں آنحضرت کو مخاطب کر کے
قسم کی ہے پس لائق یہ کہ قسم کا ترک حالت خصوصیت خصال محمودہ کیا
یاد دی اس طرح کہ مدعی علیہ کو مان یا یاد دی وار سے قسم لی جاوے
حدیث جو شخص بازاری میں داخل ہوا اور کہا نہیں کوئی لائق علف
کی گواہی دے کیلئے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کو لو کہ اس اور
وہی کیلئے زندہ کرتا ہے اور مانتا ہے اور وہ زندہ نہ مرنے والا اس کے
ہتھمیں نیکی و اور ہر چیز پر دہرے۔ تو تعالیٰ اس کیلئے ایسا کہتا ہے کہ
اور اس کے لاکھ گناہ دور کرتا ہے اور اس کیلئے لاکھ رحمتیں
کہا ابن قیم الجوزی نے یہ حدیث معمول سے ترجمہ کی جامع میں ذکر کیا ہے کہ
اس حدیث کو رسول کہہ رہا ہے حدیث عربیہ، اور کہا ابن ابي
حاتم نے بھی یہ روایت اس حدیث کی بابت پوچھا ہے جس کو اس میں غلطی
خطا واقع ہو اس کے اس حدیث میں سند ضعیف روایت کی ہے اس کے

الدرا قطنی والنسائی والبیہقی والبغوی وقال
ابن حبان لا یجوز کتب حدیثہ الا علی وجه التعجب
یفتر بالوضوئنا عن الاثبات واللہ اعلم بحقائق
الحالات **حدیث** من دعا ظالم بطول البقاء
فقد احب ان یعمی اللہ ذکرہ العزالی فی الاحیاء و
الزحشر فی تفسیرہ قال السخاوی ولم یرہ فی المرفوع
اخرجه ابو نعیم فی الحلیۃ من قول سفیان الثوری
قال ابن الجوزی وکل ما یرو فی معناه موضوع اعجب
اسنادہ مبناہ والا فلا شک فی صحیح معناه وقد قال
العراقی فی تخریج احادیث الاحیاء رواہ ابن ابی الدنیا
فی کتاب الصمت فی قول الحسن البصری کذا قال المسقلی
تخریج الکشاف **حدیث** من رفع ید فی صلوة له
موضوع **حدیث** من زانی و زاد ابی ابراہیم
عام واحد دخل الجنة قال ابن تیمیة انه موضوع و
کذا قال النووی آخر الحج من شرح المصنف انه موضوع
باطل الاصل و قال الذہبی طرقة کلھا لینه بیوت
بعضها بعضا لکن ما فی رواۃھا متهم بالکذب **حدیث**
من زار العلماء فکان زارنی ومن صافح العلماء فکان
صافحہ ومن جالس العلماء فکان جالسا لیس فی الدنیا
اجلس لیس یوم القیۃ قال فی الذیل فی اسنادہ حفص
حدیث من زرع حسد لیس حدیث فی البیہقی
وهو صحیح فی المعنی فی الدنیا والعقب وقد تقدم
الکلام علی حدیث الدنیا من رعة الآخرة **حدیث**
من سبق الی باح فهو له هو معنی ما فی ابی داؤد
من حدیث اسمر بن مصرس بلفظ من سبق الی ما لم

ابن حبان

درا قطنی اور نسائی اور دارمی اور ابو ذر عنی کہا ہے اور کہا ابن حبان
نی نہیں لاتی حدیث ایسی حدیث کو تعجب کی جیسا کہ موضوعات بطریق
لاقی ہیں اور اللہ تعالیٰ مالات کو بے جا و الا یہ حدیث حسن ظنا کو
لے لیں عمر کی دعا کی و سنو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو دوست کہا ہے
نے احیاء میں ذکر کیا ہے اور زحشر میں فی تفسیر میں کہا ہے اسناد میں
مرفوع نہیں جانتا بلکہ ابونعیم فی حلیۃ میں سفیان ثوری کو نقل
نقل کیا ہے کہا ابن جوزی فی جو حدیث ان معنی میں مروی
ہے وہ موضوع ہے یعنی باعتبار اسناد اور بنا کی ورنہ اسکی صحت
معنی میں تو کو شک نہیں ہے مالا کہ عراقی فی تخریج احادیث احیاء
میں کہا ہے کہ سبو ابن ابی الدنیا فی کتاب الصمت میں حسن ہے
اسے ذکر کیا ہے اور سیاح عقدا فی فی تخریج الکشاف میں کہا ہے حدیث
بجسے رفع یدین کیا تو اسکی مانا نہیں ہوتی یہ موضوع ہے حدیث
بجسے تیری و میری یا رب ربم علیہ السلام کی ایک میں نہایت
کی وہ جنت میں داخل ہوگا کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہے اور سیاح
نوی نے آخر الحج میں شرح المصنف کہا ہے کہ یہ موضوع ہے باطل ہے
اسکا کہ اصل نہیں ہے اور کہا ہے اسکا کہ سب طرق نرم میں بعض
کو قوی کرتی ہیں لیکن ان واسوئیں کہ متهم بالکذب ہے حدیث
جسے عالم کی زیارت کی تو اسخیر میری زیارت کی اور جسے عالم کو
مصافح کیا تو کیا اس نے مجھے مصافح کیا اور جو شخص عالم کی پا کر
بیٹھا تو گویا میری پاس بیٹھا اور جو شخص میری پاس بیٹھا تو
قیامت دن میرے پاس بیٹھو گا کہا ذیل میں اسکی سند میں
کذا ہے حدیث جسے زراعت کی کوس کا فی حدیث نہیں اور اسکی
معنی دنیا اور آخرت کی صحیح میں اور سب کلام اس حدیث کی کجی کو چھوڑ دینا
آخرت کے کتبے پر جو حدیث جسے سب کجی کی طرف سے تہا ہے اور یہ حدیث کو
نہیں اس حدیث کو جو ابوداؤد میں اسمر بن مصرس ان لفظوں میں جو شخص

العقيل في الضعفاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال
 بل يظن صبر على حرمكة ساعة باعد الله جهنم منه
 سبعين خريفا وقال هذا باطل لا اصل له قلت قد
 ذكره الامام السلف في تفسير المدارك وهو امام جليل
 فلا بد ان يكون الحديث اصل اصيل غايته انه يكون
 ضعيفا **حديث** من صلى على جنازة في المسجد
 فلا اجر له قال ابن عبد البر خطا فاحش في الصور و
 فلا شئ له قلت وهو محمول على رواية فلا شئ عليه
 قد بنيت المسئلة في رسالة مستقلة **حديث**
 من صلى خلف تقى نكاحا صلى خلف نبى لا اصل له
حديث من صلى على ولم يصل على آلى فقد جمع
 لم يوجد **حديث** من طاب هذا البيت
 وصلى خلف المقام ركعتين شرب من ماء زمزم غفر
 له ذنوبه بالغلة ما بلغت قال السخا ولا يصح قد لا
 العامة كثيرا لا سيما بكة بحيث كتب على بعض جد
 الملاصق لزمزم وتعلقوا في ثوبه عنام وشبهه مما
 لا يثبت الاحاديث النبوية بمثله قلت حيث اخبر
 الواحد في تفسيره والحد في فضائل مكة والحد
 في مسنده بل يظن من طاب بالبيت اسبوعا ثلثي مقام
 ابراهيم فركع عند ركعتين ثلثي زمزم فشرّب
 ماؤها اخرج الله من ذنوبه كيوم ولدته امه لا يفت
 انه موضوع غايته انه ضعيف مع ان قول السخا
 لا يصح لا ينافي الضعف والحسن لان يريد به لا
 يثبت وكان الرئي فهم هذا المعنى حق قال في محقق
 انه باطل لا اصل له وقد اخرج بعض علمائنا في

عقيل في الضعفاء عن ابن عباس ان الغفون مرفوع روایت کی ہے جو
 شخص کی گرمی پر ایک ساعت صبر کرے تو اس کا اوس دوغ کو ستر نہیں
 دور کرتا ہے اور کہا یہ باطل ہے ہر کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں اس کو باطل
 نے تفسیر مدارک میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بڑا جلیل القدر امام ہے جس کو
 ہے کہ حدیث کا کچھ اصل ہونا چاہیے غایت الامر یہ ہوگا کہ ضعیف ہوگی
حدیث جو شخص مسجد میں جنازہ پڑھے تو اس کو اجر نہیں ملے گا
 کہا ابن عبد البر نے یہ خطا فاحش ہے صواب یہ ہے کہ روایت اس طرح
 ہے فلا شئ علیہ میں کہتا ہوں اس کے سننے یہ میں کہ اس پر کچھ گناہیں نہیں
 یہ سند ایک سال استقلال میں لکھا ہے **حدیث** جس نے متقی کے
 پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے نبی کی پیچھے نماز پڑھی ہر کچھ اصل ہے
 ہے **حدیث** جس نے مجھ پر رو دھیا اور میرا آل پر نہ بھیجا تو اس کو
 ظلم کیا نہیں ہے **حدیث** جس نے نماز کی کچھ ہفتہ طویل کیا
 اور پیچھے مقام کو درگت نماز پڑھی اور بانی زمزم کیا تو اس کے گناہ
 بخشے جاتی ہیں خواہ کس قدر میں کہ اس نے دو سو صحیح نہیں ہے اور عوام
 الناس میں بہت مشہور ہے خصوصاً مکہ میں بعض دیواروں پر جو نماز
 سے ملی ہو ہیں لکھی ہوئے اور اسے ثبوت لہو ایسے چیزوں کے اعتبار
 کیا ہے جسے حدیث ثابت نہیں ہو سکتی مثلاً خواب میں کہتا ہوں
 اس کو و حدیث تفسیر میں اور ضعیفی فضائل مکہ میں اور یسے سند
 میں ان الفاظ سے روایت کی ہے (جس نے ایک ہفتہ طویل کیا یہ مقام
 پر اگر درگت نماز پڑھی پھر زمزم پر اگر اسے پانی پیا تو اس کو ستر
 تعالیٰ گناہوں کا ایسا نکالتا ہے گویا اس کو اس کی مان فی آج جنازہ
 تو موضوع نہ ہوگی غایت یہ کہ ضعیف ہوگی باوجودیکہ قول سخا دی کا
 کہ یہ صحیح نہیں ہے ضعف اور حسن کے متافی نہیں ہے مگر جلد کے
 یہ معنی ہوں کہ یہ ثابت نہیں ہے اور مرئی فی یہی معنی سمجھ کر مختصر
 میں کہا ہے کہ یہ باطل ہے اس کا کچھ اصل نہیں اور بعض علماء نے

استدلہ بهذا الحديث على تكفير الكبار
الصغار ومع ان كون الحج يكفر نكاحا وطلاقا لا يجمع
كما صرح به النووي في القاضى عينا والنووي
وغيرهم من الكبار انه لا يكفر الكبار الا التوبة
مطابقا لسبوعا في المطر غفر له ما سلف من ذنوبه
لا اصل في المرفوع لكنه فعل حسن ان البدل بن
جماعة طاعت بالبيت سببا كما عا د الحج غفر
لتقبيله وكذا اتفق لغيره من الكبار غير بلقاء
مجاهدان بن الزيد طواف سببا ذكره السخاوي
فذا خرج ابن جماعة من هذا ان عمر رضي الله عنهما
كما ياب الحج من سبب حديثا بعبادة الله لا اصل
يحد من طواف حول البيت سبعين في يوم صائفا
شديد حره ومن عن رؤس وقارب بين خطاه
قل التائب وغفر بصيرة وقل كلاما لا يدرك الله نعت
ولسنا بالحجر في كل طواف من غير ان يؤدى احد
كتبا لله لا بكل قدم يرفعها ويضعها سبعين
حسنة ومحامد سبعين الف سيئة ورفع له سبعين
الف درجة ويعتق الله عنه سبعين فبتر عن كل
عشر آفات درهم ويعطيه الله ثلثا سبعين شفعا
ان شاء في اهل بيته من المسلمين ان شاء في العا
وان شاء جعلت له في الدنيا وان شاء اخرت في
الاخرة اخرج البهقي في تاريخ مكة عن ابن عباس
الله تعالى عنهما مرفوعا في رسالة الحسن البصري
مناسك بن الحاج بنحوه لكن اثار الوضع لا يحد
ولذا قال السخاوي انه باطل حديث من هذا

اس حدیث سے عجیب دلیل کہ جو کہ چوں بڑی گناہ و درجہ عالی میں مالک
حج کسی کبیری گناہوں کا دوہرنا خداوند جل جلالہ کی عیسا کہ توبہ
قاضی عیاض اور نووی وغیرہ نے کہا بدست استہکامی تصریح کی کہ کسی
گناہ سوا تو بڑی اور کسی چیز دوہرنا بدست استہکامی حدیث جو شخص
میں سات مرتبہ طواف کرے تو اسکی پچھلی گناہ بخشش جاتی ہیں۔ بکا فروع
ہو نا ثابت نہیں لیکن یہ ایسا کام ہی تاکہ البد بن جماعت بارش
میں غناء کعبہ کا طواف کیا جب حجر کی مقابل آتا تو اسکی چوٹی کیلئے
ہنگامہ ایسا ہی کی وغیرہ لوگوں کیلئے اتفاق ہوا ہی ملک کہا مجاہدان بن
زید بنی بارش میں طواف کیا ہی یہ مرفوع و صحیح ذکر کیا ہی اور ابن
نے ابن عمر کی کتاب ترجمہ میں اس میں سے حدیث ذکر کی ہے۔ پس حدیث
کا کچھ اصل ہے حدیث جو شخص غار کعبہ کی گردسات مرتبہ گری کے
دونوں میں طواف کرے اور اپنا سرنگار کعبہ اور قدم چوٹی پہنچ کر کے
اور غیر چیزوں کی طرف التفات نہ کری اور انکھیں بند رکھی اور
نہ کم کرے (مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں) اور حجاز کو کعبہ پیری میں
چوٹے (سوا اسکی کہ کسی کو ایذا دی) تو اللہ تعالیٰ اسکی لئے ہر قدم
کے اوٹھانی اور کہیں پر سر نہ زاری کی کہتا ہی اور سر نہ زاری اس
دور کر ہی اور سر نہ زاری جو اسکے لمبند کر تا ہی اور سر غلام و سکوتر
سے آزاد کر لے (ہر غلام اس سر نہ زاری قیمت کا) اور اللہ تعالیٰ اسکو ستر
لوگوں کی شفاعت بخشا ہی خواہ ملک ہر اون کے لئے کری خواہ عام لوگوں
کیلئے اور اگر چاہے دنیا میں لے چاہے آخرت کیلئے رکھے
اس کو جنت دی تا رہے کہ میں ابن عباس سے مرفوع
روایت کی ماقبل لایا ہے اور رسالہ حسن بصری
میں اور مناسک ابن حاج میں اسے طرح ہے لیکن
علامتین وضع کے اوپر غلام میں اسے واسطی
سخاوی نے کہا ہے کہ یہ باطل ہے حدیث جو شخص

اسبوعا حافيا حاسرا كان له كعتق رقبة ومن فاسبر
 في المطر غفر له ما سلف من ذنبه ذكره الغزالي في الايام
 قال العراقي لما جد هكدا وعند الترمذ وبان ماجه
 قتد ابن عمر رضي الله عنهما من طواف بالبيت اسبوعا فلما
 كان كعتق رقبة قلت في الجامع الصغير من طواف
 بالبيت اسبوعا وصلى ركعتين كان كعتق رقبة
خدا من عبد الله بجهل كان ما يفسد اكثر مما
 يصلح يروى من كلام ضرار بن الازور الصحابي وروى
 عن ائمة مرفوعا التبعيد بغير فقه كالحمار في الطريق
 ويؤيد خد لغية احدا شد على لفظ العبد
 عابد **حديث** من عرف نفسه فقد عرف ربه
 قال ابن تيمية موضوع وقال السمعا ان لا يعرف مرفوعا
 واغايبكي عن يحيى بن ذال الرائي من قوله قال النووي
 انه ليس بثابت يعنى عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يفتد
 ثابت فقد قيل من عرف نفسه بالجهل فقد عرف ربه بالعلم
 ومن عرف نفسه بالفناء فقد عرف ربه بالبقاء ومن
 عرف نفسه بالعجز والضعف فقد عرف ربه بالقدر
 القوة وهو استفاد من قوله تعالى (ومن ير عن مله
 ابراهيم الامن بسفه نفسه) اي جملة ما حيث لم يور
ربها خدا من عرف نفسه استراح ليس في الفروع
 بل يروى عن سفيان بن عيينة ليس بضم الدح
 عرف نفسه يعني فاستراح من مدح الخلق وذا
حديث من عشق ضعف فكم ذات ما شهيد
 يروى عن طريق سويد بن سعيد عن علي بن مسهر
 اليعاقبة عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله

عن علي بن مسهر اليعاقبة عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله

سات مرتين في باؤن اذنكم سر طواف كرم او سكو غلام كس اذ اركبوا
 بار بر ثواب لساہی۔ اور جو شخص بارش میں سات مرتبہ طواف کرے تو
 اس کو گناہ پچھلے بخشے جاتی ہیں۔ اس کو سزا الی اچھا میں نے کر کیا ہے کہا
 نے میں اس کو بطرح نہیں پایا اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ابن عمر سے
 جو شخص نماز کی سات مرتبہ طواف کرے اور اس کو شمار کرے تو اس کو غلام
 آزاد کرے ثواب لساہی میں کہتا ہوں جامع صغیر میں جو شخص خد کے
 کے گرد سات مرتبہ سیر اور دو رکعت نماز پڑھے اس کو غلام آزاد کرے ثواب
 لساہی حدیث جو شخص چل سے استسکا کی عبادت کرے تو فدا کرے اور اس کو
 سے زیادہ مزا ہے یہ ضرر بن الازور صحابی کا مرفوع اور زعمی نے اتاری
 مرفوع روایت دلکی ہے عبادت کرنا لساہی فقہاء کے چل کے کہیں کیسے
 اور یہ خدا اس کو تائب کرے یہ فقہاء کی بحث ہے شیطان پر ہر ایک حدیث
 جس میں نفس کو معلوم کیا اوسے پر رب کو معلوم کیا کہا ابن تیسرے موضوع ہے
 اور کہا سمعانی حکام مرفوع ہوتا ہے ثابت نہیں ہے لیکن مجھے بن معاذ رازی کا
 قول ہے اور کہا نوے یہ آنحضرت سے ثابت نہیں ہے لیکن معنی اس کو ثابت کرنا
 بعضوں نے کہا ہے جس پر نفس کو جاہل سمجھا تو اوسے کو عالم سمجھا جس پر
 اپنے نفس کو فانی سمجھا تو اوسے پر رب کو باقی سمجھا اور جس پر اپنے
 نفس کو عاجز اور ضعیف سمجھا تو اوسے پر رب کو قادر اور قوی سمجھا
 یہ معنی اس آیت سے مستفاد ہوتا ہے (نہیں کو ثبات ابراہیم کو کر
 وہ شخص جو بی وقوف ہو) یعنی جس پر اپنے رب کو معلوم نہیں کیا وہ
حدیث جس نے اپنے نفس کو بچا پناوہ آرام میں ہوا یہ روایت
 مرفوع نہیں بلکہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے نہیں ضرر دینیج
 اس کو جس پر اپنے نفس کو بچا پنا یعنی وہ خلقت کی مدح اور ذم سے
 آرام میں ہوا حدیث جو شخص عاشق ہوا اور برائی سے بچا اور اس کو
 چھپایا اور مر گیا تو شہید ہوا۔ یہ سدید بن سعید فی علی بن مسهر
 اوسے الی یحیی القات اوسے مجاہد بن اوس نے ابن عباس سے

بہ فرعوناً بلفظ فهو شهيد وهو ما انكره ابن معين
وغیر علی سید حتی الحاکم عن یحیی بن معین
ما ذکره هذا الحديث قال لو كان في فرعون
قال الشيخ او وكلم ينفر به فقد رواه الزبير بن
قال حدثنا عبد الملك بن عبد العزيز المجتوب عن
عبد العزيز بن ابی حاتم عن ابی حنيفة عن محمد
به فرعوناً وهو سند صحيح وقد ذكره ابن حزم في
الاحتجاج فقال افاضك هو اهلك شهيداً
ان عن بن بقت قريعين رواه هذا قوم ثقاة
بالصدق كذب مدين قال ابن الربيع تعقت اذا ما
تخل بالحل عالم يكون له ناظر وشهيد افعى خالصة
من كاهلها واما مات شهيداً قال الشيخ
الحاكم في تاريخه يسابور الخليفة تاريخ بغداد ابن
عساكر في تاريخ دمشق واخرج الخطيب ايضا من
عائشة بلفظ من عشق فعم ما شهيداً
او مره الديلمي بلا اسناد العشق من غير مرية كفا
للذنب **حديث** مع الله في غربة دله
خائباً حتى كرت به ترجمه اليها ولم يكل عليه قلت
اصل في اعله **حديث** من علم احاد آية من
الله فقد ملك رتبة قال ابن تيمية موضوع في
هو كما قال **حديث** من فضل بين وبين أبي علي
فعلية وكذا باطل الاصل وهو من مقربات
للشيعة الشيعية **حديث** من قال في ديننا بؤنة
فاقتله صنع سيئ المثل كما في الوجيز **حديث**
من تقدم لا خير برفيقا توصله فكما تقدم جردا قال

ان لفظ من مرفوع روایت دکنی کی ہے نہ وہ شہید ہر کس کا بن معین غیر
فی سید انکار کیا ہے جس کو حاکم نے یحیی بن معین حکایت کی ہے کہ جب سید
یہ حدیث دکنی لکھی کہا اوسے اگر میری پاس گھبراؤ نہ ہو تو ما تومن
سید جب کرتا کہہ سناوے بھی اس منفرد نہیں بلکہ زبیر بن عکابر
بھی مرفوع روایت بیان کی ہے کہا اوس نے حدیث کی ہے عبد الملك بن
الماجشون نے عبد العزيز بن ابی حاتم سے اسے ابن ابی حنيفة اوسنی سے
اور سند صحیح ہے اور اسے ابن حزم نے تحت بھی لکھی ہے اس طرح کہا اوس
اگر تو مالت عشق میں ہلاک ہو گا تو تو شہید ہو کر مر گا اور اگر تو حسان کیا
گیا تو تو شہید ہی آگہ باقی رہی گا یہ حدیث سے نقد لوگوں نے روایت کی ہے کہ
اور شک ہے بھی کہ میں نے کہا ابن بقیہ جب تو اپنی محبوبہ جلوت میں
تو تعقت اختیار کر یہ جان کر خدا تعالیٰ حاضر حاضر اور غیور حاضر میں جسے
عشق کو چاہا باور گناہ ہے بجا ہے یہ گناہ تو شہید ہو کر مر گا کہا شیخ نے کہ حاکم
نے تاریخ میلہ پر میں نے خطیب نے تاریخ بغداد میں اور ابن عساکر نے تاریخ
دمشق میں روایت کی ہے اور خطیب نے عاشق سے بھی ان الفاظ کی روایت کی
ہے جو شخص عاشق ہوا اور گناہ سے بچا ہے کہ شہید ہو کر مر گا اور
نے بلا اسناد دکنی کی ہے کہ شہد عشق گناہوں کا لغادہ ہے **حديث**
جو شخص حالت غربت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ اس کو تکلیف
میں کہتا ہے صحابی کو ترجمہ میں آیا اور یہ کہ کلام نہیں کہ میں کہتا ہوں
کہ سیرت زکریا کا کہ اصل میں **حديث** جو شخص اپنے بہنو کو ایک آیت
السا بامد سے سکھلاوے کسی گدے کا لک ہو جائے کہا بن تینے یہ موضوع ہے اور
ذیل میں بھی بیا ہے **حديث** جو شخص میر اور میرا میں ان لفظ
سے فائدہ نہ تو میرے ہر اور اس سلفیت وغیرہ کے باطل ہے ہر کس کے
ہیں شیعہوں کا ہے **حديث** جس نے ہادی بن ابی اسے کہتا ہے
تو اس کو قتل کرے ہر سحان طہری وضع کا حکم کیا ہے ایسا ہے جو میرے **حديث**
جس نے کہا کی گئی تو اس کو قتل کر لیا گیا اوس نے گہرا لگے کیا کہا

این تہیہ ہو موضع و فی الذیل ہو کما قال **الحق**
 من قرأ البقرة ولم یدع بالشیخ فقد ظلم قال السخاوی
 لا اصل له قلت لعل اصله ان من کان من الصحابة
 اذا قرأ الزہراوین کان جلیلا عندہم **حدیث**
 قرأ البقران منکوسا القی فیہ لنا منکوسا موضع **حد**
 من قرأ فی العجم لم یشرع ولم یرکب لم یصل لا السخاوی ولا اصل
 وکذا افرادہ سورۃ فانزلنا معقب لوضو لا اصل له وهو
 سنتہ انتوی اراد انہ لا اصل له فی المرفوع والافقد
 انفقہ ابو الیث السمرقندی وهو لم جلیل واما قوله
 وهو مقفوت سنتہ اوسۃ الوصول لیل مستقل
 کما حققہ العزائم استبان یصلی بعد کل وضو وشرط
 احد فوریہا بعدہ فلا یافی قراءۃ سورۃ وغیرہا
 الوضو قبل الصلوۃ نعم قبل الاول ان یصل قبل ان
 اعضاء وضو واللہ اعلم بخلاف من قسدا وجب
 علیہا قال السخاوی کہ افق علیہ لکن فی معنیہ للسائل
 حق وان جاء علی فرس ودر مضی قلت وکذا لکن فی
 معنہ اذا تاکم کریم قوم فکرمو ولا شکرہ از کل مؤمن
 اکرم عند اللہ یشہادہ قولہ نکاح (ان اکرمک عند اللہ
 اتقکم) **حدیث** من قصص اظہارہ فی الخلق لکن
 عبیدہ رسلہ قال السخاوی کہ لعل لکن فیصل الامام
 علی السجادی کان الشرف الدیما علی یاثر ذلک عن بعض
 مشایخہ **حدیث** من صلوۃ من الخرافۃ فی
 آخر جمعۃ من شہر رمضان کان ذلک جابر الکل صلوۃ
 خاتمۃ فی عمرہ الی سبعین سنۃ باطرا طعنا لہ منا قاض
 للاجماع علی ان شہادۃ العباد لا یقوم مقام

یہ حدیث
 مستقل
 ہے

این تہیہ بی موضع ہو اور ذیل میں یہ ایسا ہے حدیث جو شخص سورہ
 بقرہ پڑھتا ہو اور اسکو شیخ کہہ کر نہیں پکارا جاتا تو وہ غلط ہے کہہا
 سخاوی کہہا کہ اصل نہیں میں کہتا ہوں شاید اصل اسکا یہ ہو شخص صحابہ
 سے نہ راویں میں سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھتا ہوا وہ کہہ کر نہایت رگ
 تھا حدیث جو شخص آدن کو الٹا پڑھے تو وہ آگ میں آٹا کر کی ڈالا جائیگا
 موضع ہو حدیث جو شخص فجر میں لم یشرع اور الم ترکب پڑھے تو وہ کی گئی
 نہیں ہوتی کہہا سخاوی کہ کچھ اصل نہیں ہے اور انزلنا وہ منی بعد پڑھے کہہا
 کچھ اصل نہیں بلکہ اس سے سنت فوت ہوتی ہے انتھو کارادہ ہے کہ یہ مرفوع نہیں ہے
 اسکو فقہ ابو الیث السمرقندی نے ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بڑا جلیل القدر امام اور مراد
 اس قول سے (سنت فوت ہو کر) فضل وضو کی ہے اس میں شہید غزالی نے سخت
 کہہ کر وضو کی لہو کو ہی سنت مستقل نہیں ہے بلکہ مستحب ہے کہ وضو کی بعد نماز پڑھنا
 جائز اور وضو کی بعد صلی ہے اسکا کسی شرط نہیں کیا تو وضو کی بعد نماز پڑھنا
 سورہ وغیرہ نہیں کچھ اسکو منافی ہے ہون ان بعض کو کہہا ہے کہ یہ وضو کے بعد
 نماز پانی خشک نہیں ہے بلکہ نماز پانی جائز وادع علم حدیث جس نے ہمارا قصد
 کیا۔ اسکا حق یہ ہو واجب کہہا سخاوی میں اس پر رقت نہیں ہو لیکن
 اسے معنی میں یہ نہ ہو اسکو لکھتے ہیں اگرچہ گویا یہ اسکا حال ہے کہ جبکہ
 میں کہتا ہوں مجھ کو کتنے میں سے جبکہ گویا یہ اس سے قوم کا معزانی آئے تو کسی نے
 کہہا وہ ایک نہیں ہے کہ ہر مومن کے نزدیک ہر مومن جیسا کہ اللہ کا فی شہادت رکھتا
 ہے (تحقیق عزت اللہ سے کہ نزدیک ہو جو تم سے زیادہ تعالیٰ پر امید
 جو شخص اپنے ناخن مخالفہ و آثار تواریخ لکھو نہیں بیا رہے نہیں کہہا کہہا
 نے پڑھ کر نہیں پایا لیکن امام احمدی اسکا مستحب فی یہ تصریح کے ہے
 شرف دیباہی بعض مشائخ سے بھی نقل کرتا تھا حدیث جو کوئی آخر
 جموع رمضان میں نہسر النض قضاکر تو نہسر بر سر عمر تک اسکو فوتی
 نماز کا بدلہ ہو جاتا ہے یہ قطعاً باطل ہے اس لئے کہ اجل
 مخالف ہی کہ کوئی شے عبادات میں قاتم مقام کی ہوں

من لم يلدوم على أربع قبل الظهر لم تنله شفاعته
 ذكره السيوطي في آخر كتاب الموضوعات ان الحافظ
 ابن حجر يعني العقلا في مثل عند فاجاد بل باطل
 لا اصل له حديث من لم يخف الله خف منه
 لم ثبت مناه وصححه معناه **خُد** من لم يصلي
 الخي يصلح الشرح هو من كلام بعض السلف **خُد**
 من لم يكن عند صدقة فليعن اليهود لا يصح **خُد**
 من لا تكلته وجهت محبة من كلام حلي قال الخطيب
 حديث من لم ينفعه علم ضره جملة لا عرفه
 حديث من نصح جاهلا عاداه جاء بعض
 وليس شيء من المسند قال السخاوي لا استخضر
 بل روى الخطيب عن محمد بن المني لا ترد علي **خُد**
 فيستفد منك علما ويخذلك **عَد** **الْحَد**
 من وسع على عياله في يوم عاشوراء وسع الله عليه
 السنة كلها وفي رواية سائر سنة قال الزركشي لا
 اغناه من كلام محمد بن المنتشر قال السيوطي كلاب هو
 صحيح اخرجه البيهقي في الشعب من **خُد** **ابن**
الحَد وابي هريرة وابن مسعود وجابر بن عبد الله
 وقال اسانيد كلها ضعيفة ولكن اذا ضم بعضها
 الى بعضها فادقوه وقال الحافظ ابو الفضل العزقي في **الْحَد**
خُد ابي هريرة هذا ورد من طرق صحيح بعضها ابو
 الفضل بن فاضل وورد ابن الجوزي في الموضوعات
 من طريق سليمان بن ابي عبد الله عنه وقال سليمان
 مجهول ذكره ابن جبار في الثقات قال **الْحَد** **خُد** حسن على
 رايه قال له طرق عن جابر بن عبد الله شرط مسلم ان

جو شخص باركوت پر قبل ظہر کے پیش کی کرے اور کو سیر شفاعت نہ پہنچے
 کے بیٹوں آخر کتاب موضوعات میں ذکر کیا ہے کہ عقلائی سے روکا جاتا ہو
 سوال ہوا اس نے جواب دیا کہ یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں **خُد**
 جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس سے خوف کرے اسکی بنا صحیح نہیں
 معنی صحیح ہیں **خُد** خبر صلاحیت ذکر و نشر اسکی صلاحیت نہ
 ہے یہ بعض سلف کی کلام ہے **خُد** جسکی پاس صدقہ نہ دہیو تو
 نصرت کرے صحیح نہیں **خُد** جسکی کلام نہ ہو اسکی محبت نہ
 ہے کہا خطیب نے علی کی کلام ہے **خُد** جس شخص کو آپ
 علم نفع نہ دی تو جہل اسکو ضرر دیتا ہے۔ میں اسکو نہیں جانتا **خُد**
 جو شخص جاہل کو نصیحت کرے وہ اسکو دشمن سمجھتا ہے بعض
 کا قول ہے اور کسی سنی نہیں ہے اور کہا سناؤ میں اسکو نہیں جانتا
 اور خطیب نے سمیر بن شتر سے روایت کی ہے کہ کبریا کا خطا ہے نہ کہ اسے
 کہتری سے حاصل کر لیا اور پر تجھ دشمن بنا سچو کا **خُد** جو شخص نے
 عیال پر عاشورہ کی دن فراخی کر لیا اللہ کا اس پر تمام پس فراخی کر لیا
 اور ایک روایت میں کل کچھ سا کا لفظ آیا ہے معنی دونوں ایک میں
 کہا زکری نے ثابت نہیں بلکہ محمد بن منبش کی کلام ہے کہا طیبی نے اس طرح ہے
 نہیں کہا بتا بہت صحیح ہے جعفی فی شعب میں ابی سعید خدر اور ابو ہریرہ اور
 ابن مسعود اور جابر بن عبد اللہ ہم ہی روایت کی تو اور کہا سنی میں
 ضعیف ہیں لیکن جب بعض بعض کی طرف ملائی جائیں تو قوی
 ہو جائیں اور کہا حافظ ابو الفضل عراقی فی المالی میں حدیث ابو ہریرہ
 کے بہت طرق سے آئی ہے بمعنون کی ابو الفضل بن نصر نے
 تصحیح کی ہے اور ابن جوزی اسکو طریق سلیمان بن ابی عبد اللہ
 سے موضوعات میں لایا ہے اور کہا سلیمان مجہول ہے ابن
 جبار فی اسکو ثقہ کہا ہے کہا اوسن نے یہ حدیث اسکی راوی یہ
 حسن ہے کہا اور اسکی لئے بہت طرق بار سے مشرط مسلم نے

ابن عبد البر فی الاستذکار من روایۃ ابی الزبیر
 وہی صحیحہ فالرواقہ ورد ایضاً من حدیث
 ابن عمر وخرجه الدارقطنی فی الافراد موقوفاً علی
 عمر وقد اخرجہ ابن عبد البر بسند جید ^{رواہ}
 فی الشعب عن محمد بن النضر قال کان یقال فذلک
 وقد جمعت طرقہ فی جزء ہذا کلام العراقی فی
 نقلہ السیوطی قال قد لخصت الجزء الذی جمعه
 فی التعقیبات علی الموضوعات **حدیث** من
 الحسناء یطمر ہرہا لیس یحدث ولعل الحسناء
 لکنا یہ عن الحسناء العبری عن فی التزیل بالحیث
 مہرہا کنا یہ عن الاعمال الصالحۃ المسختہ **حدیث**
 من تمام الحج ضرب الجملہ ہومن کلام الامش فالہ بن ابی
 قلت قد مضى الصديق جالہ فی حجة الوداع بحضور
 البنی علی اللہ علیہ وسلم ولم ینکر علیہ فذلعلی المرأ
 من اضافة المصلا الی فاعلہ وفیل اضافة الی المفعول
 وهو الاظهر ومعنی القام اشہر المعنی انہ یعمل فیہ
 حتی یضرب ویہان اللہ **الاستعاذ** من حسن الموافقة
 الموافقة ترجمہ الحق اولم یتکلم علیہ قلت ومعنا
 صافی المثل لولا الوام لہلک الا **حدیث**
 من علامة الساعة التلذذ عن الامامة لیس
 یحدث ومعنا صحیح ذکرہ بن الربیع وقد ورد عن
 سلامة بنت الحر مرفوعاً عن من اثر طالساعة
 ان یتدفع اهل المسجد لایحدون اماما یصلی ہم
 احمد وابوداؤد وابن ماجہ **حدیث** من
 فتنۃ العالم ان یكون الکلام احب الیہ من السکوت

اسکو ابن عبد البر نے اسکا زمین ابی الزبیر سے روایت کی اور یہ صحیح طریقہ
 ہے کہا اوس نے یہ ابن عمر سے بھی مروی ہے اور دارقطنی نے اسکا
 میں ابن عمر سے موقوف روایت کی ہے اور اسکو ابن عبد البر نے جید
 لایا ہے اور بیہقی فی شعب میں محمد بن نضر سے روایت کی ہے
 کہا اوس نے یہ مشہور تھی اوس نے ذکر کر دیا اور میں اوس کے سب طریق ایک
 رسالہ میں جمع کئے ہیں یہ کلام عراقی کے امالی میں بھی سیوطی نے اسکو
 نقل کیا ہے اور کہا سیوطی نے میں کے رسالی کا تعقیب علی الموضوعات
 اختصار کیا ہے حدیث جو شخص حسین عورتوں سے خطبہ کہے تو انکو
 مہر دے حدیث نہیں شاید اسکا ترجمہ یہ جو قرآن میں الحسنی
 تفسیر کیا گیا ہے اور مراد مہر سے اعمال صالحہ میں حدیث
 اونٹوں کا مانا حج کے نعمات سے ہے۔ کہا ابن ربیع نے یہ عمر
 کے کلام ہے میں کہتا ہوں حجة الوداع میں ابوکر صدیق کا
 کو مارنا آنحضرت کی رو برو ثابت ہے اور آپ کو سپر نگار نہیں کیا
 پس ثابت ہوا کہ مراد اس سے نہایت مصدق کی ہر فاعل کی طرف اور
 بعضوں نے کہا ہے اضافہ مصدق کی طرف ہے یہ غلط ہے
 ہے اویس نے لفظ تمام کی مشہور میں اور صدیق کے معنی ہیں کہ اونٹ
 پر رست میں بوجہ لاد جاوے تاکہ راغبائی اور خوار کیا جاوے اور تعالیٰ نے
 حدیث موافقت بہتر دیتی ہے سخاوی اسکو ترجمہ میں لایا ہے اور بیہقی
 کلام میں میں کہتا ہوں شیخ بن جواس مال کہ میں اگر موفقت نہ
 تو خلقت ہلاک ہو جاتی حدیث قیامت کے علامتوں سے جو مانتے ہیں
 ہند ابن ربیع نے ذکر کیا ہے کہ حدیث سندش اور سند کے ثبات میں احمد
 سلامت بہت حسرت مرفوعہ سے قیامت کی علامتوں سے جو کہ اہل مسجد
 باہم تلافی کر لیں کوئی امام نہ بائیں گے جو انکو نماز پڑھائے اسکو احمداور
 ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے **حدیث** عالم کے
 فتنہ سے ہے کہ کلام اسکو سکوت سے پسند ہو

ذكر الحديث بطوله في الاحياء وقال العراقي رواه
ابونعيم وابن الجوزي في الموضوعات وكذا ذكره
المختصر حديث من الذنوب ذنوب لا يكفر
الا الوضوء بعرفته في الاحياء وقال العراقي لم اجده
اصلا حديث موثوقا بل ان موثوقا قال العقلاء
انه غير ثابت قلت هم من كلام الصوفية والضعف
اختيارا قبل ان موثوقا اضطرابا والمراد بالثبوت
الاختيار ترك الشهوات واللهوات ما يرتب عليها
من الذلات والغفلات حديث الموت كفارة
للمسلم ذكره ابن الجوزي في الموضوعات ولم يثبت
كما ذكره العراقي في ماله من انه ورد من طريق
بهارية الحسن انتهى رواه البيهقي في الشعب و
القضاعي من تحذ ان من مرفوعا وصححه ابو
بن العراقي حديث المؤمن اذا قال صدق
واذا قيل له صدق لا يعرف هذا اللفظ وكان
مقتبس من قوله والذي جاء بالصدق وصدق
بر اولئك هم المفلحون والمراد بالمؤمن هو الكامل
واستأنس السخاوي بشقه الاول بمعنى حديث
يطيع المؤمن على كل جملة غير الخيانة والكذب
الثاني بحديث رأي عيسى بن مريم رجلا يسر
فقال له اسرفت فقال لا والذي لا اله الا هو فقال
آمنت بالله وكذبت حيفي بل رواه ابن ماجه
بن عمرو خلف بالله فليصدق ومن حلف له
بالله فليرض من لم يرض بالله فليس من الله
حديث المؤمن سريع الغضب سريع

يہ احیاء میں لمبی حدیث کا ایک نمونہ ہے اور کہا عراقی نے اسکو
ابونعیم اور ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے اور ایسا ہی مختصر
میں ہے حدیث کتابوں سے بعض السنن گناہ ہیں کہ وہ قیوم عرفہ کے
ماسوا کا کچھ کفار نہیں ہے۔ احیاء میں جو اور کہا عراقی نے بنی ہاشم
نہیں یا حدیث مروی ہے کہ عسقلانی نے ثابت کیا
ہے۔ میں کہتا ہوں یہ صوفی کی کلام ہے اور صوفی کہہ رہے ہیں مروی ہے
اختیار سے پہلے اس کے کہ مروی ہے مفسر اسے اور مراد نہایت اچھا ہے شہوت
اور کپیلوں کا ترک کرنا ہے اور مجاہد سہولت اور غفلت مترتب ہوتی ہے
حدیث سوت ہر مسلمان کیلئے کفارہ ہے۔ ابن جوزی نے اسکو
موضوعات میں ذکر کیا اور جواب کو نہیں پہنچا اسلئے کہ عراقی نے
امالی میں ذکر کیا ہے کہ حدیث بہت طریق کی سبب سے کہہ رہے ہیں جو
ہے اتنا اور یہ جھوٹے تشبیہ میں اور قصاصی نے اس سے مرفوع روایت کر
ہے اور ابو بکر بن عراقی نے اس کے تصحیح کی ہے حدیث مومن جیگر
سچ کہتا ہے اور جیسا اسکو کہہ کر کہا جادوی قوا اسکی تصدیق کرتا ہے
ان الفاظ سے معلوم نہیں ہے گویا اس آیت کا اقتباس ہے
اور شخص کہ آیا اس حدیث کی تصدیق کی وہ لوگ متقی ہیں
اور مراد مومن کامل ہے سخاوی نے یہ شق پر اس حدیث کی سند سے
دلیل کی کہ مومن جو رخصت پر پیدا کیا جاتا ہے سوائے خیانت
اور کذب کی اور دوسرے شق پر اس حدیث سے عیسیٰ بن مريم
علیہا السلام نے ایک شخص کو چوری کرتی دیکھا کہا کیا تونی چور
کی ہے کہا اور نہیں قسم مجھ کو کچھ سوا کوئی مضبوط نہیں ہے فرمایا
علیہ السلام میں اللہ تعالیٰ سے ایمان لایا اور میری آنکھوں میں جھوٹہ
بلکہ ابن ماجہ نے اسے روایت کیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی قسم کہے تو سچ کہے
اور کہے تو جھوٹ کہے کہ وہ اسی ہے جو اس شخص سے اللہ تعالیٰ سے قسم
نہیں لے اسکا قسم کسی شے میں نہیں حدیث مومن جگہ غصہ کرے

لأن الورده العزالي في الأحياء وقال أخرجه عنه أحمد
 هكذا قلت هو معنى حديث الحجة تعترى لحيات
 امتي وقد جاء في حديث طويل أن المؤمن قد يكون
 سريع الغضب سريع الفحشاء فذلك بمالك وقد يكون
 الغضب سريع الفحشاء فهذا هو المؤمن الكامل و
 الناقص من يكون حاله بالعكس **حديث**
 المؤمن يسير المؤمنة قال الصغما موضع خذل
 المؤمن عن كريم والمناقص خبيث قال الصغما موضع
 احاديث المصابير ولم يثبت رواه أحمد عن
 به فرغوا ولفظ الفاجر بدل الناقص والخبث الكبر
 الخداع ومعنى عن كريم انه ليس بذي مكروه هو خذل
 لا تقاد له لئنه **حديث** المؤمن حلوى الكافر
 قال العسقلاني باطل الاصل قلت قد تقدم ان عليه
 كان يحل لواء العسل وسبق ان قلب المؤمن حجب
تحل المؤمن لئنه محمودة في الأحياء وقال العراقي
 اقول له على اصل قلت وسماه يحبه المراد المؤمن
 الكامل لقوله تعالى (وزعمنا ما في صدورهم من عل)
 اي حيله **حديث** المؤمن ملق والكافر
 مؤلف **حديث** والمعنى ان المؤمن ملق بالبلايا
 تكفيو الماله من الخصايا والكافر محفوظ عن البلايا
 محمودة بالعلمية عليه القبا ولا ان الدين اسجن
 وجنة الكافر **حديث** المؤمن مؤمن بالله
 اصل له رفيع واعاها هو من قول مالك وغيره
 العالم بلفظ الناس مؤمنون على انما هم **حديث**
 المؤمن يندفع من كلام سعيد بن جبير ذكره في

ابن عزالى احياء لا يابى اور کہا منجھ فی اس طرح نہیں پاؤں
 گئے میں کہتا ہوں یاس حدیث کی بحث میں تیزی قصہ کہتی ہیں
 اس کے خیال کو گوئی اور ہم حدیث میں آیا ہے کہ مومن کو علیل غصہ اور
 اور عیسیٰ دور ہو تا ہی ہیں اور کا بدلہ ہو گیا اور کسی مومن کو دیر سے
 آتا ہی اور دیر دور ہو تا ہی ہیں یہی ایک دوسر کا بدلہ ہو گیا اور کسی مومن کو
 دیر سے آتا ہی اور عیسیٰ دور ہو تا ہی ہیں مومن کامل ہے اور ناقص وہ
 جس کا حال ایک برعکس ہو **حدیث** مومن تہوڑی تکلیف والا ہے
 صفائی فی موضع ہر **حدیث** مومن فرما ہوا کہ تم اور ملحق فرمت
 والا بخل ہے یہ نہ معراج کی کہ کہ صفائی فی موضع ہے اور مومن کو کڑا
 یہ بیجا اسلئے کہ احمد ابی ہریرہ مروی ہے کہ ایسی مومن تھیں کہ کچھ فاجر
 کا عظیم و خبیث لکڑی کا لکڑی کے تھیں اور معنی کریم ہیں کہ مومن کہ
 نہیں کہ تا کہ اسب لمبر داری اور تری فرمایا جانا ہر **حدیث** مومن
 ہے (یعنی حلوی کو دوست کہتا ہی) اور کافر تری ہی (یعنی شرابی کو دوست کہتا ہی)
 کہا خدا فی باطل ہے کہ کچھ اصل نہیں میں آتا مومن عجمی گڑ بچا ہر کہ
 انھیں علوا اور شہ کو دوست کہتا ہی تم اور گڑ بچا ہر کہ مومن کا دل حلوا کو دوست
 کہتا ہی **حدیث** مومن جب نہیں تا اہیامیں ہے کہ عارفی میں اس کے
 پروردگار نہیں ہوا میں کہتا ہوں اسکی معنی میں اس کی اس مومن کامل ہے
 اس کے معنی فرمایا ہی (اور ہم کو کہوں کہ کھینچ لیں) **حدیث** مومن
 والا ہی اور کافر یعنی والا ہی یہ نہ کہ مومن مومن نصیب تھیں ہیں
 گناہ دور کر کے ہی اور کافر نصیب تھیں محفوظ رہتا ہی اور مومن میں گناہ
 ہے نا کو بال و دکا اور میری شہ ہی اور اسلئے دیا مومن کی قید غازی
 اور کفر کیلئے جنت ہر **حدیث** مومن اپنی نسبت امانت داری پر
 نہیں عالموں کے بغیر کا قول اس طرحی آدمی اپنے نسبوں کے
 ہیں **حدیث** مومن شریب کہا جاتا ہے شرف
 میں ہے کہ بعد سعید بن جبیر کے کلام ہے + +

رسالة الكشف عن مجاز هذه الامة الالفين اسكو صحت لکھا ہے
 وقد تحقق قوله سبحانه ورون عن الالف بضعه عشر
 سنة **حدیث** النساء تنصرون بعضهن بعضا
 قولكم و قد ادرج في هذا صحيح البخاري
 النسيان طبع الانسان قال البخاري ولا اعرفه هذا
 اللفظ بل في الطبراني عن ابن عباس مرفوعا المومن
 ان ذكر ذكر قلت وفي التنزيل (واذكروا انما
 فلا تنسى الاما شاء الله وعهدنا الى آدم من قبل
 فضي) ويرى الانسان مشتق من النسيان وفي تحقيقه
 كلام عربين البيان قيل اول الناس والناثي **حد**
 نصره الله للعبد خير من نصرته لنفسه من كلام
 بن الورق قال يقول الله ابن آدم اذا ظلمت فاصبر
 بنصرته فان نصرته خير من نصرته لنفسك و
 الامام احمد قال بلغني انه مكتوب في التوراة فذكر
 قاله البخاري وقال السيوطي اخرجه عبد الله بن احمد
 رواية الزهد عنه قال بلغني **حد** النظر الى الوجه
 الجليل عبادة قال ابن القيم سئل عنه شيخنا يعني
 تبعية فقال هذا كذب باطل على رسول الله ^{عليه} السلام
 لم يروه احد باسناد صحيح بل هو من الممنوعات
 قلت قد ورد النظر الى الوجه الحسن مجلوا البصر والنظر
 الى الوجه القيم يورث العلم وهو يفتن من صفرة
 خلق الانسان ووصف به كما رواه ابو نعيم في الحلية
 من جابر كل شطرونه بسند ولكن كلاهما ضعيف
 ثاني اشد منعوا يقوى الاول **حد** النظر الى المرأة
 حسنة والخضرة يزيدان في البصيرة واه ابو نعيم في

رسالة الكشف عن مجاز هذه الامة الالفين اسكو صحت لکھا ہے
 ان ثلث من يوحى اليه في كل يوم من امره ما لا يدركه من حكمة
 عورتين بعض بعض لکھا ہے مدد کرتی ہیں یہ قول عکرمہ کا ہے حدیث صحیح بخاری
 میں درج ہے **حدیث** یہونا آدمی کا طبیعت سے ہے کہ ہنساوی
 میں اسکا ان لفظوں سے نہیں جانتا بلکہ طبری میں ابن عباس سے مرفوع
 روایت ہے۔ مومن یہونی والا ہے کہ او دلائے جاتا کہ کہتا ہے۔ میں کہتا
 ہوں قرآن میں ہر برس نوہنیں یہونا لکھا ہے جو اسد جاسی اور ہنسی بچے
 آدم سے عہد کیا ہیں یہول گیا اور کہا گیا ہے کہ انسان نسیان سے
 مشتق ہے اور اسکی تحقیق میں بڑی کلام ہے اور کہا گیا ہے یہولا آدم
 کا پہلا یہونی والا ہے **حدیث** اسد کا کی مدد آدمی کیلئے بہتر ہے
 اسکی مدد اپنی نفس کی۔ یہ وہی الورد کا کلام ہے کہ اسکی اسکا
 فرمایا ہے اسی میں آدم کی جب ظلم کیا تو سبکراو سبک کر نصرت سے جاتی
 اسلئے کہ میری مدد میری لئے بہتر ہے میری مدد اپنے نفس کی لکھا ہے
 احمد بن محمد یہونجا ہے کہ یہ توراہ میں لکھا ہے پس اسکی ذکر کیا ہے
 اسکو سخاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا اسکو طبری نے عبد اللہ بن احمد
 الزہری میں اسکی لایا ہے کہ اسکی صحیح یہونجا ہے **حدیث** میں نے
 طرف دیکھا عبادت ہے کہ ابن قیم نے شیخ ابن تیمیہ اسکی بات
 سوال ہوا تو اسکی لکھا ہے رسول اللہ علیہ وسلم یکذب ہر باطل سے کہ شیخ
 اسکو صحیح سند روایت نہیں کیا بلکہ یہ ممنوعات سے ہیں کہتا ہیں
 ثابت ہوا ہے کہ حسین مذکور دیکھتا نظر کو روشن کرتا ہے اور قیم مذکور
 قلم بیکر نامہ قلم بقتہ تین روزی کو کہتے ہیں جو آدمی پر آجاتی ہے اور
 جو اس میں ہے ابو نعیم نے ایک جزائست ضعیف سے حدیث میں جابر
 سے روایت کی ہے اور دو سند زیادہ تر ضعیف ہے اور پہلی جز
 کو یہ حدیث قوت دیتی ہے عورت حسین اور زرد کی طرف دیکھنا
 نظر زیادہ کرتا ہے اسکو ابو نعیم نے حدیث میں جابر سے روایت کیا ہے

نظرہ الی ریدہ احوالی اللہ من عبادہ تین سنہ

م اور اس کے ساتھ کے ساتھ

عن جابر رواہ فی الجامع الصغير فهو ضعيف ليس بموضوع **حدیث** نظرہ الی وجہ العالم الحدیث
 اللہ من عبادہ ستین سنہ صیاما و قیاما فی نسخۃ سمعنا و غیرہ عن انس رضی اللہ عنہ من فوعا بة و لا یعم
 قالہ السخا و قد مرہ النظر علی وجہ عبادہ رواہ الطبرانی و الحاكم عن ابن مسعود و عمران بن
 نعم الصبر القبر قالہ الرکشی لم یوجد فی مسند الفردوس من خد ابن عباس من فوعا بة الکفو القبر الجاریہ و
 بیضہ فی المسند قال السیوطی فی الطیور یا بسندہ علی بن عبد اللہ قالہ نعم الاختان القبر **حدیث**
 نعم العبد صہیب لعم یخف اللہ بعبصہ شہر فیکلہ الامولید فی اصحاب العواہل العربیۃ فبعضہم یرویہ عن
 عمرو و بعضہم یرضہ قال السخا و فی رأیت بخط شیخنا یعنی العسقلانی انہ ظفر بہ فی شکل الحد لابن قتیبة
 لم یدلکہ بن قتیبة سند و قالہ ان صہیب انما یطبخ بالانحاف فحقا انتہی قال السبکی فی شرح التخصیص لہ اہذا الکلام فی
 من کتب الحدیث لامر فوعا و لامر فوعا و لا یصح البی علیہ السلام و لا عن عمر مع شدۃ التقصیر قال الترمذی فی حاشیہ
 المعنی عن والدہ انہ رأی بخطہ ما صورہ و رأیت الخط ابابکر بن العربی شہبہ الی عمر بن الخطاب لا انہ یدلہ
 اسناد او قال العراقی لا اصل لہذا الحد و لم اقلہ علی اسناد قط فی شئ من کتب الحد و بعض الخافینہ
 الی عمر بن الخطاب من قولہ و لم الاسناد الی عمر و قال الامامین فی حاشیہ علی المعنی و قفت الحلیۃ لا فی نعیم
 علی حدیثی ترجمہ سالم الحوین حدیثہ من طریق

صیاما کہ جامع صغیر میں ہے بہت ضعیف ہے موضوع نہیں **حدیث**
 سنہ عالم کی طرف دیکھنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ساتھ ہر کسی عباد
 قیام اور صیام کی ہر کما سخا و فی نسخہ سمعان وغیرہ میں انس مرفوع
 روایت ہے اور صحیح نہیں اور طبرانی اور عالم فی ابن مسعود و عمران بن
 حصین روایت کی ہے کہ علی کی سنی کی طرف دیکھنا عبادت ہے
حدیث مبر سر سال قبر ہے کہا زکشی نے یہ نہیں پایا گئے
 اور سند فردوس میں ابن عباس مرفوع ہے بہتر کتب عورت
 کے کو قبر ہے اور سند میں اسکیلے سفید چوڑی گئی ہے۔ کہا
 سیوطی نے طو رات میں علی بن عبد اللہ بہتر نہیں قبر میں
حدیث بصر غلام صہیب اگر فرستادہ ہو ورتا تبھی
 اسکی بیگزانی زکرا مولیوں اور صحابہ سانی اور اہل عربی کلام
 میں مشہور ہے۔ بعض عمر سے روایت کرتے ہیں اور بعض مرفوع
 کہا سخا و فی نے نیز شیخ معقلانی کا خط دیکھا ہے کہ اسکی اسکو
 حدیث کی شکل پر ابن قتیبہ میں دیکھا ہے اور ابن قتیبہ کی اسکی لکھی
 کوئی سند ذکر نہیں اور کہا مروی ہے کہ صہیب شکی عباد اسکی محبت کرنا
 نہ اسکی عذاب خوف سے انتہا دیکھا اسکی فی شرح تلخیص میں نیز اسکو
 کہے کتاب قدیم نہیں دیکھا مرفوع موقوف نہ آنحضرت
 یہ عمر سے باوجود دیکھنا اسکی بہت تلاش کی ہے اور کہا شہبہ نے شہبہ
 سنی میں ابن ابی الدرداء کہنے کا خط اس صورت سے دیکھا ہے مرفوع
 ابابکر بن العربی کو دیکھا کہ اسکی اسکو عمر بن خطاب کی طرف مرفوع
 ہے گروہ اسکی سند بیان نہیں ہو کہ عراقی نے اس حدیث کا کچھ اصل ہی
 اور نیز اسکی حدیث میں نہیں دیکھو اور بعض غوی حضرت عمر کا
 قول ہے میں اور میں کوئی سند نہ نہیں دیکھو اور کہا دایمے
 نے مائشہ سنی میں معنی یہ حدیث ابی نعیم کی حدیث میں سالم
 کے ابن حذیفہ کی مناقب میں طرق عمر سے دیکھے ہے

قال سمعت رسول الله عليه السلام يقول ان سالما
 شديد الحب لله عز وجل لو كان لا يحيا الله ماعصاه
 انتهى ذكره ابن ابي شريف في حاشيته شرح جمع الجوامع
 وفي سنن ابن لهيعة انتهى قال الزمركشي لا اصل لهذا
 الحديث لكن في الحلية من شد ابن عمر مرفوعا ان سالما
 شديد الحب لله لو لم يخف الله ماعصاه وقال الخطيب
 السيوطي في شرح نظم التلخيص كثر سؤال الناس عن
 نعم العبد صهيبي لم يخف الله بعصه ونسبه
 الى النبي عليه السلام ونسبه ابن مالك في شرح النكاح
 وغيره الى عمر قال الشيخ بهاء الدين السبكي لم ار هذا
 الكلام في فتى من كتب الحديث لا مرفوعا ولا موقوف لا
 عمر ولا عن غيره مع سند التلخيص انتهى نعم قد مر
 في سالم لاصحبت عمر مرفوعا ان معاذ بن جبل امام العلماء
 اليوم القيمة لا يحجبها من الله الا للرسول ان سالما
 لو اؤخذ بغيره شديد الحب لله لو لم يخف الله ماعصاه
 اخبره الديلمي حديثا نقطة من دوات عالم
 احب الى الله من عرق سائمة ثواب شهيد موضوع كما
 في الدليل حل بينا نوم المؤمن ميتا اي نوم خفيف
 وسمعه خبات اضعيف ذكره في النهاية بلائس
 وذكره الكوراني بلفظ نوم المؤمن ميتا وموضوعا
 حل بينا نوم العالم عبادة لا اصل له في المرفوع
 كذا بل ورد نوم الصائم عبادة وصحته تبديع
 له مضاعف وعاءه مستجاب ذنبه مغفور
 واه اليه في مسند ضعيف عن عبد الله بن ابي
 بن روا بوضع في الحلية عن سلمان نوم على علم

كها او سكت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فراق سالم فقال في حديث
 ركبنا هو اگر فرضا الله تعالى کا خوف نہ کرتا تو تب بھی اسکی بیفرانی نہ کرتا
 انتہی ہکوا بن ابی شریف فی حاشیہ شرح جمع الجوامع میں کہ گیا ہے
 کہ اسکی سند میں ابن اہیمہ ہوا ہے اور کہا زکشی فی اس حدیث کا کہ اصل
 نہیں ہے لیکن ملیہ میں ابن عمر سے مرفوع روایت کہ سالم اللہ تعالیٰ
 سے بہت محبت رکھتا ہے اگر فرضا اللہ تعالیٰ کا خوف نہ کرتا تو تب بھی
 نا فرانی نہ کرتا اور کہا حافظ سیوطی شرح نظم التلخیص میں اس حدیث کی روایت
 نے بہت سوال کیا ہے بہر خدام صہیب اگر فرضا اللہ تعالیٰ کا خوف نہ کرتا تو
 بھی اسکی نا فرانی نہ کرتا بصورت اسحضرت کیطرح مذکور کیا ہے اور ابن ابی
 شرف کا یہ دیگر میں عمر کی مشہور کیا ہے اور کہا شیخ بہاء الدین السبکی نے میں نے
 کلام کو کسی حدیث میں نہیں دیکھا نہ مرفوع نہ موقوف نہ عمر سے نہ کسی غیر
 باوجود کہ میں اسکی بہت تلاش کی ہے انتہی اللہ عالم کی حقیر کہ سناؤں جبل
 عالم کا امام ہر قیامت دن اسکا اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہوگا کہ
 اللہ عالم کی اسکی مذہب کا اللہ تعالیٰ ہی سخت محبت رکھتا ہے اگر فرضا
 تعالیٰ سے نہ خوف نہ کرتا تو تب بھی اسکی نا فرانی نہ کرتا اسکو دلی سے
 روایت کیا ہے حدیث اللہ کا کو نقط دوات عالم کا زیادہ ہے
 سو شہید ثواب کی پسینہ سے مومنین ہر ایسا ہے ذیل میں ہے
 حدیث مومنین کے نیند خفیف ہے اور کان اسکی سنیف میں یہ
 نہا یہ میں بلا اسناد مذکور ہے اور کورانی نے ان الفاظ سے ذکر کیا
 ہے مومنین کے نیند خفیف ہے اور آواز اسکا سنیف ہے حدیث
 عالم کا سونا عبادت ہے اسطرح مرفوع نہیں بلکہ اسطرح آئی ہے ورنہ
 اور کا سونا عبادت ہے اور چپ کرنا اور کا تسبیح ہی اور عمل اسکا
 وگناہ ہے اور عار اسکی مستجاب ہے اور گناہ اسکی بخشہ جانی میں
 بستی نے سند سنیف ہے عبد بن ابی اوفی سے روایت کیا ہے لیکن
 ابو نعیم علیہ میں سلمان بن یونس روایت کی ہے عالم کا سونا

موسم از آداب بی بی شہید

الرواوی حاشیہ علی المناہج حروف الواو

حدیث وصی مومع سر و خلیفہ فی اہل و

خیر من اخلت بعد علی بن ابی طالب موضوع علی

ما قالہ الصغافی الدر المنقذ قلت ہوں من مفتربا

الشیعۃ الشیعۃ قالکھم اللہ فانی یوفکر و یکد

یا فکون حدیث الورد الابيض خلق من عرف

والاخر من عرف جبریل والاصفر من عرف براتی من

فی مسند افرادوس غیر فقال النوروی لا یصح وقال

الاخرون انه موضوع قلت وکذا ذکرہ ابن عساکر

ترجمہ الحسن بن علی بن ذکریا بن صالح العدوی البصری

الملقب بالذئب عن علی ان النبی علیہ السلام قال لیلۃ

النبی الی السماء سقط الی الارض من عرفی قببت

الورد فی الزاد ان ینتم الی یحیی قلتہم الورد موضوع

حدیث الموضوع علی الموضوع نور علی نور الاحمد

وقالہ خیر جہلم افق علیہ سبقہ لذلک المنذر

واما الحفاظ العسقلانی فقال لانه حدیث ضعیف واہ

رہین فسنہ حدیث ولا زاد لما ضعیف فی حدیث

الذکر بعد الصلوۃ فی مسند عبد بن حمید

الطبرانی بسند صحیح قال السخاوی ومن انکرہ فہو مقصود

حدیث الولد سربہ قال السخاوی لا اصل لہ وقد سبقہ

الزہر کشی بذلک حدیث ولما انزلنا لا بد من

یہ وروی عن الحسن بن علی بن ابی طالب قال قال النبی

الشیخ زاد فی سفر السعاده ہو باطل حدیث وکذا فی

رضن الملک العادل قال السخاوی لا اصل لہ وقال الزہر کشی

کذب باطل وقال اللیثی قال البیهقی فی شعب الایمان

رواوی فی ماشیہ نار من اسکی تصریح کی ہو حرف واو۔

حدیث میرا وصی اور میرے پیہ کی جگہ اور اہل میں میرا خلیفہ

بہر اوس جسک میں خلیفہ اپنی پیچھے بناؤں علی بن ابی طالب

موضوع مجید کہ معنائی فی دار المنقذ میں کہا ہے میں کہتا ہوں کہ

کہا کرتا ہے اللہ تعالیٰ انکو قتل کرے کہ اسطرح لوٹی جائے میں انکو طرح طرح

میں حدیث سفید پہلہ میری پیہ سی پیدا ہوا ہوا اور سرخ جبریل

علیہم السلام کی پیہ سی اور زرد براتی کی پیہ سی ہے کہ سند فردوس

وغیرہ میں منکر ہے کہا نوکی یہ صحیح نہیں ہے اور کہا باقیوں نے یہ موضوع

ہے۔ میں کہتا ہوں ایسا ہی ابن عساکر کی ترجمہ حسن بن علی بن ذکریا بن

الحسن و جبریل (جسکا لقب ذئب ہے) میں علی بن ذکریا کی کہ مخفی ہے

فرمایا جس رات میں مجھ پر آسمان کی طرف برکرا گیا تو زمین کی طرف میرا

گراؤ اور سر گلاب پیدا ہوا پس جو شخص میں سے حق بت لینی چاہے تو گلاب

سریکے موضوع ہے حدیث وهو پر وحرک انور علی نو

ہے۔ اعیان میں ہی۔ لہو کہا مخرج نے میں اس پر واقف نہیں ہوا

اس میں حدیثی اوس سے سبقت لی گیا ہے لیکن حافظ عسقلانی نے

کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسکو ریزن نے مست میں روایت کیا

ہے حدیث نہیں کوئی روکر نہوا جو میں فیصلہ کرؤں یہ حدیث

مسند عبد بن حمید میں ذکر نہوا کی بیان میں ہے اور طبرانی اسکو

سند صحیح سے لایا ہے کہا سخاوی نے جیسے کہا انکار کیا وہ فاسد حدیث

حرام زادہ جنت میں داخل ہو گا۔ یہ زبانوں پر پہرے اور ثابت

نہیں بلکہ قاضی مجد الدین شیرازی نے سفر السعادت

میں کہا ہے کہ یہ باطل ہے حدیث میں بادشاہ

عادل کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں۔ کہا سخاوی نے

اس کا کچھ اصل نہیں اور کہا زہر کشی نے کہ کذب باطل

ہے۔ کہا سیوطی نے کہا بیہقی نے شعب الایمان میں

تحملاً شیخنا ابو عبد الله الحافظ بطلان ما يرويه
بعض الجهلاء عن نبينا صلى الله عليه وسلم ولدت
زمن الملك العادل يعني انوشروان **حديث**
ويل للتاجر من بلى الله وويل للصانع من غدر بعد
قال العراق لم اقبله على اصل وذكروا صاحب الفهرست
من تحت النسر بغیر اساد غوه **تحد** ویه اسم
بر من قوله عمر رضی الله عنه وابراهيم النخعي وهومن
تابعي لكونه ضلع هذا ايكره التسمية بنحو سيبويه و
نظويه **حرف الهاء - حديث** الله
لمن حضر كذا الهدايا يشترك لا اصل لها هكذا
ومر بسند ضعيف من اهدى له هدية ففساد **تحد**
فيها كما تقدم والله اعلم **تحد** هلاك امتي عالم فاجر
وعابد جاهل لم يوجد كذا في المختصر **حرف اللام**
الف - حديث لا ادري نصف العلم قوله الشيخ
كما رواه الدارقطني وسنده واليه بقي في مدخله لكن في
سند سعيد بن منصور عن بن مسعود لكن في سنن
بن منصور عن ابن مسعود لا ادركت العلم ذكر السيوطي
وقال الشيخ اذ قبل في صحيح البخاري عز ابن مسعود
قوله من علم فليقل ومن لم يعلم فليقل الله اعلم فان
من العلم ان تقول لما لا تعلم الله اعلم قلت قد ثبت
انه عليه السلام قال لا ادع عزير ابني ام لا وفي التنزيل
(لا ادري ما يفعل بي ولا بكم) **الاية حديث**
لا باس بسوء السمار وكل ما اكل لحمه موضوع كما في اللام
حديث باس لذواق عند المشتري لا اصل له
حديث لا توصوا في الكيف الذي يقولون

الهدايا

لا توصوا في الكيف

كشيخنا ابو عبد الله الحافظ اسد روايت في بطلان من كلامه
حيثما بعض جاهل من اسد صلى الله عليه وسلم روايت كذا في
زمانى باوشاه عادل بنو شروان من سيد اميراهون **حديث**
هلاكت هر سودا گرون كذا اس قول كسبب فان قسم اسد كذا
هے پشہ والو كذا اس قول كسبب كذا اس قول كسبب كذا اس
میں اس قول كسبب كذا اس قول كسبب كذا اس قول كسبب
بغير اسد كذا اس قول كسبب كذا اس قول كسبب كذا اس
نعمی کا (خجانی کو فدا کر) قول ہر پل بن دیر سید اور نظویہ
انکی مثل نام کر کہیں کر دین **حرف با - حديث** تحفہ اس
لئے ہر جو حاضر ہو - اور اس آیت کی تحائف مشترک میں - ان دنوں
اصل طرح نہیں لیکن سند ضعیف اس طرح آیات میں کہ
جائی تو منشین اسکی او میں شریک میں جیسا کہ گذشتہ
ہلاک کر نیوالا سیر مستکا عالم فاجر اور عابد جاہل ہر نہیں اس
میں **حرف لام الف - حديث** میں نہیں جاتا نصف
علم ہے اس آیت میں اسکی او میں شریک میں جیسا کہ گذشتہ
شعبی کا ہر سید طوطی نے ذکر کیا ہر کہ سنن سید بن منصور میں ابن مسعود
ہے کہ میں نہیں جانتا ہائی علم کی ہر او کہا سخاوتی بلکہ صحیح بخاری میں
ابن مسعود کا قول ہے جو شخص جانتا ہو تو کہہ دے اور جو شخص نہیں جانتا
تو کہے کہ اسے نہیں جانتا ہر اسلئے کہ یہی ایک علم ہر کہ تو بھی جانتے کہ نہیں
کہ اسکی تہر جانتا ہر - میں کہ اسے ہر ثابت ہو ہر کہ آنحضرت نے فرمایا میں
نہیں جانتے عزیر بنی ہی یا نہیں اور قرآن میں ہے (میں نہیں جانتا
سیر کہ تہر ہر ساتھ کیا ہر کا) **حديث** گدہ کے بول سے لوڑ کو
بول ہر جیہر کا گوشت کہا یا جانتا ہر کہ خوف نہیں - موضوع
اسی آیت میں ہے **حديث** مشتری کی باتیں چکینے میں کہ
خوف نہیں کہ چھ اصل نہیں **حديث** جن باخانون میں ہر بول گئی ہر نہیں

فان وضوء المؤمن بوزن مع حسنة وضعه
 بنعیه حدیث لانسید فی فی الصلوة قال
 الصحابی اصله حدیث لا تکره الفتنه فی آخر
 الزمان فانها یتراى قتلک للمنافقین واه الدلیلی
 علی به مرفوعا کذا قاله الزرکشی وقال السیوطی انکره
 المحافظ بن حجر فی شرحه للبخاری ونقله عن ابن
 وهبانہ سئل عنہ فقال انه باطل وقال البخاری
 وکذا أخرجه ابو نعیم وفسده ضعف مجهول
 سئل عن ابن وهب فقال انه باطل وقیل ابن وهب
 ان فلا نأخذ عنک عن النبی علیہ السلام لا تکره
 الفتن فان فیها حصاد المنافقین فقال ابن وهب
 اعماه الله ان کان کاذبا فعمی الرجل حدیث لا تقد
 من لا یعودک قول ابن وهب یقویہ ما یرکون
 حدیث جابر مرفوعا من عاد مرضانا عاداً موضعاً و
 ضعیف وقد قال عبد الله بن احمد لا ینبیه یا ابن
 مریض فمات عودہ فقال له یابی ما عادنا فعودہ قلہ
 ولعله محمول علی التادیب فی حدیث ضعیف واه
 الدلیلی عن انصاره یقال له قد فی الخبر عن النبی
 علیہ السلام انه قال عد من لا یعودک ولعل الاول
 محمول علی العد وهذا علی الفضل حدیث
 لا یظنونی فی السجدا یعرف له اصل حدیث
 لا تلذ الحیة الالعیة من امثال العرب حدیث
 لا تقارصوا فخرصوا ولا تحقروا قبورکم فتموتون و
 ابن ابی حاتم فی العلل عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 وقال عن ابیہ انه منکر واسنہ الدلیلی ان وہب

اس لئے کہ مومن کا وضو قیامت کے دن نیکوئں کے ساتھ وزن کیا جائے گا۔
 اسکو صحیح بن عبس نے بنا یا یہ حدیث مجوز نہیں ہے سترت بناؤ۔
 کہا سناؤ مجھے کچھ اصل نہیں حدیث افزانہ میں فتنوں کو کرنا
 نہ جانو کیونکہ وہ منافقوں کو ہلاک کرینگے۔ دلیلی نے علی مرفوعہ بت
 کہ یہ ایسا ہی زکرشی نے کہا ہے اور کہا سیوطی نے حافظ بن حجر نے
 شرح بخاری میں اسکا انکار کیا ہے اور ابن ہب نے اسکو نقل کیا ہے کہ
 اب اس سے سوال ہوا کہ یہ باطل ہے اور کہا سناؤ مجھے ایسا ہی ابو نعیم
 ذکر کیا اور اسکی سند میں ضعف اور مجهول ہے اور اسے ابن ہب نے
 سوال ہوا تو کہا اسکی یہ باطل ہے اور ابن ہب نے کہا کیا کہ غلط ہے
 ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کرتا ہے فتنوں کو کرنا جائز اسلئے
 کہ یہ منافقوں کو کاٹینگے کہا ابن ہب نے اللہ تعالیٰ اسکو اندھا کر کے
 جہنم بھیجے۔ یہ وہ آدمی اندھا ہو گیا حدیث نہ عیادت کرو اسکو جو تیر
 عیادت نہیں کرتا۔ یہ قول ابن ہب کا ہے اور یہ حدیث جابر ہی مروی
 ہے اسکی تائید کرتی ہے جو شخص ہمارے مرضیوں کی عیادت کرے گا ہم
 مرضیوں کی عیادت کریں اور نہ اسکے صنیف ہے اور عبد اللہ بن احمد نے
 ابن ابی ہب سے کہا ایسا ہی باطل ہے یا رسول اللہ عیادت نہیں کرنی
 کہا ایسی ہی دوسری عیادت نہیں ہے کہ اسکی نہیں کریں گے کہ میں کہتا ہوں
 یہ تلویح پر محمول ہے اسلئے کہ تم لوگ اسکا کہہ جاؤ کہ میں نے اسکو
 سے نہ دیکھا ہے اور نہ سنی ہے۔ حضرت رضی اللہ عنہما نے عیادت کرو اسکو جو تیر
 عیادت نہیں کرتا شاید پہلی شد عمل پر محمول ہے اور پہلی فضیلت پر
 حدیث نہ تعظیم کرو سیر مسجد میں۔ یہ اصل معلوم نہیں ہے حدیث
 سانچا ہے کہ جتنا ہے۔ عرب کی مثل ہے حدیث جان بوجھ
 کر یا نہ بوجھ پس جیسا ہو جائو گی اور اپنی قبر میں کہو دو پس میرا جو
 اسکو ابن ابی حاتم نے علل میں ابن عباس سے ذکر کیا ہے اور کہا کہ
 نے ابن ابی ہب سے یہ منکر ہے اور دلیلی نے وہب بن

لا تظن من قال والنظر الى ما قال

فقیس بہ مرفوعا وعلیٰ کمالہ فلا یصمم واما ما یزیدہ
 العیوام من قواہم فموتوا فتدخلوا النار فلا اصل لہ
تحد لا تظن من قال والنظر الى ما قال علیٰ کرم اللہ
 وجہہ کما رواہ ابن السعفی تاریخا عنہ ذکرہ السیوطی
تحد لا سلام علی اکلا اصلہ فہناہ وھو صحیفی
 تحد لا عند ربہ قال السیوطی لا اصل لہ ولیس عنہ علی
 اطلاقہ صحیحا **حدیث** لا غیۃ لفاسق قال احمد
 وقالا لا یطعن فی الخبیث الحاکم باطل لکن قال الزکری
 طرق کثیرۃ وقد رواہ البیہقی فسننہ من تحد انہ رضى
 عنہ بلفظ من الفی جلیابا لہجاء فلا غیۃ لہ وقال
 السنادہ ضعف وقال الاھری فی ذم الکلام ھو تحد
 ساقط عن طرق عن ہیز بلفظ لیس لفاسق غیب **تحد**
 لہنی الاعلیٰ لا سیف الاذ والفقا لا اصل لہ مما یعتد
 نہم یروک فی انزواہ عند الحسن عرفة العید من تحد
 ابی جعفر محمد بن علی الباقر قال نادى ملک من الملک
 یوم بد یقالہ رضوان لا سیف الاذ والفقا لا فی
 الاعلیٰ و ذکرہ وکن ابی ریاض النضرۃ وقال فی الفقہ
 اسم سیف النبی علیہ السلام وسے بذلک لانہ کان
 فیہ جھنم صغار القول وما یدل علی بطلانہ انہ لو نزل
 بعدا من السماء فی بد سمع الصغیر الکرام والنقل
 عنہم لاقمۃ الفخام وھذا شیعہ یقول من ضرب النقاد
 حوالی بدہ ویسبونہ الی المذبح علی جملۃ استمرار
 من رضى علیہ السلام الی یومنا ھذا ھو باطل
 وبقلا وان کان ذکرہ ابن المرزوق وتبعہ القسطلانی
 فی مواہبہ وکان من معتزلات الشیعۃ الشنیعۃ

فتیس بہ مرفوع روایت کی ہے ہر حال یہ صحیح نہیں لیکن بہ نظر
 جبکہ عوام زیادہ کثرت میں (پس مرفوع میں داخل ہوگا) ہر ایک کو
 اصل نہیں حدیث مذکور کی طرف جسے کہا ہے اور دیکھ جو کچھ
 کہا ہے یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے نہ تو فی ذکر کیا ہے کہ اس کا ابن اسحاق
 نے تاریخ میں روایت کی ہے حدیث نہیں ملا متقی کہا بیانی والی
 اس کا کچھ اصل نہیں اور اس کے معنی یہ ہے کہ نہیں غدار اس کے لیے جو اقرار کرے
 کہا عقلا فی ہر کچھ اصل نہیں ورنہ ہر کچھ مطلقا صحیح میں حدیث
 فاسق کی نسبت نہیں کہا احمد یہ منکر ہے اور کہا داقلی اور خطیب
 حاکم فی باطل ہے لیکن کہا نہ کشتی نے اس کی بہت طرق میں اور یہ بھی
 سن میں اس سے ان الفاظ سے روایت کی ہے جسے چار جہاں کی اقوال
 تو یہ اس کی غیبت نہیں ہے اور کہا اس کی مذہب میں ضعف ہے اور کہا ہر کچھ
 ذم الکلام میں یہ حد حسن ہے اور یہ طرق میں سے ان الفاظ سے لایا نہیں
 فاسق کیلئے نسبت حدیث نہیں کہ جو ان کو ملے اور نہیں تلوار گرد
 ذوالفقار اس کا کچھ اصل نہیں جیسے عتقاد کیا جاوے گا کہ اصل اس کے حسن
 کیلئے پاس ہے اور ابی جعفر محمد بن علی الباقر سے ہے کہا اس کے ایک فرشتے
 نے آسمان سے بد کی دکان وارڈ یا جکا نام رضوان تھا نہیں تلوار گرد و الفقہ
 اور میں ان کو علی اور ایسا ہی یا ض النظر میں اور کہا اس کو ذوال
 نام تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یہ سلمیٰ کا نام ہوا کہ نہیں
 چھوٹی جھپٹت میں کہتا ہوں بات اس کی بطلان پر دلالت کرتی ہے کہ
 اگر یہ بد کی دکان آواز آتا تو بہت صحابہ کرام اس کو سننے اور یہ سننے
 آج تک الم نقل کرتے جلیاتی یہ بات ایسا جیسا کہ لوگ نقل کرتے
 ہیں کہ بد کی دن شہرتوں نے تقارہ بجا یا تھا یہ عقلا
 اور نقلا باطل ہے اگرچہ ابن المرزوق نے اس کو ذکر
 کیا ہے اور سطلہ مواہب میں اس کا تابع ہوا ہے
 بلکہ یہ شیعوں پر یقین کا فقر ہے + + + +

حدیث ناد علیا مظهر العجايب تحفه
 فی الثواب نبوتک یا محمد بولایتک یا علی **تحفه**
 لا مفر اقل من عشرة دراهم قال السخاوی وراه الدار **تحفه**
 عن جابر بن عبد الله عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله
 عبد هو كذاب وفذلان الامام احمد يقول سمعت **سفيان**
 ابن عيينة يقول لمجد هذا اصلا يعني العشرة في
 المهر ويعارضه خدسه بن سعد الواهبة نفع
 النفس لو طاعا من حديد قلت المعارضة تندفع عمل
 الاول على السمع من المهر آجلا وعاجلا والثاني على
 العجل عرفان يؤيد الاول مارواه البيهقي في السنن الكبرى
 من طرق ضعيفة لكنها يقوى بعضها ببعض عن جابر
 بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال قال رسول الله
 في شروح مخصوصا لوقايتة وهو الله ولي الهداية **تحفه**
 لا هم الا هم الدين ولا وجه الا وجه العبد قال الزركشي قال
 احمد لا اصالة له خرج البيهقي في الشعب **تحفه** جابر
 دفعه به وقال انه منكرو قال السيوطي هو في معجم الطبري
 الصغير من **تحفه** جابر وذكر الزركشي عن ابن المقداد
 قال سمعت ابي يقول خمسة احاديث نروها وليس
 لها اصول ذكر منها هذا الحديث بلفظ لا هم الا هم الذين
حدیث لا يأتي الا كرامة الاحاد هو من قول علي عليه السلام
 يقال ذكره الديلمي قال السخاوي وهو كذاب في من سجد
 بن منصور بن علي الفقيه له وسادة فجلس عليه وقال ذلك
 وقد اخرج البيهقي عن ابن عمر بن مرفوعا قال السيوطي
 البيهقي في الشعب عن علي بن مرفوعا **تحفه** لا يجزئ
 الفواضل والسنن في الجاهل جهل ما سؤ ذلك مرفوع

حدیث پکار علی کو جس سے کلمات ظہیر ہوتی من حیثیت من
 درگاہ گاہی محمد تیری عزت کی سادہ راہ علی تیری لائے ساتھ دجا ہا ہوا
حدیث درم کہ ہر نہین سے کٹنا خود بخود دار فنی نے جابر سے
 مرفوع روایت نقل کی ہے لیکن سند اس کے ہے اس لئے کہ اس کی سند
 بشر بن عبد بن اور وہ کذاب ہے امام احمد روایت کی ہے کہ میں نے بیان بن عبد
 شاہر کہ کہتے ہیں ہمارا اصل نہیں یا علی نے درم کہ ہوا و **حدیث**
 سہل بن سعد کہ جبرین ذکر ہے کہ عورت کی آنحضرت کو اپنا
 بخت دیا تھا بعد از فقہ کے آنحضرت کی فرمایا اے زینب کہ اگر یہ انگوٹھ ہوتا
 کے اس کے معارض ہے میں کہتا ہوں معاظم طرح فہم ہو سکتا کہ جعلی **حدیث**
 اور ہر موعیل پر عمل کیا جائے اور دوسرے کو معاجز روایتی **حدیث** کی یہ روایت
 تقویت کی ہے جو سن کر ہی میں جابر بہت طریق فقہ ہے لیکن بعض
 کو بعض سے تقویت ہو جاتی ہے اور مزید سن تک پہنچ جاتی ہے اور
 کیلئے کافی ہو سکا کہ میں شرح مختصر دفع میں ذکر کیا ہے لہذا علی ہدایت کا
 والی ہے **حدیث** نہیں کو جو غم و غم دین کا اور نہیں کوئی درگاہ و ذکر
 کا کہ ہمارے کشتی فی احمد اس کا کہ اصل نہیں اور بیعتی شعب میں جابر مرفوع
 روایت لایا ہے اور کہا کہ سنکر ہے اور کہا سیوطی نے معجم الطبر الصغیر میں جابر کا
 اور زکری سے ابن المدنی نے ذکر کیا ہے اور کہا اس نے سنا ہے اپنی باپ سے کہ
 وہ کہتا تھا یا محمد صدیقین ہم ان کو روایت کرتے ہیں حالانکہ ان کا ذکر
 نہیں ہے اور یہ **حدیث** ان لفظوں سے نہیں ہے نہیں غم و غم دین
حدیث نہیں انکار کرنا کہمت کا لگا لگا ہے۔ یا علی نے ذکر کیا ہے کہ مشہور
 کہ یہ قول علی کا ہے کہ ہوا خود بخود یہ سن سعید بن منصور میں سطح ہے ان کے لئے
 ایک بچہ نادر الایک بس اور یہ طریقہ اور سطح فرمایا اور یہی ہے ابن عمر
 سے مرفوع روایت کی ہے کہ ہوا سیوطی نے بیعتی فی شعب میں علی سے مرفوع
 روایت کی ہے **حدیث** مسلمان کے لئے فرضن اور سنکر کا
 پہلا نا ملاں نہیں ہے۔ مسلمان کے حلال ہے موصوع ہے۔

کافی الذی یحدث لا بدخل الجنة ولدنیزة
 زعم ابن طاهر بن الجوزی ان هذا الحدیث موضع تکرار
 رواه ابو نعیم فی الحلیة عن مجاهد عن ابی هريرة به
 مردوعا واعلم الذی رقی فی بان مجاهد لم یسمع عن
 ابی هريرة **حدیث** لا یستحی الشیخ ان یعلم العلم
 لا یستحی ان یاکل الخبز غیر معرف **حدیث** لا یعلم
 العلم سستی ولا تکریر قول مجاهد کما فی صحیح البخاری عند
 تعلیق **حدیث** لا یتدی الریغ فی یوضع بین یدیک
 حتی یعمل فیہ ثلثمائة وستون صاعا واهم سیکارا قال العراء
 الرجل اصل **حدیث** لا یعد بالله بمسئلة اختلف فیها
 قال السجاک وظنه من کلام بعض السلف قلت وسمعت بعض
 مشایخی یقول من تبع عالما فقی الله سالما وبقویہ
 قوله تعالی (فاستلوا اهل الذکر انکم لا تعلمون) و
 (اصحابی بالجنوم بایهم اقد بنم اهندیتم) وقد
 تقدم زیادة کلام علی هذا فی حدیث اختلاف استی
 رحمة **حدیث** لا الا لاولک یا الله انه سمیع علیم
 محیط به عملک کعسملون وبالحق انزلناه وبالحق
 قال السجاک فی هذه الالفاظ اشتہرت فی کثیر من البلاد
 بانها حافظة رمضان یحفظ من العرق والسر الخ
 وسائر الآفات ویکتب فی آخر جمعة من الخليفة خطبة
 علی المنبر وهی بدعثة اصل لها وکان العسقلانی
 ینکرها وهو قائم علی المنبر حتی فی ثناء الخطبة **حدیث**
 بری من یکتبها نلت وکلمة کعسملون مجهولة لا یتد
 مساهة فترم رتبها او یحقل ان یکون کلمة کفر
 یکرم بها متکلمها **حرف** لیا آخر الحروف

جیسا کہ ذیل میں **حدیث** ولد الذی ناجت من داخل ہر گاہ کہا
 طاهر و ابن جوزی جو حدیث موصوفہ لیکن ابو نعیم نے حلیہ میں مجاہد
 سے اسے ابو ہریرہ کے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور دارقطنی نے ابی ہریرہ
 علت ذکر کی ہے کہ مجاہد نے یہ حدیث ابو ہریرہ کہتے ہیں **حدیث** جاسی
 کہ شیخ علم سیکے سے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے وہابی نے یہ جہانین کرتا۔
 غیر معروف ہے **حدیث** جاکر نیوالا اور شکر علم نہیں پڑتا
 قول مجاہد کہ جیسا کہ صحیح بخاری کے تعلیقات میں ہے **حدیث** رو
 کے گول ہونے سے لیکر کہانی والی کے پاس آنے تک اس میں تین سو
 فرشتے عمل کرتے ہیں پہلا اونسویکا میل ہے کہ عراقی نے منیر اسکال
 نہیں پایا **حدیث** سلسلہ مختلف فیہ میں اس کا عذاب نہیں کرتا
 کہا سنا و سنی میں ظن کرتا ہوں کہ یہ بعض سلف کلام ہے میں کہتا ہوں
 میں نے بعض مشایخ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جو شخص کس عالم کی بعد
 کر گیا وہ نقالی کو سلاست ملے گا اور یہ بات اس کا تقویت کرتی ہے
 (پس سوال کرو اہل ذکر کو اگر تم نہیں جانتے ہو) اور یہ شہید سیری صاحبان
 کے سن میں جیسے ائمہ کی روایت پاؤ گی) اور اس پر بہت کلام آئے
 کے نیچے گزری ہے جس پر بہت کا فقدان رحمت **حدیث** لا الا لاولک اللہ
 سمیع علیم محیط بعملک لعلون بالحق انزلناه وبالحق نزل کہا سنا
 نے یہ الفاظ بہت شہر میں اس طرح مشہور ہیں کہ رمضان کا حفظ من
 غرق اور سچو اور پشور اور تمام آفات سے نگاہ رہیں اور آخر جمعة پر
 جاتی ہیں اور خطیب منبر پر پڑتا ہے یہ دعوت میں ان کا کچھ اصل نہیں اور
 عقلانی بنی منبر پر آتا خطبہ میں جیسا وہ سوس کی کو کہتے دیکھا انکار
 کیا میں کہتا ہوں کلمہ کعسملون مہول ہے اس کے معنی
 معلوم نہیں پس اسکا پورا کلمہ حرام ہوا یا استعمال ہے
 کہ کفر کا ہو تو کہنے والا اس سے کافر ہوگا +
حرف یا آخر الحروف +

حدیث یا ابابھریرہ اذا نوصات فقلین
والحمد لله فان حفظتک لا یستریح یکب تک
حقی تحدث من لک الوضوء منکر **حد** یا احمد
بطوله موضوع کا صرح بہ الصغانی **حدیث**
یا حمیراء قال المرزی کل حد یا حمیراء فهو موضوع
حدیث یا خیل الله اربی رواہ العسکری فی
الامثال عن انس رضی الله عنہ ان حارثة بن النعمان
قال یا بنی الله ادع الله لی بالشهادة فذعالة قال
فوقد یوما یا خیل الله اربی فکان ول فارس رکب ول
فارس لست شهد ذکرة الزکشی قال السخاوری و ابن
فی المعانی عن الولید بن مسلم عن سعید بن بشیر عن
قال بعث رسول الله علیه السلام یومئذ یعنی یوم یحی
قریظہ بعد یوم الاحزاب منادیا یناد یا خیل الله
وعن السہلی فی روضہ فی جزوہ حین هذه اللفظة
لصعیر مسلم فی نظر **حد** یا شیخ ان اردت السلام
قال فی مشرک منک یرو عن الشیم فی الحق الشیر
قال رأیت النبی علیہ السلام فی المنام فالتہ عن حد
اسمعه منه و اروی عنه فقال لی یا شیخ و ذکرہ و
یفرح بذلک یقول سمار رسول الله علیه السلام شیخنا
کذا ذکرہ السخاوی قال النونی لا تکر فی وایہ
هذا عن علیہ السلام فی المنام ولا فی العراب فاسر
لیس حکما یاتی فیہ الخلاف الذی ذکرہ اصحابنا فی
الخصائص قال النونی مشرہ لم ان ما هرق الترع
لا یتعیر فی سببنا رواہ النائم ثم قال وهذا فی منام یعلق
بالبشایح حکم علی خلاف یحکم بہ الولاء اما اذا ارآه

حدیث ای ابابھریرہ جب تو وضو کر کہ شرم و کراہوں
ساتھ نام لے کر اور سجدہ کر لے کہ یہ اس کے لئے تیرے
نیکیوں کا کھنڈر ہے تیری وضو کرنے کی تک رازم یا پیگ منکر **حد**
ای احمد بطولہ موضوع ہے جب کہ صغانی فی تصریح کی یہ **حدیث**
ای حمیراء کہلہرچی جس حدیث میں ای حمیراء ہے وہ موضوع **حدیث**
ای احمد کی دوست تو سوار ہو یہ عسکری فی امثال میں انس سے روایت
کے یہ کہ حارث بن النعمان کہا ای بنی الله میرے لئے شہادت کی دعا کر
تو آنحضرت نے دعا کی کہا ایکہ ان اسکو آواز دے اور دوست لے کر
ہو پس وہ سب پہلی سوار ہوا اور سب پہلو شہید ہوا یہ زرکشی
نے ذکر کیا ہے اور کہا سخاوی ابن عامر فی معانی میں ولید بن
مسلم سے اوس نے سعید بن بشیر سے اوس نے قتادہ سے روایت کی ہے
کہا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بن یمنہ بنی فزیرہ
دن بعد احزاب کی ایک شخص کو کھانے کیلئے بھیجا کہ کچھ لایا اور
اسکو تو سوار ہوا اور پہلی سرفروشی کی گئی میں یہ الفاظ صیر مسلم کی طرف
مستویں میں لکھا جا رہی حدیث اس شیخ اگر تو ملامت چاہتا ہے
تو اسکو غیبتی ستائش میں طلب کر شیخ ابی اسحق شیرازی روایت کرتا ہے
یمنہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں لکھا یا یمنہ یہ حدیث جو اوس سے
سنی تھی اور روایت کرتا تھا پوچھی آنحضرت نے مجھ کو اس کے کھانے کو ذکر
کیا پھر وہ مس خوش ہوا تھا اور کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرا شیخ لکھا ایسا ہی سخاوی ذکر کیا ہے اور کہا سنو فی ایسی روایت
خواب میں آنحضرت نے سنا اور وہ یہ عمل نہیں کی انکا نہیں مسلم کی روایت
ایسا حکم نہیں جو خداوند ہمارا اصحابوں کو جو اور کہا اوس نے شیخ مسلم میں جو
شرح میں ثابت ہو چکا ہے وہ خوابوں سے متغیر نہیں ہوتا
یہ کہ اوس نے یہ حکم ایسے خواب سے متعلق ہے جس سے
خداوند شرع کے حکم ثابت نہ ہو لیکن جب ایسی خواب نہ

یا مہربا ہوں مندوب و فضلہ عن منی عند وادعہ
 الى فعل مصلحة فلا خلاف فی استحباب العمل علی وفقہ
 ذلک لیس حکماً بالنام بل مما تقرر مصلحت ذلک الشیء
تحد یا صفر یا بیضاء عزی غیری قالہ علی کرم اللہ
 اذ اجابہ بن القیاح فقال یا امیر المؤمنین امتنا لیت
 المال من صفر یا بیضاء فقال اللہ اکبر و قام متوکلاً
 بن القیاح حق قام علی بیت المال و قد فی الناس
 فاعطاهم جمیع ما فی بیت مال المسلمین و هو یقول
 یا صفر یا بیضاء عزی غیری ہا و ہا حتی ما بقی
 درہم و لا دینار ثم امر بنجھ اسی بر شہ و صلی فیہ
 رکعتین و کرہ غیر واحد من الامۃ **تحد** یا علی
 تزودت فلا تنزل البصل قال السخاری ہو کذا یحت
 و کذا اما و مر جہ الدیلمی عن عبد اللہ بن الحارث
 اخبر جریہ بہ مرفوعاً علیکم بالبصل فانه یطیب النطق
 و یصح الولد **حدیث** یا علی التحدک نعلین من
 حدیدہ اذ فیما فی طلب العلم قال ابن تیمیہ موضوع
 فی الذیل ہو کما قال **حدیث** یا علی ارج بصحیفہ
 دوات فاصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و کتب علی و شہد جبرئیل ثلث طویات الصحیفہ قال
 الرازی فی حدیثہ کہ انہ یعلم ما فی الصحیفۃ الا الذی
 و لیس ہا و شہد ہا فلا تصدقہ و ہذا فی المرعۃ الد
 توفی فیہ قال الصغانی فی اللالی لقط انہ موضوع الخ
 و قد قال بعض النسخ فیہ ان وصایا علی المصدرة بیل
 اللہ کلہا موضوعہ فی قولہ علی السلام یا علی انت
 معتزلہ ہارون من مومنی الا انہ لا نبی بعد **تحد**

جسین آنحضرت کی استحباب کا حکم کرتی ہوں جو شیے منع کرتی ہوں
 یا کسی فعل مصلحت کی طرف ہدایت کرتی ہوں و آنحضرت کی قول کے
 موافق عمل کرنا میری کسی کا خلاف نہیں کہ یہ حکم متعلق خواب سے
 نہیں بلکہ یہ قواعد اصل میں ہے **حدیث** اے سرخ اے سعید
 میرے غیر کو عزت ہو۔ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ لہا و آلہا پر اس
 القیاح آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین بیت المال کسے جانے سے پر
 ہو گیا ہے تب کہا حضرت علی نے اسے بتایا اور بن القیاح پر گیا
 لگا کہ بیت المال کے پاس کہڑی ہو گئے اور لوگوں میں آواز دے دیا کہ لوگو
 کو تم ان بیت المال پر گیا اور اس وقت کہتے تھے اے سرخ اے سعید میرے غیر کو
 عزت ہو تاکہ اسے ایک دم اور دینار باقی نہ رہے اور سب کا بانی چہرہ کا
 حکم دیا اور اس سب کو رکعت نماز پڑھی۔ یہ بہت ناموس و دلگیا
 ہے **حدیث** اے علی جب تو توشہ کو تو بیاڑ نہ بھول۔ کہا سجاد
 نے یہ محض کذب ہے اور ایسا ہی جو دہلی نے عبداللہ بن حارث انصاری نے
 جو یہ مرفوع روایت کی ہے لازم کر دیا کہ اس کے یہ لفظ کو پاکیزہ
 کرنا ہے اور دلاؤ کو درست کرنا ہے **حدیث** اے علی جو تیرا کو کچھ ناؤ
 او کو علم کی طلب میں فنا کر۔ کہا ابن تیمیہ یہ موضوع ہے اور فیہ
 بے ایسا ہے **حدیث** اے علی کا غذا و روایا پس سوال اللہ
 صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھا یا ادر علی فی لکھا اور جبرائیل شاہد ہو کر
 لپٹ دیا گیا کہا ادر علی جو شخص سوای کتاب و لکھا تو لکھا کہ
 بیان کرے کہ میں بھی جو صحیفہ میں ہے جانتا ہوں تو ادر کی تصدیق نہ
 کر دے مرض الموت کا قصہ ہے۔ کہا صغانی نے و
 الملقط میں یہ موضوع ہے انتھے اور کہا بعض محققین
 وصیتیں علی کی جو مذاکے ساتھ ہیں وہ سب موضوع ہیں
 سو اس قول آنحضرت کی اے علی تو مجھ سے منزلہ ہارون کے
 ہے۔ مومنے۔ سے گریہ کہ میری بعد کوئی نبی نہیں **حدیث**

یا وجہ من نال الغنی بديقة كلام بعض الكرام وليس
على اطلاقه في المرام **حدث** يوجب الموعظ على غم انفس
معه **حدث** عجب بنا من قوم تقادون الجنة بالاسل
وهم له كارهون وفيه السلاسل بالقيول الاسار
وفي معناه الفقر والرض وسائر البلايا **حدث**
يو القوم احسنهم وجهاً وموضع كفاي اللآلى
مع انه ليس على اطلاقه **حدث** يدعدك اذا التقد
على قطعها قبلها ذكر في المجالسة عن المنصو اذا
مد اليك عدوك يد فان قدرت على قطعها
اقطعها والا فقبلها قلت هو قيرب من **حدث**
تير قطع في ثلثة وتقدم اسجد له في صلوة **حدث**
ليس لها قرات له قال الشيخ او لا اصل له هذا اللفظ
بين جماعة الشيخ اسمعيل الجبرتي باليمين قطعي بالبحر
قلت قد بلغني ان شيعياً قرا القرات السبع على غني من
السنة وسافر له بلاد فقيل له ما احسنك الاعيان
ان يتخذ سني فقال ما يصير انما تحت العسل وترت
الظرف فوصل كلامه الشيخ فنادى اصحابه من القراء
يس لم رد عليهم اليهم فلما اغواها سلب القراء
قلوب الشيعي فرجع الى الشيعي وقاب من بدو دخل
غفاته وفاض الله عليه من حمته **حدث** يصوم
في هذا يقال حين يركب لاله مكان ذو مكان اذا
تختلف المطالع قال الصحاح وهو شئ ما علمت بعينه
في الحديث ولا في الفقه معروف وبالاختلاف
حدث يث يساق الى مسرك فصيروا العرا خراج يوم
والطبراني وابن شاهين وابن السكن في الصحاح

افنوس جسي هو كهسكي بعد غنا حاصل كيا به بعض كرام كى كلام
اور به باقيد اپنر مقصود پر دلالت نہین کرتی حدیث کہی آدمی
کو خلاف مرضی پر اجرت تہا یہ اس حدیث کی معنی میں ہمارا رب متوجہ
ہے اس قسم سے جو نیکو نہین بلکہ کر جنت کی طرف لائی جاتی ہو تاکہ
وہ اس سے کہت کرتی ہوں اور سلاسل کے معنی زنجیر کے ہیں جو قیدوں
کیلئے ہوتا ہے اور اس کے معنی میں ہر فقیری اور مرض اور باقی مصیبتیں
حدیث قسم کی امامت وہ کرامی جو سب سے خوب شکل ہو موعظ
ہے مہیا کہ لالی میں ہر یہ سلتا درست نہین **حدث** جب تو دشمن کے
ہاتھ کو قطع کرنے پر قادر ہو سک تو اس کو بوجہ منصوبہ محالست میں
ہے جب تو دشمن تیری طرف ہاتھ بٹا کر ہو اگر تو اس کو قطع کر نہ پر قادر ہو
قطع کر دے اور یہ روئے میں کہتا ہوتا اس حدیث کی قریب بہت
لے اس کی حکومت میں قص کے اور آگے ہوا در بدین اس کیلئے **حدث**
ایس جس پر یہ کہنے پر ہو جائے کافی ہے کہا سخاوتی ان الفاظ میں
کہ اصل نہین شیخ اسمعیل جبرتی جماعت میں قطعی مجرب میں کہتا ہوتا
خبر ہو چو ہے کہ ایک شیعہ سات فراتین ایک شیخ سنی ہو رہیں اپنے شہر کو
چلا گیا کہ سنی اس کو کہا تو کیا اچھا ہو مگر ایک عیب تیر میں ہو کہ شیخ پیر سنی
کہا تو مجھے کچھ ضرر نہین میں شہید ہاں دیا اور بتیں چھوڑ دیا جب کہام شیخ کو
پوچھو اس نے اپنے شاگردوں قاریوں کو بلایا تو شہد لوائی کیلئے انہوں نے
تیر پر جہاں نہون نے شتم کیا تو شیخ نے قرات کو شیخہ ال کے کہنے پر لیا
شیخ کی طرف آیا اور اپنی بدعت کو بکی اور اپنے غلٹک خلاص ہو اور اللہ تعالیٰ نے
اور پیر اپنی رحمت پہا حدیث اچھ لوگ روزہ کہتے ہیں یہ کلام اور موت
بولتے ہیں جب کہ ایک جگہ چاند کہا جائے کہ اس کا شیخ سنی اس کو حدیث میں
نہین لیا اور فقہ میں مشہور اور اختلاف سے موصوف ہر حدیث
پر شخص تو بڑی عمدہ اس کے سطر کی طرف چلا جا یا جگا ابو نعیم و طبرانی
نے کبیر میں اور ابن شاہین اور ابن السكن نے صحابہ میں

واہن یونس وغیرہم کلہم من طریق موسی بن علی بن ہاشم عن ابیہ عن جدہ رباح رضعہ ان مسیقم بعد فانتضوا خیرہای طلبوا نفعہا ولا یخذوها دارا فاند یساق الیہا اقل الناس عمارا ہذا لفظ الاولین والباقیین بمعناہ قال ابن یونس اندہ جدہ وقال اعاد اللہ موسیٰ ان یحدث بمنزل ہذا فانہ کان اتقی اللہ من ذلک وتبعہ ابن الجوزی فادہ فی الروضۃ وقال الجنائز لا یصح حدیث بقی الجہم الذی یقی البرد معنہ حکیمہ ولیس حدیث ذکون الوجہ قلت وهو مستغلا من قولہ لکما (وسئل یتیکم الہم) والبرد فهو من باب لا یتفاد بذکوا احد الصمدین الآخر فتأمل وتدبر **حدیث** الیقین لا یمان کلامہ منوع علی ما ذکرہ الصغیر **حدیث** یوم الاربعاء (یوم الخمیس مسقر اخر جہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر رضی اللہ عنہ قال السجاء ولا اصلہ وفی فضیلۃ والتفہیر منہ احادیث کلامہا واہیۃ قلت وعلی تقدیر صحیحہ ہذا الحدیث اربعۃ فهو تفسیر لقولہ لکما (یوم خمس مسقر) بانہ یوم الاربعاء وقد کان یحساوشو ما علی الاعمال کما سجدوا ومبارک علی الاحیاء قال ولکذا ما یرکون فی یام الاسبوع مرفوعا یوم السبت یوم مکر و حدیثہ یوم الاحد یوم غرس و بناء والاثین یوم سفرو طلب رزق والثلاثا یوم حدید و بائس والاربعاء یوم اخذ ولا عطاء والخمیس یوم طلب الخواجہ والجمعة یوم خطبۃ النکاح اخر جہ ابو یعلیٰ من حدیث ابن عباس فهو ضعیفہا ینال کن یروی عن عائشہ

اور ابن یونس وغیرہم سے طریق موسی بن علی بن ہاشم سے باب سوا سنو دار رباح مرفوعہ روایت ذکر کی ہے کہ مصر عبدی میر جہم کا تو اس نفع طلب کرو اور ہر گز نہ بناؤ اس لئے کہ اس کی طرف کم عمر والی آدمی چلائے جائینگے یہ الفاظ پہلے یوں کہ ہیں اور باقی اسکے معنی میں ہیں کہ کہا ابن یونس نے یہ شک ہے اور کہا اس نے بناہ دی اللہ تعالیٰ اسے کہ اس کا کسی کہ ایسی ہیث بیان کر ہی اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتا تھا اور ابن جوزی کا تابع ہوا ہے اور موضوعات میں لایا ہے اور کہا بخاری نے یہ صحیح نہیں حدیث جو چیز گرمی سے بچاتی ہے وہی گرمی سے بچاتی ہے مسند علی صحیح میں ابن ربیع نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث نہیں میں کہتا ہوں یہ اس آیت سے مستفاد ہے (اور لباس سے ٹکرو گرمی سے گناہ کرکے تباہی) اور سر سے یہ بات انتفا سے ہے یعنی ایک عند کو ذکر کیا اور دوسرے کو نکلیا فکر اور جو حدیث یقین ایمان تمام معانی فی ذکر کیا ہے کہ یہ موضوع ہے حدیث بدہ کا دن ہمیشہ غرض ہے یہ طبرانی اور میں جابر لایا ہے کہا سجاد علی کا یہ کہ اصل نہیں اور فضیلہ اور تفہیر میں جو حدیثیں ہیں وہ سب وہی ہیں میں کہتا ہوں اگر اگر حدیث کو صحیح مانا جاوے تو اربعہ صفت یوم خمس مسقر کی ہے اس طرح سی کہ بدہ کا دن دشمنو پیر شوم اور خمس تھا اور دستو پیر مبارک اور سعد ہو گیا کہہا اس نے ایسے ہی ہے وہ روایت جو سفہ کی موزن میں بیان کی گئی ہے شب کا دن کبر اور توبہ کا ہے اور آیت کا دن شادی کا ہے اور پیر کا دن سفر کا طلب رزق کا ہے اور منگل کا دن خوف اور خطرہ کا ہے اور بدہ کا دن زینے اور نمبے کا ہے اور عجمت کا دن معاجات طلب کر نیکا ہے اور جمعہ کا دن مظہر کمال کا ہے یہ حدیث ابو یعلیٰ ابن عباس سے لایا ہے اور ضعیف ہی لیکن عائشہ سے مروی ہے کہ

انہا قالت ان احبا لایام التي یخرج فیہ سادوی
وانکم فیہ واختن فیہ صبی یوم الاربعاء انتی کلام
السنحی و تقدم بعض الکلام علی حدیث ما بدیثی
یوم الاربعاء الا و تم والله سبحانه اعلو حدیث
یوم صومکم یوم حکم لا اصل له کما قال احمد بن حنبل
ذکرہ السنحی ذکرہ الزمر کشی بلفظ حکم یوم
قال احمد بن حنبل لا اصل له قلت ولو صح یجوز علی ان
او علی سده و مرده و هو عام حجة الوداع او غیر
والله اعلم **فصل حدیث** قال شیخ شایخ
الحافظ شمس الدین السنحی اوی فی خاتمة المقام
الحسنة فی بیان الاحادیث المشهورة علی الاستیذان
منعها و ادناه مما استقصاه فتلحق بذلك ما شئتم
لقاد بعض الامة و یخوهم بعض و کذا انصاف یصا
لانا و قبوله لا تقوم ذوی جلالة مع بطلان ذلك کما
اناس یذکرون بین کثیر من العوام بالعلم امام مطلقا
او فی خصوص علم معین و رہا تساهل فی ذلك من لایحرم
له بذلك تقلید و استصحاب کان متصفا به ثم
بالترك او تشاغل بما انظم به عن الوصف الاول
هو فی جمیع هذا کثیر لا یخسر فی الاول قول ابن تیمیہ
ما اشتهر من ان الشافعی و احمد اجمعا یشتدیان
الراعی و سالاہ فباطل بل اتفاق اهل المعرفۃ لانہما لم
یدرکاه قال و کذا انک ما ذکرہ من ان الشافعی لایجمع
بابی یوسف عند الرشید باطل فظہر جمیع الشافعی
بالرشید لا بعد موت ابی یوسف و قال الحافظ
حج و کذا الرحلة المغتوی للشافعی الی الرشید و ان

کہا اوس پندیدہ دن بری نزدیک حسین میر مسافر کئے اور جن
میں نکاح کروں اور حسین لے کے کاغذ کروں یہ وہ دن ہے
کلام سنحی کی تمام مہی انداس حدیث پر کلام تمہیچے گذر چکی ہے
جو میر جمعی دن ظاہر ہو وہ تمام ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانور
ہے حدیث دن تہارے روز کا حکم کا دن ہے وہ سنحی ذکر کیا
کہ امام احمد وغیرہ نے کہا ہے کہ کچھ اصل نہیں ہے اور نہ کسی نے ان
لفظوں کے بیان کیا ہے غور و زنی تہارے کا دن ہے کہ امام احمد بن حنبل
نے کہا کہ اصل نہیں اگر صحیح ہو تو غالباً بت پر معمول ہوگی ایسا
مجہول و ادع پر یا کسی غیر پر و اصل علم فصل حدیث شیخ شایخ
شمس الدین سنحی نے مقاصد الحسنی خاتم میں احادیث مشہور کا
حال طرح بیان کیا ہے جس چیز کو بعض حکماء تہا جب تمام ہوگی تو
اوس کے ساتھ حال تمام بعض امس کے بعض سے اور حال تصانیف کا جو
آدیوں کے طرف منسوب ہیں اور حال بزرگوں کی قبروں کے مہر سے
بطان کے اور حال دن لوگوں کا جو عوام الناس میں مبالغوں یا
بعض میں مشہور میں ملحق کرتی ہیں اور اکثر اوقات جاہل آدمی اس میں
بسبب تقلید کی آرام پاتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے جو اسے
متصف ہو پہر چوٹی سے دو پہر جاتا ہے یا شعل کچھ تا پہر فصل اول
سے جو اسے خالی ہو اور ان سہاروں کا عصر نہیں ہو سکتا ہے کہ جو
اول قسم کا یہ ہے ان تیسرے نے کہا ہے کہ یہ جو مشہور ہے کہ شافعی اور احمد
تشیبان راہی سے ملاقات کی ہے اور پوچھا ہے بافتل اہل معرفت
ہے اس کے کہ انہوں نے انکو نہیں دیکھا کہا ایسا ہی ہے یہ قصہ جو لوگ
ذکر کرتے ہیں کہ شافعی نے امام ابی یوسف کی ساتھ پریشی کے پس ملاقات
کی ہے یہ باطل ہے شافعی نے بغیر کسی نہیں ملاقات کی مگر ابی یوسف کی
سوت کی بعد اور کہا حافظ ابن حجر نے ایسا ہے یہ قصہ کہ
شافعی نے رشید کی طرف رحلت کی اور محمد +

ابن الحسن حرمه على قتله وان اخرجها البيهقي في
 مناقب الشافعي وغيره فهو موضوعة مكذوبة
 من الثاني قول اليمون سمعت احمد بن حنبل يقول
 ثلاثة كتب ليس لها اصول المعازي والملاحم والتفسير
 الخطيب جامعهم وهذا حمول على كتب مخصوصة
 في هذه العنا ثلاثة غير معتمد عليها العدة عدالة
 ناقليها وزيادة القصاص فيها واما كتب الملاحم
 بهذه الصفة وليس يجه في ذكر الملاحم المرتقبة و
 الفتن المنتظرة غير احاديث يسيرة واما كتب
 التفسير فمن اشهرها كتاب الكلبي ومقاتل بن سليمان
 وقد قال احمد في تفسير الكلبي من اوله الى آخره كذا في
 فيعمل النظر فيه قال لا قلت وقد قال الزركشي في
 مقال قريب قال السيوطي ومن كتب صحيحة ونسخ
 معتبرة بيت حالها في آخر كتاب الاتفاق في علم
 القرآن وسطرها كلها في تفسير المسند انتهى واما
 المعازي فمن اشهرها كتاب محمد بن اسحاق وكان
 يأخذ من اهل الكتاب وقد قال الشافعي كتابه لا
 كذب ليس في المعازي صحيح من معان مؤرخي
 عقبة انتهى ومن القبول ذكر حبل لبنان من يقع
 انه قبر روح علي السلام واما احسن في اثناء المائة السابقة
 والشهد الذي ينبغي ان يكسب بالعنايب الشرقيين
 دمشق مع اتفاق العلماء انه لم يعقد بها فضلا
 فيها والمكان المنسوب لابن عمر بن الجبل الذي كان العادة
 يصوم فيه حتى ان الثقف اعلم انه توفي بمكة والمكان الذي
 لعقبة بن عامر من قرافة مصر انا هو عين ما به بعضهم

بن جسے رشید کو اس کے قتل پر آمادہ کیا اگرچہ بعض متذکرین نے اسے
 میں پایہ موضوع اور کذب پر اور وہ دوسرے قسم سے کہا میں نے
 امام احمد بن حنبل سے سنا ہے کہ کبوتر تھے تین کتابوں کا کچھ اصل کتب
 ہے معاذی اور طاحم اور تفسیر کہا خطیبے جاسع میں اس سے
 کتب مخصوصہ راہین جو محمد علیہ سبب عدم عدالت نافذوں
 کے اور زیادہ قصور کا نہیں ہیں۔ لیکن کتب طاحم کی توبہ سے
 صفت سے ہیں طاحم اور فتون کی باب میں سوانح چند احادیث
 کے کوئی صحیح نہیں اور کتب تفسیر کی تو مشہور تر اسے تفسیر کلب
 اور مقاتل بن سلیمان کی ہے کہا امام احمد نے تفسیر کلب
 کے اول سے آخر تک کذب ہی امام احمد سے سوال ہوا کیا
 اس میں نظر کرنی حلال ہی جواب دیا نہیں۔ میں کہتا ہوں
 زکشتی نے کتاب مقاتل کی ایسی قریب ہے اور کہا سیدوٹی نے
 بعض کتابیں اس سے صحیح ہیں میں نے انکا احوال اتقان کے
 آخر میں بیان کیا ہے اور تفسیر سند میں اچھی طرح سے لکھا ہے
 انتہی اور کتابیں معاذی یعنی راہی کی اسے کتاب محمد بن
 اسحاق کی زیادہ مشہور ہے وہ اہل کتاب سے کیونتا تھا اور کہا شافعی
 کتابیں واقعی کی کذب ہیں اور معاذی میں موسیٰ بن عقبہ کی کتاب
 سے کوئی زیادہ صحیح نہیں انہو اور قبروں کا حال جبل لبنان کی کسی سید
 میں قبروں علیہ السلام کی ہے اور ساتویں صدی کی وسط میں ظاہر
 ہوئی ہے۔ اور شہ ہدائی بن کعب کا دمشق کی جانب شرفی تھیں
 مشہور ہے حالانکہ عالموں کا اتفاق ہے کہ وہ اصحاب نہیں اگرچہ جائز
 کہ اصحاب و دفن ہوئی ہوں اور وہ مکان جہاں عمر کی طرف منسوب ہے
 مسلمات کی پہاڑ میں کسی وجہ سے صحیح نہیں اگرچہ لوگوں کا اتفاق ہے
 ہے کہ وہ مکین دفن کوئے ہیں اور وہ مکان جو عقب بن ناکبیط منسوب
 مصر کی طرف میں وہ بہت مدت کی بعد کتب خوب میں دیکھا ہے

بعد مدة متطاوله والمكان المتواضع
بعسقلان اما هو قبر حيدرة بن خيشنة كما
جزم به بعض الحفاظ الشاميين ولكن قد
جزم ابن جبا وتبعه شيخنا بالاول ولما كان
بالشهاد الحسين من القاهرة ليس الحسين مدفن
به بالاتفاق وانما فيه راسه فيما ذكره بعض
المصريين وفناء بعضهم قاله شيخنا يعني
العسقلاني واما التقي بن تيمية فقد رايته
جوابا بالغ في انكار ذلك واطال فيه المكان
المعروف بالسيدة نفيسة ابنة الحسن بن زيد
بن الحسن بن علي بن ابي طالب فقد ذكره بعض
اهل المعرفة ان خصوص هذا الحجل الذي
ليس هو قبرها ولكنها في تلك البقعة بالاول
واستيفاء ذلك مع ما بعد بطور وهو جند
بأمراده في تأليف انتهى **فصل** اقول وما
يلحق به ما قاله العلامة الشيخ محمد بن الحر
لا يصح تعيين قبر نبی غیر نبینا علیہ السلام
في تلك القرية لا بخصوص تلك البقعة انما
وكانه فيه اشارة الى ان لا وجود لود القرو
الكوکب بعد ظهور ضياء الشمس ايام المسيح
مسائر الاديان في جميع الاماكن والا زمان
يتارکه احد في زیارته لتعظم له الشان كما
من الحكمة في دفنه عليه السلام بالمدینة لئلا
ينقص عنه لود دفن بمكة في جنب بيت الله
ودفن بمكة كثير من الصحابة الكرام اما ما

اوروه مكان جوابی سریره کی طرف عسقلان میں منسوب ہے
اوسین حیدرہ بن خیشنہ کی قبر ہے جیسا کہ بعض حفاظ شامیہ
نے جزم کیا ہے لیکن ابن جلیلی پہلی بات پر جزم کیا ہے اور
ہمارے شیخ اسی کا تابع ہوا ہے اور وہ مکان جو شہر تین
کا قابرہ سے معروف ہے بالاتفاق حسین ہجگہ ۴ مدفن
ہیں ہے ان اسمین انکار مبارک ہے بعض معرونی نے اسکا
اثبات کیا ہے اور بعضوں نے نفی کی ہے لیکن سن ابن تیمیہ کا
ایک جواب یہ ہے کہ اس کے انکار میں بڑا مبالغہ کیا ہے
اور وہ مکان جو سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن
علی بن اہلباب سے معروف ہے بعض اہل معرفت نے ذکر کیا کہ
خصوصاً وہ محل جسکی زیارت کی جاتی ہے وہ اسکی قبر نہیں ہے
ان اوس تمام میدان میں ہے اسکا تمام احوال ذکر کرنا
بہت بڑا ہے اسلئے بہتر ہے کہ علیمہ کتاب میں ذکر کیا جائے
انتہی **فصل** میں کہتا ہوں ایک ساتھ یہ بھی ملتا
سناسبت جو علامہ شیخ محمد بن الجوزی نے کہا ہے کہ
مقرر کرنا کسی نبی کی قبر کا سوائے قبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحیح نہیں۔ ان ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام کا دل
میں یہی نہ خاص کر اس میدان میں انتہی گویا یہ اسات کی طرف
اشاہ ہے کہ بعد ظهور شیخ آفتاب کی سمت ان کو چاند کا نورانی
نہیں ہوتا اور تمام دینوں کا سبب شہر اور زمانوں میں نسخ
ہو گیا ہے اور تاکہ کوئی آنحضرت کا زیارت کی باب میں متراکب
نہو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ آن حضرت کا مدینہ میں دفن
ہونا حکمت ہی اگر کہ میں بیت الحرام کی کسی جائے دفن
ہوتے تو اوس کا ترتیب نقص ہو جاتا اور کہ میں بہت
صحابی مدفن ہوئے ہیں لیکن قبر مدین اوسکے

فغير معرفة كما ذكره الاعلام حتى قبر خديجة
 اما بنى على ما وقع لبعضهم من المنام ثم اختلفوا
 في مكان مولده عليه السلام وادّعى عند اهل
 مكة بالموضع المعروف عند الانام اماما احد
 من مواليد ابى بكر وعمر وعلی رضی اللہ عنہم
 عدم ثبوته فلا يظهر وجه التبرک باریضه الا
 باعتبار مال امرهم وعلوقهم في واخرهم
 والاخمين ولادهم لم يكن لهم شئ من ولايتهم
 ظهر في الاحوال اللاحقة انهم سبقت لهم
 في الازل السابقة ومن جملة مفتریات الشيعة
 الشيعة جعل صورة قبر آدم وفوح عليهما السلام
 بجنب قبر علي رضي الله عنهما مع ان قبره ايضا
 بنات واما بنى على امر المنام ونحوه من الكلام
 لعل الباطلي ما فعلوه انهم لما رآوا مقام الشيخين
 الصفا الكرام في صريحة عليه السلام قصدوا
 بالتزوير جبر علي رضي الله عنه عن تفرده في ذلك
 المقام وكذا ما يثبت من ابراهيم والاشج والمقد
 ونحوهم في مقبرة الامام علي بن موسى الرضا عليه
 علي ابائنه النعية والتنافاه زور وفتا وكذا
 ادعاء جملة اهل الحرمين برواية النور عند قبر
 عليه السلام بخصوص ليلة المعراج فانه كذا من عمل
 اهل البطلان والزور واما نوره عليه السلام
 في غايته من الظهور شرقا وغربا واول ما خلق
 نوره وسماه في كتابه نورا وفي دعائه عليه
 السلام اللهم اجعله نورا وفي التنزيل يريدون

معروف بنين من جيا كما علمون في ذكر كيا ہے حق کجیجہ علیہا
 اسلام کی وہ بھی بعض لوگوں کے خواب کی دیکھنے سے بنا ہوئے
 یہ لوگوں نے آنحضرت کی ولادت گاہ میں اختلاف کیا ہے اگرچہ
 میں ایک جگہ معروف ہے۔ لیکن ولادت گاہ ابو بکر اور عمر علی کے
 مقرر کرنی باوجودیکہ اسکا ثبوت کچھ نہیں۔ اس کے تبرک کی کوئی
 وجہ معلوم نہیں ہو مگر باعتبار ان کے مال امر کی اور انکی علوق کی
 آخر میں رنہ وقت ولادت انکی کے انکو کوئی شے دلالت سے
 حاصل نہ تھے ہاں انکے احوال لاحقة میں معلوم ہو کہ انکو اول
 میں یہ سب کے حاصل تھے اور شیعوں کے افتراس سے یہ کہ قبر آدم
 اور نوح علیہما السلام کی علی کی قبر کے جانتے ہو باوجودیکہ قبر علی
 کی ثابت نہیں ہے ہاں بعض کے خواب وغیرہ کے موافق بنا می
 گئے ہیں شاید سبب انکے اس طرح کرنا یہ ہوا ہے کہ جب وہ بنوں نے
 مقام شیخین کا صحابہ سے آنحضرت کی قبر کی جانب دیکھا تو
 فریب ہو علی کی اکیلا ہونیکا جبر نقصان اس طرح کیا۔ اذ
 یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ قبر امام علی بن موسیٰ الرضا
 پر اندھا اور لنگڑا اور بیٹھنے والا وغیرہ تندرست ہو
 جاتے ہیں۔ کذب اور بہتان ہے اور ایسا ہے جو اہل
 لوگ حرمین شریفین کے دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت
 کے قبر کے پاس نور کو کھلا می دیتا ہے خصوصاً معراج
 کے رات میں یہ اہل کذب کا مقولہ ہے لیکن نور ان
 حضرت کا وہ مشرق اور مغرب میں بہت ظاہر ہے
 اسد تعالیٰ نے سب سے پہلے انکا نور پیدا کیا اور اول
 میں انکا نام نور رکھا اور ان حضرت کی دعا میں ہے
 یا اللہ مجھے نور کر دے اور مشرکین شریفین
 میں ہے (ارادہ کرتے ہیں) * * *

بل عکس وھی مسروقہ سے قرآن و دعا میں
 واضعاً بنی بن فاعہ و فیقا لانہ الذی وضع
 اخوان الصفا و کان من اہل خلق اللہ فی الحدیث
 واقلم حیا و اجر و ہم علی لکن فی الصفا و
 کتاب فضل العلماء للحدیث شرف البلخی و اولہ
 من تعلم مسئلہ من الفقہ فلہ کذا و من الاحادیث
 الموضوعۃ باسناد واحد احادیث الثقیۃ المعروف
 بابن ابی الدینا و ہوالذی یزعمون انہ ادرک علیا
 و عمر طویلاً و اخذ برکاتہ و رکب اصابہ و کاتبہ
 فقال اللہ فی عمر لہ مدا و احادیث ابن سبط
 و احادیث و نفیم بن سالم و خراش عن انس ثلث
 دینار عنہ و احادیث ابی ہدبہ ابراہیم بن ہد
 القیس و منہا کتاب یکبہ مسند انس البصری و مسند
 ثلثمائۃ یرویہ سمعان المہد عن انس و اولہ
 فی سائر الامم کالقرنی البصری و فی الذیل سمعان
 بن المہد عن انس لا یکاد یعرف الصقب بہ
 مکن و قطع اللہ من صنعہا و فی لسان المیزان
 من روایت شہید بن مقاتل الرازی عن جعفر بن
 ہارون عن سمعان فلا کذا و النسخۃ و ہی اکثر من
 ثلاث نسخ و اکثر متونہا موضوعۃ عن اصحاب الصفا
 و منہا الاحادیث لقی ترویج شہید ابی احمد
 تثبت شی منہا و منہا خطبۃ الوداع من الوداع
 رفعہ اولہ لربک احدکم البحر عند رجھا فلیت و
 منہا مسائل عبد اللہ بن سلام فی امتحان النبی علیہ
 السلام وھی قدر و کواستمن مہلات الکلام و

بل عکس وھی مسروقہ سے قرآن و دعا میں
 واضعاً بنی بن فاعہ و فیقا لانہ الذی وضع
 اخوان الصفا و کان من اہل خلق اللہ فی الحدیث
 واقلم حیا و اجر و ہم علی لکن فی الصفا و
 کتاب فضل العلماء للحدیث شرف البلخی و اولہ
 من تعلم مسئلہ من الفقہ فلہ کذا و من الاحادیث
 الموضوعۃ باسناد واحد احادیث الثقیۃ المعروف
 بابن ابی الدینا و ہوالذی یزعمون انہ ادرک علیا
 و عمر طویلاً و اخذ برکاتہ و رکب اصابہ و کاتبہ
 فقال اللہ فی عمر لہ مدا و احادیث ابن سبط
 و احادیث و نفیم بن سالم و خراش عن انس ثلث
 دینار عنہ و احادیث ابی ہدبہ ابراہیم بن ہد
 القیس و منہا کتاب یکبہ مسند انس البصری و مسند
 ثلثمائۃ یرویہ سمعان المہد عن انس و اولہ
 فی سائر الامم کالقرنی البصری و فی الذیل سمعان
 بن المہد عن انس لا یکاد یعرف الصقب بہ
 مکن و قطع اللہ من صنعہا و فی لسان المیزان
 من روایت شہید بن مقاتل الرازی عن جعفر بن
 ہارون عن سمعان فلا کذا و النسخۃ و ہی اکثر من
 ثلاث نسخ و اکثر متونہا موضوعۃ عن اصحاب الصفا
 و منہا الاحادیث لقی ترویج شہید ابی احمد
 تثبت شی منہا و منہا خطبۃ الوداع من الوداع
 رفعہ اولہ لربک احدکم البحر عند رجھا فلیت و
 منہا مسائل عبد اللہ بن سلام فی امتحان النبی علیہ
 السلام وھی قدر و کواستمن مہلات الکلام و

اللہ الاخیرة عن ابی ہریرۃ و ابن عباس
 بطوطہ موصوفہم بہ مسبق بن عبد ربہ لا یورث
 فیہ عن عبد ربہ و فی الوجیز قال ابن عبد کبیر
 جملة عن محمد بن الأشعث عن مؤید بن اسمعیل
 ابن مؤید بن جعفر عن ابائہ الی علی رفعہا اذا
 خرج الیہا نسخة قریباً من الف خذ عن مؤید
 المذكور من ابائہ بخط طری عامتها من اکیوال
 الذارقنی نہ من ابائہ و نہ من ذلک الکتاب
 یعنی العلوی قال العسقلانی سماہ السن و کلہ
 بسند واحد لا یخجل البقی عن الادھم و لا فرقة کانہ
 العلم و عبد اللہ ابن احمد عن ابیہ عن علی الرضا
 ابائہ یروى نسخة موضوعہ باطلہ ما یفیک
 وضعہ و عن وضع ابیہ کذا ذکرہ بعضہم نسبتہ
 الی الرضا و ابیہ غیر ضیئہ کذا نسبتہ الی عبد
 بن احمد غیر صحیحۃ ان کان المراد بہ الامام
 جعفر فیما مل فاذہ محل دلال فراسخ الملطی لہ
 یا طیل منہا لا یجل لافرقہ قوم باللہ ان یضع لفرج
 علی السورج و من منع الماعون لزمہ طرق الجمل
 قلت الثاني استفاد من قولہ تعالی (و یمنعون الماعون)
 و منہا لیس للہ الناظر و المنظر الیہ منہا لا تقول
 مسیحی و لا مصیحت و عن تصغیر الاسماء
 العظمة و ان یسمی حمدون او علوان او یعیش
 غیر عا و ذکر عن ابن جریر عن عطاء عن ابی سعید
 الوصیۃ لعلی فی الجعاع و کیف یجامع فانظر لہذا
 الدجال ما آجرا قلت راد بالدجال الراوی عن

لای یمن کہ خطبہ اخیر الی ہریرہ و ابن عباس تمام موضوع
 مسبق بن عبد ربہ اس مہم ہی اسد تک اسکو برکت ندی۔ اور
 میں کہ ابیہ ابن عبد ربہ نے چند بار محمد بن اشعث سے اس موضوع
 اسمعیل سے اور ابن موسیٰ بن جعفر سے اسے اپنے پاس
 علی تک اس کو فروغ کیا تھا کہ کسی شخص نے اسے
 پاس ایک نسخہ جمیع تخمیناً ہزار حدیث کی ہوگی موسیٰ مذکور سے
 اس سے اپنے تازہ خط میں لکھا ہوا پیش کیا اکثر اوسین منکر حدیثین
 تہیں کہا دارقطنی نے یہ اسد تعالیٰ کے شاہیوں سے اس کتاب کو
 علویوں نے بنایا ہے کہا عسقلانی نے اسے اسکا نام سنن کہا وہ
 کتاب ایک سند سے نہیں کوئے کھڑا اچھا ادھم کے نسخہ
 کوئی ثوابی اور کوئی عورت مثل منیٰ چچا کے۔ عبد اللہ ابن احمد
 اپنے وہ علی ہذا کو اپنے پاس ایک نسخہ موضوعہ باطلہ رکھا ہے
 وضع یا اس کے ایک وضع ہو غالی نہیں ہے ایسا ہی بعضوں نے ذکر کیا ہے
 اور نسبت وضع کی رضا کی طرف یا اس کے ایک طرف کی پسند نہیں ہے
 اور ایسا ہی نسبت عبد اللہ بن احمد کی طرف صحیح نہیں اگر مراد اس امام
 بن جعفر ہوں۔ فکر اسلئے کہ محل لغزش کلمہ۔ پہر طے فی اسے
 بہت چھوٹے ہیں میں بعض نسخہ جو عورت اسد کا ہی ایمان لائی ہے
 اسکو حال نہیں کہ کاٹھی پر فرج رکھو۔ اوچے سے کہو کہ بڑوں سے منع کیا
 محل اسکو لازم ہوا۔ میں کہتا ہوں دستش اس آیت سے مستفاد ہو
 منع کرتی ہیں بڑوں سے اور بعض نسخہ الی تعالیٰ نظر اور منظر الیہ برکت کر
 اور بعض نسخہ سید اور سعید تصنیف نہیں کہو اور عظیم ناموں کے تصنیف سے
 منع کیا اور زہدوں یا طران یا میوش وغیرہ نام رکھتے منع کیا اور ان
 مرجع نے عطا ہی دس ابی سعید سے علی کو وصیت جامع کے
 باب میں ذکر طرح جامع کر روایت کی ہے۔ ایسی رجال کو کہ کتاب
 کہ کسی نسخہ دیری کی ہو۔ میں کہتا ہوں مراد اس کے رجال ہوئے ہیں

جریح ولاضواءام جلیل وقال الدلیلی سائید کنا
 العروسی فی الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد
 علی بن الحسین اھیة لا یعتقد علیها واحادیثه
 قلت من القواعد کلیة ان نقل الاحادیث النبویة
 والمسائل الفقهیة التفاسیر القرآنیة لا یجوز الا من
 الکتاب المتداول ولہ لعدم الاعتماد علی غیرہا
 وضع الرزاد وروالحاق للملاحدة بخلاف کتب
 فان نسخها یكون صحیحة متعددة وقد حکم السیوطی
 عن ابن الجوزی ان من وقع فی حدیثه الموصیغ الذکا
 والقلوب انواع منهم من غلب علی الزهد ففعل
 المحفظ وصا کتبہ فحدث عن حفظه فغلط فی نقلہ
 ومنہم قوم نقات لکن اخطأ عقولہم واخرا عا
 ومنہم من رد الخطا سہوا فلما رد ای الصواب
 ابین لم یرجع انفة ان ینسبوا الی الغلط ومنہم
 وضعوا قصد الی افساد الترویج وایقاع الشک
 والتلاعب بالدریہ قد کان بعض الرزاد قد
 الشیخ فیدرس فی کتابہ ما لیس عن حدیثہ
 من یضع لنصرة مذهبہ منہم من یضع حسیة
 ترغیبا وترہیبا ومنہم من اجاز وضع الاسانید کلا
 حصہ منہم من التقریب السلطان ومنہم القضا
 الامہم ویدون احادیث ترفیق وتنقیح اتی رو
 عن مالک قال دخلت علی الماسی والجلس
 باہلہ فاذا باین الخلیفہ والویرورہ فجلست
 بینہما فحدثہ عن فروعنا الذ صا فی المجلس حلہ
 کل سیدین مجلس عالم فی الذیل ھم منکرم مالک

جریح وروای کی ہر درزیہ تو امام جلیل القدر ہو اور کہا دلیلی نے کتاب
 العروسی فی الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین
 سندین: ایات میں اون پر کچھ اعتماد نہیں ہے اور حدیثین ذکی منکر کرا
 میں کہتا ہوں قاعدہ کلیہ یہی کہ بیان اگر کسی حدیث کا یا سنیے ہی
 کا یا فقیر تر کن کا سو کتب متداول کی جائز نہیں اسلئے کہ بعض
 زنا بیچے اور الحاق طاصہ کی سو اکی کسم پر اعتماد نہیں ہے بخلاف
 کتب محفوظ کی اسلئے کہ انکے نسخی صحیح اور یت موجود ہیں اور سیدو
 ابن جوزی سے حکایت کی ہر کچھ حدیث میں وضع اور کذاب اور
 قلب آتے ہو اور کبھی تسمین میں بعض اونسہ میں جہر زہد غالب
 و تحفظ سی غافل ہو گیا کہ میں جاتی رہیں تو یا دہی مدین بیان
 کرنی گئے تو نقل میں غلطی کی اور بعض ثقی لوگ میں لیکن آخر
 میں انکے عقل مختلط ہو گئے اور بعض جگہ سہ سے خطا ہوا
 یہر جبا دسے صواب معلوم کیا بسبب حیت کی نہ لوٹ سکا تا کہ
 لوگ اسکو غلطی کی طرف منسوب کریں اور بعض اشہر زندقہ میں جن
 نے ترویج میں شاد رکھ دیا اور میں میں شک و کھیل کر کے لئے
 قصد حدیثین بنائیں اور بعض مذہبوں نے شیعہ کہانے کیلئے ایسی
 بیان کہیں جو کتاب میں نہ تھیں اور بعض ایس میں جنہوں نے اپنی
 کی نفرت کی لہر حدیثین بنائیں اور بعض نے حسین کلام کر کے لئے
 سندین وضع کیں اور بعض نے بادشاہ کا تقریب کرنی لئے اور بعض
 قصہ خوانوں فی ایسی حدیثیں جنہیں نرمی اور خرچ کا ذکر تھا وضع کیں
 اور مالک سی روایت ہو کہ کہا اوس نے میں امون پر داخل
 ہوا اور مجلس اسوقت خاص اپنے اہلون سے تھی ناگہ خلیفہ
 اور وزیر کے درمیان کچھ جگہ غالی تھے میں انکے درمیان شہا
 اور میں اونی برفوع حدیث بیان کہ کہ جب مجلس میں غالی
 ہو تو دوسرا دروہ درمیان عالم کی جگہ ہے ذیل میں کہینکے

جب مسجد میں کی بنا فی شرع ہو گئی تو کسی پاس جبرائیل علیہ السلام
آئی کہا اسکو بنو سات گز لمبی عجلہ آسمان میں جو مقتض نہیں ہے
نہیں پائی گئی اور مجھ میں ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے تھے تو پہلے
والا گمان کرتا کہ بدن بلامرج ہے۔ اور مختصر میں ہے دو آدمی سر
پر ایسے ہیں جب نماز کی طرف کھڑی ہوتی ہیں تو کمر وچوٹوں
اکٹا کر سامان معلوم ہوتا ہے حالانکہ دونوں کی نماز زمین آسمان کے
فاصلہ پر۔ اور بھی اس میں ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے اور کوئی
آدمی دوسرا کو پاس جا بیٹھا تو نماز میں تخفیف کرتی اور اوسکی طرف
مستوجہ ہوتی اور پوچھتا کہ کیا تعجب کہ حاجت ہے جب اوسکی حاجت سی
فارغ ہوتی تو نماز کی طرف عود کرتے۔ نہیں پائی گئی اور بھی تن
ہے کہ کوئی حدیث ان آیام کی نماز میں صحیح نہیں ہے اور وجہ کے
میں ہر ایک کنت میں ہر ایک کنت میں دس مرتبہ صورت خلاصہ چنے باطل
ہے اسکا کچھ اصل نہیں، اور یہی ہے، اور کون ہر ایک میں پندرہ مرتبہ اذان
پڑھنا اور ایک دین میں سچاس مرتبہ نکر باطل ہے۔ اور کچھ دین رکعت
اور بار بار وہ اکٹا کر اصل نہیں اور پہلی جمعہ کا رکعت ہر ایک میں
پچاس مرتبہ خلاصہ ہے۔ اسکا کچھ اصل نہیں، اور یہی علما شوقی نماز دور
رنگ ہے نماز بالاتفاق موعود ہو اور یہی ہے، باقی نماز میں جب تک کہ تیس
رکعت اور شعبان نصف میں رکعات ہر رکعت میں دس مرتبہ فرقہ اخلاص
ذہنی و الخادرقۃ القلوب و احیاء العلوم میں اور تبلی کے
تفسیر میں دیکھ کر ذہنیہ ہونا چاہئے اور اور یہی ہے جو شرح
اور اور او مواسب میں کہ قصہ خوان ذکر کرتے ہیں کہ چار حضرت
کے حبیب میں داخل ہو کر استین سے خارج ہوا۔ اس کا
کچھ اصل نہیں ہے۔ جیسا کہ شیخ بدرالدین نے کشمی شیخ
عماد بن کثیر سے حکایت کی ہے اور حیات الحیوان میری میں
ہے کہ ہاتر طبعی جزایوں کے لئے روزی نام رکھا ہوا تھا۔ اور

صلوة الرعايا وغيرها

عبد الباقي ابن قانع عن ابی غلیط امیة بن خلف
 الحجج الراقی رسول الله علیه السلام وعلی بن
 صدوق قال هذا اول طائفة صام یوم عاشوراء و
 اتخذ مثل اسمه غلیط فقد قال الحاکم هم من
 الاحادیث التي وضعها قتلة الحسین رضی الله
 وهو متحد باطل ورواه محمد بن یونس قد
 بین العلماء ان زمان الروایة فی یام الوحی کان
 اشهر فقد صرح التورثی بانہ لیس له اصل و
 النووی فی شرح مسلم واما الخرجی الدیوبی
 عن الحسین بن علی قال کان اسر رسول الله علیه
 السلام فی حجر علی وهو یوحی الیه فلما سر محنة یا
 علی صلیت العصر قال لا قال اللهم انک تعلم انه
 کان فی حاجتک حاجة رسولک فردد علی النفس
 فردد هاعلی فی صلی و غابت الشمس فقد قال العلماء
 تحت موضوع ولم ترد الشمس لحدوث حاجتک
 بن فون کذا فی ریاض الضمیر فی مناقب العشرة الا
 انه ذکر فی الشفاء من الروایة الطحاوی وبنیة
 فی شرحه وکذا فی السیر علی وجہ الاستیفاء و
 الشیخ الجوزی فی شرح المصابیح واما ما یزاد
 قوله اللهم انت السلام ومنک السلام من یحیی
 الیک یرجع السلام فیمینار بنا بالسلام اد
 حادک دار السلام فلا اصل له بل هو مختلف
 القصص و حکم الشیخ العلامة الزین العزاقی اشهر
 بین العوام ان من قطع صلوة الضحی یتزکها حیالاً
 یجی صغار کثیر منهم یتزکها اصلاً لذلک و

عبد الباقي بن قانع عن ابی غلیط امیة بن خلف جمعی سے ہر کہا
 اوس نے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھا اور میرا ہاتھ پر چڑھا
 تھی نہ کیا یہ پہلا جاؤں جس نے فی عاشوراء کی دن وزہ کہا تھا یا اوس کے
 نام کی طرح غلط ہو۔ کہا حاکم نے یہ ان حدیثوں سے جو امام حسین کی نقل
 نے بنائی ہیں یہ حدیث باطل ہے اور راوی کے مجہول ہیں اور ان
 میں مشہور ہے کہ زمانہ خواب کا وحی کے وقت میں چہرہ مہینہ تک ناگوار
 پڑنے کی تصریح کے ہے کہ ہر کچھ اصل نہیں ہے اور نووی
 شرح مسلم میں اسی کا تابع ہو ہے لیکن جو دولابی نے حسین بن
 علی سے روایت کی ہے کہ سر مبارک آنحضرت کا علی کی گود میں تھا اور
 آنحضرت کی طرف اس وقت وحی ہو رہا تھا جب آنحضرت سر وحی پہل
 گیا فرمایا ابی علی تو فی نماز عصر کی پڑھی ہے کہا نہیں اس وقت ان
 حضرت فی دعا کی یا امد تو جانتے کہ یہ شخص تیری حاجت و تیر
 رسول کے حاجت میں تھا اللہ کھانے سوچ لوٹا یا پھر غار پڑھی اور
 سورج غروب ہو گیا عالموں نے یہ حدیث موضوع ہے اور سوچ
 کیے نہیں لوٹا یا گیا مگر یوش بن فون کے لئے بند رکھا گیا تھا ایسا کہ
 الریاض النضر فی مناقب العشرة میں ہے اگر شفاء میں روایت تھا اس
 مذکور ہو اور وجہ کے میں شرح میں بیان کی ہے۔ اور پھر حدیث کتب
 سیرین اور کہا شیخ جوزی نے شرح مصابیح میں لیکن یہ زیادتی
 کہ بعد اس قول کی ہے (یا اللہ تو سلام اور تیرے طریق سے سلامتی ہے)
 اس طرح سر اور تیری طرف سلامتی رجوع کرتی ہے پس کس
 ہو کہ اسے ہماری رب ساتھ سلام کے اور ہو کہ دار السلام میں
 داخل کر اس کا کچھ اصل نہیں ہے بلکہ بعض قصہ خوار
 کے بناوٹ ہے۔ اور شیخ علامہ زین عسراقی نے حکایت
 کے ہے کہ عوام الناس میں مشہور ہے کہ جو شخص نماز یا نیت
 کو جان بوجھ کر توڑ دے تو خدا ہوا کا اسے بہت لوگ مکرہ پڑھتی ہے

لما قالوا اصل بل الظاهر انه مما القاه الشيطان
 السنتم لتحرهم الخیر الكثير قلت من هنا تزل
 النساء صلوة الضحیٰ وغیرها بحدوث الحيض
 وقد تقدم بطلان تحذير دارك للورد ملعون
 قال ابن امير الحاج وفي ذی الحلیفة آبايهم
 العرام آباي علي انه قال الحق في بعض تلك الآيات
 وهو كذب من قاله **فصل** قد سئل ابن قيم
 الجوزية هل يمكن معرفة الخلد الموضوع بضابط
 من غير ان ينظر في صفة فقال هذا سؤال العظیم
 القد واما يعرف ذلك من تطالع في معرفته من
 الصحیحة وخطت بلحمه ودمه وصار له فيها
 ملكة واختصاص شديد بمعرفة السنن الا انار
 ومعرفة سيرة رسول الله عليه السلام وهذا فيما
 به وينى عنه ويخبر عنه يدعو اليه بحجة و
 ويشعره للامة بحيث كانه محال للطله عليه السلام
 بين اصحابه الكرام فمن هذا يعرف من احب الله
 وكلامه اقراله واطاعه وما يجوز ان يخبر به وما
 لا يجوز ما لا يعرفه غيره وهذا شان كل متبع مع
 تابع فان لاخص به لحيص على تتبع اقواله افعل
 من العلم بها والتمييز بين ما يصح ان ينسب اليه وما
 يصح ليس كمن لا يكون كذلك وهذا شان المقلد
 مع اعظم يعرفون من اقوالهم ونصوصهم و
 مذاهم واساليبهم ومشاربهم ما لا يعرف غير
 من ذلك ما ذكره جعفر بن حسن عن ابيه عن
 عن ابن رافع عن قال سبحان الله وبحمده غفر الله

اسك كچه اصل نہیں بل ظاہر ہے کہ یہ بات شیطان کی زبانوں پر آئی
 تھے تاکہ خیر کثیر سے محروم رہیں۔ میں کہتا ہوں اسے لکھو عورت نے
 نماز پاست وغیرہ کی سبب حیض کے چھوڑ دی ہے اور حدیث
 تارک رو کا ملعون کا بطلان گذر چکا ہے اور کہا امیر ابن الحجاز
 نے ذی الحلیفہ میں کوئین بن جنہین عوام الناس علی ما کی کوئین
 مشہور کرتی ہیں اور کہتے ہیں کہ اوس شخص جو کہ ان کوئین پر مقابل
 کیا ہے یہ کذب ہے اس کے قائل کا **فصل** ابن قیم جو درستی سوال ہوا
 کہ معرفت حدیث موضوع کی کسی ایسی قاعدہ سے معلوم ہو سکتے ہیں جنہیں
 اس کے سند دیکھنے نہ پڑے جواب کیا یہ بڑا عظیم القدر سوال ہے اس سے
 وہ شخص اطلاع پاسکتا ہے جو معرفت سنن صحیحہ میں مہارت کامل
 رکھو اور وہ سنن صحیحہ کے گوشت اور اسکو انہیں ملکہ اور خصوصیت
 معرفت سنن اور آثار اور معرفت ان حضرت کی سیر اور امر اور نہی کا
 اثر دعوت اور محبت اور کراہت آنحضرت کا اور مشروریت آنحضرت
 امت کی لئے وغیرہ چیزوں کا کامل طور سے ہوجائے اس طرح کے گویا
 ان حضرت کی اصحابوں میں لمجاہو ایسا شخص آنحضرت کی احوال اور
 ہدایت اور کلام اور اقوال اور افعال اور مدہ و تہن کی خبر دینی جانتا ہے
 اور جنکی نہیں معلوم کر سکتا ہوا اس کی غیر نہیں کر سکتا ایسا ہی حال ہے
 ہر شیئہ کا اپنے تابع سے اس لئے کہ اسکو اپنے پیشوا کی اقوال
 اور افعال کے تتبع کی حرص تھی اور کمون پیشوا کی اقوال صحیحہ میں
 ایسے تیز ہوتے ہیں جو غیر کو نہیں ہوتی یہی حال مقلدین کا اپنے
 اماموں سے ہے ان کے اقوال اور نصوص اور مذاہب و مشارب اور
 اسالیب و مشارب ایسا پہنچتے ہیں جو غیر نہیں پہچان سکتے ہیں
 بعض اس طریق سے یہ ہے جو جعفر بن حسن نے اپنے
 باپ سے اوس کی ثابت سے اوس نے اس سے مرفوعہ روایت
 کی ہے کہ میں نے اپنے باپ سے کہا میں نے اپنے باپ کی روایت کی ہے کہ میں نے اپنے

اور اس کے

الف العتق في الجنة اصلها ذهب فخر هذا
هو جعفر بن حسن بن فرقد ابوسليمان القضاة
قال ابن عبد احاديثه منكر وقال الازدي يكرهون
واما ابو فقال يحيى بن صدين لاشئ ولا يكتسب
قال النسائي والدارقطني ضعيف وقال ابن حبان
خرج من حداد العلالة وقال ابن عبد عامه
غير محفوظ ومن ذلك ما رواه ابن مند وغيره
من تخذ احمد بن حنبل الله الجوباري الكذا
عن شقيق عن ابراهيم بن ادهم عن يزيد بن
اويس القرني عن عمرو بن علي عن ابني عليل السلام
دعا بهذا الاسماء انت حي لا تموت غالب
تغلب بصير لا ترتاب سميع لا تشك وصادق لا
تكذب معد لا تطعم وعالم لا تغفل الى ان قال
فوالله بعثني بالحق لودعي هذه الدعوات على
صغائر الحديد لذات علي ما جازا سكر من دعا
عند منامه بها بعت بكل حرف منها سبع مائة
ملك يسبحون له ويستغفرون له وتابعه كذا
آخر سليمان بن عيسى عن الثوري عن ابراهيم
ادهم وهذا وامثاله ما لا يرتاب من له ادنى
معرفة بالنبي عليه السلام وكلامه انه موضوع
مختلف وافاك مفترى عليه من ذلك ما رواه
عباس بن فضال البلخي كذا ابا بشر عن عمر بن
الضحاك مجهول لا يعرف عن ابن معاوية بن
صلح عن ابني هزيرة عن النبي عليه السلام كذا
بسم الرحمن الرحيم لم يبق الهاء التي في الله

دس لاکھ چور چکا اصل جنت میں ہو تجا رہی تھی شخص جعفر بن حسن
فرقد ابوسليمان القضاة البحر ہے کہا ابن عبد سخی اسکی حدیثیں منکر ہیں
کہا از رخ لوگ اسمین کلام کہتے ہیں لیکن باپ کا کہا بھی بن
سعید کچھ شے نہیں اور اس کے حدیث نہ کہو جادو کہہنا ہی
اور دارقطنی نے یہ ضعیف ہو اور کہا ابن حبان بی یہ حدیث
منزل گیا ہے اور کہا ابن عدی نے حدیثیں اسکی محفوظ نہیں ہیں یہ
اسے قسم ہے جو ابن مندہ وغیرہ نے احمد بن عبد اللہ الجوباری
کذاب اس کے شقیق سے اوس نے ابرہیم بن اہم سے اوس نے
یزید بن اویس قرنی سے اوس نے عمرو بن علی سے اوس نے یزید بن
صلح امد علیہ سلم سے روایت کیا ہے جو شخص ان اسموں سے دعا
کرے گا اس کو توفیق ہو نہیں پڑا اور غالب مغلوب نہیں ہوگا اور بصیر
سمیع تو شک نہیں کرنا اور صادق کہ کذب نہیں بولنا اور کج نیا نیکو
کہا تا نہیں اور عالم وغیرہ وغیرہ یہاں تک کہ ہر قسم سے مجھ اوس ذات کی
جسے مجھ جو ح کے ساتھ بھیجا ہے اگر کوئی دن کلموں کو اوس کے کلموں
پر دعا کرے تو کبیل جائینگے اور گریبان جاری پر کر تو ہر ایک
کے ساتھ سات لاکھ شتر سے اوٹھایا جائیگا جو اس کے درویش
گے اور غنیمتیں مانگیں گے۔ اسے کا ایک اور کذاب یعنی سلیمان
بن عیسیٰ ثوری سے وہ ابرہیم اہم سے تابع ہے یہ
حدیث اور جو اور اس کے مثل ہو جو کوا حضرت سوانی ملامت ہو
معلوم کر لیا کہ یہ موضوع ہے اور انحضرت پر اقرار ہے اور اسے قسم ہے
ہے جو عباس بن فضال بلخی کذاب شریعت عمر بن ضحاک مجھول
سے اوس نے ابن معاویہ سے اوس نے اعمش سے اوس
نے ابی صالح سے اوس نے ابی ہریرہ سے اوس نے
نبی صلہ اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص بسم
الرحمن الرحیم لکھے اس کو اوس کی لئے ہائے کہنے سے پہلے

محمد بن حسن

ابن عبد الاحد

ابن عبد الاحد

الکتاب لله له الف الف حسنة ومعا عنه الف
الف سيئة وورع له الف الف درجة ومن ذلك
ما رواه ابو العلاء نافع عن ابن عمر رفعه من
كفن ميتا فان له بكل شعرة يصيب كفنه عشر
حسنة و ابو العلاء هذا يروى عن نافع ما ليس في
تحذ ولا يجوز الاحتجاج به وهذا الحديث
قد رواه الحسن بن سفيان حدثنا ابو الربيع
حدثنا الصلت بن الحجاج حدثنا ابو العلاء
قال الدارقطني يقال ان ابا العلاء هو الخفاف
الكرفي واسمه خالد بن طه انتهى قال يحيى
معين هو ضعيف خلط قبل موته بعشرين
كان قبل ذلك ثقة وكان في تخطيه كلاما
به يقرؤه ومن ذلك تحذ يرويه محمد بن عبد
بن بين البيهقي عن ابن عمر عن النبي عليه السلام
من صاير مصبحة يوم الفطر تكافا صام الد
وهذا تحذ باطل موضوع على رسول الله عليه
وابن البيهقي يروي الناكير قال البخاري و ابو حنيفة
الرازي النسائي هو منكر الحديث وقال يحيى
معين ليس بشي وقال الدارقطني الحديث ضعيف
قال ابن حبان عن ابيه نسخة سردين باثنا
محدثا كلها موضوع لا يجوز الاحتجاج به ولا
ذكره الا على وجه التعجيل ومن ذلك تحذ من صا
يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة
باطل يرويه حبيب بن ابي حبيب عن ابراهيم بن
عن عيون بن عمران عن بن عباس وهذا

نہ از نیکی لکھتا ہے اور لاکھ برائی اوسے دو کرنا ہے اور لاکھ درجہ
اوسے لکھ بلند کرنا ہے اور اسی قسم سے جو ابو العلاء نافع سے اوس
ابن عمر سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص میت کو کفن کرے تو جو بال
اوس شخص کا میت کی کفن سے لگے اوسکے بدلے اسکو دس نیکیاں
ملیں گی یہ ابو العلاء نافع سے ایسی روایتیں کرتا ہے جو اوس سے مروی
ہیں اور اوس حجت پر کافی جائز نہیں اور یہ حدیث حسن بن سفيان
روایت کی ہو کہا اوسے حدیث کی ہم سے ابو الربیع زہرانی نے کہا تحذ
کی ہم سے صلت بن حجاج نے کہا اوسے حدیث کی ہم سے ابو العلاء نے کہا
دارقطنی نے یہ ابو العلاء خفاف کو فی ہر اوزان اسکا خالد بن طه ان
انتہی اور کہا یحییٰ بن معین نے ضعیف ہے دس برس موت سے پہلے
اسکو نہ ملے گا کیا تھا اور پہلے اسے نقد تھا اور غلطی کی وقت جو چیز
اوسکی بائیں آتی پڑ لیتا قسم کی یہ حدیث ہے جو محمد بن عبد الرحمن
بیہقی فی ابن عمر سے اوسنی صلوٰۃ علیہ وسلم سے روایت کی کہ
جس نے عید فطر کی صبح کو روزہ رکھا گو یا وہ صائم الدہر ہوا یہ
حدیث باطل موضوع ہے اور ابن البيهقي حدیث میں منکرہ روایت
کرتا ہے کہا بخاری اور ابو حاتم رازی اور نسائی نے یہ منکر ہے اور
کہا یحییٰ بن معین نے یہ کبر شے نہیں ہے اور کہا دارقطنی اور
نے ضعیف ہے اور کہا ابن حبان اوس نے اپنے باپ سے ایک نسخہ
ظاہر کیا ہے جس میں اسے حدیث میں سب سے سب موضوع
ہیں ان سے حجت پر کافی اور انکا ذکر کرنا جائز نہیں مگر وہ جو
اور اسی نسخہ سے یہ حدیث ہے جو شخص عاشورہ کی دن روزہ رکھے
امداد اوسکے لئے ساتھ برس کے عبادت لکھتا ہے یہ
باطل ہے اسکو حبيب بن ابي حبيب نے ابراهيم سے اوس
یسون بن مسهران سے اوس نے ابن عباس سے
روایت کی ہے یہ حبيب وہ + + + + -

حبیب کان یضیع الاحادیث ومن ذلک بہ حدیث
 یرویه ذکری بن وید الکندک الکذاب لا یشرع
 حمید الطویل عن انس عن النبی علیہ السلام من
 داوم علی صلوۃ الضعیف لم یقطعہا الا من علة
 کنت انا و هو فی الجنة فی ذوق من نور فی غیر
 من نور حتی یرد رب العالمین من ذلک حدیث
 یرویه عن ابن راشد عن یحیی بن ابی کثیر عن سلمہ
 عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ علیہ السلام
 صل بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم بہن فی
 عدلن لہ عبادۃ اتی سۃ وعمرہ قال فیہ الامام
 احمد ویحیی بن معین لا یقطنی ضعیف قال
 ایضا لایسا و حدیثہ شینا وقال البخاری هذا
 الحدیث منکر وضعف صحابہ وقال ابن جلاب یحذر
 الاعلی سبیل القدر فانہ یضیع الحدیث علی الذل
 ابن ابی ذبیہ غیرہا من الثقات من ذلک حدیث
 من صلی یوم الاحد اربع رکعات بتسلیمہ و
 یقرء فی کل رکعة الحمد و آمن الرسول فی آخرھا کت
 له الف حجة والف عمرہ والف غزوة و کل رکعة الف
 الف صلوة وجعل ینصوبین النار والف خندق
 فقیہ اللہ واضعہا اجر اعلی اللہ ورسولہ ومن ذلک
 حدیث من صلی لیلۃ الاحد اربع رکعات یقرأ فی
 کل رکعة فاتحة الكتاب ثم وقرء هو اللہ احد خمس
 عشر مرة اعطاه اللہ یوم القیمۃ ثواب من قرأ القرآن
 عشر مرة و عمل بما فی القرآن و یخرج یوم القیمۃ من
 و وجہہ مثل القمر لیلۃ البدر و یعصب اللہ بکر

حبیب نہیں جو حدیثیں بنایا کرتا تھا یہ حدیث بھی اوس سے منکر یا نہیں
 کندی کذاب شریانی حمید طویل سے اوس نے انس سے اوس نے بنی
 صلہ اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص ناسخ پر ہمیشہ لگے اور
 اوس کو سو کسی علت کی قطع نہ کرے تو میں اور وہ دونوں کسی شے میں شریک
 نور کے درمیان نہ ہوں گے کی زیارت کریں گے اور اسی سے یہ حدیث عمر
 بن رشد ملی یحیی بن ابی کثیر سے اوس نے ابی سلمہ سے اوس نے بنی
 سلمہ پر یہ روایت کی ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ وسلم کی جو رکعات
 بعد مغرب کے چار رکعات ہیں اور ان میں کلام نہ کرے تو دوبارہ سال
 کی عبادت کی برابر ہونگے۔ اس عمر کے متعین امام احمد اور یحیی بن
 معین اور دارقطنی نے کہا ہے کہ ضعیف ہے اور یحیی کہ امام احمد نے
 اس کی حدیث کسی شے کی برابر نہیں ہے اور کہا بخاری نے یہ حدیث
 منکر ہے اور وہ بیت ضعیف ہے اور کہا ابن جلاب نے اس کا ذکر کر
 و جس سے جائز نہیں مگر بطور قطع کے اس لئے کہ یہ شخص اکابر و
 ابن ابی ذبیہ وغیرہ اماموں کے ذمہ حدیثیں بنا کر لگاتے تھے اور
 اسی سے یہ حدیث جو شخص ایک شب کے میں چار رکعات
 پڑھے اور ایک کعت میں الحمد اور آمن الرسول آخر تک پڑھے
 اوس کے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار طراوی کا ثواب لکھا
 جاتا ہے اور ہر رکعت کی بدلے لاکھ غزوات اور لاکھ اور ان کی
 درمیان ہزار خندق کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ وسع دامنہ کو خوا
 کرے اوس شخص اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول پر کیسی میری کی ہے۔ اور
 اسی سے یہ حدیث جو شخص یک شب کے دن چار رکعات
 پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور بندہ مرتبہ قل جو اللہ
 پر ہے اللہ تعالیٰ اوس کو قیامت کے دن اوس شخص کے برابر ثواب کا جس نے
 اوس مرتبہ قرآن تم گما ہوا اور وہ پر عمل کیا ہو و یا ست کی دن اوس کی قبر
 اور نہ ہی چاند کی مثل کشمکش کی اور اللہ تعالیٰ و سکون ہر رکعت کا بدلہ

الف مدینۃ من لؤلؤ فی کل مدینۃ الف قصر من
 زنجبجک کل قصر الف دار من الیاقوت فی کل دار الف
 من المسک فی کل بیت الف سریر واستمر هذا الکذا
 الاثنین علی الالف ومن ذلك + تحذ من صل اللہ
 الاثنین ست رکعات یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب
 مرة وعشرین مرة قل هو الله ویستغفر الله بعد
 عشر مرات اعطاه الله يوم القيامة ثواب الف عمل
 والفق عابد والفق زاہد فقیر الله واضع محمد
 علی رسول الله علیہ السلام وهو من عمل الجویار
 الخبیث من ذلك + تحذ من صل لیلۃ الاثنین
 اربع رکعات یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب مرة
 واثنتی عشرة مرة وقوله الله احد مرة وقول اعوذ
 برب الغلق مرة وقول اعوذ برب الناس مرة کفرت
 ذنوبہ کلها واعطاه الله قصر فی الجنة من ذرة
 فی جنۃ النقص سبعة ایات طول کل بیت ثلاثۃ
 الالف ذراع وعرضه مثل ذلك + استمر هذا الکذا
 الخبیث علی تحذ طویل فیمن هذه المجازفات
 هو من عمل الحسن بن ابراهیم کذاب جال
 یرو عن محمد بن طاهر وضع من هذا الضر
 احاد صلوة يوم الاحد ولیلۃ الاحد وین الا
 ولیلۃ الاثنین وین الثلاثا ولیلۃ الثلاثا و
 هکذا فی سائر ايام الاسبوع ولایالیہ وهذا با
 واسع جدا وانما ذکرنا من جزء یسیر التعریب
 هذه الاحادیث وامثالها مما فی هذه الحقا
 القیمة الباردة کلها کذب علی رسول الله

ہزار شہر موتیوں سے دو گیارہ شہر مین ہزار محل زنجبج سے ہر محل مین
 ہزار گہریاقوت سے ہر گہر مین ہزار کوٹہری کستوری سے ہر کوٹہری
 مین ہزار تخت ہوگا اس کذاب فی اسکے آگے بھی کچھ بڑا کہتا ہے
 اور اسی سے ہر یہ حدیث جو شخص دوشنبہ کی دن چہرہ کھت
 پڑے ہر رکعت مین ایک مرتبہ الحمد اور مین مرتبہ قل ہو احد احد
 بعد اسکے دس مرتبہ احد تعالیٰ سے بخشش مانگے تو احد تعالیٰ
 قیامت کی دن ہزار صدیق اور ہزار عابد اور ہزار زاہد کا ثواب
 اوسکو دے گا احد تعالیٰ اوسکے واضع کو خواہ اسے یہ کام جو نیاری
 خبیثیت کا ہے اور اسی سے ہر یہ حدیث جو شخص ہر شنبہ کے
 رات مین چار رکعات پڑھے ہر رکعت مین ایک مرتبہ الحمد اور
 ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک مرتبہ قل ہو احد احد اور ایک مرتبہ
 قل اعوذ برب الغلق اور ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس اسکے سب
 گناہ بخشے جاتی ہین اور احد تعالیٰ اوسکو ایک محل جنت مین سفید
 موتی سے دیتا ہے اور ہر محل مین سات گہر مین طول در عرض کا
 گہر کا تین ہزار گز ہے اس کذاب فی بہت لمبی حدیث بیان کرتا ہے
 اور اس مین اسطر طے و اسیات باتین بیان کین مین یہ کام مین
 بن براہیم کذاب جال کا ہے محمد بن طاہر سے روایت کرتا ہے
 اس قسم کی اوس کج بہت حدیثیں بنائی مین کثرت نہ کدن اور
 روایت مین اور دوشنبہ کے دن اور رات مین اسی طرح
 اس نے ساتون و نون اور ساتون راتون مین نماز مین
 بنائی مین یہ باب بہت فساد م ہے ہمنے تھوڑی
 سے بیان کر دین تاکہ ایسے حدیثوں کا حال جن مین
 و اسیات تمیس باتین مین معلوم ہو جائے یہ سب
 آن حضرت پر کذب ہے + + + + +
 + + + + +

باضافہ مثل هذه الكلمات اليه ومنها تكذيب
 الحسن له كحديث الباذنجان لما اكله وحديث
 الباذنجان شفاء من كل داء قبح الله واضعها
 لوقاله بعض جملة الاطباء يستعمل الناس ولو اكل
 الباذنجان للحمم والسوداء البالغة وكثير من
 لم يزدوا الا شدة ولو اكله فقير ليستغنى لم يفتد
 الغنى واجاهل ليتعلم لم يفتد العلم وكذلك
 حدث اذا عطس الرجل عند الخشبة فهو صدق
 هذا وان صح بعض الناس سند الحسن بشهادة
 لا شاهد العاطس والكذب يعمل عمله ولو
 ما انة الف رجل عند خديرو عن النبي عليه السلام
 ليحكم بصحة بالعاطس لو عطسوا عند بشة
 رجل لم يحكم بصدقه قلت وذكر ابو يعقوب عن
 ابي هريرة رضي الله عنه بلفظ العاطس عند الدعاء
 صدك لاني الجامع الصغير ولا يخفى انه اذا ثبت
 شئ في العقل فلا عجب ان يخالفه الحسن من الغش
 وكذلك حدث عليكم بالعدس فانه مبارك في
 القلب يكثر الدخنة قدس فيه سبعون نبيا
 سئل عبد الله بن مبارك عن هذا الحديث وقيل
 انه يروى عنك فقال دعني ما ارفع شيئا في
 العدس انه شهوة اليهود ولو قدس فيه
 واحد لكان شفاء من الادواء فكيف بسبعين
 وقد سماه الله تعالى ذى وقم على من اختار من
 المن والسلوى وجعله قهرم الثوم والبصل
 انبايحي اسرائيل قدسوا فيه لهذه العلة

شان من نقصان كونا چاہتا ہے۔ دوسرے یہ کہ حسن اکل
 کے تذبذب کرتی ہے مثل اس حدیث کی بیگن جس چیز کے لئے
 کہا یا جائے اس کے لئے کافی ہے اور یہ حدیث بیگن میں
 درو شفا ہے اندھا انکے واضع کو غور کری اس لئے کہ اگر بعض
 جابل طبیب بھی ایسا کہیں تو بھی آدمی اور کو ہتھڑا کر میں کیوں
 بیگن اگر تپا درود اور باقی مریضوں کیلئے کہا یا جائے تو ان کو
 زیادہ کر کے اگر تفریح غنائی کے لئے کہا یا تو اس کو غنا حاصل نہیں
 اگر جابل علم پڑھنے کیلئے کہا یا تو اس کو علم فائدہ نہیں دیتا اور
 ایسے ہی یہ حدیث اگر کوئی حدیث چھپک کر یہ تو وہ حدیث
 ہے اگرچہ اس حدیث کی سند کو بعض لوگوں نے صحیح کہا ہے لیکن
 اصل کے وضع پر شہادت دیتی ہے اس لئے کہ ہم چھپک کر یہ تو
 اور کا ذب کو ایسا عمل کرتے دیکھتے ہیں اگر لاکہ آدمی حدیث کی
 جو ان حضرت پر بیان کیجاتی ہے چھپک کر یہ تو اس پر حکم صحت کا
 نہیں ہو سکتا اگر اسے آدمی کسی آدمی کی شہادت پر چھپک کر یہ
 تو اس پر حکم صحت کا بھی نہیں ہو سکتا۔ اور ابو نعیم نے الی
 سے اس طرح روایت کی ہے عاقلی وقت چھپک گواہ صادق ہو گیا
 جامع صغیر میں ہے پوشیدہ نہیں کہ جب کوئی شے عقل میں ثابت ہو جائے
 اگر حسن عقل کے مخالف ہو تو اس کا کچھ اعتناء نہیں کرنا ہی ہے حدیث
 لازم ہو و مسو کہ سلو کہ دیکھ کر نہ ہر اور انہوں بہت بہائی میں
 بیرون ان کو پاک کیا ہو کسی یہ حدیث عبد بن مبارک سے جو بھی روایا
 کہ یہ آپ سے مروی ہے یا مجھ پر جو روایا میں نے کہا ہیں کوئی شے فروغ
 یا نہیں کہتا یہ ہر دو کی شہادت ہے اگر ایسی بھی ہو تو بلکہ طرف مذہب آتا
 تو ہر دو شے شفا ہو جائے اگرچہ تہی کو یا کہیں حال اگر اندھا کی یا
 نام انی کہا ہو ان لوگوں کی نیت کی ہے جنہوں نے اس کو چھپک کر روایا
 کے اور ان کو سن کر یا کہ ہفتین کی یا کہ تو کہتا ہے کہ کوئی امر اس کے بخیر ہے

التي فيه من تصحيح السوداء والنقر والرياح الغليظة
وضيق النفس والدم الفاسد غير ذلك من المضاعفات
ويشبه ان يكون هذا الخش من صنع الذين اختاروا على
المرق السلوبي واشباههم قلت قد تقدم ما يقو
وكن ذلك **خ** خلق الله الموت والارض يوم عاشوراء
كن ذلك **خ** اشرى على الطعام تشبعوا فان الشرب
الطعام يفسد ويمنع من استقراره في المعدة ومن
نضج وكذلك **خ** اشرى الناس الصباغون
الصواعون فالخش وهذا الخش فان الكذب في غير
اضعافهم كالرافضة فانهم الكذب خلق الله الكفا
والطوفية والمنجوس وقد تاوله بعضهم على ان المراد
بالصباغ الذي يزيد في الخش الفاظ تزييه والصواع
الذي يصوغ الخش ليس له اصل وهذا تكلف بارد
الخش باطل قلت وهذا غريب منه فان الخش بعينه
رواه احمد ابن ماجه عن ابي هريرة كافي الجمع الصغير
فصل منها سماحة الخش وكونه مما يسنون الخش
لو كان رزرجلا كان حليما ما اكله جايح الا شبع
من السج البارد الذي يصان عنه الفضلاء فضلا عن
سيد الانبياء وخذ الجوز واد الجبن فاذا دخل
في الجوف صانفا فلعل الله واضع على رسول الله
عليه السلام **و** خلد لويعل الناس في الحليسة
لا شروها وبزها ذهاب **و** خلد اخضر وامل
البقل فانه مطرد للشياطين **و** حديث ما
من دقة الهنداء الا عليها قطرة من ماء الجنة **و** خلد
بكت البقلة الجرجير من اكل منها ليلالات و

سودا وورفع اور ریح غلیظ اور ضیق النفس اور خون کا
وغیرہ ضرر پیدا کرتا ہے شاید یہ حدیث ان لوگوں نے
بنائی ہوگی جنہوں نے انکو من سہوی پر اختیار کیا ہے یا انکی
اور متون نے میں کہتا ہوں جو چیز اس کلام کو تقویت
ہے پیچیدگی اور کجی اور اس پر حدیث استدحانی آسان کرے
کہ دن پیدا کیا اور ایسی ہی یہ حدیث طعام کہا کر پٹ ہرنیکے
لئے پانی نہ ہو اسلئے کہ پانی طعام کو خراب کرنا ہی اور معدہ میں نہیں
نہیں دیتا اور کمال طرح سے نفع نہیں ہوتا اور ایسی ہی یہ حدیث
سیناری اور نیداری سب جو میں حسن اس حد کو رو کر
ہے اسلئے کہ مذکور نہیں اسے دگنا ہے جسے افی اور کمال اور
نعمی یہ سب خلق کے جو میں اور بعضوں نے اس حد کے اس
طرح تادیل کے ہو کر مراد صباغ سے وہ یہ جو حدیث میں اس لفظ
زیادہ کر کے جس سے اسکی نیت ہو اور مراد صباغ سے یہ کہ کجی
حدیث کو کہ اگر یہ تکلف ایسی باطل حد کیلئے داسی میں کثرت
ہو تو اس سے غریب بات ہی اسلئے کہ یہ حدیث بعینہ احمد اور ابن
ابو ہریرہ روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر میں **فصل**
ان مروی ہے کہ حدیث قبیح ہو اور لوگ دیکھ کر اسکو استہزا کریں
جیسے یہ حدیث میں حدیث اگر چاہا دل مروتا تو نرم دل مروتا جو کہ
انکو کہا تا ہی انکا پٹ پر جاتا ہی ایسی قبیح بات ہے جس کا فصل اگر
پر میر کرتی میں چہ جائز کہ سید الانبیاء حدیث اکبر و دایہ و
ہے لیکن جب حدیث میں داخل ہو جا تو خفا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکے واضح
پرعت کرے حدیث اگر جانتے آدمی جو علیہ میں ہی تو خیر ہے اسکو
اسکو رہے ہونا دیکر حدیث اپنے دست خوان سال کہہ سکتے کہ یہ
شیطانوں کو انکسار حدیث ایسا کج شیخ ہے باہکابین جس جنت کے
پانی کا قطرہ نہ ہو حدیث برساگ جبریکہ جو شخص نہ کیسوت

و ان التور علی الطعام فیصل

نہیں کہ حدیث

نہیں کہ حدیث

اربعۃ من الیمین واربعة عن الشمال واربعة
من قدام واربعة من خلف لکل فی الجامع الصغیر
ومع وجود هذه الروایات لو كانت ضعیفة و
یتقوی بکثرة الطرق لم یحسن الحكم علیہ
الا باعتبار آخر ما ذکره فی الحذف **وحدیث**
من اشتد دیکما ایض لم یقر به الشیطان ولا
سحر قلت رواه البیهقی عن ابن عمر بلفظ الذلک
یؤخذ بالصلوة من اتخذ دیکما ایض حفظ
ثلاثة من شکر شیطانا وساحر وکاهن فشد الله
دیکما عنقه مطوية تحت العرش ورجلاه فی
النحر فبالجملة کذا حدیث الذلک کذا حدیث
اذا ستم صیاح الذبک فاسئلوا الله من فضل
فانها ذات ملک **فصل** ومنها مناقضة الحدیث
لما حاربت به السنة الصریحة مناقضة بینهما کل
حدیث یتمثل علی فساد او ظلم او عبث ورجح باطل
او دم حق او نحو ذلک فرسول الله صلی الله علیه وسلم
منه بری ومن هذا الباب حدیث من استعمل
او احسن کل من یسعی بهذا الاسم لم یدخل النار
فهذا یناقض ما هو معلوم من دینہ ان النار لا ینحار
بالاسماء والالقب انما النجاة منها بالایمان و
الاعمال الصالحة ومن هذا الباب حدیث کثیر
علقت النجاة من النار بها وانها لا تقس من فعل
ذلک غایتها ان یکون من صغار الحسنات والاعمال
دینہ علی السلام خلاف ذلک فانه انما ضمن ذلک
حق التوحید **فصل** ومنها ما یدعی علی البی

چار دایسے سو اور چار بائیں سو اور چار آگے سو اور چار پیچھے سو یہ
تمام روایت جامع ضعیف ہے اور وقت ہو ان وایتوں کے اگر
ضعیف ہیں و ایک دوسری تقویٰ میں اپنے حکم وضع کار کا نہیں
گروہ کے اعتبار جو حدیث میں کوئی حدیث جو شخص
مرغ خریدی شیطان اور سحر و کفر و ذلک نہیں ہوتا میں کہتا
ہوں یہی ہے ابن عمر سے ان الفاظ سے روایت کی ہے مرغ غنا
کیلئے آواز کرتا ہے جو شخص سفید مرغ رکھتا ہے چار دن بچ رہتا
ہے شیطان اور سحر و کفر کا نہیں حدیث تحقیق حدیث
کیلئے ایک مرغ رکھ کر دن و سکی عرش کے نیچے ٹکی ہوئی ہو اور
پاؤں اس کے زمین کے نیچے ہیں۔ العمل مرغ کی تمام حدیث
میں کذب ہے حدیث جب مرغ کا آواز نہ ہو تو اندر تک
فضل سے سوال کرو اسلئے کہ اسے فرشتہ دیکھا ہو **فصل**
بعض ان مرویوں سے کہ حدیث سنت مہر کے منقاد منہ جبر
حدیث میں فساد اور ظلم اور عبث اور باطل کے بوج اور حق کی
اور یا اسکی مثل مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
بری ہیں اور اسی باب سے یہ حدیثیں ہیں کہ جب کا نام محمد
اور احمد ہوا اور جو شخص ان ناموں کو کئی نام رکھی گا
آگ میں داخل ہوگا پس حدیث انھیں کے دیکھ
مناقض ہے اسلئے کہ آگ نہی فقط نام اللہ تعالیٰ کے
رکھنے سے کوئی نہیں بچ سکتا نجات کا باعث ایمان اور
صالحہ ہیں اور وہ آگ نہیں مس کرتی جو یہ کام کرے نجات
یہ کہ یہ کام چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہونگی اور ان حضرت
دین کے خلاف معلوم ہوتا ہے اور جو شخص توحید
کی تحقیق کرے اس کے آگے یہ امر ظاہر ہے
فصل بعض ان مرویوں سے کہ اگر ان حضرت نے

انہ فعل امر اظہر بمحض من الصبح کلہم انہم
 اتفقوا علی کتمانہ ولم یفعلوہ کیا نغمہ الذب الطوا
 انہ علیہ السلام اخذ بید علی بحضر الصحابہ کلہم
 ہم راجعون من حجۃ الوداع فاقامہ بینہم حتی
 الجمیع ثم قال ہذا وصی اخی الخلیفۃ من بعد
 فاسمعوا لہ والطیعوا لہ ثم اتفقوا علی کتمان ذلک
 وتقییرہ ومخالفۃ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین کذا
 روایتم ان الشمس دلت لہ بعد العصر والناس
 یسعدون فیہا ولا یشہر ہذا اعظم اشتہار
 ولا یرمزہ الام سلمۃ **فصل** منها ان یکون
 الحد باطلا فی نفسہ فیدل بطلانہ علی انہ
 لیس من کلامہ علیہ السلام کحدیث الحجۃ التي
 فی السماء من عرق الافعاء التي تحت العرش
وحديث اذا غضب الرب نزل الوحي
 بالفارسية واذا رضى نزل بالعرية **وحديث**
 ست خصال تورث النسيان سواد الفار والقاء
 القمل فی النار والبول فی الماء الراکب ومضع
 واکل التفاح الحامض **وحديث** الحجامۃ علی القفا
 تورث النسيان **وحديث** یا حمیراء لا تغتسلی
 بالماء الشمس فانہ یورث البوص کل خد فیہ حمیراء
 او ذکر الحمیراء فهو کذب مختلف وکذا ایامیر
 لا تأکل الطین فانہ یورث کذا وکذا **وحديث**
 خذوا شطردینکم عن الحمیراء قلت قد تعقبہ
 الشیخ جلال الدین السیوطی بانہ جاء فی حدیث صحیح یا
 حمیراء وهو ما رواہ الحاكم شاعبد الحبان الورد

ایک کام سب صحابہ کی رو برو کیا اور انہوں نے اس کام کو پوشیدہ
 نہ کیا نہ اتفاق کیا جیسا کہ جو ہٹا کر وہ یہ بات کہنا ہی کہ انحضرت
 سب صحابہ کی رو برو حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور سب درمیان
 کھڑا کیا حتیٰ کہ سب ان کو دیکھ لیا پھر فرمایا یہ میرا وصی اور ہمایوں
 اور میرے بعد خلیفہ ہو اسکی بات سنو اور اسکا حکم مانو
 یہ سبے اس بات کی جیسا ہے اور اسکی مخالفت پر
 اتفاق کیا لغت ہوا اسکی کا ذوق نیر۔ اور ایسے ہی یہ روایت
 انکی کہ سورج بعد عصر کے حضرت علی کے کمر روکیا گیا تھا اور
 دیکھ رہے تھے اور یہ بڑا اشتہار طابہ بنو کرام سلمہ سے **فصل**
 بعض ان امور سے یہ کہ حدیث فی نفسہ باطل ہو اسکا بطلان
 ہی دلالت بنا کر کہ یہ کہ حدیث کی کلام نہیں ہے مثلاً ان
 احادیث کی حدیث وہ دریا کہ آسمان میں ہو ان سانپوں
 کا پسینہ جو عرش کے نیچے میں۔ **حدیث** جب امت کا
 غصہ ہوتا ہے فارسی میں وحی کرتا ہے اور جب اضیٰ ہو
 ہے تو عربی میں نازل کرتا ہے۔ **حدیث** چہ خصلتین
 میں جو نسیان پیدا کرتی ہیں۔ چوہے کا جوٹا اور جوٹا
 آگ میں ڈالنا اور کھڑکے بانی میں پیشاب کرنا اور
 دندانہ کھینا اور ترش سبک کھانا اور گرون پر چھنی کا
 نسیان پیدا کرتی ہے **حدیث** ای حمیراء جو وہ پ سے
 بانی گرم ہو اس سے نہ ناناوا سلے کہ برص پیدا کرتا ہے۔ اور
 جس حدیث میں یا حمیراء کا لفظ یا حمیراء کا ذکر ہو وہ کہتے
 اور ایسے ہی ہے یہ حدیث ای حمیراء نہ کہا اسلئے کہ
 یہ ایسی ایسے چیزیں پیدا کرتی ہے **حدیث** نصفین
 حمیراء سے پڑو میں کہتا ہوں حال لاین السیوطی اسکا اسطر
 حمیراء کہ صحیح حدیث میں حمیراء کا لفظ آیا ہے جو حاکم فی توالی

عمر بن الخطاب عن سالم بن ابی الجعد عن علی بن سلیمان
 قال ذکر النبی علیہ السلام خروجه بعض امہات
 المؤمنین فضحکت عائشہ رضی اللہ عنہا فقال
 انظر یا حمیراء ان لا تكونی انت ذمہ الفتی علی
 وقال ان لیت من امرہا شیئا فارفق بہا فقلت انی
 استنزلہ صبیحہ علی شط النہار ومسلم قال الذی
 عبد الجبار العریض لہ وجع من اوکب لہ مال
 یستبد بہ فیملع الیہود والنصاراء النعیم لا
 تقوم مقام الصداقہ لہ وحید یشہ الیت علی
 اور لا اقول المسلمون کان اسمہ احمد وحمیراء
 حدیث سنن ابی یوسف فی ماہ جمادیا کما کان یقول
 والذی الخ وقلت ما من مسلم ناسی نوحۃ وہو
 یؤک انصیبت منہ بجمیعہ عود الارزۃ اللہ والہ
 ذکر او ذلک جزئک کذاب قلت فی ردایہ الطبرانی
 وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما من لدنہ
 ثلاثۃ اولاد فلم یسم احدہم محمد فقلت جہلکذا
 فی الجامع الصغیر **فصل** ومنہا ان یکون الحد
 لا یشبہ کلام الانبیاء بل لا یشبہ کلام الصحاح الحد
 ثلثۃ تزید فی البصر انظر الی الخضرۃ والماء الجار
 والوجہ الحسن فی هذا الکلام مما یجمل عنہ بوجہ ورو
 عباس بن سعید السید الحسن بن احمد ومالہ
 قلت قد سبق انہ ضعیف لا موضوع وخذ النظر
 الی الوجہ الحسن یجلی البصر هذا ونحوہ من مع
 الزیادۃ قلت فی الجامع الصغیر النظرۃ الی المرءۃ
 الحسناء والخضرۃ ینیدان فی البصر رواہ ابو نعیم

اسرار ذہبی سے اسرار سالم بن ابی الجعد سے اسرار ام سلیمان
 کہا اوصی کہ آنحضرت فی بعض انہاء المؤمنین کھٹکے گا ذکر
 کیا اور عائشہ منس سے فرمایا دیکھو جو حمیرا شاید تو ہی ہو میری
 حضرت علی کی طرف دیکھا اور کہا اگر تو اس کے کسی امر کا دالی ہو
 تو اوس سے نرمی کر کہو کہ مستدک میں یہ بخاری مسلک شرط
 ہے۔ کہا ذہبی نے عبد الجبار نے اس سے کوئی حدیث
 نہیں کی حدیث جس کے پاس مال صدقہ لکھو تو وہ بنو اوی
 انصاری پر لعنت کرے۔ اسلئے کہ لعنت قائم مقام حدیث
 کے نہیں ہے حدیث میں نے اپنے نفس پر قسم کی کہ جب کاہم
 احمد یا محمد ہوگا اوسکو گم میں داخل کر دو گا حدیث
 جسکی یا ان بیابان اور وہ اوسکا نام تبرک کیلئے محمد رکھو دہو رہا
 اوسکا جنت میں ہے حدیث جو شخص مسلمان اپنی عورت سے
 اس نیت سے جماع کرے کہ اگر اوس کا پیدا ہو تو نام اوسکا محمد
 رکھو گا تو اوسکو امتحان کا دیتا ہر اسمین ایک جزو ہے جسکے
 کتبہ اور طہرائی اور ابن عساکر روایت میں ابن عباس
 کے جسکے ان تین لفظ ہیں اور انیس کیسا نام محمد نہ رکھا وہ
 ہے ایسا ہی جامع صغیر ہے **فصل** بعض ان اردت یہ کہ حدیث
 ایسی ہو جو کلام انبیاء کی جگہ معاجز کی اوسکے مشابہہ ہو مثل ان
 حاتیوں کی حدیث تین چیزیں بنائی زیادہ کرتی ہیں
 اور اپنی بخاری و حسین نے نہ کی طرف دیکھنا۔ اور اسکا نام سے
 ابو ہریرہ اور ابن عباس جگہ سعید بن مسیب و حسن جگہ احمد و مالک
 انکار کرتی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جب کاہم کہ یہ کلام ضعیف
 موضوع نہیں اور حسین نے کی طرف دیکھنا بصارت کر و شریعت
 ہے یہ حدیث اوسکو مثل زید تو کہ بناوٹ میں کہتا ہوں جامع صغیر میں
 سب سے اوس حسین عورت کی طرف دیکھنے سے بعد زیادہ ہوئی ہے

فی الحلیۃ عن جابر وحّد علیکم بالوجه الملامح و
 الحدق السوفان لله یتحی ان یعدّ یلیحاً
 بالنار فلعنة الله علی اضعه الخبیث **وحدّ**
 النظر الی الوجه الجمیل عبادة قلت وقد تقدّم
 ضعیف لا موضع **وحدّ** یتحی ان الله طهر
 قوما من الذنوب بالصلعة فی رؤسهم واری علی
 الاولهم **وحدّ** بنات الشعر فی الاضامان من
 الجذام فقد سئل عن الامام احمد فقال لیس
 شیء قلت واه ابو یعلی الطبرانی فی الاوسط **وحدّ**
 عن عائشة رضی الله عنہا کما فی الجامع الصغیر
 حدیث من اتاه الله وجهاً حسناً واهماً حسناً **وحدّ**
 فی موضع غیرشان فهو من صفۃ الله فی خلقه وکر
 حدّ فیہ مدح حسن الوجه والثناء علیہم او الامور **وحدّ**
 الیہم والتماس الخواتم منهم او ان النار لا تمسهم **وحدّ**
 مختلف واکل مفتری فی هذا الباب حاویة کثیر
 فاقرب فی الباب **وحدّ** اذا بعثتم الی یریدنا ف
 حسن الوجه الاسم و فی عمر بن زید قال ابن حنبل
 کان یضع الخدّ و ذکر ابو لقرح هذا الحدّ فی الموضع
 قلت اسلخ الخدّ اطلبوا للنیر عند حسن الوجه فدر
 البخاری فی تاریخہ وابن ابی لدین فی قضاء الخو
 و ابو یعلی والطبرانی عن عائشة و الطبرانی و البیهقی
 عن ابن عباس بن عبدک و ابن عساکر عن انس
 الطبرانی فی الاوسط عن جابر و قمام و الخطیب و
 مالک عن ابی ہریرة و قمام عن ابی بکر و رواه
 الدارقطنی فی الاخر عن ابی ہریرة یلقظ استغفر

علیہم جابر و ایک ہی حدیث لازم ہو کر دلچ منہوں
 اور یہ کہ انہوں کو اسلئے کہ اسے کھانچ کو آگ میں عذاب ہو
 شرم کرنا ہے۔ لعنت ہو اسے ایسی خبیث و اضع پر حدیث
 حسین نے کثیر و کینا عبادت ہو۔ میں کہتا ہوں کہ یہ
 کہ یہ حدیث ضعیف ہو موضع ہند ہے حدیث اسکا فی ایک
 قوم کو گناہوں کی سبب کی کو یہی معنائی کی پاک کیلئے
 علی پیدا اور یہ حدیث ناک میں یا تو کا اوگنا جدام و ان
 باہر احمد کی بات سوال ہو اور ہن نجواب پاک یہ کثیر ہے
 میں کہتا ہوں ابو یعلی و طبرانی نے اوسط میں ضعیف سند
 سے روایت کی کہ جیسا کہ جامع صغیر میں حدیث جبکہ
 تعالیٰ حسین نے اونیک نام و در کان عن ضعیف کرنے
 یہ ایک صفت تعالیٰ کی ہے یہی خلفت میں جس حدیث میں
 خوب نکل جیروں کی روح اور ثناء او کی طرف دیکھنے کا اثر
 اونے حاجات طلب کر نیک حکم یا اونکو آگ نہ لگنے کا ذکر
 ہے وہ کوثر اور آنحضرت پر فر ہے غرض اسباب میں بہت
 میں در سے قریب اسباب میں حدیث جسم میں طرف کوئی قاضی
 تو خوب نکل او اچھو نام الیہم اسمیت میں عمر بن زید کہتا ہوں
 نے یہ حدیث بنایا کرتا تھا اور ابو الفرج نے حدیث موصوفات میں ذکر کی ہے
 میں کہتا ہوں لیکن اسمیت کو طلب کر و تو خوب نکلون کے قریب
 بخاری تاریخ میں و ابن ابی الدین فی قضاء الخواتم میں و ابو یعلی
 و طبرانی فی عائشہ و طبرانی و بیہقی نے ابن عباس سے اور
 عدی و ابن عساکر نے انس سے و طبرانی نے اوسط میں
 سے اور تمام او خطیب نے اور مالک فی ابی ہریرہ سے
 اور قمام فی ابی بکر سے روایت کی ہے اور دارقطنی نے انرواہ
 ابی ہریرہ سے ان الفاظ سے روایت کی کہ طلب کر و

الخیر عند حسن الوجہ کما ذکرہ السیوطی فی جامعہ
الصغیر والحدیث اقل مراتبہ ان یکون حسنا
ضعیفاً واما کونہ موضوعاً فلا وکلا **فصل**
ومنها ان یکون فی الحدیث تاریخ کذا وکذا مثل
قولہ اذا کان سنۃ کذا وکذا وقع کیت وکیت
اذا کان شہر کذا وکذا وقع کیت وکیت کقول
الکذاب لا شر اذا انکسف القمر فی المحرم کان الغلا
انقтал وشغل السلطان اذا انکسف فی سفر کذا
کذا وکذا واستمر الکذاب التہوی کلہا واحادیث
ہذا کلہا کذاب مقتضی **فصل** ومنها ان یکون
الحدیث یوصف بالاطباء الطریقۃ شاذہ والیق کحیث
الصریۃ تشدد الظہر وحتیٰ اکر اسمک یدھب
الحدیث حسنا لہی شکی الی النبی علیہ السلام قلہ
الولد فامرہ ان یأکل البیض والبصل و**حدیث**
اتانی جبرائیل ہریتہ من الجنۃ فاکتہا فاعطیت
قوة أربعین رجلاً فی الجماع و**حدیث** المؤمن جلو
یحیٰ بالحلاوة ورواہ الکذاب لا شر بل یلفظ المؤمن
حلوً والكافر خمری قلت وقد تقدم الکلام علیہا
وکحل بیت کلو التمر علی الرین فانه یقتل
الدود قلت اخرجه ابو بکر فی الغیلانیا والکذاب
فی سند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
ما فی الجامع الصغیر و**حدیث** اطعموا نساءکم فی
نفاسہن القریئلت ہذا لا یصح فقد اخرجه ابو
وابن ابی حاتم وابن السنی ابو نعیم حماد والطبرانی
الشیخ والعقیلی وابن عد وابن مردویہ وابن کثیر

خیر بہ کل ہونج جیسا کہ سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر
کیا ہے پس کم سی کہ یہ حدیث حسن ہوگی یا ضعیف لیکن موضوع
ہرگز نہیں ہے **فصل** بعض ان مرویات یہ کہ حدیث میں
ایسی ایسی تاریخ مذکور ہو مثلاً جب فلان سال ہوگا تو سمیرا
ہوگا جب فلان مہینہ ہوگا تو اوسین یہ ہوگا۔ جیسا کہ کثیر
کذاب شریک قول ہیں کہ جب محرم میں چاند کو گہرے کا تو جنگ
یاوشا ہوگا شعل اور غدران ہوگا اور جب غریب کہیں لگیگا تو
ایسا ہوگا اسطر ہر مہینہ میں اس کا زب کھا یا یہ رب شین کذا
اور آنحضرت پر فقر ہے **فصل** بعض ان مرویات یہ کہ
حدیث طبعیوں کی وصف پر ہو جیسے یہ حدیثیں ہیں۔
حدیث ہر یہ بیٹھ کو قوت دیتا ہے حدیث
پہلی کا کہا تا تیزی دور کر لے حدیث جسے آنحضرت
طہر کی ولاد کا شکوہ کیا اپنے اسکو اندی ادب باز کہا نیکا
کیا ہے حدیث میں کہ اس جبرائیل علیہ السلام جنس
ہر یہ لیکر آئی جس کے سینے دس کو کہا با اوس وقت قوت جم
کی چالیس آدمیوں کی دیا گیا ہوں حدیث مومن ٹھکان
سمٹھاس کو دوس کہتا ہے اور کذاب شری نے ان الفاظ کو
روایت کیا ہے مومن جلوس ہے اور کافرشہ لری ہو میں کہتا
ہوں حج کلام اسپر گذر چکی ہے حدیث تہوک پر جو ہرین
کہا و اسلئے کہ یہ کیڑوں کو قتل کرتین ہیں میں کہتا ہوں اسکو بوجہ
نے غیلا نیات میں دو دیلی ہے فردوس میں ابن عباس سے ذکر کیا
ہے جیسا کہ جامع صغیر میں حدیث اپنی عورت کو نکاح کی
کہو میں کہلاؤ میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں۔ ابو یعلیٰ اور ابن
ابی حاتم اور ابن السنی اور ابو نعیم نے طیب ندوی میں
اور عقیلی اور ابن کثیر اور ابن مردویہ اور ابن کثیر

عن علی قال قال رسول الله عليه السلام اطعموا
 نساءکم الولد الوطبان لم یکن طب فتمز فلیمن
 الشجر شجرة اکرم علی الله من شجرة نزلت تحتها امر
 بنت عمران اخرج ابن عساکر عن سلمة بن قیس قال
 اطعموا نساءکم فی نفاسهن التمر فانه من کما طعمها
 فی نفاسها التمر خرج ولدها ولدا حلیمافان ذکا
 طعام مریحین ولدت عیسیٰ لوعلم الله طعاما
 هو خیر الهامس التمر لا طعمها ایاہ واخرج عبد
 حمید عن شقیق قال لوعلم الله ان شئنا
 للنفسا مخرج من الوطبان مریح به واخرج
 عمر بن میمون قال لیس للنساء شئ خیر من
 والتمر وقرأ الآية (وهزی لیک بجمع النخلة
 تساقط علیک وطاب جنیا) کذا فی الدال المستور
 حدیث من لم اخاه لقة حلوة فضر الله عنه
 الموقف قد من اخذ لقمه من حجر الغضا ط
 البول فغسلها نثر اکملها غفر له **وینحل النفر**
 فی الطعام یدهب البرکة قلت واه احمد بسند
 عن ابن عباس ان علیا علیه السلام هفی عن النفر فی الطعام
 والشر **وحدیث** اذا طنت اذن احدکم فلیط
 علی ویقل ذکر الله من ذکر فی بخیر فکلوا قد فطین
 الاذن کذب قلت وه الحیکم وابن السنی و
 الطبرانی والعقیلی وابن عساکر عن ابی رافع کذا
 الجامع الصغیر للسیوط التزم ان لا یكون فیرو صغیر
 و ذکره الجزری ایضا فی الصحیح التزم ان لا
 یكون فیرو اصغیر **فصل** فی منها احادیث العقل

علی سے روایت کی ہے کہ اوس شخص فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم فی جنس والی غور تو کہو تم کجورین کہلاؤ اگر ترہنوں تو
 نکلا سلاطین کسی رشت کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ ہوگا
 ورنہ کی نہیں جسکے نیچے حضرت مریم بنت عمران آئیں اور ان
 نے سلمہ بن قیس سے فرمایا کہ اے ابی ہاشم غور تو کہو نفاس میں نہ
 کہلاؤ اسلئے کہ جس عزت کا طعام نفاس کے وقت کجورین نہ
 تو اسکی اولاد عظیم پیدا ہوگی یہ طعام مریم کا تھا جب اسحضرت
 عیسیٰ کو بنا کر اللہ کو سوا کوئی اور طعام او سکیسے بہتر جانے تو
 ہوئی اسکو کہلاؤ اور عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی ہے اگر کسی
 نفاس الیونک لے کر کجورین کوئی اور طعام بہتر جانے تو مریم
 کو اوس کا حکم ہوتا اور عمر بن میمون سے روایت کی ہے نفاس
 الیونک لے سوا کجورین نہ نکلاؤ ورنہ کسی شے بہتر نہیں ہے
 اور انہوں نے آیت پر بھی راوی فرمایا کجور کی کہیں بھی نہ کجور
 کریگی ایسا ہر دور انتشار میں ہے حدیث جو کوئی اپنے ہاں ایک
 میٹھا لقمہ کھا لیا کہ اللہ تعالیٰ اسکو کسی وقت کی تنگی دے کر کا
 حدیث جو کوئی اپنے ہاں یا پیشانی کی گتہ پر لقمہ کھا لیا اور ہر گز
 اسکا او سکو بخیر نہ دیا ہر میٹھا طعام میں پہونگار نہ دے
 کر ہر مین کہتا ہوں جہنم سے اس ابن عباس سے روایت کی ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا فی ایست مین چو سے منع کیا ہے
 جسے کا کان آواز دے تو چوپیر دیکھو اور کہہ اللہ تعالیٰ اگر تاسی اور کا
 جو چوکی سو کر کر جس حدیث میں کانوں کی آواز کا ذکر ہے فکلک
 ہے مین کہتا ہوں عظیم اعدائے السنی اور طبرانی او عقیلی اور
 عدنی ابی رافع سے روایت کی ہے ایسا ہی سیوطی کی جامع صغیر
 ہے اور اوس التزم کیا ہے کہ مین مریح ذکر نہ کرنا اور اسکو جز
 حصص مین نہ کرنا کیوں حالہ کہ التزم کیا ہے کہ مین مریح نہ کرنا

راوی ابی ہاشم بن علی بن ابی طالب

کھا کذاب کہو لہ ما خلق الله العقل قال لہ اقبل
 فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال ما خلقت خلقا
 اكرم على منك بلک اخذ وبل اعطى قلت قد سبق
 عن العراقي انه اخرجه الطبرانی في الکبير والاوسط
 و ابو نعیم باسنادین ضعیفین انتہی رواہ عبد
 بن الامام احمد زوائد اڑھد عن الحسن مرفوعا
 بسند جيد کما ذکرہ بعض المتأخرین قال و قد
 لکل تخد معدن معدن التقوى قلوب العاذرين
 قلت واه الطبرانی عن ابن عمر والیهقی عن عمر بن
 فی الجامع الصغير و قد ان الرجل لیکون من
 اهل الصلوة والجهاد وما یجزی الا علی قد
 عقله قلت رواہ الترمذی الحکیم فی النوادر ما
 یرى ومعناه من خد انس انتی قوم علی رجل عند
 علیه السلام حتی بالغوا فی لثناء فقال کیف
 عقل الرجل ثم ذکر ابن القیم عن الخطیب ثنا
 التورق قال سمعت المحافظ عبد الغنی یقول اخبرنا
 الدارقطنی بان کتاب العقل وضعه اربعه ائمه
 میسوق بن عبد ربہ ثم سرق منه داود بن
 و ذکیر باسناد و سرقه سلیمان بن عیسی الشجری
 باسناد من اخر قلت یرید کتاب العقل لا و قد
 المختلک الکذاب هو سقر و قال ابوالفتح الازدی
 لا یصح فی العقل خد قاله ابو جعفر العقیلی و ابو
 بن حبان اتهموا بالحجۃ کما قال السجاک و لیس بکذاب
 ولا یلزم من عدم العترة وجود الوضع کما لا یفی
 فصل ومنها الادب التي بذکر فیها الخضر

کام جو طبرانی نے جسے یہ جویا بعد تعالیٰ فی عقل کو پیدا کیا
 فرمایا آگے ہو دو آگے ہو دو آگے ہو دو فرمایا نے کسی خلقت سکا تیری بہتر
 پیدا نہیں کی تیری سب سے مواخذہ ہے اور تیری سب سے بخشش ہے
 کہتا ہوں مجھے عراقی سے گذر چکا ہے سکو طبرانی کیسے روایت
 اور ابو نعیم نے سند دون ضعیفوں سے روایت کی ہے اور عبد بن احمد نے روا
 الزہد میں جس سے جس سے مرفوع روایت ہے جیسا کہ بعض تخریج ذکر کیا
 ہے کہنا اوسے ہر حدیث کہاں ہے اتھو کی عارفوں کا دل ہے میں کہتا
 ہوں یہ طبرانی نے ابن عمر سے اور سیقی نے عمر سے روایت کی
 ہے جیسا کہ جامع معیئر نے حدیث بعض آدمی ایسی ہیں جو مان
 اور جلد میں وہی مشغول ہیں حالانکہ نہیں بدلے مگر قدر عقل
 کے میں کہتا ہوں ترمذی حکیم فی نوادر میں اس طرح انس سے روایت
 کی ہے ایک قوم فی ایک شخص کے آنحضرت کی و بہت مبالغہ سی
 کے فرمایا آنحضرت نے عقل کا کیسا ہے پہر ابن قیوم نے خطیب سے
 ذکر کیا ہے کہا اوسے حدیث کی ہم سے صوری فی کہا سند میں
 حافظ عبد الغنی سے کہتے ہو کہ دارقطنی نے اس طرح خبر دی کہ اگر عقل
 کی کتاب کو چار آدمیوں نے بنایا ہے پہلا اوسے میسر بن عبد ربہ
 پہراوسے داود بن الجبر نے چورس ہے اور اسکو کسی سندوں کے
 کیا اور سلیمان بن عیسیٰ ثوری نے کسی سند کے پیرایا میں کہتا ہوں
 کتاب العقل ادوی کذاب کی ایک مسئلہ سالہ ہے اور کہا
 ابو الفتح ازدی نے عقل کے باب میں کوئی حدیث
 صحیح نہیں ہے - یہ ابو جعفر عقیلی اور ابو حاتم ابن
 حبان نے کہا ہے انتہی اور ابن الحجبر کہا سخاوی نے
 کاذب نہیں ہے اور عدم محمت سی وجود وضع کا لازم
 نہیں آتا جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے فصل
 بعض ان سے یہ حدیثیں ہیں جنہیں خضر اور +

وحیاتہ کا کھانک بجایہ صحت حیوانہ حدیث واحد
 کحدیث ان رسول اللہ علیہ السلام کان فی البحر
 فسمع کلاما من رثائه فذہبوا ینظرون فادہم
 الخضر یخشد یلین الخضر الایاس کل عام یخشد
 یجمع بعرفہ جبریل و میکائیل الخضر الخشد المعتبر
 الطویل قلت اما الخشد الثانی فقد سبق انہ یخرج
 العقیل فی الدار قطنی فی الافراد و ابن عساکر عن
 عبا مرفوعا و اما الخشد الثالث فکذا لہ اصل ذ
 فی سالتی المسماة بکشف الخضر عن امر الخضر
 الرد علی ما ذکرہنا من الادلۃ النقلیۃ علی عدم
 بقاءہ **فصل** منہا ان یکون الحدیث مما تقو
 الشواہد الصحیحۃ علی بطلانہ کخشد عوج عنق
 الطویل الذی قصد اصعہ الطعن اخبارا
 فان فی ہذا الخشد ان طولہ کان ثلاثۃ الف راہ
 ثلثمائة وثلث وقلین ان نوحا لما خوف العرق
 قال احسنہ فی قصعتک ہذا و ان الطوفان لم یصل
 لکعبہ و انہ خاص البعر فوصل الی حجر تہ و ان کان
 الحود من قرار البحر فیشویہ فی عین الشمس و انہ
 فلع صخرة عظیمة علی قد عسکرموس و اراد ان
 یرضخہم بما فقورہا اللہ علی عنقہ مثل الطوق و
 العجب جرۃ مثل ہذا الذکاء علی اللہ اما العجب
 بدخل ہذا الخشد و کتب العلم من التفسیر وغیرہ
 بین امرہ و ہذا عند لیس ذریۃ نوح و قد قال
 تعالی (وجعلنا ذریۃ ہم الباقین) فاخبر کل
 من بقی علی بجزاۃ من فہو من ذریۃ نوح فلو کان

اوسکی سیانی کا ذکر سے سب جوشی ہیں اکی حیاتی من کو سے
 حدیث صحیح نہیں ملے گی مثل ان حدیثوں حدیث رسول
 علیہ السلام علیہ وسلم سجد میں بیٹھے ہوئے اور بھیجے کلام ثانی اور لوگ
 ویکہ ہوگی تو وہ حضرت ہا حدیث خضر و الیاس ہر سال ایک مرتبہ
 ہوتے ہیں حدیث جبریل و میکائیل اور خضر و فریمن جم ہوتے ہیں
 یہ حدیث لمی ہے اور افر ہے سین کہتا ہوں لیکن دوسر حدیث کا حال
 بھیجے گا دیکھا کہ کہو عقلی اور اوقطنی نے افراد میں اولین عساکر نے بیان
 سے مرفوع روایت کی ہے اور تیسر حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے مینی یہ حدیث
 رسالہ کشف الخضر عن امر الخضر میں لکھی ہے بعد روانہ لائل عقلی اور
 کے خضر کے مرنے پر بہرین **فصل** بعض دن سے یہ حدیث
 ایسی ہو جو شواہد اور اسکے بطلان پر قائم ہوں مثل حدیث عوج عنق
 کی جسکے واضح فی اخبار انیا میں مہن کا قصد کیا ہے اس حدیث
 اسکے طول کا یہ ذکر ہے کہ قدواسکا تین ہزار تین سو تیس گز تھا اور
 جب کہ نوح علیہ السلام نے سکودرایا تو کہا بھیج اس بیابا میں اوٹھا
 لے اور طوفان و سکو گشتوں تک پہنچا اور جب وہ دریائیں طر
 ہوا تو پانی اسکے ٹخنوں تک آیا اور وہ دریائے نیچر سے پہلے
 بیکر تا تھا اور اسکو سورج سے ہوتا تھا اور اسکا ایک ہزار تیس
 حضرت موسیٰ لشکر کے انداز میں پراوٹھا یا اور ارادہ کیا کہ انکو اسکے
 نیچے ذرہ ذرہ کر ڈالی اسکا فی اوس تپہ کو سکی گردن میں طوق
 کے طرح بنا دیا اسکا ذک و لیری سے تعجب نہیں آتا لیکر عجیب
 ان شخصوں جو ایسی حدیث کتب تفسیر وغیرہ میں اعل کرتے ہیں اسکا
 حال بیان نہیں کرتے اور یہ شخص کے نزدیک نوح علیہ السلام کی یاد
 سے نہیں ہے اور اسکا فی فرمایا ہے اور پھٹا سکی اولاد کو باقی رکھا
 اسکا ٹھکانے فرود ہے کہ جو شخص بوسے زمین پر باقی رہا ہے
 وہ حضرت نوح علیہ السلام اولاد سے تھا اگر + + +

لعروج وجولہ یبق بعد نوح وایضا فان البقی علیہ السلام قال خلق الله ادم وطلو فی السماء سن ذراعاً فلم یزل الخلق ینقص حتی الان وایضا فان بین السماء والارض خمسمائة عام وسمکاکذا واذ کانت الشمس فی السماء الرابعة فبیننا و بین المسافة العظيمة فیکف یصل الیها طول ثلاثة آلاف ذراع حتی یشوی ففیها الحوت والاریبان هذا وامثاله من وضع زنادقة اهل الکتاب اللذین قصد السخریة والاستهزاء بالرسول واتباعهم قلت و تفسیر للعالم للبغوی ان صح الاقاول باتفاق العلماء ان عوج بن عنق قتله مع علی السلا ولم یزد علی هذا الکلام فدل علی ان لوجوده فی الجملہ عند العلماء الاعلام غایتان الکیا بن فراد و انقص اثر و یجا الغرض من الفاسد عند من الانام ثم نقل عن ابن عباس فی قوله (واذ قلنا ادخلوا هذه القرية) هی اریما و هی قرية الجب کان فیها قوم من بقیة عاد یقال لهم العالقذ و اسماهم عوج بن عنق و فی الدلائل فی تفسیر المائت للشیخ اخرج بن جریر و ابن المنذر عن قتادة فی قوله تعالى (ان فیها قوم ماجارین) قال ذکر لنا کانت لهم اجسام وخلق لیست لغيرهم و اخرج عبد الرزاق و عبد بن حمید عن قتادة هم اهل اینا اجساما و اشد قویة و اخرج ابن عبد الحکم فی فتوح مصر عن ابن حجر قال استعمل بنو حرام من قوم مثنیٰ فی حفت عظم راس جل من العالیق

عوج کا اور سو قیت وجود تھا تو بعد نوح کے باقی نہیں رہا اور بعضی حضرت فی الزمان پر کہ جب اللہ تعالیٰ آدم آسمان پر پیدا کیا طول ان کا سا تھا کہ نہ تھا تا کہ خلقت ایک گشتی گشتی چلی آئی چھ اور وکیل یہ کہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو برس کا رستہ ہی اور ثانی اوسکی جگہ سی قدر ہی اور جب حج جو قحی آسمان پر ہوا تو یہ زمین سے سو برس تک کس قدر نشا ہو گیا پس کس طرح قریب ہزار کا طول اوجہ تک پہنچ سکتا ہی تا کہ اوس پہنچا اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ حدیث اور اوسکی امثال اہل کتاب کے نزدیکوں کے بار سے ہی جو یہ یزید بن وادو کو متبعین سنہ کر کے کا قصد کرتے تھے میں کہتا ہوں تفسیر لغوی میں کہ کچھ بات جو اتفاق علماء ثابت ہے یہ کہ عوج بن عنق کو موس علیہ السلام قتل کیا ہے اس سے یہ کلام اوس نہیں ہے اس معلوم ہوا کہ یہ قدعالون کے نزدیک اس کا اصل ہے غایت یہ کہ وہ ذوق اپنی غرض فراموش کر دیے کیلئے سہمی نقصان کیا ہی اور ابن عباس اس آیت تفسیر میں منقول (اور جب یہی کہہا کہ اس گل و ن میں داخل ہو جاؤ) اس گل و ن کا نام اریما ہے میں ایک قوم سرکش عادی کی نسل سے یہی تھے اوسکو غلام کہا جاتا تھا اور سردار اوسکا عوج بن عنق تھا اور شیخی و المثنوی فی تفسیر المائت میں اس طرح ذکر کیا ہے کہ ابن جریر و ابن منذر فی قتادہ سے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے تحقیق اس میں ایک قوم سرکش ہی کہہا اوس ہمارے ہی ذکر کیا گیا ہے کہ انکو ایسے جسم قوی بھی کہ غیر کہ ایسے تھے اور عبد الرزاق و عبد بن حمید اوس سے نقل کیا ہے کہ وہ جسے جسم بہت ہی قوت میں بہت سخت تھے اور ابن عبد الحکم نے فتوح مصر میں ابن حجر سے روایت کیا ہے کہ ستر آدمی موس سے علیہ السلام کی قوم کی ایک مرد کی کو پر کی سایہ میں جو عالیق کی قوم تھا یہ

واخرج البیهقی فی شعب الایمان عن زید بن اسلم قال بلغنی انه رقیب صنع واولادها رابضة فی فجاج عین جیل من العاقلة واخرج ابن ابی حاتم عن انس بن مالک انه اخذ عصا فذرع فیها شئ ثم قال فی الارض خمسين وخمسين ثم قال هكذا طول النعاليق واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم عن ابن عباس قال للموسی ان یدخل مدینة الجبارین فسامع معہ حتی نزل قریبا من المدینة وهی اریحان فبعث الیہم اثنی عشر عیانا من کل سبط عین لیا توذ بخبر القوم فدخلوا المدینة فوالا امر اعظیہا من هیئتہم وجسمہم وعظمہم فدخلوا حائط البعضہم فجاءوا حائط البیعتی الثمار حائطہ فجعل یحیی الثمار فینظر الی ثمارہم فتبعہم کلما استوا واحد منهم اخذہ فجعلہ فی کمد مع الفاکہة حتی لفظ الاثنی عشر کلہم فجعلہم فی کمد مع الفاکہة توذہب ملککم فتزہم بہن ید الخد قال ومن هذاخذ ان قاف جیل من زمرہ خضر محیطہ بالمدینا کا حادۃ الحائط بالسماء السمان واضعۃ کنا فہا علیہ فزہمتا منہ قلت قد البغی فی معاملہ عن عکرمہ والضحاك وفی الد الشور اخرج عبد الرزاق عن مجاہد قال قاف جیل محیط بالارض اخرج ابن المنذر وابو الشیم فی العظۃ والحاکم وابن مردودہ عن عبد اللہ بن بکر فی قولہ تعالیٰ (ق) جیل من زمرہ محیط بالمدینا علیہ کفساء السماء قال ومن هذاخذ ان لا

اور یہ بھی شعب الایمان میں زید بن اسلم سے نقل کیا ہے کہ مجاہد نے فرمایا ہے کہ ایک جو مجاہد اپنی اولاد کو لایمیں ایک شجر کی گھونک کوئی میں ڈالتا تھا اور ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے روایت ہے کہ اوس نے ایک عصا پکڑا اور اوس کو کسی شئی سے پایا پھر اوس سے زمین کو پچاس یا پچیس مرتبہ اندازہ کیا پھر کہا کہ اس عالمیق کا طول تھا۔ اور ابن جریر و ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کہا اوس نے موسیٰ علیہ السلام کو مکرشون کے شہر میں داخل ہو کر حکم ہوا اور ہونچ اپنی قوم کو ساتھ لیکر گیا اور اریحان کے قریب تری اور ان کی طرف بارہومی ہر ایک کو روئے ایک ایک کی خبر کے جاسوسی کیلئے روانہ کئے جب شہر میں داخل ہوئی تو انہوں نے بڑی بڑی کام جو ان کی حیثیت و جسم پر دلالت کرتے تھے دیکھے اور ایک باغ میں داخل ہوئے بعد اسکے مالک باغ کا میوہ چغندر کے لہو لینے باغ میں آیا اور میوہ چغندر لگا جبا و سنو دیکھے پاؤں کے آثار دیکھے تو ان کے پیچھے لگا اور ہر ایک کو پکڑ کر میوہ چغندر چکریں جاتا جبا و سنو بارہومی دیکھو میوہ چغندر کی چکریں میں لال لیا تو بارہومی کے پاس آیا اور اسکے روبرو ان کو چوڑیا لگا اور اسی قسم سے یہ حد ہے کہ قاف بن زمرہ سے ایک پہاڑ پر اوس نے سب نیا کو گھر ہوا ہے دیوار باغ کو گھیرتی ہے اور آسمانچ اپنی طرف اوپر کھڑی ہوئی ہیں اور اسی لہی سیاہ ہے۔ میں کہتا ہوں یہ بخود ہی عالم میں عکرمہ و ضحاك سے ذکر کیا ہے اور وینشور میں کہ عبد الرزاق نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ کہا اوس قاف ایک پہاڑ ہے جس پر تمام زمین کو گھیرا ہوا ہے اور ابن المنذر اور ابو الشیم فی عظمت میں اور حاکم اور ابن مردودہ عبد امین بن بریدہ اس آیت کی تفسیر کے ہر راق ایک پہاڑ ہے جسے دنیا کو گھیرا ہوا ہے ابوسیرکان کناری میں۔ کہا اسے قسم سے یہ حد ہے کہ کناری میں

على صخرة والصخرة على قرن ثور فاذا حرك الثور
قرنه تحركت الصخرة قلت اخرج ابوالدنيا وابوشخ
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خلق الله جبلا يقال
له قاف محيط بالعالم وعروقه الى الصخرة التي
الارض فاذا اراد الله ان يزلزل القرية امر ذلك
الجبلي فحرك العرق الذي يلي تلك القرية فيزلزل
ويحركها فن ثم تحرك القرية دون القرية
قال ومن هذا حديث كان جنبه قال
النبى عليه السلام فابطأت عليه فقال ما ابطلت
قالت ماتت ميتة بالهند فذهبت تعزيتة
فرايت في طريق ابليل يصل على صخرة فقلت ما
على ان اصلت آدم قال دعى عنك هذا قل
تصل وانت انت قال يا فارغة انى لارجو من ربي
اذا برقحه ان يغفر لي فارأيت رسولا الله عليه
صلى الله عليه وسلم قال بن عبد في الكامل حدثنا
عبد المؤمن بن احمد حدثنا ابن هبيرة عن ابيه
ابى الزبير عن جابر ذكره الله اعلم مما دس كتب
ابن هبيرة والافوا علم بالتحذ من ان يروج عليه
مثل هذا ومن هذا تحذ هام بن الهيثم بن ابي
بن ايليس التحذ الطويل ونحوه وحديث زرنب
بعر قلا قال ابن الجوزى تحذ زرنب باطل
فصل منها مخالفة الحديث لصريح القرآن
كحديث مقدار الدنيا وانها سبعة آلاف سنة
نحن في آلاف السابعة وهذا من بين الكذابين
لو كان صحيحا لكان كل احد علم انه قد بقى للقب

زمین ایک پتھر پر ہے اور پتھر پر کے سنگوں پر چیل پڑے
سنگ کو ہلاتا ہے تو وہ پتھر چل جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں ان کے
اور ابو شیخ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اوس نے اس کے
مید کیا ہے جسکو قاف بولتے ہیں اوس کا مہیاں کو گھیر کر کہا ہے اور کثیر
اوسکی اوس پتھر تک میں جبرین کہی ہوئی جب تک اسکی گونہ
میں زلزلہ ڈالنا چاہتا ہے تو اوس پہاڑ کو حکم کرتا ہے اس پہاڑ
کو ہگ جو اس کو تن علی ہوئی اسی پہاڑ وہ گاؤں کا تباہی اور
حرکت میں آتا ہے یہی ہے کہ ایک گاؤں دو گے گاؤں کے سوا
ہوتا ہے۔ کہا اسی قسم یہ حدیث ایک شیخ سے مروی ہے علیہ السلام اس
آتی تھے ایک زانو پر لگا کر پوجا انھیں کے لئے توفی پر لگا
ہے کہا اوس کے ایک آدمی ہند میں گیا تھا اوسکی تعزیت کے لگے تھے
رشتہ شیطانی تھے یہ نازیہ تھا کہ مینو اوس کو کہا کہ بے نیچہ برا بھلا
کہ توفی آدم کو یہ کہا یا کہ یہ قصہ جو تو یہ کہتا تو مار پڑتا ہے اور
ایسا جواب یا خوف زرنب نے اس سے مید کہتا ہوں کہ جب حجت کرنا
یعنی بخیر مینے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے دیکھا
ابن عبدی کمال بن عبد المؤمن سے حدیث کہا حدیث کی تسبیح
ہے ایسا جواب یا خوف زرنب نے اس سے مید کہتا ہوں کہ جب حجت کرنا
یعنی بخیر مینے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے دیکھا
ابن عبدی کمال بن عبد المؤمن سے حدیث کہا حدیث کی تسبیح
ہے اور اس قسم سے حدیث زرنب بن بعر قلا کے
کہا ابن جوزی حدیث زرنب کے باطل ہے **فصل**
بعض ان مرویات سے کہ حدیث صریح نص قرآن کی مخالف
ہو مثل اس حدیث کی مقدار دنیا کا سات ہزار برس
اور ہم ساتویں ہزار میں ہیں۔ یہ صریح کذب ہے اس لئے
کہ اگر صحیح ہوتا تو ہر ایک جانتا ۴

حَدِيثُ مُقَدَّرِ الدُّنْيَا فِي آخِرِهِ وَهَذَا مِنْ بَيْنِ الْكُذَّابِ الْخَرَجِ

علم رسول الله منطبق على علم الله سواء بسواء
 فكل ما يعلمه الله يعلم رسول الله والله تعالى يقول
 ومن حولكم من الاعراب منافقون ومن اهل
 الدينه مردوا على النفاق لا تعلمهم وهذا
 برأيه وهي من واخر ما نزل من القرآن هذا
 المتنافقون جيرانه في الدينه انهم من اعتقد
 تسوية علم الله ورسوله بغير اجماع كما لا يخفى
 ومن هذا الحد عقد عائشة لما ارسل في طلب
 فانارو الجمل اي مما يؤيد ما تقدم ويظهر قول القاء
 حد عائشة فقد ذكر العاديين كثير في تفسيره
 من اكل بالحدتين قال البخاري حد ثنا عبد الله بن
 اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه
 عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله عليه السلام
 في بعض اسفاره حتى اذ كنا بالبيداء او بذي
 انقطع عقد فاقام رسول الله عليه السلام على
 القاسه واقام الناس معه وليسوا على ما ليس
 معهم ماء فاتي الناس الى بي بكر فقالوا الا ترى
 ما صنعت عائشة اقامت برسول الله وبالناس
 ليسوا على ما وليس معهم ماء فجاء ابو بكر ورسول
 الله واضع رأسه على فخذي قد نام فقال اجست
 رسول الله والناس ليسوا على ماء وليس معهم ماء
 قالت فعاتيني ابو بكر وقال ما شاء الله ان يفتي
 وجعل يطعن بياه في خاصرتي ولا يمنعني من التحرك
 الا مكان رسول الله على فخذ فقام عليه السلام
 اصبح على غير ما فانزل الله آية التيمم فقال

علم الله تعالى اور رسول کا برابر ہے یعنی جس چیز کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتا ہے میں حال انکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے
 (اور بعض انس جو کہ تمہارے میں منافقوں سے ہو اور اہل
 سرکش ہیں اور نفاق کے نہیں جانتا تو ان کی ایہ آیت
 سورہ براءت میں اور یہ آیت نازل ہوگی اور مدینہ میں منافق
 کے ہر ایک پر انتہی اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول کے علم پر کسی شک
 کرے وہ بالاجماع کافر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں کہا اس کی ہر حالت
 بار کی حدیث جب حضرت کی تلاش کی تو بھیجی اس نے ہر حال میں
 اون کو کہیں جو بھی گزرے اس کے امید ہائش کی حدیث کرتی ہوں اس
 قائل کے قول کو باطل کرتی ہوں عادیں کثیر فی جو کہ محدثین سے ذکر
 کیا ہے کہ بخاری حدیث کی جسے عبد الرحمن بن یوسف نے کہا خبر
 سے مالک نے عبد الرحمن بن قاسم سے اوس نے اپنے پاس سے
 اوس نے عائشہ سے کہا اوس نے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ
 کسی سفر میں نکلی جب ہم بیدایا ذات الجیش میں پہنچے میرے اہل کا
 بار ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ڈونڈی کیلئے نکلا
 اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے ہی رہے نہ وہ پانی پارتی اور نہ
 پاس پانی تھا پہ لوگ ابی بکر کے پاس آئے اور کہا کیا تو نہیں
 کہ جو عائشہ نے کیا ہے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگ
 کو ٹھہر رکھا ہے نہ وہ پانی پر میں اور نہ او کو پاس ہے ہر ابو بکر
 طرف آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگ کو اس حالت میں بید کیا
 ہے کہ نہ وہ پانی پارتی ہیں اور نہ پانی ان کو پاس ہے کہ عائشہ
 نے مجھ کو بکری ڈالنا اور جو کچھ زمین میں یا کہا اور میری پیلیو میں لگی
 چھوٹے گا اور میرے ہاتھ سے یہ بات منع کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 راؤنہ تھا (خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹھ کر پانی نہ تھا

اسعد بن الخضر بن مہدی باولہ برکت کرمہ الابی
بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا
العقد تحتہ قال ومن ہذا ای من ہذا القبیل
تحد تلقیم القمرو قال ما اری لوتر کتموہ لا یضرب
شیئا فخر کوہ فجاء شیعنا فقال انتم اعلم بدینا کم
رواہ مسلم عن عائشہ وقد قال ثعلبہ (قل لا اقول
لکم عندک خزانہ اللہ ولا اعلم الغیب) **فقال**
ولو کنت اعلم الغیب لا استکثرت من الخیر ویلایا
جری لام المؤمنین عائشہ ماجرہ وماھا اهلہ
لہرکین یعلم حقیقۃ انہ فرحق جبارہ الوحی من اللہ
ببرائتھا وعندہ ہول الغلاۃ انہ علیہ السلام کا
یعلم الحال انہ غیر ہا بلاریب استشار الناس
فراخھا ودعاریجانہ فسالھا فھو یعلم الحال
قال لھان کنت الممتدین فاستغفری اللہ ^{هو}
یعلم علم یقینا انھا لم یدنن لا ریب ان الحال
لھولہ علی ہذا لعلوا اعتقادہم انہ یکفر عنہم
تشیاقہم ویدخل الحنۃ وکلما غلوا کانوا قریب الیہ
واخص بہ فھم علم الناس لہم وہا شدھم فحما
لستہ وھولہ فیم شبه ظاہر من النصائح
علی السیخ اعظم الغلو وخالقوا شرعہ ودينہ ^{اعظم}
الحما افتر المفسوخ ان ھولہ یصدقون بالاثبات
الکذوبۃ الصریحۃ ویخرفون الاحادیث الصحیحۃ
اللہ ولی دینہ فیقلیدہ من یقوم لہ بحق النصیحۃ
فصل ویشبہ ہذا ما وقع فیہ الغلط من
تحد ابی ہریرۃ خلق اللہ التریۃ یوم السبت

اسعد بن الخضر بن مہدی باولہ برکت کرمہ الابی
بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا
العقد تحتہ قال ومن ہذا ای من ہذا القبیل
تحد تلقیم القمرو قال ما اری لوتر کتموہ لا یضرب
شیئا فخر کوہ فجاء شیعنا فقال انتم اعلم بدینا کم
رواہ مسلم عن عائشہ وقد قال ثعلبہ (قل لا اقول
لکم عندک خزانہ اللہ ولا اعلم الغیب) **فقال**
ولو کنت اعلم الغیب لا استکثرت من الخیر ویلایا
جری لام المؤمنین عائشہ ماجرہ وماھا اهلہ
لہرکین یعلم حقیقۃ انہ فرحق جبارہ الوحی من اللہ
ببرائتھا وعندہ ہول الغلاۃ انہ علیہ السلام کا
یعلم الحال انہ غیر ہا بلاریب استشار الناس
فراخھا ودعاریجانہ فسالھا فھو یعلم الحال
قال لھان کنت الممتدین فاستغفری اللہ ^{هو}
یعلم علم یقینا انھا لم یدنن لا ریب ان الحال
لھولہ علی ہذا لعلوا اعتقادہم انہ یکفر عنہم
تشیاقہم ویدخل الحنۃ وکلما غلوا کانوا قریب الیہ
واخص بہ فھم علم الناس لہم وہا شدھم فحما
لستہ وھولہ فیم شبه ظاہر من النصائح
علی السیخ اعظم الغلو وخالقوا شرعہ ودينہ ^{اعظم}
الحما افتر المفسوخ ان ھولہ یصدقون بالاثبات
الکذوبۃ الصریحۃ ویخرفون الاحادیث الصحیحۃ
اللہ ولی دینہ فیقلیدہ من یقوم لہ بحق النصیحۃ
فصل ویشبہ ہذا ما وقع فیہ الغلط من
تحد ابی ہریرۃ خلق اللہ التریۃ یوم السبت

اسعد بن الخضر بن مہدی باولہ برکت کرمہ الابی
بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا
العقد تحتہ قال ومن ہذا ای من ہذا القبیل
تحد تلقیم القمرو قال ما اری لوتر کتموہ لا یضرب
شیئا فخر کوہ فجاء شیعنا فقال انتم اعلم بدینا کم
رواہ مسلم عن عائشہ وقد قال ثعلبہ (قل لا اقول
لکم عندک خزانہ اللہ ولا اعلم الغیب) **فقال**
ولو کنت اعلم الغیب لا استکثرت من الخیر ویلایا
جری لام المؤمنین عائشہ ماجرہ وماھا اهلہ
لہرکین یعلم حقیقۃ انہ فرحق جبارہ الوحی من اللہ
ببرائتھا وعندہ ہول الغلاۃ انہ علیہ السلام کا
یعلم الحال انہ غیر ہا بلاریب استشار الناس
فراخھا ودعاریجانہ فسالھا فھو یعلم الحال
قال لھان کنت الممتدین فاستغفری اللہ ^{هو}
یعلم علم یقینا انھا لم یدنن لا ریب ان الحال
لھولہ علی ہذا لعلوا اعتقادہم انہ یکفر عنہم
تشیاقہم ویدخل الحنۃ وکلما غلوا کانوا قریب الیہ
واخص بہ فھم علم الناس لہم وہا شدھم فحما
لستہ وھولہ فیم شبه ظاہر من النصائح
علی السیخ اعظم الغلو وخالقوا شرعہ ودينہ ^{اعظم}
الحما افتر المفسوخ ان ھولہ یصدقون بالاثبات
الکذوبۃ الصریحۃ ویخرفون الاحادیث الصحیحۃ
اللہ ولی دینہ فیقلیدہ من یقوم لہ بحق النصیحۃ
فصل ویشبہ ہذا ما وقع فیہ الغلط من
تحد ابی ہریرۃ خلق اللہ التریۃ یوم السبت

الحديث هو في صحيح مسلم ولكن وقع فيه الغلط
في رفعه وانما هو من قول كعب الاحبار كذا قال
امام هذا الحديث محمد بن اسمعيل البخاري في تاريخه
الكبير وقاله غيره من علماء المسلمين ايضا
كما قالوا لان الله اخبر ان خلق السموات والارض
وما بينهما في ستة ايام وهذا الحديث يتضمن ان
مدة الخلق سبعة ايام ومن ذلك الحديث الذي
يروى في الصغرة انها عرش الله الادي في تعالى الله
عن كذب المفتري لما سمع عروة بن الزبير هذا
قال سبحانه الله تعالى (الذي وسع كرسيه السموات
والارض) وتكون الصغرة عرشه الا ان في الحديث
في الصغرة فهو كذب مفتري في القدم الذي فيها
كذب موضوع مما علمته ايد الزبير في ما رفعه
في الصغرة انها كانت قبلة اليهود وهي في الكوفة
كيوم السبت الزمان ابدل الله بها هذه الالة
الكعبة البديلة الحرام ولما اراد امير المؤمنين ع
الخطاب صلى الله عليه وسلم ان يبنى المسجد لا يفتي
استشار الناس هل يجعله امام الصغرة او خلفها
فقال لكعب يا امير المؤمنين ابنه خلف الصغرة
خالف يا ابن اليهود يتوخا الخطأ اليهودية بل انبى
امام الصغرة حتى لا يستقبل المصلون فيها
حيث هو اليوم وقلا اكثر الكذابين من الوضع
في فضائلها وفضائل بيت المقدس والذي صح
في فضله قوله عليه السلام لا يثب الرحال الا الى
ثلاثة مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصي

یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے لیکن غلطی اس میں سبب مرفوعی کے
کے واقع ہوئی ہے یہ قول کعب الاحبار کا ہے ایسا ہی امام محمد
محمد بن اسمعیل بخاری نے تاریخ کبیر میں لکھا ہے اور سیطر
ہے بطرح ابن کعب کہ اسے سننے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمانوں
اور زمین اور برج کی آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا ہے
اس حدیث سے نکلتا ہے کہ مدت پیدائش کے سات دن
ہے سیطر یہ حدیث ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ کا چہرہ عرش سے
اٹھ گیا ایسے افتراؤں سے بلند ہے جب عروہ بن زبیر نے یہ حدیث
سنی کہ کہا پاک ہوا اللہ (جسکی کرسی آسمانوں اور زمین کو فراخ ہے)
اس سے کہ اونی پتھر اور کما عرش ہو اور جو حدیث پتھر کے بائین
آئی ہے وہ کذب بھی اور قدام کا اس سبب بڑا ہی جبروت
لوگوں کی بناوٹ بھی اور مرفوع تر روایت پتھر کے ایسے
یہی کہ یہ پہلی قبلہ ہو گا تھا پھر حیا کے اور تقالے سے شنبہ
کی جگہ جمعہ کو بدل دیا ایسا ہے اسکی جگہ کعبہ کو بدل دیا
اور جب امیر المنین عسبر بن خطاب فی مسجد اقصی کے
بنائے کا ارادہ کیا تو لوگوں سے مشورہ کیا کہ کیا اسکو
آگے پتھر کے بنایا جاوے یا پیچھے۔ کوٹھ کہا اسی امیر
المومنین اسکو پتھر کے پیچھے بناؤ منہ اسی یسوی
کے بیٹے مجتہد یسویت غلط ہو گئی بلکہ میں اسکو
آگے پتھر کے بنانا ہوں تاکہ نازی اسکا استقبال کریں
پھر اسکو حکم بنا کیا جسکو وہ آج ہے۔ اور کذا ابون
اسکی فضیلت میں اور بیت المقدس کی فضیلت میں
بہت حدیثیں بنائی ہیں اور جو اسکی فضیلت میں صحیح
روایتیں ہیں وہ یہ ہیں منہ یا بنی علیہ السلام کو جبر
کیا بنا کر تین مسجدوں کی طرف فائیک مسجد حرام وہ مسجد

یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے لیکن غلطی اس میں سبب مرفوعی کے واقع ہوئی ہے یہ قول کعب الاحبار کا ہے ایسا ہی امام محمد محمد بن اسمعیل بخاری نے تاریخ کبیر میں لکھا ہے اور سیطر ہے بطرح ابن کعب کہ اسے سننے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین اور برج کی آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا ہے اس حدیث سے نکلتا ہے کہ مدت پیدائش کے سات دن ہے سیطر یہ حدیث ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ کا چہرہ عرش سے اٹھ گیا ایسے افتراؤں سے بلند ہے جب عروہ بن زبیر نے یہ حدیث سنی کہ کہا پاک ہوا اللہ (جسکی کرسی آسمانوں اور زمین کو فراخ ہے) اس سے کہ اونی پتھر اور کما عرش ہو اور جو حدیث پتھر کے بائین آئی ہے وہ کذب بھی اور قدام کا اس سبب بڑا ہی جبروت لوگوں کی بناوٹ بھی اور مرفوع تر روایت پتھر کے ایسے یہی کہ یہ پہلی قبلہ ہو گا تھا پھر حیا کے اور تقالے سے شنبہ کی جگہ جمعہ کو بدل دیا ایسا ہے اسکی جگہ کعبہ کو بدل دیا اور جب امیر المنین عسبر بن خطاب فی مسجد اقصی کے بنائے کا ارادہ کیا تو لوگوں سے مشورہ کیا کہ کیا اسکو آگے پتھر کے بنایا جاوے یا پیچھے۔ کوٹھ کہا اسی امیر المومنین اسکو پتھر کے پیچھے بناؤ منہ اسی یسوی کے بیٹے مجتہد یسویت غلط ہو گئی بلکہ میں اسکو آگے پتھر کے بنانا ہوں تاکہ نازی اسکا استقبال کریں پھر اسکو حکم بنا کیا جسکو وہ آج ہے۔ اور کذا ابون اسکی فضیلت میں اور بیت المقدس کی فضیلت میں بہت حدیثیں بنائی ہیں اور جو اسکی فضیلت میں صحیح روایتیں ہیں وہ یہ ہیں منہ یا بنی علیہ السلام کو جبر کیا بنا کر تین مسجدوں کی طرف فائیک مسجد حرام وہ مسجد

مسجد، هذا وهو في الصحيحين قوله من شد
ابي ذر وقد سئل اى مسجد وضع في الارض اى
فقال المسجد الحرام قال ثم اى قال المسجد الاقصی
الحديث وهو متفق عليه محمد بن عبد الله بن عمر
بنی سليمان لبيت سال ربه ثلاثا ساله حكما
بيضا فاحكمه فاعطاه اياه وسأله ملكا لا ينفع
لا حاسا من بعد فاعطاه اياه وسأله ان لا يؤم احد
هذا البيت لا يريد الا الصلوة فيه الا رجلا من حطبه
يوم ولدته امه وانا ارجوان يكون قد اعطاه ذلك
وهو في مسند احمد وصحيح الحاكم وفي الباب
رابع ذون هذه الاحاديث رواه ابن حبان في
وهو حديث مضطرب الا الصلوة فيه يفضل من
الف صلوة وهذا محال لان مسجد رسول الله
افضل من الصلوة فيه يفضل على غيره بالف صلوة
وتدرك في مسجد بيت المقدس لتفضيل محمدا
وهو شبهه وصح انه عليه السلام اسرى اليه امة
صلى في واما المرسلين في تلك الصلوة وربط البلاء
بعلقة الباب عرج منه وصح عنه ان المؤمنين ينجسون
به من ياجرج وما جرج هذا الجمع ما يصح فيه
من الاحاديث قلت كذا ثبت ان المهدي مع المؤمنين
يتجسسون به من الدجال ان عيسى عليه السلام
يتر من منارة مسجد الشام فيقتل الدجال
يدخل المسجد فذا قيم الصلوة فيقول المهدي
تقدم يا روح الله فيقول انما هذه الصلوة اقيمت
فتقدم المهدي ويقعد بعيسى عليه السلام

میسری یہ مسجد یہ صحیحین میں ہے اور قول آنحضرت
جو ابو ذر نے روایت کیا ہے ابو ذر نے پوچھا کون سے
مسجد پچھلے زمین میں بنائی گئی ہے فرمایا مسجد حرام کہا
پھر کونسی فرمایا مسجد اقصیٰ الخ یہ متفق علیہ ہے اور حدیث
عبد اللہ بن عمر کی جب سلیمان علیہ السلام وہ کہہ رہا تھا تو اللہ تعالیٰ
سے تین سوال کئی ایک حکم جو تیری حکم کے موافق ہوا اللہ تعالیٰ
نے سکودید یا دوسرے ایسا ملک کہ کسی کو میرے پیچھے نہ ملی تو اللہ تعالیٰ
نے سکودید یا تیسرے کہ جو شخص قصد نماز میں گھر میں امامت کرے
گناہوں کا ایسا ہوگا گویا آج ہی اسکو اسکی گناہوں میں امامت کرے
ظن کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ بھی سکودید یا ہے یہ حدیث سنہ
امام محمد اور صحیحہ حاکم میں بھی ہے اور سنن ابن سنان اور
چوتھی حدیث جو ابن جوفی سنن میں روایت کی ہے اور مضطرب ہے
نماز میں پچاس ہزار درجہ یا وہ و جگہ نماز پڑھنے کی فضیلت کہتی
ہے اور یہ محال ہے کہ مسجد رسول اللہ علیہ السلام کی فضیلت ہے
اور اس میں ایک نماز ہزار درجہ یا مسجد پیر فضیلت کہتی ہے اور مسجد
بيت المقدس کی فضیلت یا پھر نماز کی برابر ہوگی اور روایت
ہے ابو جحیم جو چاہے کہ آنحضرت کے معراج کی ات میں ہیلر طرف کیا
ہے اور وجہ نماز پڑھنے اور بیت المقدس کی امامت کرنا اور براق
کے حلقہ سے باندھا اور وجہ سے آسمان کو تشریف لائی گئی اور صحیح
ہے کہ موسیٰ مسجد یا جرج باجرج پناہ پکڑنے کے مجموعہ اور صحیح
کا جو ایک فضیلت میں ہے کہ موسیٰ میں کہتا ہوں اس طرح نبی کریم
ہے کہ امام ہدیٰ بعد منون دجال سے جگہ پناہ پکڑنے کے اور
علیہ السلام شام کی مسجد کسریٰ میں آئے اور دجال کو قتل کر کے مسجد
داخل ہوئے اور جب نماز کا وقت ہوگا تو کہہ گئیں یا رب اللہ امامت
کر اور کہیں یہ نماز کیا ہو ہے بلکہ یہی گئی ہے تو یہ امام اور

بانه من جملة الائمة فخرى صلى عيسى عليه السلام في
 سائر الايام **فصل** ومنها احاديث صلوات
 الايام والليالي كصلوة يوم الاحد وليلة الاحد
 ويوم الاثنين وليلة الاثنين الى اخر الاسبوع كل
 احاديثها اكد في قد تقدم بعض المثلث كذا
 احاديث صلوة الرغائب واجمعته من وجوب
 كذا دعي استلها ما رواه عبد الرحمن بن مند
 وهو صدوق عن ابن جهمضم هو واضع الحديث
 حدثنا علي بن محمد بن سعيد البصري حدثنا
 حدثنا خلف بن عبد الله الصغاني عن حميد بن
 انس بن فهد عن حبيب بن شهاب عن شهاب بن
 شهرام عن الحديث ولا تغفلوا عن واجمعته
 رجب فانها ليلة تسببها الملائكة الرغائب
 ذكر الحديث المكنوب بطوله قال ابن الجوزي
 الظمونه ابن جهمضم ونسبه الى الكوفي
 عبد الوهيد الحافظ يقول رجاله مجهولون
 عليهم جميع الكتب فما وجدتم قال بعض
 الحفاظ بل اعلم لم يخلفوا قلت ما صلت الحديث
 وهو قوله رجب شهر الله وشعبا شهرى و
 رمضان شهرامتي فقد ذكره ابو الفتح بن ابى
 الفوارس اما اليه عن الحسن مرسل كما ذكره
 السيوطي في جامع الصغير واما قوله وكذا قد
 في ذكر صوم رجب صلوة بعض الليالي فيه
 كذا ب مفرى فنيه بحثا قد ورد في صيا
 رجب احاديث متعددة ولو كانت ضعيفة

ابن شاذان كما في خاصى امثلى بعدكم عليه السلام في
 ونوعين ما است كرايكة **فصل** بعض اركان ما ريت
 اورونك بين شل كيشه في دن ورات كي نماز اور دن
 كى دن ورات كي نماز آخر منتهى كى - يربح شين كذب
 مين وكچيه حال انكا يچي كذر چكاس اور اسطرح رغانك
 نماز كي حديثين جاول جوبه رجب مين پڑھتے مين يربح
 مين وراو كي مثل روایت ہے جوبه الرحمن بن مند
 (اور يه صادق ہے) ابن جهمضم سے (يہ حديث كنانى والا ہے)
 روایت كي ہے كہا اوس حديث كي مسمے على بن محمد بن سعيد
 بصرى كہا حديث مسمے خلف بن عبد الله صغاني في سعيد بن
 سے اوس مرفوع كيا ہے رجب كہا كہا مين اور شعبان مين
 اور رمضان مين كہا مين كہا حديث دارمين كہا اول جهمضم
 مين غافل موبواو اسلوك و ايسى ات ہے كس كس رغانك
 مين اور يه حديث اس كى بيان كيا كہا ابن
 جوزجى اس حديث كي تہمت ابن جهمضم كو كافي مين اور كذب كيا
 او كوفت كز مين كہا اوس مينے حافظ كہا تہا سے شاذان كہا تہا
 راوى كے مجهول مين ميں بہت كيا مين انكى تائيد مين يہي مين
 ليكن انكو كمين يا كہا بعض حفاظ في شايد كافي مين مين
 مين كہا مين ليكن اتہا اس حديث كا كہا رجب كہا كہا مين
 اور شعبان مين كہا اور رمضان مين كہا كہا مين اسكو ابو الفتح اور ابن
 ابى الفوارس الامالى مين حسن مرسل روایت كيا ہے جيسا كہ سيوطي
 في جامع صغير مين ذكر كيا ہے ليكن اسلے اس قول مين كہا رجب
 روز كہا مين اور بعض نا تو ك نمازين كو يہي روایت صحيح مين
 كہا مين بحث ہے اسلے كہا رجب روزي بہت حديثين سے ثابت
 مين اگر چہ ضعيف مين

لیکن بعض کو بعض سے قوت ہو جائے اور کچھ ایسا بیان نہ کرے
 اور جب عین وقوام الصوم میں کیا ہو ان بعض حدیثیں
 موضوع ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا ہو مثل اس حدیث کی جو مختصر
 بعد از رکعت پہلی آیت میں ہیں کہ تیرے پل صراط پر
 بلا حساب گذرے گا حدیث چوتھی ایک ن جیسہ وہ
 رکھو اور دو رکعت نماز پڑھی ہو ایک میں سو مرتبہ آیت الکرسی سے
 اور دوسری دو رکعت میں سو مرتبہ قل ہو اللہ احد نہیں ترا جیسا کہ
 جگہ جنت میں دیکھنی کہا اسکے قریب یہ روایت ہے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم فی رجب کے روز کسب کیا ہے میں کہتا ہوں
 یہ اسکے لئے حکم ہے جو عقدا و جوب کہتا ہو جیسا کہ جاہلیت میں تھا
 ورنہ کسی عالم فی ان روز کو کہہ نہیں کہ **فصل** اسی قسم
 سے یہ حدیثیں ہیں **حدیث** شعبان کی نصف
 رات میں نماز پڑھنی **حدیث** اسی علی جو کوئی شعبان
 کی رات میں سو رکعت پڑھے ہر رکعت میں ہزار مرتبہ قل
 ہو اللہ احد تھا اور کسی حاجت کو جو اسے مانگے پوری کرتا
 ہے تاکہ اسے بہت خرافات نہ لگے اور اسے ستر ہزار جو کہ
 ساتھ ستر ہزار غلام اور اڑکے دیئے جاتی کہ اسے اسے مانا تھا
 اس کے ستر ہزار کی شفاعت کریں گے اور تعجب اس
 شخص سے جو کچھ علم کی ہو کہتا ہو پھر ایسے ہدیان باتوں پر
 فریفت ہو اور ایسی نمازیں پڑھیں - یہ نماز اسلام میں
 چار سو برس کے بعد بنائی گئی ہے اور پچھلے
 بیت المقدس میں پیدا ہوئی ہے اسکے فضیلت ہیں
 بہت حدیثیں مروی ہیں بعض انہی سے جو شخص نصف ان میں ہزار
 میں ہزار مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے اس میں ہے اور کسی طرف
 اللہ تعالیٰ ہزار ستر سو تو بخیر کیلئے بھیجتا ہے ۴

لکھا بیعتی بعضہا بعض قد اور مدت نبذنا
 منها فی رسالة الادب فی رجب فی القوام للصائم
 ایضاً ہم بعض ما ورد فیہ موضوع کا اپنے بقولہ
 کہ حدیث من صلی بعد المغرب ولیلۃ من رجب
 عشرون رکعة جاز علی الصراط بلا حصار و حقل
 من صام یوما من رجب صلی رکعتین یقرأ فی کل
 رکعة مائتة مرة آیت الکرسی فی الثانیة مائتة مرة
 قل هو الله احد لم یمت حتی یتقعد من الجنة
 قال وافرط جاء فیہ ما رواه ابن ماجه فی منہ
 ان رسول الله علیه السلام فی عن صیام رجب قلت
 وهو محمول علی اعتقاد وجوبہ کما کان فی الجاهلیة
 والافام یقول احد من العلماء بکراهة صومه ۴
فصل من فی لیلۃ احدیت صلوة لیلۃ النصف
 شعبان کہ حدیث یا علی من صلی لیلۃ النصف
 شعبان مائتہ رکعة بالف قل هو الله احد قضی
 له کل حاجت طلبها تلك الیلۃ وساق خرافات
 کثیرة واعطى سبعین الف حوزاء کل حوزاء
 الف غلام وسبعون الف ولد الى ان قال و
 یشفع والدہ کل واحدہما فی سبعین الفا و
 العیب من شتم راحة العلم بالسنة ان یعتقد
 هذا الہدیان ویصلیہا وھذه الصلوة وصف
 الاسلام بعد الاربع مائۃ وثمان من بیت المقدس
 فوضع الہادیت احادیث منها من قرأ الیلۃ
 النصف الف مرة قل هو الله احد الحدیث بطول
 و فیہ بیعت الله الیہ مائۃ الف ملک یشرفون

وحدثني من صلى ليلة النصف من شعبان
 ثلث عشر ركعة يقرأ في كل ركعة ثلاثين مرة
 قل هو الله أحد شفع في عشرة وقد تجبوا النار
 وغير ذلك من الأحاديث التي لا يصح منها شيء
فصل منها ركعة الفاظ الحديث سماها
 بحيث يحبها السمع ويدفعها الطبع كحديث
 أربع لا تشيع من أربع أشي من فكر وارض من
 مطر وعين نظر واذن من خبر قلت رواه
 ابو نعيم في الحديث عن ابي هريرة وابن عبد
 الطمر عن عائشة رضي الله عنها كما في الجامع
 الصغير الا انه قال عالم من علم بدل اذن من
 خبرنا الحديث ضعيف لا موضوع وتخذ ارحم
 عزيز قوم ذل وغنى قوم افتقر وعالم يلاعب به الصبيان
 قلت وتخذ الحاكمة والاساكفة والصواعير او
 صنعت من الصنائع المباحة فكانت سؤالا لله صلى
 الله عليه وسلم اذ لم يذم الله ورسوله الصنائع المباحة
 قلت قد يذم لما فيها من الامور المكروهة والمختر
 المحبذ عنها كما بينته في شرح عين العلم من قرأ
 المكاسب قال من ذلك **وتخذ** من فاروق
 وهو سكران دخل القبر سكران وبغت سكران
 امر به الى النار سكران الى جبل وهو يقال له سكران
وتخذ ان الله ملكا اسمه عمارة على فرس من ياقوت
 طوله مد بصره تدوي في البلدان وتقف في الاسواق
 ينادي ليغلو اكن او كن او ليرخص كن او كن
وتخذ ان الله ملكا يقال له عمارة ينزل على حمار

[illegible]

کرد حدیث اشتکا کا ایک نسخہ سنہ ۱۱۸۷ھ کا ہے برائے کتاب

من حجارة كل يوم فيسعر فصل منها اخلا
 ذم الحبشة والسوان كلها كذب كحديث دعو
 من السودان انما الاسود ليطنه وفرجه وقد
 الذنجي اذ اشبع زنى واذ اجاع سرق قلت واه
 ابن عكبا بسند ضعيف عن عافشة وزاد في
 ان فيهم لسامحة ونجدة كما في الجامع الصغير
 تخدا اياكم والزنجي فانه خلق مشوه وخدا
 طعنا فقال لمن هذا قال العباس للحبشة
 اطعمهم قال لا تفعل ان جاعوا سرقوا واشبعوا
 زنا فصل منها احاديث ذم التروا اخلا
 ذم الخصيان واحاديث ذم المالك كحديث
 لو علم الله في الخصيان خيرا لخرج من ضل
 ذرية يعبد الله قلت وقد تقدم وحديث
 شر لال في اخر الزمان المالك قلت واه
 بسند لا باس به عن ابن عمر كما في الجامع الصغير
 اما حديث تركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستقر
 كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة فواه
 ابوداود والحاكم في مستدرکة عن ابن عمر وكذا
 حديث تركوا الترك ما تركوكم فان اول من يسيب
 امتي ملكهم وما خولهم الله بنو قنطورا
 عن ابن مسعود كذا في الجامع الصغير قنطورا
 جارية ابراهيم الخليل ولدت له اولاد منهم
 الترك والصبر كذا في النهاية فصل منها
 ما يقترن بالحدیث من القرائن التي يعلم بها
 انه باطل مثل حديث وضع الجزية عن اهل

الحدیث

اور ہاؤ بناتا ہے فصل بعض اونسی حدیثیں مذمت جتنا اور
 سودان کی میں سب کذب ہیں حدیث میرا گے سودا
 کا ذکر نہ کرنا اسلئے کہ ایسا ہی بیٹا اور فرج کے لہو ہوتی ہے حدیث
 رنگی کا جب بیٹا پر جائی و ناکرتا ہے اور جب جو کہ ہا ہی چوری
 کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں ان عدلیٰ سند ضعیف عافشہ سے روایت
 کی ہے اور یہ زانیہ کی بیان کی ہے کہ انہیں جو انور دی اور دیر سے
 جیسا کہ جامع صغیر میں ہے حدیث بچو تم زنگیوں سے اسلئے کہ
 انکی بدیش قیم ہے حدیث آنحضرت علیہ السلام دیکھا فرمایا کہ اسکا
 کہا جاسے میں جشیو نکو دیتا ہوں فرمایا بھیک کو اسکو میں جو کر گرتی
 اور جب میرے تونہ کی میں فصل بعض النہ ترک و خصیوں غلام
 کے حدیثیں حدیث اگر اسد تعالیٰ خصیوں میں نیکی جاتا تو
 انکی میٹھوں سے اولاد پیدا کرتا جو اسکی عبادت کرتے میں کہتا
 ہوں اسکا حال پیچھے گزر چکا ہے حدیث برمال آخرا
 میں غلام میں میں کہتا ہوں ابوعلی نے سند لا باس ابن عمر
 روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر میں لیکن یہ حدیث چھوڑ
 حبشہ کو جب تک وہ کھو چھوڑیں اسلئے کہ کعبہ خزانہ کو ہی نہیں کالیگا
 مگر حبشیوں کو دو سويقتین اسکو ابو داود اور حاکم نے مستدرک
 میں ابن عمر سے روایت کیا ہے اور سیمطرح ہے یہ حدیث کہ
 کرو ترکوں کو جب تک تمکو ترک کریں اسلئے کہ انکا بادشاہ پھر
 میری امت کو دور کر گیا اور اسد تعالیٰ نے بنو قنطورا کا ملک انہیں
 کیا۔ یہ بطریق فی ابن سعد سے روایت کی ہے ایسا ہی جامع صغیر میں
 اور قنطورا ابراہیم خلیل اسکی کو ٹوٹی کا نام ہے اس سے اولاد
 پیدا ہوئی جو ترک اور چین میں رہتی ہیں فصل بعض النہ
 حدیث کی ساتھ ایسے قرآن مجاہدین جن سے معلوم ہو جائی کہ یہ باطل
 ہے مثل اس حدیث کی اہل خیر سے یہ خبر نہ آتا کہ گیس +

فہذا کذب من عدۃ وجوہ حدھا ان فیہ
شہادۃ سعد بن معاذ وسعد قد توفی قبل
ذلک فی غزوۃ الخندق ثانیہا ان فیہ وکتب
معاویۃ بن ابی سفیان ہکذا او معاویۃ انما
اسلم زمن الفتح وکان من الطلقاء وثالثہا
ان الجزیۃ لم تکن نزلت حیثئذ ولا یعرفہا
الصحنی ولا العربی انما انزلت بعد عام تبوک
وحیثئذ وضعہا النبی علیہ السلام علی صاحب
نجران وھیود المین لم یؤخذ من ہیود المین
لانہم ادعوه قبل نزولہا ثم قتل من قتل
منہم واجلی بقیہم الی خیبر الی الشام وصالہ
علیہ السلام اہل خیبر قبل فرض الجزیۃ فلما
نزلت آیۃ الجزیۃ استقر الامر علی ما کان علیہ
ابتدا أضربہا علی من لم یتقدم لہ مع علیہ
السلام صلح من ہما وقعت الشبہۃ فی اہل
خیبر وابعہا ان فیہا نہ وضع عنہم الکلف
السفر ولم یکن فی زمانہ علیہ السلام لا کلف ولا
سخر ولا مکوس خاصہا انہ لم یجعل ہم عہد
لانہما بل قال الفقہ کہ ما شئت فکیف یضع عنہم
الجزیۃ التی یصیب لہا الذمۃ تبعا عہد لازم
مؤبد نہ لا یتبہا لہم اما لا لزما مؤبدا سادسہا
ان مثل ہذا مما یتوہم الذمۃ اعی علی نقلہ
فکیف یکون قد وقع ولا یکون علیہ عند حملہ
السنة من الصحابۃ والتابعین ائمۃ الحدیث
ینفرد ببلہ ونقلہ الیہود سابعہا ان اہل خیبر

یہ کاذب کسی جو کہ ایک ایسی ہی اس میں شہادت سعد بن معاذ
کی ہے اور سعد پہلو اس جنگ خندق میں فوت ہو گئے وہ کسی سے
اس میں ہے کہ معاویہ بن سفیان فی اس طرح لکھا۔ حالانکہ معاویہ بعد زمانہ
فتح مکہ کی اسلام لایا اور طلقاء سے تھا تیسری یہ کہ جزیرہ یسوق
اترا ہی نہیں تھا اسکو صحابہ اور عرب بنین جانتے تھے یہ بعد سال
تبوک کی نازل ہوا ہے اور اسوقت آنحضرت نے نصار
نجران اور یہودیوں پر یقر کیا اور مدینہ کے یہودیوں سے
نہ لیا اسلئے کہ انہوں نے پھلے نزل کے اسکو چھوڑ دیا تھا
پہر مقتول ہوا جو ہوا اور باقیوں کو خیبر اور شام کی طرف روانہ
کر دیا اور آنحضرت فی اہل خیبر سے قبل فرض ہوئی جزیرہ
صلح کی یہ جزیرہ کی نازل ہوئی پھر کیا امر جب اب
ہے اور پھلے جزیرہ اسپر لگایا جو آنحضرت کی پاس مل
کے لہذا آیا اسی جگہ سے اہل خیبر کے حق میں شبہ
واقع ہوا ہے جو متنی وجہ یہ ہے اس میں ہے کہ ان سے
تکلیف اور فرمانبرداری رکھی گئی تھی اور آنحضرت کے
زمانہ میں تکلیف اور فرمانبرداری اور نگرین ساری نہ تھی
پانچویں وجہ یہ ہے کہ انکے ساتھ کوئی اقرار لازم نہ کیا گیا
تھا بلکہ یہ تھا جتنیک چاہیں ہم تمکو رکھیں پس کس طرح
اوستے جو یہ وہ ہو سکتا ہے جس سے اہل جزیرہ کی ساتھ
ہمیشہ کا عہد ہو جاتا ہے چھٹی وجہ یہ ہی ایسی خبر کے بہت
ناقل ہوتے ہیں کس طرح ممکن ہے کہ یہ خبر واقع
ہوئی ہو اور کوئی صحابہ اور تابعین اور امامان
حدیث سے نہ جانتا ہو اسکی ناقل اور عالم فقط یہ
ہے نکلیں۔ ساتویں وجہ یہ ہے کہ اہل خیبر نے
+++++

قال لا يجب الجزية على الخبارة ولا في التابعين ولا في الفقهاء بل قالوا اهل خيبر وغيرهم في الجزية سواء وقد صرحوا بان هذا الكتاب كذب مكذوب كما شيخ أبي حامد والفاضل إلى الطبيب الفاضل أبي يعلى وغيرهم وذكر الخطيب بغدادى هذا الكتاب وبين انه كذب من عند وجوه (فصل) في جوامع وضوابط كلية في هذا الباب فمنها احاديث المحامد بالتخفيف لا يصح منها شئ بحديث كان يعجبه النظر إلى الحمام وحديث كان يعجبه النظر إلى الحضرة والخرج الطبراني وابن السنن وابو يعقوب عن علي وابو يعقوب عن عائشة انه عليه السلام كان يعجبه النظر إلى الاثر وكان يعجبه النظر إلى الحمام الاحمر وروى ابن السنن وابو يعقوب عن ابن عباس كان يعجبه النظر إلى الحضرة والماء الحار كذا في الجامع الصغير وحديث دخل الى رسول الله الواحد فقال له لو اتخذت زواجا من حمام فاستك واغتسلت عن فرجك وحديث اتخذ والحمام المقام فانما تاهي الجن عن صباكم قلت رواه الترمذى في الاقباب والخطيب والديلمى عن ابن عباس و ابن عدي عن ابن بلظ اتخذوا هذه الحمام المقام في بيوتكم فانها تاهي الجن عن صباكم كذا في الجامع الصغير وقال ذكرى ابن يعقوب الساجى بلغنى ان ابا الجعفى دخل على الرشيد وهو يطير الحمام فقال له تحفظ في هذا شيئا فقال حدثني هشا عن ابيه عن عائشة ان النبي عليه السلام كان

جس خيبر لون پر جزیه کو وجب کا حکم کیا ہوا نہ کوئی بائیسوں اور کچھوں میں ہے بلکہ سب کو کہا کہ اہل خيبر غیرہ جزیہ میں برابر ہیں۔ اور لوگوں نے تصریح کی ہے کہ یہ کتاب کاذب پریشل شیخ ابے حامد اور ابی الطیب اور قاضی ابی یعلیٰ وغیرہ اور خطیب بغدادی نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم نے کسی وجہوں سے اس کاذب ہے (فصل) اس باب کے قواعد کلیہ کو بیان میں بعض اونس سے یہ ہے کہ کبوتر کے باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی مثل حدیث کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبوتر کا دیکھنا بہت پسند آتا تھا آنحضرت سبزی اور تربیج اور کبوتر سرخ کا دیکھنا دوست کہتے تھے عین کہتا ہوں طبرانی اور ابن السنن اور ابو نعیم طبرانی ابی کتبہ سے اور ابن السنن اور ابو نعیم علی سے اور ابو نعیم عائشہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت کو تربیج کا اور کبوتر سرخ کا دیکھنا بہت پسند آتا تھا۔ اور ابن السنن اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت سبزی اور پانی چار کا دیکھنا بہت پسند کرتے تھے ایسا باغ الصغیر میں ہے حدیث ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گدھو کیا کہ میں اکیلا ہوں فرمایا ایک بوتر کبوتر کا لیو جبہ الغت کی لگو اس پر پیدا ہو جائیگے حدیث کبوتر کو کھو اس کی کہ ہم تمہاری رکھو جن کو کھو گیل میں فالتو میں عین کہتا ہوں بیشیز لزی والقاب میں اور خطیب دردیلمی نے ابن عباس سے اور ابن عدی نے ابن عباس سے ان الفاظ سے روایت کی ہے کہ کبوتر کو کھو میں رکھو اس کی کہ ہم تمہاری رکھو میں ان میں ایسا ہو جائے الصغیر میں ہے اور کہا کہ ابن بلظی نے اس سے بھی روایت کی ہے کہ ابا الجعفی نے شہد داخل ہوا اور وہ کبوتر اڑا رہا تھا کہا کیا تو اوس میں کوئی حدیث دیکھتا ہے کہا میری پاس ہشام بن ابی اسد سے روایت کی ہے کہ نے عائشہ سے حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یطیر الحمام فقال الرشید اخرج عنی ثم قال لولا
انه من قريش لعزله یعنی من القضاء قلت
هذا عند ربارد فانه اذا ثبت عندك كذبه لا
على رسول الله عليه السلام مسقط حد لا واشتق
قال وهو الذي هذا المحدث فوجده يلعب بالحمام
فروى له حديث لا بأس في خف وافضل اوجها
او جناب فلما خرج قال شاهدان قفاك قفاك اب
ثم امر بذب الحمام وقال للسب كذب هذا على رسول
الله عليه السلام قال وارجع شئ مما اخذ انه
لا يرجع ما يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطان
قلت هذا ليس بموضوع كما قال الحافظ العسقلاني
بل يرتقى الى الحسن وله شواهد (فصل)
ومنها احاديث اتخذ الدجاج ليس فيها حد
صحيح كحديث الدجاج عثم فقراء امتي و
حديث امر الفقراء بانخاذ الدجاج ولا غنيا
بانخاذ العثم قلت روى ابن ماجة من حد
ابن هوريث ان النبي عليه السلام امر الاغنيا
بانخاذ العثم وامر الفقراء بانخاذ الدجاج وقال
عند اتخاذ الاغنيا والدجاج يا ذن الله به
القرى قال الد ميري وفي اسناد علي بن
عمرو الد مشق قل ابن حبان كان يضع
الحديث اقول والنظار ان الحديث ضعيف
لا موضوع وقد شروحت معناه في هجة
الانسان في هجة الحيوان (فصل)
احاديث ذم لا ولا كلها كذب من اولها

کبوتر اڑتے تھے کہا رشید نے اس جگہ سے کھجا ہوا اگر ہم تیرے
سے نہ ہوتا تو میں اس کو قصار سے غزول کر دیتا میں کہتا ہوں یہ حد
بارد ہے اس لیے کہ جب کذب کا ثابت ہو گیا خصوصاً انحضرت
پر عدالت اس کو مساقط ہو گئی اور غزول کا مستحق ہو گیا کہا یہ حد
ہو جو مہدی پر دخل ہوا اور وہ کبوتر دن سے کھیل رہا تھا
اس کو ہم حدیث سنائی ہمیں جابر بن مسابقت لکھ اور تیرا اور
گھوڑا اور چوہا میں جب وہ نکلا کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا
پیشہ کاذب کا ہے کہ کبوتر کو ذبح کا حکم دیا اور کہا اسی بابت انحضرت
کذب ہوا ہے اور مرفوع حدیث اسباب میں یہ مرفوع ہے کہ انحضرت
نے ایک آدمی کو کبوتر کے پیچھے جاتے دیکھا فرمایا شیطان کے پیچھے شیطان
لکھا ہوا ہے میں کہتا ہوں یہ مرفوع ہے نہیں ہے کیا کاذب تھا نہ
کہا ہے بلکہ حسن کرتے کو پہنچتی ہے اور اس کی شواہد میں (فصل)
بعض اوسنی مرفوعی رکھنے کے حدیث میں انہیں کوئی حدیث صحیح نہیں
یہ مرفوعان کبریت کو فقیروں کے بکرائی حدیث میں فقیروں کو
مرفوعوں کے رکھنے کا حکم دیتا ہوں اور غنیوں کو بکریوں کے رکھنے کا یہ کہتا
ہوں ابن ماجہ نے ابی ہریرہ روایت کی ہے کہ نبی علیہ السلام غنیوں کو
بکریوں کے رکھنے کا حکم دیا ہے اور فقیروں کو مرغیوں کے رکھنے کا اور
فرمایا غنیوں کو بکریاں رکھنے سے اللہ تعالیٰ کا نون کے ہلاک کر دینا
حکم دیتا ہے۔ کہا میری اس کے سند میں علی بن عروہ
دستی ہے کہا ابن حبان نے یہ حدیث بنایا کرتا تھا
میں کہتا ہوں ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے
موضوع نہیں اور میں نے اس کے معنی ہجۃ الانسا
نے ہجۃ الحيوان میں بیان کیے ہیں (فصل)
بعض اوں سے اولاد کے مذمت کے حدیثیں
اول سے آخر تک سب کو اسب کذب ہیں

لی آخر ہا کہ حدیث ابو یزید بن ابلد کہ بعد التین
ومائة جروکب خیر له من ان یدعی ولدا و
حدیث اذا کان الولد غیظا والطریق فی
حدیث لا یولد بعد ستمائة مولود ولله
حاجة (فصل) ومنها احادیث التوایخ
المستقبلة وقد تقدمت الاشارة اليها و
کل حدیث فیہ اذا كانت سنة کذا وکذا اهل
کذا وکذا لحدیث یكون فی رمضان هذة
توقظ النائم وتبعد القائم وتخرج العواتق
من خدما و فی شوال مهممة و فی ذی القعدة
تمیز القبائل بعضها من بعض و فی ذی الحجة
تراق الدماء و حدیث یكون صوت فی رمضان
اذا كانت لیلة النصف منه لیلة الجمعة یصعق
له سبعون الفا و یضیم سبعون الف الفلک و
ابو نعیم عن شہر بن حوشب ہر سلاک
ہلیہ السلام قال یكون فی رمضان صوت
و فی شوال تمہمة و ذی القعدة تتحارب
القبائل و فی ذی الحجة ینتھب الحاج و فی الحرام
ینادی مناد من السماء الا ان صغوة الله من
خلقة فلان یعنی المہتمک فاسموالہ واطیعوا و
دوا لہما حکم وغیرہ عن عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جده عن عمار فی ذی القعدة یقادیب
القبائل و عامئذ ینھب الحاج فیکون ملجئ
حتى یمھرب صاحبهم فیابیع بین الرکن والمقام
وھو کاد یمابیعہ مثل حد اهل مدین رضی عنہ

حدیث ایک سو اٹھ سال کے بعد تم میں سے ہر ایک کی اولاد
پالنے سے کتنی کا بچہ پالنا بہتر ہے حدیث جب اولاد ضروری
اور بارش سے نا امید ہے حدیث چہ سہ برس کے بعد کوئی لڑکا
پیدا نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کو اس کے حاجت ہو
بعض اذن سے وہ حدیثیں ہیں جنہیں تاریخ آئینہ کا ذکر ہو
کچھ حال اور کچھ پیچھے گزر چکا ہے وہ ایسی حدیث ہیں جن میں ذکر ہو
کہ جب فلان سال ہوگا تو اس میں پیدا ہوگا حدیث رمضان
میں ایک آواز ہوتا ہے سوئی سوئی کو جگا تا ہے اور کھڑی
سوئی کو بٹھاتا ہے اور کو روک روک کر کھاتا ہے اور شوال
میں جنگل اور زقیدین قبیلہ ایک دوسرے سے متمیز ہو جاتی
ہیں اور ذی حرجین غنن چھپن حدیث جس رمضان کے
انصف میں جمعہ کی رات ہو تو اس میں آواز ہوتا جو ستر ہزار سو
بہوش ہو جائیگے اور ستر ہزار اسپین مجائیگے میں کہتا ہوں
ابو نعیم نے شہر بن حوشب سے مرسل روایت کی ہے کہ حضرت
نے فرمایا ہے رمضان میں آواز ہوگا اور شوال میں جنگل اور
زقیدین قبیلہ اسپین جنگ کرئیگی اور ذی حرجین مجائیگی
جہا میں گئے اور محرم میں آواز دینے والا آواز دینگا
خبردار برگزیدہ آدمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک فلان ہے یعنی
محمدی اوس کے بات سنو اور اوس کے اطاعت
کرو۔ یہ جاکم وغیرہ نے عمر بن شعبہ سے اور
ہاپ سے اوس دادا سے مرفوع روایت کی ہے اور
ذی القعدة میں قبیلے پہنچ جائیں گے اور اسے سال
مجاہد لڑنے جائیں گے اور جنگ ہوگا ناگہانک انکا
ہاگ جائیگا پھر بیت اوس کے رکن اور مقام کے درمیان
ہوگی حالانکہ بیت کو کوہ جائیگا مثل تدارک کی راہ پر آئی ہوں

ساکن السماء وساکن الارض یعنی المہنگ و حدیث
عند اس مائے یبعث اللہ رحا باردة یقبض اللہ
فیہا روح کل مؤمن و حدیث اذا كانت سنة
ثلاثین ومائة كان الغریب قرآن فی جوف ظالم
و مصحف فی بیت قوم لا یقرؤن فیومرجل
صالح بن قوم سوء حدیث اذا كانت سنة
خمس وثلاثین ومائة خرجت شیاطین
جسمهم سلیمان بن داؤد و جنایا العرفہ
منهم تسعة اعشارهم الی العراق یجادلونهم
بالقرآن و عشر بالشام و حدیث اذا كانت
سنة خمسین ومائة فغیر اولادکم البنت و قد
اذا كانت سنة ستین ومائة كان کذا و کذا
و حدیث اصحابی اهل ایمان و عمل الی الی
واهل یر و تقوی الی الثلثین و اهل تواضع و
تواضع الی العشرین و مائة و اهل تدبر و تفکر
الی الستین و مائة ثم الی المخرج و قد اثنی
بعد المائین و حدیث اذا انت علی امتی ثلاثمائة
و ستون سنة فقد حلت لهم اخرة و التزهب
علی رؤس الجبال (فصل) و منها الکمال
یوم عاشوراء و الذین و التوسعة و الصلوة فیہ
و غیر ذلک من فضائله لایحکم منها شئ ولا
تحد واحد غیر احادیث صیامہ و ما عداها
فی اطل و امثل ما فیہا حدیث من و سع علی
عیالہ یوم عاشوراء و سع اللہ علیہ سائر سنتہ
قال الامام احمد لایصح هذا الحدیث قات لا یلزم

اسمان اور زمین کے رہنے والے حدیث سو سال کے
سر پر اللہ تعالیٰ سر پر ہوا پیو گیا ہمیں ہر سوین کا روح قبض کر لیا
حدیث جب ایک سو تیس سال گزریں گے تو غریب قرآن کے مانند
ہیٹ ظالم میں ہو گئی اور قرآن کی طرح اوس قوم کی گہر میں جو اسکو
پڑھتے اور درو صالح کی طرح جو برے قوم میں ہو حدیث جب
ایک سو پینتیس ہو گا تو وہ شیطان نکلیں گے جو کہ سلیمان بن داؤد
علیہ السلام نے جزا کر مجرمین قید کیا ہے تو نو حصہ عراق کی طرف
جا کر قرآن کے ساتھ اون سے جنگ کریں گے اور ایک
شام کی طرف جائیگا حدیث جب سن ایک سو پچاس
ہو گا تو ہندو لا د تمہاری اس وقت لڑکیاں ہیں حدیث
جب سن ایک سو ساٹھ ہو گا تو یہ ہو گا حدیث میرے
اصحاب چالیس سن تک ایمان والے اور اعلیٰ والے ہیں اور
اسی سن تک صاحب برادر تقویٰ کے ہیں اور ایک سو تیر
تک صاحب توصل اور تراحم کی ہیں (یعنی آپس میں دلا
اور تراحم کریں گے) اور ایک سو ساٹھ تک صاحب تدبر اور
تفکر کے ہیں (یعنی آپس میں قطع کر لیں گے) بعد ازیں کے جنگ
ہے حدیث آفات دو سو برس کے بعد میں حدیث جب
ایک تین سو ساٹھ سال گزریں گے تو انکو مسافر ہی اور پہاڑوں
پر کھلی رہنا حلال ہو گا و فضل (النہر عاشوراء کے دن
سرمہ لگانا اور زینت کرنے اور فریضے کرنے اور پہن
ناز پڑھنے وغیرہ اور نہ کوئی شے صحیح نہیں ہے اور کوئی
حدیث صحیح نہیں سوائے روز یکو حدیث نیکو اور اسوائے
ان کے سب باطل ہیں اور اچھی تراویح سے یہ روایت
پر جو شخص سوین محرم کو اپنے خیال پر زانی کر لیا گا اور پندرہ تک امام بر
زانی کر لیا کہ امام احمدی بیٹھ نہیں ہیں میں کیا ہوں جو حدیث ثبوت

من عدم صحته ثبوت وضعه وغلبه انه
ضعيف فقد رواه الطبرانی فی الآ و سطو
البیهقی عن ابی سعید كما فی الجامع الصغير
وفیه ایضا من کثیر لا یتمد یوم عاشوراء
لم یتمد ابدادوا البیهقی عن ابن عباس
انتهی قال واما احادیث الاکتال ولادها
والطیبن وضع الکذا بن وقایهم اخرون
فالتخذه یوم تالم وحزن والطائفان مبتدعا
خالجتان عن السنة ولهل السنة یفعلون
ما امر به النبی علیه السلام فی الصوم یجتنبون
ما امر به الشیطان من البدع قلت فینبی لیکمل
فی یوم عاشوراء ان یکون تبعاً للمحدث لا اظهرا
اللفح والخزن کا هو طریق الخواص المضادة
للروافض وقد اشتهر عن الروافضة فی بلاد
العموم من الخراسان وعراق بل فی بلاد ما وراء
النهر منکرات عظيمة من لبس السواد والاد
فی البلاد وجرح رؤسهم وابدانهم بالوقار
من الجراحة ویدعون انهم محباو اهل البیت
وهم بریون منهم (فصل) ومنها ذکر
فضائل السور وثواب من قراء سورة کذا لعلہ
کذا من اول القرآن الی اخره کما ینکذ الله العلی
والوحد فی اول کل سورة والتمشیر فی اخرها
وکذا تبعه البیضاوی وابو السعود المفتی قال
عبد الله بن المبارك اظن الزنادقة وضعوها
انتهی قد عترف بوضعها وقال قصصان یثقل

غایت یہ کہ ضعیف ہوگی طبرانی نے اوسطین اور
بیہقی نے البوسید سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر
ہے۔ اور یہی اوسے میں ہے جو شخص عاشورہ کو دن سرمہ لگا
تو اوس کے آنکھیں پتھر بنیں ہوتی ہیں۔ یہ بہت سی نئے
ابن عباس سے روایت کی ہے انتہی کہا اوس نے خیر
سرمہ اور تیل اور خوشبو کی کدالوں کے بناوٹ ہیں
اور دوسروں نے اسکا مقابلہ کر کے اسکو غم اور حزن کا دن
مقرر کر لیا یہ دونوں گروہ بدعتی ہیں سنت سے خارج
ہیں اہل سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو روزن کی بات
بجالاتے ہیں۔ اور بدعتوں سے جو شیطان کا حکم چاہتے
ہیں میں کہتا ہوں اوس شخص کو جو عاشورہ کی دن سرمہ لگاتا
حدیث تابع ہونی نظر کرنا خوشی اور غم کا جیسا کہ طریق خوارج
اور روافض کا ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہیں اور خراسان
اور عراق بلکہ ماورالنہر کے شہروں میں یہی ہے روافضیوں کے
بہت برے کام شہرہ ہیں جیسے کپڑے اور دیواریں کو سیاہ
اور مراد ہیں برسم تم کے زخم لگانے اور دھولے کرتے ہیں
کہ ہم اہل بیت کو محب ہیں حالانکہ وہ اسے برے ہیں۔
(فصل) بعض اونسے سورتوں کے فضیلت کا
ذکر اور بیان ثواب اس شخص کا جو تلا فی سورت پڑھے
اول قرآن سے لیکر آخر تک جیسا کہ ثعلبی اور واحدی ہر سورت
کے اول میں بیان کرتے ہیں اور زنجشیری آخر میں
اور ایسا ہی بیضاوی اور مفتی ابوالسود اس کا تابع ہیں
ہیں۔ کہا عبدالمعین مبارک بن مین ظن کرتا ہوں شاید یہ
زنجشیری بناوٹ ہے انہو اور انکی وضع کا یقین کر لیا ہے اور کہا
میرا قصد یہ ہے کہ آدمی قرآن کا فضل رکھیں

الناس بالقرآن عن غيره وقال بعض
 جهلاء الوضاعين في هذا النوع نحن نكذب
 الرسول الله عليه السلام ولا نكذب عليه ولم
 يعلم هذا الجاهل انه من قال عليه ما لم يقل
 فقد كذب عليه واستحق الوعيد الشديد
(فصل) وما وضعه جهلة المنتسبين
 الى السنة في فضل الصدوق حديث ان الله
 يتجلى للناس عامة يوم القيمة ولا يبي بكر
 وحديث ما صاب الله في صدق شيئا الا حبه
 في صدق ابى بكر وحديث كان اذا اشتياق الى
 قبل شيعة ابى بكر وحديث انا وابى بكر كثر
 رها ن وحدنا ان الله لما اختار الارواح
 اختار دروح ابى بكر وحديث عمركان دسول الله
 عليه السلام وابى بكر يتعدان وكنت كالزبجي
 بينهما وحديث لو حدثتكم بفضائل عمر
 عمر نوح في قوم ما فئت وان عمر حسنة
 من حسنات ابى بكر وحديث ما سبقكم ابوبكر
 بكثرة صوم وكفولة واما ما سبقكم شئى وعرفى
 صدقه وهذا من اكلهم ابى بكر بن عياش ثقات
 وقد سبق بلفظ ما فضلتم والكلوم عليه
 قال واما وضعه الرافضة في فضائل على فا
 من ان يمد قال الحافظ ابو يعلى قال الخليلي
 في كتاب الارشاد وضعت الرافضة في فضائل
 على واهل البيت نحو ثمانمائة الف حديث
 يستعملونها فانك لو تبعت ما عندهم

اور بعض جاہل وضاعون نے کہا ہے حضرت کی نفع
 کے لئے جو کچھ بولتے ہیں نہ ضرر کے لئے۔ اور اس جاہل
 نے یہ نہیں معلوم کیا کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جو کچھ بولے خواہ کسی عرض سے بولی وہ مستحق سخت عذاب
 کا ہوتا ہے **(فصل)** بعض اون سے جماعہوں نے جو
 سنت کی طرف منسوب ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو فضیلت
 میں حیثین بنا کی ہیں **حدیث** اللہ تعالیٰ آدمیوں کو
 لئے عموماً ظاہر ہو گا اور ابوبکر کے لئے خصوصاً **حدیث**
 جو تھے اللہ تعالیٰ نے میرے دلیں ڈالی ہے میں نے وہ ابوبکر
 کے دلیں ڈال دی ہے **حدیث** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جب جنت کی مشتاق ہوتی ابوبکر کے داڑھی پر بوسہ دیتے **حدیث**
 میری اور ابوبکر کے مثال دو گنا ہے مومن کی ہے **حدیث**
 اللہ تعالیٰ نے جب جہن کو پسند کیا تو ابوبکر کا مرجع پسند کیا **حدیث**
 حضرت عمر کا قول ہے جب رسول اللہ اور ابوبکرؓ سپین بائین کرتے تو
 میں رنگی کی طرح ان دونوں میں ہوتا تھا **حدیث** اگر میں
 عمر کی فضیلتیں بزم عمر کی عمر کی برابر بیان کرتا چوں تو نام نہ ہو گی اور
 عمر ابوبکر کی نیکیوں ایک نیکی ہے **حدیث** ابوبکر تیر بہت نماز
 روز و شب سبقت نہیں لیکیا لیکن اس سے سچا اور اس کے دلیں
 ثابت ہوئی ہے یہ کلام ابوبکر بن عیاش کے ہے میں کہتا ہوں
 کلام ادبہ (ما فضلکم) میں گزرتا چکی ہے کہا اس نے لیکن علیکے
 فضائل جو رافضیوں نے باجمعی میں شمار کئے ہیں کہا حافظ
 ابویعلیٰ نے کہا غلیبی نے کتاب الارشاد میں رافضیوں
 نے علی اور اہل بیت کی فضیلت میں تین لاکھ حدیث بنا
 ہے۔ اور یہ ہمہ نہیں ہے اگر تو ان کے کتابوں
 کے بتم کرے۔ + + + +

من ذلك وجدت كاهن كما قال ومن ذلك ما وضع بعض جهلة اهل السنة في فضائل معاوية قال اسحق ابن راهويه لا يصح في فضل معاوية بن ابي سفيان عن النبي عليه السلام شئ ومن ذلك ما وضعه الكذابون في مناقب الجحيفه والشافعي على التخصيص على اسميهما وكذا ما وضعه الكذابون ايضا في ذمه معلوم من ذلك الاحاديث في ذم معاوية وذم عمرو بن العاص وذم بني اميه ومدح المنصور والسفاح وكذا ذم يزيد والوليد ومروان بن الحكم وكذا كل حديث في بغداد ودمشق والجبلة والكوفة ومرووقزوين وعسقلان ولاسكندرية ونصيبين وانطاكية فهو كذب وكذا كل حديث في تحريم ولدا لعباس على النار وحديث في ذكر الخلافة في ولدا لعباس وكذا كل حديث في مدح اهل خراسان الخوارج مع عبد الله بن علي وولدا لعباس وكذا حديث عن الخلفاء من اهل العباس وكذا حديث ان المدينة كذا وكذا من مدن الجنة او من مدن النار وحديث ذم لى موسى من اقيم الكذب في حديث نظر رسول الله عليه السلام الى معاوية وعمر بن العاص وقال اكسهما في الفتنة اكسا ووجهما الى النار ده الكذب كذا كل حديث فيمان الايمان لا يزيد ولا ينقص فكذب قابل من وضعها طائفة اخرى فوضعوا احاديث الايمان يزيد في نقص

تو معلوم کر لیا کہ اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو کہا ہے۔ اور اسی قسم سے میں جواہل سنت سے بعض جابلونہ معاویہ کی فضیلت میں بنائی ہیں۔ کہا اس بن راہویہ نے معاویہ کی فضیلت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت ثابت نہیں ہے اور اسی قسم سے میں جابلونہ ابوعبیدہ اور شافعی کے تمام لیکروں کے مناقب بنا ہے میں اور ایسی ہی ہیں جو کذب و نئے اور کئی مذمت میں بنائی ہیں اور اسے قسم سے میں عاص اور عمرو بن العاص اور بنی امیہ کی مذمت کی جیدین اور منصور اور سفاح کی صفت کی۔ اولیٰ جیسے ہی ہے زید اور ولید اور مروان بن الحکم کی مذمت اور اسی طرح بغداد اور اسکی مذمت اور بصرہ اور کوفہ اور مرووقزین اور عسقلان اور اسکندریہ اور نصیبین اور انطاکیہ کی حدیثیں سب جھوٹ ہیں۔ اور اسی قسم کی ہیں وہ حدیثیں جنہیں عباس کے اولاد کا گم میں جانیکی حرمت کا بیان ہے اور وہ حدیثیں جن میں عباس کے اولاد کی خلافت کا ذکر ہے اور وہ حدیثیں جواہل خراسان کی برج میں ان لوگوں کے حتمین جو عبد اللہ بن علی اور عباس کے اولاد کے ساتھ نکلے ہیں وار دہموزین اور وہ حدیثیں جنہیں عباس کے اولاد طلیفین کی ابتدا ہے اور وہ حدیثیں جن میں ذکر ہے کہ فلان فلان شہر جنت کو شہر دن سے ہے یا دوزخ کے شہر دن سے یہ سب جھوٹ ہے محمد ابو موسیٰ کی مذمت یہ کذب ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ و عمرو بن العاص کو دیکھا اور کہا ان دونوں کو فتنہ میں آجائے اور دن کو آگ میں نال کہتے اور اس طرح وہ حدیثیں ذکر کرتے ہیں جنہیں کتب ہماورد و دیگر گروہ نے حکام تالیف کر کے حدیثیں بنائی ہیں کہ ایمان گنتا مبرہتا ہے + + +

وقال وهذا كلام صحيح وهو اجماع السلف حكاية
 الشافعي وغيره ولكن هذا اللفظ كذب قلت
 ومعنى اللفظ الاول ايضا صحيح عند المحققين
 في المتأخرين وانما الكلام في ثبوت سند هاتين
 الحديث الاول وما رواه احمد والوداؤد و
 الحاكم والبيهقي عن معاذ بسند صحيح قال
 وهذا مثل اجماع الصحابة والتابعين وجميع
 اهل السنة على ان القرآن كلام الله منزل غير
 مخلوق وليس هذا اللفظ حديثه عليه السلام
(فصل) وكل خدش في التنشيف بعد الوضوء
 لا يصح وكذا خدش مسحه الرقبة في الوضوء باطلا قلت قد
 ثبت في خدش وقلنا عليه السلام مسحه ظاهر رقبة
 القرآن ويستحب علماءنا قال للحديث المذكور على بعض
 الوضوء كذا باطلا واقرب ما دوى فيها الحديث
 على الوضوء وقد لا يحل لا ثبت في التسمية على الوضوء
 انتهى لکنما انما احسنا قلت اذا الاحاديث حسنا قلنا
 بقا انها لا تثبت التسمية على الوضوء لعلها ادبها على اعضا
 ولا نفى ابداً انه ثابت اجماعاً فانه سنة
 عند الجمهور ورواه عند الامام احمد و
 في رواية بن داود لا صلوة لمن لا وضوء له
 ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه وفي رواية
 ابن ملحة اقتصر على الجملة الثانية رقم اعلم
 ان لا يلزم من كون اركان الوضوء غير ثمانية
 عنه عليه السلام ان يكون مكرهاً وبطلان
 لم يعمد اليها مستحبة استحبها العلماء

اور کہا یہ کلام صحیح ہے اور سلف کا اجماع ہے یہ حکایت شافعی
 وغیرہ کی ہے لیکن یہ الفاظ کذب ہیں میں کہتا ہوں منقول
 لفظ کی ہے یہ سچے محققین کے نزدیک صحیح ہیں لیکن کلام تو
 ثبوت سند میں ہے۔ پہلی حدیث کی مویہ یہ حدیث ہے جو احمد
 اور ابوداؤد اور حاکم اور بیہقی نے معاذ سے ساتھ ساتھ
 کے روایت کی ہے کہا اوس نے اس پر اجماع صحابہ اور تابعین
 اور جمیع اہل سنت کا ہے کہ کلام اللہ منزل ہے مخلوق نہیں ہے
 حالانکہ یہ الفاظ آنحضرت ثبت ہیں **فصل** جس حدیث میں وضو
 کی اعضا کو کسی بانی خشک کرنا ذکر ہو وہ کوئی صحیح نہیں ہے
 اور باطل وضو میں گردن کے مس کی حدیث باطل ہے میں کہتا ہوں
 حدیث اہل کی ثابت ہے کہ حضرت گردن کو اوپر کھینچ کر
 ہے یہ ترمذی نے روایت کی ہے اور ہمارے عالموں نے اسکو مستحب قرار
 دیا ہے۔ کہا پیشین ذکر کے بعد وضو پر کسے سب باطل ہیں اور
 قریب تر اس میں بیٹ بسم اللہ کی ہے اور کہا امام احمد وضو پر بسم
 پڑھنا میں کوئی حدیث ثابت نہیں لیکن حدیثیں جن میں میں کہتا
 ہوں جب حدیثیں جن میں میں تو انکو طرح کہا جائیگا کہ وہ ثابت نہیں
 وضو پر بسم اللہ پڑھ کر ارادہ شایع اعضاؤں پر پڑھنا چاہو ورنہ
 ابتداء میں تو اجماعاً ثابت ہے اسلئے کہ ہر ایک کو نزدیک سنت مکرہ
 اور امام احمد کے نزدیک جب ہر ادبالی داؤد میں ہر جگہ وضو
 نہ ہو اسکی نماز نہیں ہوتی۔ اور نہیں اس شخص کا
 جو اس پر بسم اللہ نہ پڑھے۔ اور ابن ماجہ نے
 دو سرے جملہ پر ہے اقتصار کیا ہے۔ جاننا
 چاہیے کہ عدم ثبوت ذکر سے اعضا وضو پر لازم
 نہیں آتا کہ وہ مکروہ یا بدعت سیئہ ہو۔ بلکہ یہ
 مستحب ہے بڑے بڑے عالموں + +

الاعلام والمشايخ الكرام لمناسبة كل عضو
يليق في المقام وقال وحديث التشهد بعد
الفراغ من الوضوء وقول المتوضئ اشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد
ان محمد عبده ورسوله اللهم اجعلني من
التوابين اجعلني من المطهرين وفي حديث
الخر و ابو ثقی بن مخلد فی مسند سجنانك
اللهم ربنا وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت
استغفرک والتوب اليك فهذا الذکر بعد
التمیمة قبله هو الذکر و ابو اهل السنن المتأثر
قلت وقد بنيت طرقة في شرح حصن الحصين
(فصل) وكذا التقدير اقل الحیض ثلثة
ايام واكثره بعشرة باطل قلت وله طرق متفرقة
رواه الدارقطني وابن عدي في الكافي والعقيلي
وابن الجوزي وتعدا الطرق ولو ضعفت
يرقى الخش الى الحسن فالحكم عليه بالوضع
لا يتحسن قال وكذلك حديثه لا صلوة لمن عليه
صلوة قال ابراهيم الحري سألت احمد بن
حزب عن هذا الحديث فقال لا اعرفه قال
الحري ولا سمعت انا بهذا في حديث رسول
الله قلت ولا تمتنا في وجوب الترتيب بين
القضاء والاداء احاديث ثابتة غير ذلك
(فصل) ومن الاحاديث الباطلة
من بشرى بخروج نيسان ضمنت له على الله
الحنة وحديث من اذى ذميا فقد اذاني

اور شايعين نے ہر اعضا کے لائق کوئی دعا دیکھا اور سب کو
قرار دیا ہے اور کہا حدیث تشہد کے وضو کی فراغت
کے بعد اور وضو کرنا اسے کا یہ قول گواہی دیتا ہوں میں اس
بات کی کہ میں کوئی لائق عبادت کر کے اللہ کو ایسا ہی سکا کوئی نہیں
نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندہ اسکا ہی اور رسول اسکا ہی اللہ تعالیٰ
کرنا ہوں سر اور چہرہ پاک کو کوئی سر اور دوسری حدیث میں جو ثقی
بن مخلد نے سند میں روایت کی ہے پاک ہو تو اسی رب ہمارے
اور تیری صفات کرتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں نہیں کوئی تیرے
عبادت کرے مگر تو تجھ ہی شہس نامتھا ہوں اور تیرے وجود کرنا ہوں
اس روایت کو یعنی یہ ذکر کرنا بعد وضو کی اور بسم اللہ وضو کرنے
کی اہل سنن اور سائنس فی ذکر کیا ہیں کہ ہا ہوں میں اسکی طبع شرح حسن
حصین کی کہ یہ ہیں **فصل** اقل حیض کے تین دن تک مت قر
کونی اور اکثر کی دس دن تک باطل ہیں کہ ہا ہوں میں اسکی طریق میں
جنگو دارقطنی اور ابن عدی نے کمال میں اور عقيلي اور ابن جوزي نے
روایت کیا ہے اور بہت طرق اگرچہ ضعیف ہوں حدیث کو حسن
کر دی ہیں پس اس پر وضع کا حکم کرنا اچھا نہیں ہے کہا اس نے سہیل
یہ حدیث ہے نہیں نماز ہوتی اس کے جسکے ذمے کوئی دوسری
نہا نہ کہا ابراہیم حری نے سنی احمد بن حنبل سے اس حدیث
کی نسبت سوال کیا جواب دیا کہ میں اس کو نہیں جانتا کہا حری نے
میں نے ہی یہ حدیث کہیں نہیں سنی اور ہماری اماموں
کے پاس قضا نمازون کے وجوب ترتیب کے لئے اس کے
سوا اور بہت حدیثیں ہیں **(فصل)** یہ احادیث
باطلہ ہیں **حدیث** جو کوئی مجھے نیشان کے نکلنے کی
بشری دی میں اس کے بوجہ کا ضامن ہوں **حدیث**
جس نے ذمے کو ایذا دے اس نے مجھے ایذا دے

مرفوعا سیاتی علی الناس زمان یجل فیہ
العزوبۃ الخ ^{بفتح} وہ نماہار والادلی عن خذ
بن ایمان مرفوعا خیر نساء کم بعد ستین و
صاۃ العواتر و خیر اولاد کم بعد اربع و خمسیۃ
النبات۔ ۱۰ ثم امام فی الترمذی عن ابی امامۃ
مرفوعا عن اخیطہ و یبائی عن دی المؤمن
خفیف الحدیث وقد اخرجہ احمد البیہقی
فی الزهد والحاکم فی مستدرکہ وقال ہذا اسناد
للشامیین صحیح عنہم ولم یخرجہ انہمقی
ودرواہن صاحبۃ ایضا فی طریق اخر عن ابی
امامۃ ومن شواہد ما للحطیب وغیرہ من
حدیث ابن مسعود دفعہ اذا حب اللہ العبد
اقتناہ لنفسہ ولم یشغلہ بزوجہ ولا ولد و
للدیلمی عن انس دفعہ یا آئی علی الناس
زمان لان یبئی احدکم جر و کلب خیل
من ان یربی ولدا من صلبہ قال ومن ذلک
احادیث البیہقی عن قطع السد قال العقیلی
لا یصح فی قطع السد شیئ وقال احمد لیس فیہ
حدیث صحیح قلت وقد رواہ ابو داؤد و بسند
صحیح والضیاء عن عبد اللہ بن حبشی
من قطع سدہ صوب اللہ رأسہ فی النار
وفی رواۃ الدیلمی عن علی مرفوعا سبب الشجر
السد تہ قال ومن ذلک ما تقدم الاشارۃ
الی بعضہ من احادیث ملحد العدس البوز
والباہا قالہ عز الدباجان والومان والزنیب

آیدون پرایک ایسا زمانہ ایٹکا جس میں زمانہ نہا حلال ہے اہم
بعض اوشی ہم ہی جو دیلمی نے فیض بن ایمان سے مرفوع روایت
کی ہے ایک سو ساٹھ سال کے بن بہتر تہاری عورتین وہ میں جو
بہترین اور بعد چار سال کے تہا رعبی بہتر اولاد ایمان میں
بعض اوشی جو ترمذی میں ابی امامہ سے مرفوع تحقیق پسندیدہ میری نزدیک
میری دوستوں یہ وہ میں جو چکا خیال کم ہو لہذا و احدا بہر حق
زہد میں اور حاکم نے مشکک میں بھی روایت کی ہے اور کہا ہم
اسناد شامیوں کی جو ان کے نزدیک صحیح ہے اور ان دونوں نے
اسی روایت نہیں کی انتہی اور ابن ماجہ ہی دوسرے طریق سے
ابی امامہ سے روایت کی ہے اور اسکا شاخ طیب وغیرہ میں ابن مسعود
سے ہی جیسا کہ نقالی کسی آدمی کو دوست کہتا اور سکوا نفس کے لگو
چن لیتا ہے اور سکوا اولاد دیری میں مشغول نہیں کرتا اور دیلمی
نے اس سے مرفوع روایت کی ہے لوگوں پرایک نماہ ایٹکا کہ
اوس میں کتے کا بچہ پالنا بہتر ہے حقیقی اولاد پالنے سے کہا اور
اسی قسم سے وہ حدیث میں جن میں برے کے قطع کرنے کی
ممانعت ہے کہا قبیلے نے یہ لڑکے کاٹنے میں کوئی حدیث صحیح نہیں
ہوئی اور کہا اس نے اس میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے میں کہتا
ہم ان ابو داؤد نے سند صحیح سے اوضیہ رانی عبد اللہ بن
حبشی سے روایت کی ہے جو کوئی یہ لڑکے کاٹے گا ایٹکا اللہ تعالیٰ
اسکا گت میں کب لٹا کرے گا۔ اور دیلمی میں
اس سے مرفوع روایت ہے سردار وقتوں سے
برے ہے کما اوس نے اسے قسم کے میں
وہ حدیث میں جنکا اشارہ پیچھے گزر چکا ہے جن میں
ذکر سرور اور چاول اور باقلے اور انار اور انگور

واللهمدباء والكواث والبطيخ والجوز والمجن
والهرسية وفيه لجزء كذب من اوله الى آخره
واقرب ملجاء فيه احاديث افضل طعام الله
والاخرة اللحم وقال العقبلي لا يصح في هذا الترتيب
عن النبي عليه السلام شئ قلتم قد نقض
سيد طعام الدنيا والكرام عليه مبسوطا
وقال ومن هذا حديث النهي عن قطع
الحكم بالسكين فان من صنع الاعا جم
قال الامام احمد ليس بصحيح وكان رسول
الله عليه السلام يبخ من لحم الشاة وتأكل
قلت وفي الترمذي انه عليه السلام قطع اللحم
بالسكين وبسطت الكرام عليه في شرح
شمائله قال ومن ذلك احاديث النهي عن
الاكل في السوق كلها باطله قال العقبلي لا
في هذا الباب شئ عن النبي عليه السلام من
ذلك احاديث البطيخ وفضله وفيه جزء قال
الامام احمد لا يصح في فضل البطيخ شئ الا ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يأكله قلت وفي
لجامع الصغير البطيخ قبل الطعام ليغسل البطن
غسل ويزيد هب بالاء اصله رواه ابن عساکر
عن بعض عمات النبي عليه السلام وقال
شاخلا يصح اتقى وهو يفيد انه غير موضوع
كما لا يخفى **فصل** (ومن ذلك احاديث
فضائل الارها الحديث فضل النرجس والورد
والمرزنجوش والنفساء والبان كلكا كذب من

اورنبہ اور گندما اور تربوز اور اکروٹ اور پیسہ اور
برسیہ کہ ہے ان کے حال میں ایک کتاب ہوا دل سے
آخر تک کذب ہے اور ان سے عمدہ حدیث یہ ہو گیا اور آخر
کی طاعت افضل گوشت ہو کہا اس واس میں آنحضرت سے کوئی
روایت صحیح نہیں اور میں کہتا ہوں کہ کمال اور اس کا نام تھیلہ
بھیجو گندہ جی ہے اور کہا اسی قسم کی یہ حدیث ہے چہرے گوشت
کا شانس ہے اس لئے کہ یہ عجمیوں کا کام ہے۔ کہا امام احمد
نے صحیح نہیں ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بکریوں کا گوشت کاشتے تھے اور کہتے تھے میں کہتا ہوں
ترندے میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہرے سے گوشت
کا نام اور میں نے کلام اوپر شرح شمائل ترمذی میں تھیلہ
کے ہے کہا اسے قسم کی ہیں حدیثیں جنہیں بازار میں کہتے
سے منع کیا ہے سب باطل ہیں۔ کہا تھیلہ نے اسباب
میں کوئی شے آنحضرت سے ثابت نہیں ہے اسی قسم کی چیزیں
تربوز کی جنہیں ان کی فضیلت کا ذکر ہے اس میں ایک سالہ
ہے کہا امام احمد نے تربوز کی فضیلت میں آنحضرت سے کوئی
ثبت ثابت نہیں مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کھاتے
تھے میں کہتا ہوں جامع صغیر میں ہے کہ تربوز قبل
طعام کی عمدہ کو دھو دیتا ہے اور بجاری کو بالکل دھو کر کھانا
ہے ابن عباس سے آنحضرت کی بعض یہ بیہوشی روایت کی ہے
اور کہا شاذ ہے صحیح نہیں انتہی اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ یہ موضوع نہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے۔
فصل اسے نم سے شگوفوں کے فضیلت کی چیزیں
جنہیں زنگس اور نگلاب اور مرزنجوش اور نبث
اور البان کے فضیلت کا ذکر ہو سب کذب ہیں۔

وفي لفظ اخر عن عن ذكر الفاجرمات يعرفه
الناس اذكر والفاجرمات في هذا الناس
رواه ابن ابي الدنيا في ذم الغيبة والحكيم في
نوادير الاصول والحاكم في الكنز والشرافي في
الانقلاب وابن عسك والطبراني والبيهقي والخطيب
عن يهزبن حكيم عن ابيه عن جده كذا في
الجامع الصغير وقد يستفاد هذا المعنى من
قوله تعالى لا يحب الله الجهم بالسوء من القول
الا من ظلم قال ومن ذلك احاديث النهي
عن سب البر اعني قال العقبلي لا يصح في
البر اعني عن النبي عليه السلام شئ قلت
وهذا عريب منه فقد روى احمد والبخاري
في الادب والطبراني في الدعوات عن انس
ان رسول الله عليه السلام سمع رجلا يسب
برغوثا فقال لا تسبه فانه بقضاي الصلوة
الفجور ومن ذلك احاديث اللعب بالشرطيخ
اباحة وتحريمها كذا في علي رسول الله عليه
السلام وايضا ثبت فيه المنع عن الصحابة قلند
قد تقدم حديث من لعب بالشرطيخ والحكماء
عليه من ذلك حديث لا تغتزل المرأة اذا اردت
قال الدارقطني لا يصح هذا الحديث عن رسول
الله عليه السلام قلت صح لغيره عليه السلام
عن قتال النساء قال ومن ذلك حديث من يهتك
اليه هدية وعنده جماعة فهمه شوكا و
قال العقبلي لا يصح في هذا الباب شئ وقال

دوسرے روایت میں ہے کیا تم فاجر کے ذکر کے کو لوگ اسکو
معلوم نہ کریں رعایت کرتے ہو ذکر فاجر کا تاکہ لوگ اس خوف
کریں۔ اسکو ابن ابی الدینا نے ذم الغیبة امین اور حکیم نے
نوادیر الاصول میں اور حاکم نے کنز میں اور شیعہ راوی نے الفقاہ
میں اور ابن عسک اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہزبن حکیم سے
اوس نے باپ سے اوسنہ واسے روایت کی ہے ایسا ہی
جامع صغیر میں ہے اور اس آیت سے بھی یہ معنی مستفاد ہو سکتا
ہے کہ یہ نہیں دوست رکھتا اللہ تعالیٰ اور نبی کو ساتھ رکھنے کی مگر
اسی جو ظلم ہو گا کہ کسی تم کی ہیں یہ حدیث جنہیں یہوں کو گالی
دینے کے عادت کا ذکر ہے کہا عقیلہ نے یہوں کے خفتن آنحضرت
سے کوئی روایت ثابت نہیں ہے میں کہتا ہوں یہ غیر ثابت
ہے اسلئے کہ احمد ابو داؤد بخاری نے ادب میں اور طبرانی نے
دعوات میں اس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک کو گالی دینے سے منع فرمایا اسکو گالی
نہ دے اسلئے کہ اس کو ایک بڑے کو صبح کی نماز کے لیے اٹھایا تھا۔ اسی
قسم کی ہیں حدیثیں شرطیخ کے مباح ہونے اور مست
کے سب کذب میں ہاں صحابہ سے اسکو منع عیت ثابت ہے
اور یہ حدیث اور اس پر کلام بھیجے گندہ چکی ہے۔ جو شخص شرطیخ
سے کہے اسلئے اسی قسم کی ہے جب عورت مدت ہو جاوے اور اسکو
قتل نہ کرنا چاہیے کہا اور قطفی نے یہ آنحضرت سے ثابت
نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں یہ حدیث صحیح ہے کہ عورت کو
قتل نہ کرنا چاہیے کہا اسی قسم کی ہے یہ حدیث جسکو
طرف ہدیہ پہنچاوا سے۔ اور اس کے پاس کہہ
آدمی ہوں تو وہ اس کے ساتھ ایک ہیں کہا
عقیلہ نے اسباب میں کوئی شے نام نہ نہ کہہ

البخاری فی صحیحہ باب اھلکۃ ہدیہ وعند
جلساء وہو لحق قال ویدکر عن ابن عباس ان
جلساء ہشراؤہ ولم یصح قلت وقد تقدما لک
علی فی حرف الیم ومن ذلک حدثن عبد الرحمن
بن عوف یدخل الجنة حبوا قال شیخنا لا یصح
عن رسول اللہ علیہ السلام قلت اراد شیخہ
ابن تیمیہ ومن ذلک لحدیث الابدال والقطاب
والاخوات والنقباء والنجباء والاوتاد کلھا باطلہ
عن رسول اللہ علیہ السلام واقرہ ما فیہا حدیث
لا تشبوا اهل الشام فان فیہم البداء کلمات
احد منہم ابدال اللہ مکانہ وجل الخرد کرہ احمد
ولا یصح ایضا فانہ منقطع قلت قد وردت
الاحادیث والاثر مرفوعا وموقوفا علی الصحیح
الابرار والتابعین الاختیار جمعھا الحافظ السیوطی
فی رسالۃ مستقلہ سماھا الخبر الدلی وجود
القطب والاوتاد والنجباء والابدال (فصل)
ومن ذلک لحدیث المنع من دفع الیدین فی
الصلوۃ عند الركوع والرفع منہ کلھا باطلہ لا
صفا شئی کحدیث ابن مسعود کلا اصلی کبر صلوۃ
رسول اللہ علیہ السلام قال فصلی فلم یرفع یدہ
الا فی اول مرۃ قال ابن المبارک قد ثبت حدیث
سالم عن ایہ یعنی فی الرفع ولم یثبت انفسہ
کحدیثہ الاخر صلیت مع رسول اللہ علیہ السلام
والی بکر وعمر فلم یرفعوا الا عند افتتاح الصلوۃ
وهو منقطع لا یصح قلت حدیث ابن مسعود

بخاری نے صحیح میں باب جسکطرف کچھ ہدیہ کیا جاوے
اور اوسکی بایں اوسکی ہمشین ہوں تو وہی اوسکو لایق ہے کہ ادا
ابن عباس سے مروی ہے کہ جلساء اوسکو اسدین شریکین
اور یہ صحیح نہیں میں کہتا ہوں کلام اوپر حرف میں گنڈ چکے
ہے اسی قسم کے ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن عوف جنت میں
گمشدین پر داخل ہوگا کہتا ہمارے شیخ نے یہ آنحضرت ثوابت نہیں
میں کہتا ہوں مراد شیخ ابن تیمیہ کی قسم مدین میں ابدال اور قطاب
اور عورتاں و نصیباء و نجرب اور اوتاد کی سبک سب باطل ہیں اور
اقرہ سب یہ حدیث ہر اہل فہم کو کلین زد و اسلم کہ انہیں ابدال
ہوئی میں جب کوئی اوسنے مر تاج اللہ تعالیٰ اوسکی جگہ دوسرے کو کھڑا
کر تاج اسکو امام احمد نے ذکر کیا ہے اور صحیح نہیں اسلئے منقطع ہے
میں کہتا ہوں بہت حدیثیں اور آثار مرفوعہ و موقوفہ صحابہ و تابعین
تابعین کے وارد ہوئی ہیں حافظہ سیوطی نے ایک سلسلہ
مستقل میں جگانام الخمر الدال علی وجود القطب الاوتاد والنجباء
والابدال ہے سب کو جمع کیا ہے (فصل)
قسم کے میں جسے نماز میں رکوع اور سجود کے وقت رفع
یدین کرنا منقطع ثابت ہو تلم ہے سبک سب باطل ہیں انہیں
کوئی ثابت نہیں ہے مثل حدیث ابن مسعود کے کیا
تکمیل نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ کہ لہاؤن کہا راہ
اوس نے نماز پڑھی تو رفع یدین نہ کیا اگر پہلے دفعہ کہا ابرا
مبارک فی حدیث سالم کے اپنے پاس رفع یدین کے حق میں
ثابت ہو اور ابن مسعود کی حدیث ثابت نہیں مثل اوسکی دوسرے حدیث
کی جسے آنحضرت اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز ہے
اور نہ رفع یدین نہیں کیا مگر شروع کی وقت یہ منقطع ہے صحیح نہیں
میں کہتا ہوں حدیث ابن مسعود کو + + +

رواہ ابو داؤد والترمذی قال الترمذی
حدیث حسن واخرجه النسائی عن ابن
البارک بسند ما نقل عن ابن البارک
غیر ضائر بعد ما ثبت بالطریق النعی ذکرناہا
ومناظرۃ الاوزاعی مع الامام ابی حنیفۃ
رحمہ اللہ مشہودۃ وروی الطحاوی ثم
الیہقی بسند صحیح عن الاسود قال رأیت
عمر بن الخطاب رفع ید ید فی اول تکبیر
ثم لا یعود وروی الطحاوی ان علیاً رفع
ید ید فی اول التکبیر ثم لم یعد قال وقد
یزید بن ابی زیاد عن ابی لیلی عن البراء
رسول اللہ علیہ السلام کان اذا افتتح الصلوۃ
رفع ید یدہ المقرب اذ یدہ ثم لا یعود قال
الشافعی ذہب بعض الناس لی تغلیطین
وقال الامام احمد هذا حدیث واہ قلت
اذ ثبت من طرق اخری لا یضر ضعف
بل یصلح للفقوی بہ قال وحديث وکیع عن
ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن
عباس عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول
اللہ علیہ السلام یرفع الایدی عند سبع
مواطن عند افتتاح الصلوۃ واستقبال
القبلة والصفا والمروة والموقفین والجمرة
لا یصح رفعہ والصحیح رفعہ عن ابن
عمر وابن عباس قلت وعلی تقدیر عدم صحیح
رفعہ کیفنا صحیح وقفہ لاسیما وهو حکم المرفوع

ابو داؤد اور ترمذی نے بیان کیا ہے۔ اور کہا ترمذی
نے یہ حسن ہے۔ اور نسائی نے ابن مبارک سے دو
سندوں سے روایت کی ہے۔ پہرچو ابن مبارک
سے منقول ہے وہ ضرر نہیں دیتا جب دوسرے طریق
سے ثابت ہو چکی جو ہم نے ذکر کیا ہے اور مناظرہ او زاعی کا
ابو حنیفہ کے ساتھ مشہور ہے۔ اور طحاوی نے ذکر کیا ہے
صحیح سے اسود سے روایت کی ہے کہا اوس نے
میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ انہوں نے رفع یدین
پہلی تکبیر کے وقت کیا پہر نہ کیا۔ اور طحاوی نے
روایت کی ہے کہ علی نے پہلی تکبیر میں رفع الیدین کیا
پہر نہ کیا۔ کہا اوس نے حدیث ابن ابی زیاد کے ابی لیلی
سے اوس نے برائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
شروع کرتے رفع یدین کا نون تک کرتے پہر نہ کہتا شافعی
نے بعض آدمیوں نے زید کو تغلیط کی طرف منسوب کیا
ہے اور کہا امام احمد نے یہ حدیث اسی ہے۔ میں کہتا ہوں
جب یہ حدیث دوسرے طریق سے ثابت ہو چکی تو اسکا ضعف
کچھ ضرر نہیں دیتا بلکہ قوت کی صلاحتیت رکھتا ہے کہا اوس نے
حدیث وکیع کی۔ ابن ابی لیلی سے اسنو حکم سے اوسنی قسم سے
ابن عباس سے اور نافع سے اوسنی ابن عمر سے کہا دونوں
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سات
جگہ میں ہاتھ اٹھائے جائیں پہلی تکبیر کے وقت اور قبل اور
صفا اور مروہ کے استقبال کے وقت اور دو نمونہ
اور جب نون کے وقت اگر ارفع کرنا صحیح نہیں۔ بلکہ ابن عمر
اور ابن عباس سے یہ روایت مرفوعاً ثابت میں کہتا ہوں
اگر کافر ہو نہ ثابت ہو تو ہاں یہ موقوف ہو گا کہ اگر کسی کو حکم مرفوع

اذ لا يقال مثل هذا من قبل الراي كيف وقد
 روي عليه السلام لا يرفع الايدي الا في سبع مواطن
 حين تيفض الصلوة وحين يدخل المسجد
 فينظر الى البيت حين يقوم على الصفا والمروة
 حين يقف مع الناس عشية عرفة ويجمع و
 المقامين حين يرمي الجمرة وذكر البخاري معلقا
 في كتابه المفرد في رفع اليدين فقال وقال
 عن ابن ابی لیلی عن الحكم عن مقسم عن ابن
 عباس عنه عليه السلام لا يرفع الايدي الا في
 سبع مواطن في افتتاح الصلوة واستقبال
 الكعبة وعلى الصفا والمروة وبعثات ويجمع و
 المقامين عند الجمرة قال وحده وورده
 البيهقي في الخلافيات من رواية عبد الله بن
 الجراح حدثنا مالك عن الزهري عن سالم عن ابيه
 ان النبي عليه السلام كان يرفع يديه ثم لا يعود
 قلت فقد صح عنه خلاف ذلك فيحمل على
 نسخ الاول فتأمل فقول ابن القيم من شمر رواة
 الحديث على بعد شاهد بالله انه موضوع
 مدفع قال وحديث ابن الزبير كان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في اول الصلوة
 ثم لم يرفعهما هو موضوع قلت هذا مدع
 بانه يوافق ما ثبت عن ابن مسعود وغيره
 فالحكم المطلق بوسعه من غير حجة في سند
 غير مشرور قال وحديث وضع محمد بن عثمان
 الكرماني عن انس موقوف من رفع يديه في الركعة

اسی کہ اس طرح فکر سے نہیں کہا جاتا اس طرح ہو گا لاکھ طبرانی نے ابن
 ابی لیلی سے اسنو حکم سے اسنو مقسم سے اسنو ابن عباس سے
 اسنو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے رفع یدین کیا جائے
 مگر سات مکانوں میں جب نماز شروع کیا جائے اور جب مسجد حرام میں داخل ہو
 اور بیت اہ کو دیکھو اور جب صفا مروه پر کھڑا ہو اور جب عرفہ کی رات
 آدمیوں کے ساتھ کھڑا ہو اور جمع کرو دو مقاموں میں جب جمرہ کو رمی کرے
 اسکو بخاری نے تعلیقا کتاب المفرد میں رفع الیدین میں ذکر کیا ہے
 کہا اسنو کہا کہ ابی لیلی نے ابن ابی لیلی سے اسنو حکم سے اسنو مقسم سے
 اسنو ابن عباس سے اسنو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے کہی
 مگر سات مکانوں میں شروع نماز میں اور استقبال قبلہ
 میں اور صفا مروه پر اور بعثات میں اور جمع میں اور دو موقع
 میں دو جمعون کے پاس کہا اسنو اس حدیث کو بیہقی خلافت
 میں عبد الباقی بن الجراح سے کہا اسنو نے حدیث کی جس میں مالک نے
 زہری سے اسنو سالم سے اسنو نے اپنے باپ سے
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے پہر دوسری مرتبہ
 میں کہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو مرتبہ ہر ایک بار
 نسخ چھل کیا جائیگا پس قول ابن قیم کا کہ جو دور سے
 حدیث کی برسرِ تخت ہے کہیگا کہ یہ موضوع ہے مدفع ہے کہا
 اسنو اور حدیث ابن زبیر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول
 نماز میں رفع یدین کرتے پہر نہ کرتے موضوع ہے میں کہتا ہوں
 یہ قول درست نہیں اسلئے کہ ابن مسعود وغیرہ کی حدیث سے جو
 ثابت ہو چکی ہے موافق ہے پھر سوائے کسی علت کو
 اس پر طحاوی وضع کا حکم کرنا مشرور نہیں کہا
 اسنو نے اس حدیث کو محمد بن عکاشہ کے ہاتھ
 سے بنایا ہے جو انس سے موقوف مروی ہے جو شخص رفع یدین کرے

فلا صلوة له فبحم الله واضعه قلت ولو صح
يجوز على انه لا صلوة كاملة له **فصل**

ومن ذلك حث ان الناس يوم القيمة
يدعون بامهاتهم لا بابائهم هو باطل قلت
قال محمد بن عيسى بامامهم قبل بامهاتهم قيل
وفيه ثلاثة اوجه من الحكم احدها لاجل
عيسى عليه السلام الثاني لشرف الحسين
الثالث لئلا يفتضح اولاد الزنى ذكره البغوي
في تفسيره معالم التنزيل قال والا حاديث
الصحيحة بخلافه قال البخاري في صحيحه باب
يدعى الناس يوم القيمة بابائهم ثم ذكر حث
ينصب لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدره
يقال هذ مغدره فلان بن فلان وفي الباب
احاديث غير ذلك قلت ويمكن الجمع باختلاف
المواقف والله سبحانه اعلم **فصل**
من ذلك حضر رسول الله صلى الله عليه
وسلم مع اعراس حتى شق قيصره فلما
الله واضعه ما اجرأه على الكذب حديث
لوا حسن احدكم ظنه بحجر لنفعه هو من
وضع المشركين عباد الاوفان انتهى وقد
تقدم **وحدیث** التمدد وامع الفقراء
اي ادى فان لهم دولة يوم القيمة موضوع
قلت ليس كذلك كما تقدم وحدث من عشق
فجعف وكتم ومات فهو شهيد موضوع
قلت ليس كذلك كما سبق وحدث من

اوسكى نماز نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اوسكى نماز کو خوار
كرے اگر صحيح ہو جائے تو مسجرحول ہوگی كہ نماز كمال نہیں ہوتے
فصل اسی قسم سے ہر پہ حدیث كہ آدمی قیامت كو
اپنی ن کے نام سے بكارى جائیگا نہ باپ كو كے نام سے۔ باپ
مین كہتا ہوں كہا محمد بن كعب باؤن كے نام سے پہلے اما
كے نام سے بكارى جائیگا بعضوں كہا ہے اوسمین قرین ہے
حكم ہو سكتے ہى كہ یہ كہ عیسیٰ علیہ السلام كو دوسرا بشر افتالم
حسن حسین كے تیسرا ایسا كہ زانیوں كى اولاد نواسہ ہوئے ہوں
نہ تفسیر معالم التنزیل مین ذكر كیا ہے كہا اوسے احادیث صحیحہ
اوسكى خلاف پر مین۔ بخاری نے صحیح مین كہا ہے بائىست
كے دن آدمی اپنے اپنے باپ كو كے نام سے بكارى جائیگا ہر
اوسكے یہ حدیث ذكر كى ہے ہر فرمى كے لئے قیامت كو
جہنم اموات كو اوسكى سب كہا كیا جائیگا كہا جائیگا یہ
فلان بن فلان كا فریب اور با مین اوسكو اود جہنم میں
مین كہتا ہوں سب كے تطبیق طرح ہو سكتی ہے كہ تفاوت وقت
محل كیا جائے اللہ جانے اعلم **فصل** اسی قسم كو ہر كے ہر كے
علیہ سلم راك پر حاضر ہوئے اور كو دتی تا كہ آپ كہا لڑكہ پہل كیا اللہ
اوسكى نماز والى پرعت كرے كیسو وسو ہو پڑے دیڑی كى ہے
حدیث اگر كوئى شے پتہ كیا تہہ اپنا یقین درست كرے تو
اسكو وہ نفع دے گی ہر شے كون كى بناوٹ كے جو بتوں كى عبادت
كرتے ہین ہر كہا حال ہیچ كہ پڑا ہیچ فقیر مسكوف فاقہ تباہ
كے قیامت دن نكاح علیہ ہوگا موضوع مین كہتا ہوں بطخ مین
بسیا ہیچ كہ چلا ہیچ حدیث جو شخص عاشق ہو اور دربارى
سے بجا اور (اوسنى عشق كو) چھپا یا اور كى تودہ نہیں ہوتا
بیش كہتا ہوں اطلع نہیں بسیا كہ ہیچ كہ پڑا ہیچ حدیث جو شخص

مع مغفولہ غفرلہ موضوع قلت وهو كذا
 كما تقدم قال وغاية ما روى فيه انه منام راه
 بعض الناس قلت روى المنام لا عبرة به في
 اثبات الحديث عنه عليه السلام **وحد**
 من قصص طيفاره مع الفاليمير في عينيه مدلا
 من اقمح الموضوعات قلت قد تقدم **وحد**
 اذا دعت احدكم امه وهو في الصلوة فليج
 اذا دعاه ابوه فلا يجيب برويه عبد العزيز
 بن ابان القرشي لا موى قال البخاري تركي
 وقال ابن معين وغيره كذاب روى حاذ
 موضوعه وعديت جابر في التثهد وفي
 بسم الله التحيات لله يرويه حميد بن الربيع
 عن ابي عاصم عن ابن جريح عن ابي الزبير
 قال ابن معين حميد هذا كذاب وقال
 النسائي ليس بشئ قلت هذا يقتضي
 لا وضعه كيف وقد رواه الطبراني في الكبير
 والاوسط عن ابن الزبير عن عاصم الله
 وبالله حمد الامماء التحيات لله الحديث
 ذكره العلامة الجوزي في الحسن مع التز
 ان يكون جميع ما فيه صحيحا

کسی شخص نے کہا کہ اس بات پر کہنا کہ اس کا نام بھی بخشنا جائیگا میں
 کہتا ہوں یہ اس طرح ہے جیسا کہ میچ گزرا ہے کہا اور نہ
 یہ کہ یہ خواب ہو جو بعض آدمیوں نے دیکھی ہو میں کہتا ہوں
 خواب حدیث ثابت نہیں ہو سکتے **حدیث** جو شخص اپنے
 نام نہ بخالفا تارسی اپنے آنکھوں میں بیماری دیکھ گیا۔
 یہ موضوع ہے میں کہتا ہوں میچ گزرا ہے **حدیث** جب کہ
 تیسرا سکی مان نماز پڑھتے وقت بارے تو چاہیے کہ جواب ہی اور
 جب باپ یا کو نہ بولی رہیہ روایت عبد العزیز بن ابان قرشی
 نے کی ہے کہا بخاری نے لوگوں نے اس کو ترک کر دیا ہو کہا ہر
 معین وغیرہ نے کذاب ہوا ہونی بہت حدیثیں موضوع روایت
 کی ہیں **حدیث** تشہد جاری ہے جس کے اول میں بسم اللہ التحيات
 الہی حمید بن الربیع نے ابی عاصم سے اوس نے ابن
 جریج سے اوس نے ابی الزبیر سے اوس نے جابر سے روایت
 کی ہے کہا ابن جریج یہ حمید کذاب ہوا کہ انسانی نے
 یہ کچھ دیکھے نہیں ہیں کہتا ہوں اس سے اس کا ضعف ظاہر
 ہے نہ واضح ہونا یہ اس طرح ہوا مانا کہ طبرانی نے ابی
 بن ابن الزبیر سے مرفوع روایت کی ہے نہ اس کے
 ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ نام اللہ کے جو بت ناموں پر ہے
 عرب روایت ابی اللہ تعالیٰ کے کہ یہی انہوں کو علامہ جریج نے
 ذکر کیا ہے باوجودیکہ اس کو التزاد کہ ہے کہ اس میں جو نام ہیں وہ صحیح ہوا

یہاں پر ایک نوٹ ہے کہ اس حدیث میں "وحد" کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "محدود" یا "مختص"۔
 اس کا تعلق اس موضوع سے ہے جس پر حدیث کا بیان ہے۔

فارغ ہو کر اس کتاب کا ترجمہ دوسری فصل میں مشہور عقل احمد صاحب الشاکن موضع دلاور ضلع گوردوارا لکھنا ہے اور سبب
 نہ ہر وقت کی ہوا کا ترجمہ نہیں کیا جاوے گا یہ دوسرا نسخہ خاص پنجاب کے رہنے والے ہیں اور اکثر ہر نسخہ الفاظ و وقت بدھو ہے
 اس کو یہ خیال ہے کہ اس کے ترجمہ میں غلطی ہوگی مگر مطابقت زبان ہندوستان کہ ہندو ہندو ملک کا نوٹ نہیں دیکھا۔ رقم علی الدین محمد علی

